

محبت من محرم

سمیرا حمید

عدن کیپ ٹاؤن کے ساحل پر اکیلے ہی چہل قدمی کر رہا تھا... غصے میں جی تو اس کا چاہا کہ قریب و جوار میں نامناسب لباس پہنے 'چہل قدمی کرتی' شوخ و شنگ کسی ایک آدھ لڑکی کی کمر میں اپنے بازو حائل کر دے اور انہیں تو انہیں آنکھ ہی مار دے اور اس اشارے پر جب کوئی اس کے قریب آ جائے تو وہ اسے لچ کے... لے لے جائے... رات میں ڈنر کے لیے اور پھر ڈسکو کے لیے اور پھر لیکن ماریہ سے بدلہ لینے کی شدید خواہش کے باوجود اس کا جی نہ مانا کہ وہ اپنے روپیلے ہنی مون پر یہ سب کرے... شادی سے پہلے کی اور بات تھی... اُس وقت جب کبھی وہ دوسرے ملک تفریح کے لیے گیا 'ایسے بہت سے کام کیے... وہی کام جو مذہب کے دائرے سے پرے تو ہیں ہی... ساتھ ساتھ معاشرتی مزاج پر بھی بہت بھاری پڑتے ہیں...

...میں سے ایک میں ماریہ سو رہی تھی (HUTS) ذرا سے فاصلے پر بنے کپل ہٹس
ماریہ..... زمینی حور..... ازبکستان کی پیدائشی... اپنی مام کی طرح گہری سبز آنکھوں والی
...اس کی بیوی 'الٹی پلٹی سی..... عدن نے بہت سے اٹے مزاج کے لوگ دیکھے تھے
... "ایک وہ خود بھی تھا... لیکن ماریہ جیسی الٹی شخصیت اسے اب تک ہی ملی "ماریہ خود
جب وہ آ رہا تھا تو اس نے کہا کہ اسے سونا ہے... اب جب وہ واپس جائے گا تو وہ کوئی
فلم دیکھ رہی ہو گی یا گھنٹوں سے واش روم میں ہی ہو گی... اسے واپس آئے چند منٹ ہی
گزریں گے تو وہ خود چہل قدمی کے لیے باہر جائے گی... اگر اسے جانا ہی تھا تو اس کے
ساتھ کیوں نہیں؟ اب اگر وہ یہ بات پوچھے گا تو ہنی مون تباہ کرے گا... ڈھیٹ بن کر
... وہ اتنا ضرور کہے گا
"میں بھی آؤں ساتھ؟"

وہ پلٹ کر دیکھے گی بھی نہیں اور چلی جائے گی... عدن کو جواب دیے بنا صرف وہی
ایسے جا سکتی ہے... جا کر وہ واپس آنا بھول جائے گی... فون کشن کے نیچے 'باتھ ٹپ
کے پاس یا کسی ڈرا میں رکھا ہو گا... وہ اپنے ساتھ صرف امریکن کریڈٹ کارڈ لے کر نکلتی
ہے... ناچار وہ اکیلا ہی ڈنر کرے گا... ایک بار وہ اسے ڈھونڈنا کلب جا پہنچا... وہ بے خود
ایک کونے میں پڑی تھی... اگر وہ نہ جانتا تو وہ ساری رات وہیں پڑی رہتی... لیکن ایسا فی

الحال ایک ہی بار ہوا تھا... مگر دوبارہ ہو بھی سکتا تھا کیونکہ وہ اسے ساتھ کم ہی رکھتی
...تمھی... دل چاہا تو ساتھ... ورنہ دور دور

وہ اچھے سے اچھے ہوٹل 'ریسٹورنٹ' مون لٹ ایریاز 'ٹرولرز ہنٹ انواع و اقسام کے کلبوں
کے بارے میں معلومات کرتا ہوٹلوں میں سیٹیں 'سمندر میں جہاز بک کرواتا... مگر وہ جا کر
... نہ دیتی... اگر چلی بھی جاتی تو منہ ایسے بنایا ہوتا... جیسے کسی ناگوار 'بدبودار جگہ' آ بیٹھی ہو
... یہ ان کا ہنی مون تھا... جس پر ماریہ کے ڈیڈ نے بے تحاشا پیسہ خرچ کیا تھا

... تم کتنا بور ہوتی ہو... " دراصل وہ کہنا چاہتا تھا کہ تم کتنا بور کرتی ہو"
ماریہ نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا اور کھانا کھاتی رہی... خاموشی کا یہ وقفہ عدن کی بے عزتی
... کیے جا رہا تھا
... میرے تجزیہ نگار نہ بنو... " کچھ وقت کے بعد اس نے جواب دیا... لیکن کیا خوب دیا"
... اس رات کا ڈنر بھی تباہ ہو گیا

وہ کسی بات 'کسی چیز سے خوش ہوتی ہی نہ تھی... چیزیں تو خیر اس نے بہت برتی ہوں
گی... مگر شوہر تو وہ پہلا تھا... کبھی وہ خوش کر دیتی... کبھی خوشی چھین لیتی... کبھی
... کندھے پر خود ہی سر رکھ دیتی اور کبھی اپنے کندھے پر سر رکھنے بھی نہ دیتی

... یہ تمہارا پلان کیا ہوا ہنی مون ہے؟ " ایک دن وہ بری طرح سے چڑ گیا

"... میرا نہیں 'ڈیڈ' کے سیکریٹری کا"

"...اس نے تمہاری پسند سے ہی کیا ہو گا"

"...ہاں! تو مجھے یہ سب پسند ہے"

"...لگتا تو نہیں ہے..." سچی بات بھی اس کے سامنے ڈر کے کرنا پڑتی تھی

"...کیسے گے گا؟" وہ صاف برا مان گئی

عدن کو کوئی جواب نہ سوجھا... اور نہ ہی کوئی نیا

سوال... جواب بھی بہت تھے اور سوال بھی... لیکن اس اٹے مزاج والی کے لیے اب

...کچھ اور کہنا نہیں چاہتا تھا

"...ایم او کے..... کول..... پرفیکٹ... اس طرح منہ پھاڑ کر مجھ پر تبصرہ نہ کیا کرو"

عدن چپ ہو گیا تھا لیکن وہ نہیں کی اس کے منہ پھاڑ انداز پر وہ تلملا کر رہ گیا... زیر لب

...گالیاں دیں... اپنے ہنی مون پر صرف چالیس دن پرانی بیوی 'سویٹ ہارٹ' کو گالی دی

شاید یہ گالی دینے کی نوبت اتنی جلدی نہ آ جاتی... اگر دبئی پام سٹی میں اس نے ماریہ کے

...ساتھ اس کے ذاتی ولا میں قیام نہ کیا ہوتا

ان دونوں کی شادی پاکستان میں ہوئی تھی ولیمہ دبئی پام سٹی میں دیا گیا ولا میں ہی دونوں

نے دو ہفتے قیام کیا... دونوں کہ فیملیز واپس جا چکی تھیں... شروع کے دن کافی پرہیز

اور ہنگامہ خیز تھے... دونوں گھنٹوں سوئمنگ کرتے 'نت نئے ہوٹلز جاتے' ماریہ کے

...دوستوں کی طرف سے دی گئی چند پارٹیز اٹینڈ کیں... کلب اور سینما کے چکر لگائے

ماریہ کے ایک شیخ دوست طاہرالبحر نے انہیں ڈنر پر بلایا... بقول شیخ "رہائش گاہ" اور بقول عدن "چھوٹے سے محل" میں انہیں دعوت طعام دی گئی واپسی پر انہیں دبئی کے ایک پوش علاقے میں واقع ایک اپارٹمنٹ گفٹ کیا گیا... لیکن یہ سب بھی اتنا قابلِ توجہ نہیں تھا... نہ شیخ کا محل... نہ ہی سونے چاندی کے برتن... بس وہ خوش آمدیدی اور... الوداعی انداز... دائیں بائیں گال پر بوسے 'جو شیخ اور ماریہ دونوں کی طرف سے تھے

... ان روایتی ملاقاتی اندازوں کو عدن خوب جانتا تھا... لیکن صرف یہ روایتی انداز ہی نہیں تھا ماریہ نے بغیر آستین کا سنہرا گاؤن پہنا تھا اور شیخ کو ماریہ کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں رہا تھا... عدن نے کمال بے غیبتی سے نظریں ادھر ادھر کیں... لیکن اس کے اندر سوال جواب شروع ہو گئے... نیا نیا تھا نا... ابھی عادی نہیں تھا... شیخ صاحب کمال مہربانی سے اپنی ساری توجہ ماریہ پر نہچھوڑتے رہے... کمال کے انسان تھے... شوہر نام کی چیز پر... صرف ایک نظر ہی ڈالی

اور اتفاقاً اس کی نظر بھی اس نام پر پڑ گئی 'جو ماریہ کو اس کے گھر سے فیکس کی گئی... رپورٹس پر لکھا تھا... وہ نام بھی "شیخ طاہرالبحر" تھا وہ اپنے لیپ ٹاپ پر چند ای میلز چیک کر رہا تھا... جب لائبریری میں ذرا قریب رکھی فیکس مشین میں فیکس آیا...

"...تمہارا فیکس آیا ہے ماریہ"

وہ ماریہ کو جانتا تھا کہ وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں ہے 'جو شادی کے بعد شوہروں اور شادی سے پہلے بوائے فرینڈز کو اپنے پاس ورڈ دیتی ہیں... وہ یکجائی کی نہیں' الگ الگ کی قائل تھی... وہ تو اس کے موبائل کو بھی ہاتھ تک نہیں لگا سکتا تھا... اگر وہ لیپ ٹاپ پر کام کرتی 'کہیں اٹھ کر چلی بھی جاتی تو وہ اچک کر یہ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کہ وہ اتنی دیر سے لیپ ٹاپ پر کیا کرتی رہی ہے... میڈ کو اس نے کہہ دیا تھا کہ اس کا ایک ضروری فیکس آنے والا

ہے... وہ ضروری فیکس عدن کے ہاتھ میں تھا... اس کی نظر نے صرف شیخ طاہرالبحر ہی پر پڑھا...

وہ سوانا ہاتھ لے رہی تھی... چلائی..... "ٹیبیل پر رکھ دو..." اسے یہ ڈر نہیں تھا کہ اس کا فیکس پڑھ لیا جائے گا... ڈریں غریب غریبا... ماریہ کیوں ڈرے؟ آغا کی بیٹی کیوں ڈرے...

...تیار ہو کر وہ گاڑی لے کر نکل گئی... دو دن ایسے ہی صبح و شام جاتی رہی

آج تو کہیں نہیں جانا؟ "تیسرے دن اس نے ایسے ہی پوچھ لیا... اپنی موسٹ وائنڈ" ...بیوی سے... اس کے گال پر چٹکی بھر کر... لاڈ کرتے ہوئے... رومانس کے انداز میں "اس نے چٹکی بھرتے ہاتھ کو جھٹکا... "کیا مطلب؟

...ایسے ہی.... "ہاتھ جھٹکے جانے پر اسے پہلی بار پہلا صدمہ ملا"
چلی بھی جاؤں.... آج بھی... اور جب کبھی..... تمہیں کیا؟" الفاظ سے زیادہ انداز برا"
...تمہا

...ہاں جی! ٹھیک... عدن کو کیا...." وہ منہ پھلا کر پہلی بار ناراض ہو کر باہر نکل گیا"
اس کا خیال تھا کہ وہ ضرور محسوس کر کے اس کے پیچھے آئے گی... لیکن ڈیڑھ گھنٹے بعد
جب وہ واپس گیا تو وہ جا چکی تھی... ملائشین میڈ سے پوچھا... اس نے رٹی ہوئی انگریزی
...طرز پر کہا

"...آئی ڈونٹ نو سر"

عدن کو کچھ سبکی سی محسوس ہوئی... اس جیسا لڑکا' جو چھوٹی چھوٹی پر طیش میں آ کر
موبائل فز پر 'دیوار پر دے مارتا تھا... اب صرف غصے میں ٹہلنے لگا... کس کے سامنے
...موبائل دیوار پر دے مارے... ٹی وی کے چینل بدلے لگا... شام گزر گئی... ماریہ آئی
'جو توں سمیت بیڈ پر لیٹ گئی... بیگ بیڈروم کے دروازے کے پاس گرا پڑا تھا... موبائل
کی چین 'سن گلاسز کو صوفے پر اچھالا گیا تھا... سن گلاسز صوفے کے کنارے سے
...گرنے کے قریب تھے

ماریہ!" وہ اس کے اوپر جھکا... غصے کو ایک طرف کیا... اس کے بالوں کی ایک لٹ"
کو چھونا چاہا... اس نے جواب میں ایک مختصر سی اوں..... کی... اس انداز پر

غصہ دوبارہ آگیا... دراصل ماریہ ایک چیز تھی تو وہ بھی بہت زعم میں تھا... ماریہ پہاڑ کی چوٹی ہی کیوں نہ ہو... لیکن خود کو وہ 'وہ جھنڈا سمجھ رہا تھا' جو فاتح لگاتا ہے... اس کے خیال میں ماریہ کو اس کے پیروں تلے ہو جانا چاہیے... بے شک خود گردن اکڑا کر چوٹی بنی... کھڑی رہے

... غصے سے وہ باہر آنے لگا تو دروازے کے پاس پڑا بیگ اٹھا لیا... باہر لے آیا... کھولا... اندر تین کاغذ تہہ کیے رکھے تھے

وہ بہت پڑا لکھا تھا... امیر تھا... بہت سے مینرز جانتا تھا... لیکن اب غصے میں آ کر وہ... کاغذات پڑھنے لگا

... مسز ماریہ شیخ طاہر البشر

اس نے آنکھیں سکیڑیں... ملے بھر کو ذرا سا کانپا... باری باری تینوں کاغذات پڑھے... ایک فیکس تھا 'جو امریکہ سے اسے کیا گیا تھا... دو رپورٹس تھیں 'جن کی تاریخ ایک دن پہلے کی تھی... تینوں کاغذات پڑھتے ہی اس کا دماغ ابلنے لگا... سوئی ہوئی ماریہ... کو جھنجھوڑا

"یہ کیا بکواس ہے؟"

... واٹ؟ "نیند سے اٹھائے جانے پر وہ غصے سے بولی"

... یہ کیا ہے؟ "اس نے کاغذات اس کے سامنے لہرائے"

"....وہ لپک کر اٹھی اور اس کے ہاتھ سے کاغذات جھپٹ لیے...." تمہاری اتنی جرأت وہ انگلش میں دھاڑی... وہ انگلش میں ہی بات کرتی تھی... اردو بہت کم بول اور سمجھ سکتی تھی... عدن اس کی جرأت پر حیران رہ گیا... الٹا وہ اسے یہ جتا رہی تھی کہ اس نے اس کے کاغذات کو بیگ میں سے نکالنے کی ہمت ہی کیسے کی.... کمال کی بات ہے نا؟

... تم شیخ کی بیوی تھیں؟" اس کی آواز اور غصہ اور بلند ہو گیا "اس نے جیسے سنا ہی نہیں... کاغذات کو ہاتھ میں لیے الماری تک گئی... پٹ کھولا اور... اندر رکھ کر مقفل کر دیا ماریہ! "عدن چلا آیا... مشرقی خوب صورت مرد اور خاص کر مشرقی شوہر کی بات کا جواب "نہ دیا جائے... اسے پیٹھ دکھا دی جائے... اس سے اچھا ہے کہ اس کے منہ پر چانٹا مار دیا جائے..."

کیوں چلا رہے ہو؟" وہ پلیٹ اور سنگل صوفے پر آکر بیٹھ گئی... ٹانگ پر ٹانگ رکھی... ذرا "سا جھک کر ایک ہاتھ سے پمپ شوز اتارے اور اسی ہاتھ کی سمت میں شوز اچھال دیا دوسرا شوز اتارا اور ویلے ہی اچھالا.... اور ایک پاؤں کو جھلانے لگی... یوں جیسے اسے... کسی بات کی پروا نہ ہو

میں ڈاکٹر ہوں... "وہ تنا ہوا کھڑا تھا... مرنے مارنے کے لیے تیار... غیرت مند پاکستانی"

...شوہر

...تو.....؟" انداز میں حیرت تھی 'نہ سوال'

"...تمہاری رپورٹس پڑھ لی ہیں"

...گڈ....." پاؤں ہل رہا تھا"

...اس انداز پر عدن کا جی چاہا کہ اسے اٹھا کر باہر پھینک دے

...کچھ اور.....؟" سوال تھا یا مذاق"

...کتنے ابارشن کرا چکی ہو؟" عدن نے اپنی طرف سے اسے تمپڑ مارا کہ وہ بلک اٹھے گی"

صرف دو تک ہی نوبت آئی تھی... "الٹا وہ بدکا... الٹا تمپڑ اسے ہی لگا.... وہ تو مزے"

...سے کہہ گئی

لگے ڈیڑھ دو گھنٹے ان میں لڑائی ہوتی رہی... لڑائی بھی کیا... عدن ہی بھرک بھرک جا رہا

تھا... وہ آزاد خیال بھی ہے اور آزادی بھی رکھتی ہے... وہ جانتا تھا... لڑ جھگڑ کر وہ قریبی

...ہوٹل آگیا... پاپا کو فون کیا

وہ اس کی بیوی نہیں گرل فرینڈ تھی... اس نے ماریہ کی کہی ایک ایک بات پاپا کو بتا"

"...دی' تو انہوں نے کمال الفاظ سے اسے تسلی دی... "ایکس گرل فرینڈ"

ماریہ کو کچھ پیچیدگیوں کا سامنا تھا... اسی لیے اس نے دوبارہ دبئی کے اسی کلینک سے اپنا

چیک اپ کروایا تھا... جس کے لیے اس نے امریکا سے اپنی رپورٹ منگوائی... اس کی تازہ

ترین رپورٹ میں بھی بہت سے مسائل ہی تھے... اس کی طرف سے اب وہ مرے یا
...جیسے..... یا شیخ کے پہلو میں جا بیٹھے

اتنا بوکھلا کیوں رہے ہو یار..... تم بھی گرل فرینڈ ہی سمجھ لو.... بیوی کسی اور کو بنا"
لینا..... چند سال گزار

...لو.... ابھی وہ تمہارے ساتھ ہے... تم اس کے شوہر ہو... وہ اپنے ڈیڈ کو پیاری ہے
.... اس کے ڈیڈ تمہیں پیار کریں گے... نا سمجھ مت بنو عدن.... اتنے بڑے ہو گئے ہو
ایسے کیسے غصہ کرنے لگے ہو.... وہ امریکہ میں رہی ہے... پاکستان میں رہنے والیاں کم
نہیں ہیں.... لڑ آئے ہو اس سے.... وہ اپنے ڈیڈ کو بتائے گی... نہیں بھی بتائے گی تو
لڑ کر تم کمر بھی کیا لو گے... میں بھی اسے جانتا ہوں.... اس کے استاد صاحب نہ
"بنو.... اس غلطی پر ٹوکا.... اس پر ڈانٹا.... یار! عقل کہاں ہے تمہاری؟

"...پھر بھی..... آپ کی بہو ہے وہ"

یار! میں ان چکروں میں نہیں الجھتا.... اتنا میں نہیں سوچتا... وہ بھی ایسے معاملات "
میں..... چار دن نہیں ہوئے تمہاری شادی کو اور یہ سب.... سیدھے رہو... ورنہ آنکھ
".... کان بند کر لو.... جب سنو گے نہیں دیکھو گے نہیں تو بولو گے کیا

...وہ پہلو ہی بدلتا رہا

"!سوچ کیا رہے ہو؟ جواب دو.... ارے یار"

"کیا جواب دوں؟"

"...اچھا! چلو نہ دو.... جاؤ! ماریہ کے پاس واپس"

ماریہ سے متعلق اس کے پاپا کے ہمیشہ سے ہی خیالات نادر رہے تھے... ماریہ ان کے لیے ایک عجوبے کی طرح تھی... جس کے سامنے کھڑے کو کر وہ "کھل جا سم سم..." منتر... پڑھ کر خزانے تک جا سکتے تھے

پاپا نے اسے اچھی طرح سے ٹھنڈا کر دیا... چند ہی گھنٹوں بعد وہ واپس چلا گیا... ماریہ کو... ساتھ لیا... ڈنر کیا اور سب کچھ اوکے ہو گیا... پھر وہ ساؤتھ افریقہ آ گئے

ماریہ کے ساتھ اپنی پہلی لڑائی اور پاپا کے ساتھ پہلے مکالمے کے بعد اس نے خود پر بے غیرتی کے سبب ہی دروازے کھول لیے... دراصل وہیں سے بہت سے دروازے بند ہو گئے... لیکن بند ہونے والے دروازوں کی پروا کرتا کون ہے... اب وہ اسے اپنی گرل فرینڈ "سمجھ رہا تھا... جبکہ وہ اس کی بیوی تھی اور یہی بیوی نما گرل فرینڈ "کھل جا سم سم... تھی

ساؤتھ افریقہ میں ماریہ کے مزاج کے مطابق دن گزار کر وہ امریکہ 'ہوسٹن' آ گئے... دو... منزلہ چھوٹا سا اسپتال تیار کیا تھا... تزئین و آرائش اس نے اپنی مرضی سے کروائی... جراحی آلات 'دیگر سازوسامان اپنی نگرانی میں منگوا یا... پہلی قسط اسپتال تیار تھا

پاکستان سے اس کے پاپا' ماما اور بہن آئی... سفید ربن کو اس کے سر نے کاٹا... بلن بانگ قہقہہ اس کے پاپا نے لگایا... اس نے تالیاں بجائیں اور سب اسپتال میں داخل ہو گئے...

...پاپا نے اسے ایک آنکھ ماری جیسے

"...اب کہو..... کیا خیال ہے"

"...اس نے بھی جواباً یوں دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "جی.... کمال کا خیال ہے

اس افتتاح میں ماریہ شامل نہیں تھی... اس کی پروا کسے تھی... چند دن بعد وہ اسپتال... آئی... ادھر ادھر گھوم پھر کر دیکھا... اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی... نہ جانے کیا ہوا... اس کی مسکراہٹ کے انداز پر عدن کا منہ بن گیا... لیکن ڈھیت ہی بنا رہا... جتنے مرضی طز کر لے گدھی... "اسے ساتھ لے کر وہ لچ کے لیے آگیا"

ماریہ آج کل گھر سیٹ کر رہی تھی... حیرت کی بات تھی کہ اپنی ازدواجی زندگی کی بنیاد گھر کو وہ بہت دل جمعی سے سیٹ کر رہی تھی اور اس بنیاد کی بھی بنیاد "تعلق" پر اس کی نظر نہیں تھی... کبھی کبھار وہ اس سے بھی مشورہ لے لیتی.... اس کی پسند کا پوچھ لیتی... پورے گھر میں ڈرائنگ روم کی ایک سائیڈ ٹیبل عدن کی پسند کی آئی تھی... وہ بھی نہ آتی تو عدن کو فرق پڑنے والا نہیں تھا... یہی کافی تھی کہ ان کی بول چال میں... تبدیلی آگئی تھی... ہلکی پھلکی دوستی بھی ہو گئی تھی... ایک ساتھ پُرامن ڈنر کر لیتے

کبھی کبھار باہر چلے جاتے... سب ہی سُر نہ سہی 'ایک آدھ سُر ان کے رشتے کا ٹھیک بچ
... ہی جاتا تھا... وہ اس کے لیے کریم کافی بناتی اور اس کی گردن پر ایک چٹکی بھرتی
کبھی کبھی وہ خواجواہ ہنسنے لگتی... جب وہ کار کا دروازہ کھولتا... کھانے کی میز کی کرسی
... کھسکا کر کھڑا رہتا

... ڈیڈ ٹھیک کہتے ہیں..... ٹھیک.... "انگلی لہراتی کہتی جاتی"
اور وہ ہر بار یہ پوچھنے کی غلطی نہیں کرتا تھا کہ ڈیڈ کیا کہتے تھے... ایک بار یہ عظیم غلطی
... کی تھی

ہوں..... "اس نے صرف دو انگلیوں کو موڑ کر ٹھوڑی کے نیچے رکھا... ہونٹوں کو نیم وا"
کیا... بولی کچھ نہیں... آنکھیں ذرا سی ترچھی اس کی طرف نکالیں... عدن کو مارلن منرو کی
مشہور زمانہ تصویر یاد آگئی 'جو کالج کے دنوں میں اس کے ہاتھ روم کے دروازے پر چسپاں
... تھی... بعد ازاں اس نے اس کی جگہ کیٹی پیری کو چسپاں کر دیا تھا
"... انہوں نے کہا... وہ غلام علی غلام کا بیٹا ہے... جیسے چاہے سدھا لو"
عدن مسام ورمسام بھیگ گیا... پاکستان کے ٹاپر 'اپنے شعبے میں قابل اور باکمال ڈاکٹر
... عدن اپنا دم خم کھو بیٹھا

... اور سنو..... انہوں نے کہا.... جو لوگ کاری ضرب دیتے ہیں... ان سے بچ کر رہنا"
"... عدن سے تمہیں بچاؤ کی ضرورت پیش نہیں آئے گی... اس میں اتنا دم خم نہیں ہے

بات کہہ کر نزاکت سے اٹھ کر وہ چلی گئی... جیسے فٹ بال میچ کے آخری لمحات میں
فیصلہ کن گول کیا ہو اور اس کی ٹیم جیت گئی اور اتنی دیر سے جو وہ محتاط کھیل رہا
تھا..... وہ پوچھ لینے کی ایک بڑی غلطی کا مرتکب ہوا
...تھا... بتا کر ماریہ نے اسے اور بڑا دشمن بنا لیا تھا

کس بات کا دم خم؟ آنے والے وقت میں شاید وہ اسے بتا ہی دے گا... جتنا بھی دے
گا... اس کے ڈیڈ کے پاس صرف چند ہزار ملین ہی زیادہ تھے اس کے پاپا سے..... پیسے
... کا بس اتنا سا ہی فرق... ان کے پاس رقم روپوں میں تھی اور ان کے پاس ڈالروں میں
طاقت اور عقل تو مرد کے پاس ہی ہوتی ہے نا... تو اس طرف دو مرد تھے... عدن اور اس
... کے پاپا غلام علی غلام اور اس طرف صرف آغا عباس حیدر... اور پھر عدن شوپر تھا
کتنے پوائنٹس تو ایسے ہی اپنے آپ مل جاتے ہیں... صرف شوپر ہی ہونے سے..... وہ لائق
... فائق ڈاکٹر تھا... دنوں میں ہی کہاں کا کہاں پہنچ جائے گا اور ماریہ..... حسن کی دیوی
اس حسن کے بل بوتے پر بھی ماڈلنگ کی فیلڈ میں کوئی نام نہیں بنا سکی... چند کمرشلز
ہی کر سکی... باپ کا پیسہ بھی کام نہ دلوا سکا... ہالی ووڈ کی فلمیں تو بہت ہی دور کی
بات تھی... عدن کو خود کو مطمئن رکھنے کے لیے بہت سے فلسفے مل جاتے تھے... بہت
سی خامیاں... اسے ہر جگہ اپنی ہی کامیابی نظر آئی

تھی..... کاری ضرب تو وہ واقعی شاید نہ ہی دے سکے... لیکن چھوٹی چھوٹی ضربیں وہ تیار... کر سکتا تھا... جو کاری بن جائیں گی اکٹھی ہو کر

وہ ماریہ سے فاصلے پر 'لیکن دوست بن کر رہنے لگا... وہ کیا کر رہی ہے.... کہاں آ جا رہی ہے... کس کس سے مل رہی ہے اور ایسی ہی دوسری باتیں امریکہ میں رہتے تو وہ پوچھ ہی نہیں سکتا تھا... اب اس نے توجہ دینی بھی چھوڑ دی... جب کبھی وہ اسے اپنے ساتھ..... لے جانا چاہتی 'وہ چلا جاتا... وہی ماریہ کے ٹائپ کی پارٹیز..... وہاں وہ ناچتی نچاتی..... لڑکھڑاتی اور واپس آ جاتی... جی تو اس کا چاہتا کہ اسے کسی سڑک پر دھکا دے کر گرا دے اور کوئی کار اس کا سر کچل دے.... لیکن وہ اسے سہارا دے کر بیڈ تک لاتا... وہ جوتوں سمیت بیڈ پر اوندھی گر جاتی... عدن بڑبڑاتا اور دوسرے کمرے میں جا کر سو جاتا... پھر وہ اس کے ساتھ جانے سے ہی کترانے لگا... وہ بھی شوق میں اسے لے نہیں جاتی تھی... صرف وہیں جہاں کیپل گیدرنگ ہوتی... وہ نہ جاتا تو ماریہ کے ڈیڈ اس پر... چلانے لگتے

'تم سے شادی کس لیے کی ہے اس کی؟' سب نئے نئے فرعون بنے تھے شاید... باپ 'بیٹی ایک ہی انداز میں بات کرتے تھے... لفظوں کو چباتے ہوئے آواز کو دباتے ہوئے... پھر بھی دل دہلاتے ہوئے

عدن کو کیا معلوم کہ اس سے کیوں کی ہے... اسے تو صرف اپنی طرف کا ہی معلوم

"...تمہا.... وہی" کھل جا سم سم

"...اس کے ساتھ جایا کرو... اس کا خیال رکھا کرو"

مارے بندھے اسے جانا ہی پڑتا... پارٹیز میں وہ انجوائے تو بہت کرتا... لیکن ماریہ کا بڑاؤ
اس کے خون کا دباؤ بڑھا دیتا... وہ ہر کسی کی بانہوں میں جھول جاتی... گلے ملتی... گال
..... سے گال رگڑتی اور..... اور..... اُف

ایسے وقت اسے مشکل لگتا... صرف اسے گرل فرینڈ

... سمجھنا... غیرت اُڈ اُڈ آتی اس میں

"...تم روز روز ایسی پارٹیز میں آکر تمھکتی نہیں"

وہ دیر تک چھوٹے بچوں کی طرح نہ..... نہ..... میں گردن ہلاتی رہی... عدن اسے دیکھ
... کر رہ گیا... جس نے اپنے باپ کی نہیں سنی 'وہ اس کی کیا سنے گی

"...میں تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لیے ترس گیا ہوں"

گولڈن ہائی ہیل اتار کر اس نے اپنی گود میں رکھی ہوئی تھیں... عدن کے اس طرح کہنے
پر ایک ایک کر کے سینڈل اٹھائی اور لاپرواہی سے اس کی طرف اچھال دی... ایک منہ اور
ٹھوڑی سے رگڑ کھا کر کھڑکی کی طرف ٹک گئی اور ایک کندھے اور سینے کو چھو کر اس کی
... گود میں گرمی... اس انداز پر وہ جیسے چپ رہا 'وہی جانتا تھا

... سچ؟" اس کی آنکھیں چمکنے لگیں"

... اس بار عدن صرف مسکرایا

تم ایک قابل شوہر ہو... "اگلی بات نے اس کی مسکراہٹ کا گلا گھونٹ دیا اور وہ گلا"
پھاڑ کر ہنسی... ایک آنکھ دبا کر آنکھ ماری... اب اس کا جی چاہا کہ اسی کی ہائی ہیل سے
اس کی یہی آنکھ پھوڑ ڈالے... لیکن کیسے پھوڑ ڈالتا اسپتال ابھی نیا نیا تھا... وہ بھی وہاں
... نیا تھا

آنے والے دنوں میں وہ بھی تھوڑی قابل بیوی بننے لگی... میڈ کو دیکھ لیتی... گروسری
کے لیے جاتی... اس کے لیے بھی شاپنگ کرتی... کبھی کبھار اسپتال آ کر اس کے
ساتھ دوپہر کا کھانا کھا لیتی اور کبھی کبھار ہی اس کے چھوٹے بڑے کام بھی کر دیتی
تھی... اب اسے ڈر لگتا تھا کہ یہ اچھی بیوی ہی نہ بن جائے... کیونکہ وہ اس سے محبت
کرنے کے موڈ میں اب نہیں تھا... "اس کے ساتھ زندگی گزارنی ہے..." اس کی فرست
... میں نہیں تھا... "اس کے ساتھ وقت گزارنا ہے..." یہ ضرور فرست میں درج تھا
ویک اینڈ پر وہ ڈیڈ کی طرف چلے جاتے... اس کے ڈیڈ چپکے چپکے ماریہ کی طرف دیکھتے اور
پھر اپنی بیوی کی

طرف... دونوں میاں 'بیوی نظروں ہی نظروں میں بہت کچھ کہہ سن لیتے... جیسے کہتے
... ہوں

دیکھو! دیسی ٹوٹکا کام کر گیا نا... بہل گئی نا ماریہ... ٹھیک ہو جائے گی... اور ٹھیک ہو جائے گی... دیسی گھی 'دیسی مرغی' دیسی لوگ بہت کام کے ہوتے ہیں... دنیا گھوم پھر... لو... اپنا دیس کام ضرور آتا ہے

"... اور ازبک بیوی جواب دیتی ہو... "ہاں! مان لیا

... عدن ایسی نظروں کو پکڑ لیتا تو اور اکڑ جاتا... اس کے پاپا غلام علی غلام نے کہا تھا عدن! کوئی تو وجہ ہے کہ اس کا جھکاؤ ہماری طرف زیادہ ہے... "اور وجہ یہی تھی کہ" عدن جیسا قابل انسان ہی قابل شوہر بن سکتا تھا... ڈرنک اور سگریٹ تو ماریہ کے ناشتے... کھانے تھے

ازبک ماں نے کہا کہ وہ کسی طریقے سے ماریہ کو ان سے دور کرے... ان دونوں کا خیال تھا کہ ان دونوں میں کچھ تو محبت پیدا ہو ہی چکی ہے اور اس محبت کے نام پر ماریہ بہت... کچھ کر لے گی

... عدن نے سب اٹھا کر پھینک دیا... ماریہ ہنسی

"... کسی نے آج تک اتنی جرأت نہیں کی"

میں جرأت بھی کروں گا اور اصرار بھی... "اس بار واقعی عدن نے ہمت سے ہی کام لیا" ... تھا

... آ... آ... آئی سی... "اس نے ابرو اچکالی... پھر مسکرا دی"

عدن واقعی ایک قابل انسان تھا... ماریہ ذرا سا اور بدلی تو عدن کی یادداشت بھی کمزور ہونے لگی... وہ شیخ طاہر البشر کو بھولے لگا... ماریہ کے دوستوں 'بے تکلفی' 'لاپرواہی' 'طنز' 'لڑائی' اور ادھر ادھر کے دوسرے چھوٹے بڑے واقعات کو بھی بھولے لگا... ویسے بھی وہ مرد مومن تو تھا نہیں کہ حرف آخر رکھتا... نہ مرد آہن کہ ڈٹ جاتا... وہ ماریہ پر جان نثار کرنے لگا... نیا نیا عاشق سا لگنے لگا... دونوں ایک ساتھ گھومتے پھرتے 'مزے کرتے' اکثر... ماریہ کی فیملی بھی ساتھ ہوتی

ڈاکٹر صاحب! تم بہت شرارتی ہو... اس کے گلے سے وہ جھول جاتی... جب کبھی وہ "ساحل سمندر پر بیٹھ کر اسے خالص پاکستانی انداز میں کوئی دیسی لطیفہ سناتا... اور وہ... بیت پر لوٹ لوٹ ہو جاتی

"... مسز عدن! تم بہت خوب صورت ہو"

"... تم کپے فلرٹ ہو"

"... تم پکی کشمیر کی کلی ہو"

"... پاکستان تک نہ لے جاؤ مجھے 'میں اگر کچھ ہوں تو ازبک ہوں'"

"... پاکستان تک تو آگئی ہو... اس نے دونوں بازوؤں کا گھیرا اس کے گرد بنایا"

"... پھنسا لیا تم نے"

"... پھانس لیا تم نے"

اس کی آنکھوں میں پھونک مار کر وہ بھاگی... آنکھوں کو جھپکتا وہ بھی اسی کے پیچھے
...بھاگا

چند ہفتوں کے لیے وہ پاکستان سے بھی ہو آئے... غلام علی غلام نے زور 'زور سے اس
"...کے کندھے پر تھپکیاں دیں... "ماسٹر نکلتے تم تو بھئی
...وہ مسکرانے لگا... جیسے نوبل انعام ملا ہو... شکر کی تقریر اسے ابھی کرنی تھی

گدھے کی بچی کو الو بنا لیا... "جناتی قہقہہ بلند ہوا... "کمال کر دیا" بھئی واہ 'مزا آگیا' مزا"
"آیا... "پھر رک کر اس کے کان میں سرگوشی کی... "دل لگی کر رہے ہو کیا؟
وہ سٹپٹا گیا... ماریہ اسے اب پھر سے اچھی لگ رہی تھی... وہ اس کی محبت میں تیسری
...بار نئے سرے سے مبتلا ہو رہا تھا
جو بھی ہے 'جاری رکھو... گدھے کی گردن میں کئے کا پٹا ڈال دو' بس پھر ٹھیک"
"ہے؟

جی! ٹھیک ہے... "اس کا باپ کئے کا پٹا اسے ڈالنے کے لیے کہہ رہا تھا... وہاں وہ"
خود اس کے کئے جیسا تھا... اس کا باپ چاہتا تھا کہ وہ رنگ ماسٹر بن جائے... شیر سے
...بھیڑ لیے تک سب کو سدھا لے... وہ ایسا کر ضرور لیتا... اگر اپنے باپ کی طرح ہوتا
ابھی وہ نیا نیا تھا... کچھ کتابوں میں پڑھے اخلاق اس کے اندر تھے... کچھ ان سب کا

ابھی وہ عادی نہیں ہوا تھا اور کچھ وہ کبھی کبھی کوفت کا شکار ہو جاتا تھا... ورنہ سب
...ٹھیک چل رہا تھا

.....

تمہاری ماڈلنگ کا کیا ہوا؟" رات کو چہل قدمی کرتے ایسے ہی عدن نے پوچھ لیا... ماریہ
...نے جھٹکے سے اس کے کندھے پر رکھا سر اٹھایا
"تم نے کیوں پوچھا؟"

...ایسے ہی... "اور اس نے ایسے ہی پوچھا تھا... جیسے کوئی بھی بات کر لی جاتی ہے"
...دوبارہ مت پوچھنا... "پرانا تنہا ہوا انداز واپس لوٹ آیا"
...ٹھیک ہے... "اس نے کہہ دیا... لیکن ٹھیک ہوا نہیں"

بیڈروم کا دروازہ بند کر کے وہ ڈرنک کرتی رہی... عدن کو تشویش ہوئی... بہت چاہا کہ وہ
...دروازہ کھول دے لیکن وہ انگلش میں گالیاں دینے لگی

عجیب مصیبت تھی... عدن نے اسے بھاڑ میں ڈالا اور دوسرے کمرے میں جا سویا... لگے
دن اور اس سے لگے دن بھی یہی ہوتا رہا... پھر ماریہ کی ماما آئیں... ماریہ ان کا فون نہیں
اٹھا رہی تھی... تین دن سے وہ کمرے سے نکلی نہیں تھی... قریب جاتے ہی گالیاں
...دیتی... چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکتی 'چلائی' نہ جانے کیا کیا بکتی
...تو تم مجھے بتاتے... "مام اس پر غصہ کرنے لگیں"

".....جب میں ہینڈل نہیں کر سکا تو آپ"

میں کر لیتی 'سمجھے تم! اس طرح اتنی تکلیف میں اسے اتنے دن رکھنے کی ہمت کیسے"
ہوئی... تم اس کے پاپا کو فون کر کے بتاتے..... تم تو کسی کام کے نہیں ہو... "وہ چلا
...کر چلی گئیں

.....پاگل..... سنکی..... سارے... "اس نے یہ صرف سوچا 'کہا نہیں"

مام 'ماریہ کو زبردستی ڈاکٹر کے پاس لے کر گئیں... نفسیاتی ڈاکٹر کے پاس اس کے
سیشن ہونے لگے... چند دنوں بعد عدن کہ بھی ملاقات کروائی گئی ڈاکٹر کے ساتھ کہ
اسے ماریہ کے ساتھ کیسے رہنا ہے 'کیا کہنا ہے... کیا نہیں کہنا 'کس رویے کا اظہار کرنا
ہے 'کس کا نہیں کرنا' کون سی بات اسے ڈپریشن میں لے جائے گی اور کون سی
احساس کمتری

میں..... اسے دورے پڑیں گے... وہ چلانے لگے گی... ڈرنک کرنے لگے گی... ڈرگز کی
...طرف پھر سے آجائے گی... اور اس سب کا ذمہ دار اس کا عدن ہو گا

تین دنوں کے آٹھ گھنٹوں میں ڈاکٹر نے اس کا دماغ خوب چاٹا... ماریہ سے متعلق اس
...کی معلومات میں اور سے اور اضافہ ہوا

کشمیر کی کلی 'ازبک کی پری' خوب صورتی میں مس یونیورس 'ایک کامیاب ماڈل نہیں بن
سکی تھی... بے تحاشا خوب صورت ہونے کے باوجود اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک

کامیاب ماڈل کے جو اس کا بوائے فرینڈ تھا ساتھ تعلق قائم نہیں رکھ سکی تھی... بوائے فرینڈ کی کامیابی کا گراف بڑھنے لگا... وہ ماڈلنگ سے کمرشلز اور پھر فلم تک جا پہنچا... پھر اس کے لیے ایک گرتے ہوئے گراف کی ماڈل کی کوئی حیثیت نہ رہی... اگر... وہ دنیا میں اکلوتی خوب صورت ہوتی تو شاید کوئی بات بھی بنتی

اب یہ سچی محبت کے کھو جانے کا دکھ تھا کہ کیریر نہ بننے کا غم..... ماریہ نے انہی دنوں ڈرگز لینے شروع کی... سگریٹ 'ڈرنک' سب کچھ وہیں سے آیا... شیخ بھی اسی بے راہ راوی کا نتیجہ تھا... ڈپریشن کے انہی دنوں میں اس نے بہت کچھ کیا... اسے دنیا گھمائی گئی... لیکن ہر بار اس نے نیا ہی کارنامہ انجام دیا

ڈاکٹر اور اپنی ساس کے ساتھ آخری ملاقات میں اس کا جی چاہا کہ وہ جاتے ہی ماریہ کو فارغ کر دے... اتنی تھوکی ہوئی لڑکی وہ چاٹ رہا ہے... ذات کیا اتنی بد 'عمل میں اتنی کمتر' اس رات وہ صبح تک بار میں بیٹھا رہا... اسے بہت کچھ یاد آ رہا تھا... آج اس کا جی چاہ رہا تھا کہ اپنے بال نوچے... دولت کے ساتھ ہی سہی 'لیکن اس نے کبھی ایسی زندگی... کا نقشہ نہیں بنایا تھا

وہ کیسی زندگی گزار رہا ہے... اپنی جوانی کے سنرے دن کس کے ساتھ گزار رہا ہے... وہ کر کیا رہا ہے؟

آپ نے یہ سب ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا؟" وہ خالص پاکستانی انداز میں اپنے

سسرالیوں پر چڑھ دوڑنا چاہتا

... تھا

... کیا سب؟" ساس کی بھی فرعونوں جیسی گردن اکڑ گئی

"... اپنی بیٹی کے کرتوتوں کا"

"تم نہیں جانتے تھے اسے؟"

"... صرف اسے جانتا تھا"

... تم اور تمہارے پاپا تو یہاں آتے رہتے تھے... تمہیں معلوم تھا ماریہ کا لائف اسٹائل

اس لب و لہجے اور اتنی اونچی آواز میں دوبارہ مجھ سے مخاطب نہ ہونا..... میں ماریہ کی ماں

"... ہوں تمہاری نہیں

... آپ کو اسے سمجھانا چاہیے..." ہنٹر کھا کر وہ سنبھل گیا

سمجھا لیا اب تم سمجھاؤ سنبھالو اسے... "انداز ایسا جیسے تمہیں تنخواہ دیتے ہیں اپنی ڈیوٹی"

... کرو

"... وہ میری نہیں مانتی مجھے اس کی فکر ہے میں اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا"

انہوں نے آنکھیں پھیلا کر ذرا کی ذرا اسے دیکھا... یہ وہی ہے جو ابھی کرتوتوں کی بات کر

... رہا تھا اور اب فکر کر رہا ہے

کوشش کر رہے ہیں ہم.... تم بھی کرو... کبھی کبھی وہ ڈسٹرب ہو جاتی ہے... ہو جاتا"

... ہے ایسا' سب کے ساتھ' ہو جاتا ہے..." ساس سے ہار کر وہ پاپا کو فون کرنے لگا

وہ چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکتی ہے... گالیاں دیتی ہے... میں نے کبھی کسی کے ایلے"

"... روپے نہیں دیکھے

... تو تم سامنے سے ہٹ جایا کرو سن!" وہی جنتی قہقہہ لگا"

"... پاپا.... پلیز"

"یار..... بچے ہو کیا تم؟"

"... جنگلی ہے وہ"

جنگل کا کون سا ایسا جانور ہے جسے انسان نے پالتو نہیں بنایا... پنجرے میں لا نہیں"

"... بٹھایا

"... سانپ نہیں پالے میں نے"

"... تو بین بجاؤ' نچاؤ اسے"

"! وہ مجھے نچاتی ہے... میرا سکون تباہ ہو رہا ہے پاپا"

"... دور رہو اس سے' کرنے دو جو کرتی ہے"

"اس کا باپ کہتا ہے... اس کا خیال رکھو... دور کیسے رہوں؟"

"اس گدھے کو الو نہیں بنا سکتے تم؟"

"...وہ مجھے گدھا بنا رہا ہے"

"...عدن! لڑکیوں کی طرح رونا بند کرو! مرد بنو"

اور وہ مرد بن گیا... ماریہ کا حال چال پوچھتا... بات کرنے کی کوشش کرتا 'بات کر لی تو 'ٹھیک' ورنہ ادھر ادھر ہو جاتا' خود وہ اپنے معمولات میں سیٹ تھا... صبح اٹھتا 'جو گنگ ورزش کرتا' اپنا ناشتہ خود بناتا اور اسپتال آ جاتا' ماریہ سے کہیں زیادہ اسے اسپتال کی فکر تھی... رات کو دیر سے آتا... ماریہ کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوتا تو اسے دیکھ لیتا... ورنہ بند دروازہ دیکھ کر شکر ادا کرتا... اپنے کمرے میں آ کر سو جاتا... ماریہ کے دورے کی حالت... طویل ہو کر ختم ہونے لگی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

ایک بار تم نے مجھے کہا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو... "اتنا عرصہ پہلے کی بات" ... اسے یاد تھی

"...ہاں کہا تھا"

... اب بھی کرتے ہو؟ "اس نے پوچھا.... اور اس وقت وہ ہنسی تھی"

... عدن گڑبڑا گیا... ہاں ہی کہنا پڑا

نہیں 'تم نہیں کرتے... "وہ ہسٹریائی ہنسی' بائیں ہاتھ کی پہلی انگلی اٹھا کر اس کی " ... طرف لہرائی... "نہیں کرتے نا؟" ہاتھ گود میں گرا لیا

"... تم تو میرے شوہر ہو بس.... قابل شوہر.... بس"

وہ تاسف اور گہرے دکھ سے بولی... کچھ پل چپ رہی... پھر منہ پر ہاتھ رکھ کر پگلی سی
... ہنسی ہنسنے لگی 'پھر جھٹ سے عدن کی شرٹ کے کالر کو دونوں ہاتھوں میں لے لیا

عورت ہوں..... پاگل نہیں ہوں... کتنی ہی بے حس ہو جاؤں 'محبت کی حس رکھتی"
ہوں... "وہ کالر کو جھنجھوڑنے
لگی...

...چھوڑو مجھے... "پھر دورہ پڑا... اس نے دل میں سوچا"
... "نہیں چھوڑتی"

... ماریہ! "وہ نرمی سے بولا... کالر آزاد کروا کر اسے اپنے سینے سے لگایا"
ماریہ نے کہا کہ وہ عورت ہے... لیکن پاگل نہیں... لیکن سینے سے لگا کر وہ اسے بتا
... دے گا کہ وہ پاگل ہے یا نہیں 'صرف چند ہی جملوں میں

... محبت نہ کرتا تو تم سے شادی کرتا؟ "پہلا جملہ"
... تم پر پل پل مرتا ہوں... مر مٹنا چاہتا ہوں اور تم.... "دوسرا جملہ"
... اور میں.....؟ "اس نے بہت معصومیت سے پوچھا"

... تمہیں نہ جانے کیا ہو جاتا ہے... "وہ جیسے بہت دکھی تھا اس کے لیے"
... کیا ہو جاتا ہے عدن؟ "اس کی طرف بہت آس سے دیکھا"
میں تو ٹھیک ہوتی ہوں... خراب تو دوسرے ہو جاتے"

"...ہیں"

"...میں دوسرا نہیں ہوں... تمہارا شوہر ہوں"

"میرے ہو تم؟"

"...ہاں! صرف تمہارا"

"...صرف میرے؟" بہت پیار سے پوچھا گیا"

"...صرف تمہارا..." بے حد پیار سے کہا گیا"

"...محبت کے نام کی بین بجا کر عدن نے اسے سلا ڈالا"

"...وہ بہل گئی، ٹھیک نظر آنے لگی، صبح اٹھ کر اس کے ساتھ جوگنگ کے لیے جاتی
بھاگنے ہوئے ٹانگوں میں اپنی ٹانگ اڑا کر اسے منہ کے بل گرا دیتی... وہ چلا... وہ بھاگ
جاتی... رات کو وہ سوتا تو فل والیوم میں میوزک لگا کر خود دوسرے کمرے میں بھاگ
جاتی... اس کے کپڑے اور گاڑی کی چابی چھپا دیتی... گھر میں وہ آگے آگے بھاگتی
...وہ پیچھے پیچھے بھاگتا

"...پندرہ منٹ کی ڈرائیو پر ڈیڈ کا گھر تھا... آج کل ناشتا وہ ان کے ساتھ کرنے گئے تھے
اس کے ڈیڈ اس کے لاڈ کرتے... اس کی پلیٹ بھرتے، اس کے ہاتھ کی ہتھیلی کو
...ہونٹوں سے لگاتے اور اس کے بالوں کو ذرا سا کھینچتے

...گھوم پھر کیوں نہیں آتے تم لوگ... "بیٹی ذرا سا سنبھلی تو ٹرپ آفر کیا جانے لگا"
...آفر اچھی ہے... "ماریہ نے جوس کا ایک گھونٹ بھر کر کہا"
عدن کا خیال تھا کہ وہ نہیں جائے گی... کیونکہ وہ سنجیدہ نظر نہیں آ رہی تھی... لیکن وہ
...سنجیدہ ہی تھی... اس نے پلان کر لیا تھا اور کیا خوب پلان کیا تھا

عدن کو لگا کہ اس نے کوئی غار اور دہانہ نہیں چھوڑا... اس ٹرپ وہ اتنی سنجیگی سے ان
سب کا جائزہ لیتی رہی جیسے ان پر کتاب لکھ رہی ہو... عدن میں موج مستی کا عنصر زیادہ
...تھا... اسے کھنڈرات سے ایسی کوئی دلچسپی نہیں تھی
کسی زمانے میں اسے شوق ہوا تھا اجڑی عمارتوں کو دیکھنے کا... چند ماہ اس نے دل لگا کر
...دیکھیں بھی
.....پھر

وہ جاپانی زیر زمین ٹرین سے لطف انداز ہونا چاہتا تھا اور ماریہ نے اسے ریڈوڈ جنگل میں چلنے
والی گھٹیا سی سیاحتی ٹرین میں بٹھا دیا... یہ ٹرپ اس کے باپ کی طرف سے تھا تو مرضی
...بھی باپ کی بیٹی کی ہی چلنی تھی... اس کا ٹرپ تو خاک ہوا... ماریہ البتہ تروتازہ ہو گئی

...ڈیڈ ٹھیک کہتے ہیں... "بہت دنوں بعد اس نے یہ جملہ دہرایا"
"تمہارے جیسے شوہر مزے سے بندھے رہتے ہیں... نہ جاتے ہیں نہ جانے دیتے ہیں"
"...سر جھکائے مانے جاتے ہیں"

بہت ذہین تھی... اسے قائل ہونا پڑا... شاید ڈیڈ نے یہاں بھی کچھ کہا تھا... دنیا میں کسی ایک مرد کی تو وہ سنتی تھی مگر.... وہ مرد اس کا باپ تھا... اس لیے نہیں وہ مرد اس سے ہر حال میں محبت کرتا تھا اس لیے.... ہر انسان کو ایک ایسے ہی انسان کی ضرورت ہوتی ہے 'جو ہر حال میں اس سے محبت کرے اور گندے سندے راستوں میں صرف ایک محبت کا ہی راستہ ہوتا ہے گند سے نکال باہر کرتا ہے... اب یہ اس محبت کے... فلسفے اور اساس پر ہے کہ وہ گند کے سمجھتا ہے

.....

اسپتال کا سارا منافع عدن کی جیب میں ہی جاتا تھا... اس کا اکاؤنٹ دن بدن بڑھ رہا تھا... غلام علی غلام کے ساتھ اس نے ایک فیکٹری میں حصہ داری کر لی اپنے سسر کے برابر ہو جاؤ تو مانوں... "وہ اسے ہمیشہ بڑا ٹارگٹ ہی دیتے تھے... سو" ... میٹر کی ریس اس نے جیتی تو انہوں نے کہا... پہلے نمبر پر تو کوئی بھی آ جائے گا 'کوئی ریکارڈ بناؤ کہ کوئی توڑ نہ سکے"

!جناب آغا عباس حیدر... اس کے سسر

جس کا اپنا ایک ذاتی طیارہ تھا... امریکہ میں پھیلی ہوئی اسٹورز کی چین تھی... آس پاس 'کے ملکوں میں گھر اور اپارٹمنٹ تھے اور عدن کے باپ کے پاس صرف تین فیکٹریاں تھیں جو مختلف مشینی آلات بناتی تھیں... صرف پاکستان کے دو شہروں میں بنگلے تھے... ایک

....فارم ہاؤس تھا' بس

...ایک فیکٹری پر مقدمہ چلتا رہا تھا... اس مقدمے نے ان کی ساکھ خراب کر دی تھی
پیسہ الگ پانی کی طرف لگ رہا تھا... طرح طرح کے لوگوں کو خریدا جا رہا تھا... بے نقص
منصوبہ تھا آگ لگانے کا... بیمہ کمپنی کے تفتیشی جاسوسوں نے پکڑ لیا... غلام علی غلام
... نے الٹا بیمہ کمپنی پر مقدمہ کر دیا... بیمہ کمپنی بھی سینہ ٹھونک کر میدان میں اتر آئی

یہ سب اس کی شادی سے پہلے ہوا تھا... بعد ازاں..... مقدمے کو کسی نہ کسی طرح
ختم کروایا... فیکٹری کو نئے سرے سے کھڑا کیا... اسی فیکٹری کا آدھا مالک عدن تھا جس
... نے اپنے حصے کے سارے پیسے اسپتال کے منافع سے دیے تھے

جب کبھی ماریہ پر دورے پڑتے تھے... جی تو اس کا چاہتا کہ مار مار کر اس کا حال برا کر
دے... لیکن ایسی مار اس کا اپنا حال بدترین کر دے گی... اب وہ اپنے سر کو پیچھے
... رکھنا چاہتا تھا تو اسے ماریہ کو آگے رکھنا ہی تھا... ابھی ماریہ کو مارنے کا وقت نہیں آیا تھا
... شام کو اسی کے لیے وہ گھر جلدی چلا جاتا... وہ اس کے لیے کوکنگ بھی کر لیتی تھی
... اس کے کپڑے ترتیب سے ہینگ کر دیتی تھی... اس کے نخرے بھی اٹھا لیتی تھی
... وہ بھی لاڈ کر لیتا' لیکن اس سب کے دوران بھی وہ اس کے لیے امتحان بنی ہوتی
... عدن حسن پرست تھا اور کتنا بھی حسن پرست تھا' عورت میں شرافت کا قائل تھا

وہ اندر سے ایک گھسا پٹا روایتی مرد تھا... نیک سیرتی کا تمنائی 'شرافت اور حیا کا دلدادہ' قدر کرے 'نہ کرے' تعریف کرے 'نہ کرے' پر تمنائی ضرور تھا... کالج میں اس نے ایک سے بڑھ کر ایک حسن کے عجوبے سے دوستی کی 'فلرٹ کیا' لیکن ان عجوبوں کے قریب ہوتے ہی وہ انہیں مختلف فرستوں میں درج کر لیتا... یہ فلرٹ کے لیے 'یہ صرف دوستی کے لیے' یہ ہائے ہیلو کے لیے... یہ صرف مسکرا کر دیکھنے 'کبھی کبھار بات کرنے کے لیے... یہ ذرا ذائقہ بدلنے کے لیے' یہ ہلڑ بازی کے لیے 'یہ بور ہوتے وقت فون پر بات... کرنے والی

ان میں سے ایک بھی "یہ شادی کے لیے" والی فرست میں نہیں آئی تھی... امیر سے امیر ترین بھی نہیں.... ایک 'دو نے اسے بہت شوق سے اپنے خاندانوں سے ملوایا' لیکن وہ ان سے مل کر بھی پرے پرے ہی رہا... ایسا بھی کڑا وقت اس پر نہیں آیا تھا کہ سیکنڈ ہینڈ کتابیں لے کر پڑھے اور اسے دوم پر کچھ پسند بھی نہیں تھا... نہ انسان 'نہ حیوان' نہ چیزیں 'نہ درجے..... اس کا ہر پیمانہ اول تھا... عورت کے پیمانے پر ایک اول اسے ملا تھا... لیکن دولت کے نمبر پر اس کے پاس آخری نمبر بھی نہیں تھے اور یہی اول اسے اکثر... یاد آ جاتا

جب وہ گرے ہوئے نمبروں والی ماریہ کو بوسے لیتے ڈنک کرتے 'ناچتے اور دوڑنے کی... حالت میں دیکھتا... اس کے منہ سے گندی گندی گالیاں سنتا تب بھی

بس اسی لیے عدن نے ماریہ کو ایک نقطہ ہی بنا لیا تھا 'تا کہ جب چاہے اسے کاغذ سمیت
... پھاڑ کر پھینک دے

جسمانی طور پر وہ کچھ ایسی پیچیدگیوں کا شکار تھی کہ آئندہ چند سالوں تک وہ ماں نہیں بن
سکتی تھی... عدن کے پاس یہی چند سال تھے... اسے گرے ہوئے نمبروں والی سے گرا
ہوا بچہ نہیں چاہیے تھا... لیکن ساتھ ساتھ وہ جانتا تھا کہ اگر ماریہ کے جی میں آئی تو وہ ہر
پیچیدگی کو بالائے طاق رکھ کر ماں ضرور بن جائے گی لیکن ابھی ان کے درمیان بچے کا
... کوئی ذکر نہیں تھا

تیرہ ماہ کی شادی شدہ زندگی کی چارج شیٹ سے غلام علی غلام صاحب مطمئن تھے... عدن
کے اکاؤنٹ سے پیسہ ان کے اکاؤنٹ میں جاتا تھا... وہاں سے فیکٹری میں لگتا... منافع
... اکڑے سے دھرا اور دوہرے سے تین گنا بڑھنے لگا

تم ایک اور اسپتال کیوں نہیں بنوا لیتے؟" ماریہ خوش تھی... زندگی سیٹ تھی تو پیپا نے "
بروقت مشورہ دیا... اس نے وقت نکال کر اپنے سر سے ان کے آفس میں ملاقات
کی... انہوں نے نہ تائید کی 'نہ انکار کیا' وہ بولتا رہا 'وہ سنتے رہے... جیسے "سر! آپ کے
... شوز پالش کر دیے ہیں

... اور سر..... سر اٹھا کر "ہوں" بھی نہیں کہتے

چند ہفتوں بعد اسے معلوم ہوا کہ ماریہ کے نام ایک پراپرٹی لی گئی ہے... چند ہفتے اور گزرے تو اس کے سسر اسے اسپتال لگانے لے گئے... عدن کو اس سے فرق نہیں پڑتا تھا کہ کاغذات ماریہ کے نام ہیں... اسے منافع سے غرض تھی... آگے کے اس کے پلانز بھی بہت کمال کے تھے... وہ کسی تیسرے شخص سے (دراصل خود) اپنے سسر کے اسٹورز میں شیئرز لے گا... وہ ان ہی کے پیسوں سے ان ہی کے کاروبار میں گھس جائے گا...

اپنی ادھوری تعلیم مکمل کرنے کے لیے ماریہ نے یونیورسٹی جانا شروع کر دیا... وہ ہسٹری میں ماسٹرز کر رہی تھی... جب اس کا تعلیمی سلسلہ چھوٹا تھا... اب ذہنی طور پر وہ کچھ بہتر ہوئی تو دوبارہ ایڈمیشن لے لیا... عدن دوسرے اسپتال کو بھی سیٹ کرنے لگا... میڈ... گھر کو دیکھتی... بوسٹن میں سب ٹھیک تھا... پاکستان میں بھی سب ٹھیک تھا بات وہاں سے بگڑ گئی... جب وہ ماریہ کے ساتھ ایک تقریب میں چلا گیا... آج کل ماریہ بہت کم پارٹیز میں جاتی تھی... اس کی دوستوں نے اصرار کیا تو وہ اسے ساتھ لے کر آ گئی... وہ دونوں اور اس کی دو دوستیں ساتھ ساتھ کھڑے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ایک دوست نے اس کے کان کے پاس منہ لا کر کچھ کہا... ماریہ نے ذرا سا گردن کو خم دے کر پیچھے دیکھا...

...عدن نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا... لیکن ہجوم میں اسے تو کچھ نظر نہیں آیا

"...ہو رہی ہو گی کسی کے ملبوس یا جیولری کی بات"

اس نے خیال نہ کیا مگر ماریہ کی جیسے حالت غیر ہو گئی... وہ رنگ بدلے لگی... کچھ ہی دیر میں وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی... اوپن ایر میں سکڑتے سمٹتے ہجوم میں اس نے کئی بار نظریں گھما کر اسے دیکھنا چاہا... لیکن وہ اسے نظر نہیں آئی... اس کی دوستیں بھی غائب ہو گئیں... وہ ٹہل ٹہل کر اسے ڈھونڈنے لگا... لیکن وہ نظر نہیں آئی... اس نے فون کیے لیکن وہ کال کا جواب نہیں دے رہی تھی... بہت دیر بعد اس کا میسج آیا

"...میں اپنی دوستوں کے ساتھ ہوں 'تم چلے جاؤ'"

"تم ہو کہاں؟"

تمہیں اس سے کیا؟" بھڑکتا ہوا جواب آیا تو وہ گھر آ گیا... چند گھنٹوں بعد اسے بھی آ جانا" تھا لیکن وہ نہیں آئی 'اگلے دن شام تک نہیں... اس کا فون بھی بند تھا... اس نے اس کی مام کو فون کر کے بتا دیا... اب وہ اس کا کوئی الزام اپنے سر نہیں لینا چاہتا تھا... وہ اپنی فرینڈ کے ساتھ ہے... طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو اسی کے ساتھ چلی گئی" ازبک مام نے نہ جانے کس کا فرینڈ کو فون کر کر کے اس کا پتا کیا اور اسے بھی بتا دیا...

اس کی طبیعت کو وہ جانتا تھا... رات کو واپس آئی تو وہ پوچھے بنا رہ نہیں سکا... وہ الماری کھولے کپڑے نکال نکال کر دیکھ رہی تھی 'جیسے سنا ہی نہیں کپڑے ساتھ لگا لگا کر... دیکھتی رہی... عدن کا جی چاہا کہ گردن سے پکڑ کر اسے زمین پر پٹخ دے

"...میں کچھ پوچھ رہا ہوں"

"کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"...بیوی ہو تم میری..." اتنی مشرقی بات مغربی بیوی کے سامنے

"...تم بھی میرے شوہر ہو' میں نے تو کبھی نہیں پوچھا"

"...دانت پر دانت جما کر آواز کو دبا کر وہ بولا..." تو پوچھ لیا کرو

اگر پوچھا تو بتانا بھی پڑے گا..." ایک تو یہ باپ بیٹی چالاک بہت تھے... ہر چیز کی حد... بندی کے بیٹھے تھے

تم نہ بھی پوچھو تو تمہیں یہ بتانا ہی پڑے گا تم کہاں تمہیں کل رات 'ڈنک کرتی رہی ہو' اپنی حالت دیکھو کس کے ساتھ تمہیں تم؟

اب وہ سیدھی ہوئی "بتاؤں" آواز میں تسخر بھی تھا اور اترہٹ بھی "ریکس کے ساتھ... تھی"

"تمہارا وہی ماڈل بوائے فرینڈ....؟"

"...کمال کی یادداشت ہے تمہاری..." تالی بجانے جیسا انداز

"تم اس سے ملیں؟"

...کیوں نہ ملتی... دو سال بعد ملاقات ہوئی تھی"

رات بھر..... "عدن کا سر گھوم گیا... وہ آزاد خیال ہے 'لاپرواہے' ڈھیٹ ہے 'پر' اتنی..... وہ نہیں جانتا تھا' جو کچھ شادی سے پہلے کیا... وہ اس پر ڈھیٹ بن گیا... بے غیرت ہی سہی... مگر ابھی وہ زندہ تھا... اس کی موجودگی میں اسے نہ کوئی ڈر نہ لحاظ... جو اصل تکلیف تھی عدن کو' وہ یہی تھی کہ اس کی کوئی وقعت ہی نہیں... دو قدم بڑھا کر ایک زوردار تمپھر اس کے سفید گال پر مارا اتنی زور سے کہ وہ بل کھا کر نیچے گری... ہونٹ... سے خون کی ایک باریک لکیر نکلی

...بے غیرت..... ذلیل!" کچا چباتی آواز"

...فرش پر گرے سر اٹھا کر اس نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا

"...میری بیوی ہو کر تم رات بھر کسی اور کے ساتھ رہیں"

ٹانگوں کو سمیٹ کر وہ اٹھی اور کمرے سے نکل گئی... دوسرے کمرے میں جا کر دروازہ

بند کر لیا... عدن غصے سے بل کھاتا ٹہلنے لگا... اب وہ اس عورت کے ساتھ اور نہیں

..... رہے گا... بہت ہو گیا... ذلیل

سائرن بجنے لگا.. عدن نے توجہ نہ دی... سائرن کی آواز قریب آتی گئی... ماریہ کمرے سے

نکلی... لپک کا داخلی دروازہ کھولا... دو پولیس آفیسرز اندر آئے... ماریہ نے عدن کی طرف

... اشارہ کیا اور تیز تیز بولے لگی... آفسیر نے بڑھ کر اسے ہتھکڑی لگائی
ماریہ! اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا... میاں بیوی کے جھگڑے گھروں میں نہیں
رہتے... یہ امریکا ہے "میں تیرا لباس تو میرا لباس" یہاں یہ نہیں چلتا... طاقت کے بے
... دریغ اور غلط استعمال پر یہاں حدیں لگا دی جاتی ہیں مار کھا کر چھپ کر رویا نہیں جاتا
... ماریہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھ گئی... ایک ٹانگ جھلانے لگی
چور مچائے شور... "اردو کا یہ فقرہ اسے بروقت یاد آیا... اس کے نزدیک چور صرف ماریہ
... تھی

.....
پاکستان میں ٹاپ کرنے والے دیوانے کے باپ غلام علی غلام کو کانوں کان خبر بھی نہ
ہونے دی گئی کہ وہ جیل میں
ہے... عدن کے وکیل نے اس کے سسر کو بتایا... انہوں نے ماریہ سے بات کی اور
جب وہ باہر آیا تو سیدھا ان ہی کے دفتر گیا... اس کا خون ابل رہا تھا اس گھٹیا عورت کے
اس درجے کے گھٹیا پن پر... اپنا ہمدرد بنانے کے لیے اس نے انہیں ساری بات بتائی
... انہیں غیرت دلانا چاہی کہ ان کی بیٹی ساری رات کسی کے ساتھ تھی
وہ اپنی بیٹی کی طرح ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے رہے جیسے ان کا بٹلر ان سے احکامات لے
... رہا تھا... سگار پیتے رہے نہ تائید نہ انکار... نہ مزید کی حوصلہ افزائی

تم نے اسے مارا کیوں؟" ساری بات سن کر بھی یہی

...پوچھا

...ہاتھ اٹھ گیا تھا میرا... "سوال اسے پسند نہیں آیا"

تم نے اس کی پوری بات سنی... وہ ریکس سے ملی... اس نے اب کو ڈنر آفر کیا تو"
ساتھ چلی گئی دو اور دوست بھی ساتھ تھے 'رات وہ اپنی دوست کے پاس رک گئی... اور
...تم نے اسے مارا

...سمٹ سمٹا کر ساری غلطی عدن کی نکلی

...یہ پاکستان نہیں ہے... "کیسا باپ تھا"

اسے مجھے فون کر کے بتانا چاہیے تھا... "اس نے کہا... "ریکس کے ساتھ ساری"
...رات

تو ساری رات..... کیا ساری رات دو دوست باتیں نہیں کر سکتے؟" اپنے سر کی اس"
...اعلا درجے کی مثالی بے غیرتی پر اسے بہت تاؤ آیا

میں اس کا شوہر ہوں... اجازت نہ لیتی 'بتاتی تو سہی کیا میں اپنی بیوی کے ساتھ ریکس"
کے ڈنر میں نہیں جا سکتا تھا... "دراصل آج عدن نے سوچ لیا تھا کہ اس باپ کو یہ بتا
...کر ہی اٹھے گا کہ اس کی بیٹی کے کروت کیا ہیں
"اسپتال سے کتنا منافع آتا ہے 'تم اسے بتاتے ہو؟"

... شرٹاپ..... آگے پیچھے سے اسے ہنٹر لگنے گے

"اور وہ منافع کہاں جاتا ہے یہ.....؟"

... اتنا اندھا بھی نہیں تھا اس کا سسر جو وہ اور غلام علی غلام سمجھے بیٹھے تھے

... وہ لب بھینچ کر رہ گیا... ہر بار لاجواب ہو کر ہی اٹھتا تھا

ریکس اس کا صرف اچھا دوست ہے اور بس.... شوہر اس کے تم ہی رہو گے... فکر نہ

... کرو... "جاندار قہقہہ لگا اور شرٹاپ شرٹاپ ہنٹر اسے گے

اس کے اندر نفرت کی آگ جلنے لگی... اس کا جی چاہا کہ ان دونوں کو اس نوبت تک لے

آئے کہ وہ اس کے تلوے چائیں اور وہ انہیں ہش ہش کرے 'ایسی کاری ضرب کی

... شکست دے کہ دونوں انگلش میں بات کرنا بھول جائیں

لیکن ابھی وقت نہیں آیا تھا... ابھی چپ رہ کر انتظار کرنا تھا 'یہ سب جو اس کے ساتھ ہو

رہا تھا... وہ اسے کچھ کا کچھ بناتا جا رہا تھا تیرہ ماہ پہلے وہ ایسا نہیں تھا اور تیرہ ماہ بعد وہ

... ویسا نہیں رہا تھا

جب وہ گھر آیا تو ٹیبل پر پاؤں رکھے ماریہ نیل پالش لگا رہی تھی... اس پر ایک نظر ڈالے

بغیر اپنا کام کرتی رہی... وہ ٹی وی کے آگے بیٹھ گیا... وہ اٹھی ڈریسنگ گاؤن سے بلیو

... لونگ گاؤن میں آئی... رولرز کھولے 'میل اپ کیا اور ٹک ٹک کرتی چلی گئی

... عدن اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا... وہ ذہنی مریض بن جائے گا ماریہ کے ساتھ رہتے رہتے

اس کا لمحہ بھر کو جی چاہا کہ لات مارے اب پر اور بھاگ جائے... جیل ہو آیا تھا 'سسر کے ہنٹر کھا آیا تھا... پاکستان کے لائق فائق خوب صورت لڑکے کا یہ حال ہو رہا تھا... خود کو نارمل کرنے کے لیے اس نے اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں اور بہن سے بات کی... پر وہ اور ڈسٹرب ہو گیا... اس کا جی کسی اور کوئل کی آواز سننے کو چاہنے لگا

"تم بتاؤ... تمہیں کیا پریشانی ہے؟"

"تم کیا کرو گی؟"

... میں دعا کروں گی... "کوئل نے بہت اعتماد سے کہا"

... میں نے کبھی اپنے لیے دعا نہیں کی... کسی سے کیا کراؤں گا... "قہقہہ"

"... تم نے تو خود سے میری طرح محبت بھی نہ کی ہو گی 'یہ دعا بھی مجھے ہی کرنے دو"

"... میں اتنا پکا مذہبی نہیں ہوں... پکا کیا مذہبی ہی نہیں ہوں"

"اللہ کے تو ہونا... اللہ کے بنائے... یا وہ بھی نہیں؟"

... عالم مت بنو... "اس نے اکتا کر فون بند کر دیا"

.....

ماریہ پہلے والی ماریہ بن گئی 'رات رات غائب رہتی' کبھی کبھار ہی عدن کو اس کی شکل... دیکھنے کو ملتی

... مر جائے... "اس کی طرف دھیان جاتے ہی وہ سوچتا"

"...چند سالوں کی بات ہے... صرف چند سال"

وہ کچھ دنوں سے ایک فون نمبر کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا... لیکن ہر بار مایوسی ہی ہوئی 'نمبر یاد نہیں آ رہا تھا... وہ نمبر بھول چکا تھا... جس سم میں وہ نمبر تھا وہ سم اس نے پاکستان میں اپنے ہاتھ روم کے فلیش میں بہادی تھی اور اب وہ نمبر یاد کرنا چاہ رہا تھا...

آج اسے میامی جانا تھا اسپتال کے لیے کچھ آلات لینے... کام تو ایک ہی دن کا تھا لیکن وہ ایک ہفتے کے لیے جا رہا تھا... بیگ لے کر وہ ایر پورٹ آ گیا ابھی وہ کاؤنٹر تک نہیں گیا تھا کہ دو امریکن اس کے آگے پیچھے آکر کھڑے ہو گئے... اپنے کارڈ نکال کر اسے... دکھائے 'عدن کی آنکھیں کھل گئیں

کم و داز... " (ہمارے ساتھ آؤ)"

لیکن کیوں؟ "عدن حواس باختہ ہو گیا" امریکن پولیس اور سی آئی اے کی کہانیاں وہ... اخبارات میں آئے دن پڑھتا تھا

انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا... ایک نے کمر کے پیچھے اس کے ہاتھ لے جا کر لاک... کیے اور اسے آگے دھکا دینے لگا دوسرے نے بازو پکڑ لیا

میں نے کیا کیا ہے... کیوں لے جا رہے ہیں مجھے آفسیرز! " اس کی آواز بلند ہونے لگی...

وہ دونوں گونگے بھرے بنے اسے ساتھ لے کر کار کی طرف آئے 'سر پر ہاتھ رکھوا کر اسے اندر دھکیلا اور کار چلا دی... وہ سارے راستے کیوں 'کیا' کیسے جیسے سوال کرتا رہا کوئی... جواب نہیں ملا

...اسے ایک اندھیرے سیل میں بند کر دیا گیا
وہ اس وقت جیل میں ہے اس کا جرم کیا ہے... وہ نہیں جانتا 'جن دو لوگوں کے ساتھ
...وہ آیا انہوں نے اسے سیکرٹ سروس کارڈ دکھایا تھا
"یہ کیا مذاق ہے؟"
...یہ کیا ہو رہا ہے؟" وہ رونے کے قریب ہو گیا"

...کیا یہ ماریہ نے کیا ہے 'لیکن وہ ایسا کیوں کرے گی' اگر چاہے بھی نہیں کر سکتی
امریکا میں ایسی فون کالز نہیں چلتیں جن کے ملاتے اور بات ہوتے ہی بے گناہ لوگ
جیل میں دھر لیے جائیں اگر ایسا ہوتا بھی ہے تو اس پیمانے پر نہیں کہ ماریہ جیسی کر
گزرے... اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا... وہ کسی کو یہ دھمکی بھی نہیں دے سکتا تھا
کہ وہ کس باپ کا بیٹا ہے اور اس کا سر کون ہے... بے خیالی میں وہ دیوار سے سر ٹکا
کر بیٹھا رہا... اب ان امریکن کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے تو ٹھیک ہے یہ کلیئر کر لیں
اس کا حساب صاف تھا 'چند گھنٹے اونگھنے کے بعد اسے پیاس لگی' لیکن پانی نہیں تھا
...اس کے ہاتھ پیچھے کمر پر بندھے تھے

...وہ واٹر واٹر چلانے لگا... کافی دیر تک چلاتا رہا لیکن گلا پھاڑا آواز سیل میں ہی گونجتی رہی اس کا حلق اور خشک ہو گیا... رات تک چلانے کی ہمت بھی جاتی رہی... صبح تک وہ بھوک اور پیاس سے وہ فرش پر بچھ گیا اٹھ کر بیٹھنے کی سکت بھی نہ رہی... سیل کے اندر کوئی نہیں آیا... نہ ہوا نہ پانی 'نہ کھانا' نہ انسان

اس کے پیٹ سے آوازیں آنے لگیں دوبارہ وہ نیم بے ہوش ہوا 'غنودگی طاری ہوئی لیکن نیند نہ آتی... گزرتے گزرتے پل گھنٹے بن کر ایک اور پورے دن میں ڈھل گئے... شام ہوئی رات آئی... پیاس سے اب وہ بالکل مرنے کے قریب تھا... اب وہ اپنی زندگی بھر کی کمائی ایک قطرہ پانی پر لٹا سکتا تھا... کسی کا قتل کر سکتا تھا ایک بوند کے لیے وہ سب کچھ کر سکتا تھا اس نعمت کی قدر اسے آج سے پہلے نہیں ہوئی تھی... صرف دو دنوں میں ہی وہ بھول گیا کہ وہ کون ہے 'کتنا لائق فائق ہے' کتنی فیکٹیوں کا مالک ہے 'وہ آج کا... آئندہ کا بھول گیا' لیکن حیرت انگیز طور پر اسے گزشتہ سے پیوستہ یاد آنے لگا

چند اور گھنٹے گزرے... رات گہری ہو گئی... وہ فرش پر ہی ادھ موا پڑا رہا... ہونٹ سوکھی 'اکڑی کی مانند ہو گئے... اس نے کئی بار ارادہ کیا کہ اٹھ کر چلائے... لیکن اٹھ نہ سکا باقاعدگی سے ورزش کرنے والے کو معلوم نہیں تھا کہ وہ اتنا کمزور ہے... کچھ باتیں بہت چالاک ہوتی ہیں... وقت آنے پر ہی کھلتی ہیں... بھلے سے پہلے کتنے بھی تجربے کر لو... پرکھ لو... حساب کتاب لگا لو... جب کھلتی ہیں تو ہی اصل پرکھ دیتی ہیں

جب وہ پیاس سے بالکل مرنے کے قریب ہو گیا تو اس کے سیل کا دروازہ کھلا... دو لوگ
... اسے اٹھا کر لے گئے

اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا... اس کمرے میں موجود تیسرا شخص اپنا منہ اس کے منہ
... کے قریب لایا

ہو آریو؟" (کون ہو تم) پیاس سے مرنے کے قریب عدن کو کچھ انداز ہوا کہ اس سوال "
... سے اس کا مطلب کچھ اور ہی ہے

".....ڈاکٹر..... عدن..... ہزبینڈ آف..... سن آف"

ایک گھونسا اس کے جبرے پر آکر لگا تھا... "نام نہیں پوچھا... ڈاکٹر اڈن سن آف غلم
"...عالی غلم..... نام نہیں پوچھا

جبرے پر پڑے گھونٹے کی تکلیف سستے 'بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل اٹھاتے اور سوکھے حلق
کی تکلیف کو سستے اس نے اس سب پر غور کرنا چاہا کہ اگر وہ اتنا کچھ جانتا ہے تو اس
... سے پوچھ کیا رہا ہے... اس کا سر ایک طرف لرھک گیا

جب اسے ہوش آیا تو اس کے منہ کے ساتھ پانی لگا تھا... جیسے ہی اس نے زبان سے
... پانی اندر کیا 'پانی ہٹا لیا گیا

... میں نے کچھ نہیں کیا... مجھے چھوڑ دو... "وہ بڑبڑایا"

اس کے سامنے چند تصویریں ایک ایک کر کے لائی گئیں... چند قطرے ہی اس کے حلق میں گئے تھے... سر ابھی بھی گھوم ہی رہا تھا تصویریں دیکھ کر بھی اس نے نہیں... دیکھیں... ایک اور گھونسا جبرے پر آیا

"دیکھو انہیں کون ہیں یہ؟"

... اس نے آنکھیں پوری کھول کر غور سے دیکھنا چاہا... ایک کو دیکھا دوسرے کو دیکھا... تیسرے کو دیکھا... وہ انہیں پہچان نہیں سکا

... میں نہیں جانتا انہیں... "اس نے نہ میں گردن ہلائی"

"... غور سے دیکھو انہیں"

اس نے پھر غور سے دیکھا... وہ ایک اور گھونسا کھانا نہیں چاہتا تھا ایک کی شکل کو اس نے ذرا سا پہچانا لیکن یاد نہیں آیا کہ وہ کون تھا

... میں نے اسے کہیں دیکھا ہے... "اس نے صاف صاف بتا دیا"

"... گڈ... باقی بھی بس اگل دو"

"... میں نے اسے کہیں دیکھا ہے اور بس..... میں نہیں جانتا یہ کون ہے"

"... یہ تمہارا ساتھی ہے"

میرا ساتھی؟ "آوازیں اسے دور سے آتی سنائی دے رہی تھیں... وہ بہت قوت لگا کر بول"

... رہا تھا

یہ ہمیں مطلوب ہیں اور یہ تمہارے ساتھی ہیں... کہاں ہیں یہ؟" اس نے تصویروں کی طرف اشارہ کیا

... میں انہیں نہیں جانتا... یہ میرے ساتھی نہیں ہیں... "وہ مسام مسام بھیک گیا" یہ تمہارے ساتھی ہیں... "وہ اس کے کان کے پاس منہ لا کر چلا گیا... جیسے وہیں" سے گردن میں دانت گاڑ دے گا

میں انہیں نہیں جانتا... "اس نے بھی زور لگا کر چلانا" چاہا...

یہ تینوں تمہارے پاس علاج کے لیے آئے تھے... "اس نے بند مٹھی کا ایک اور گھونسا" تیار کیا

بجلی سی کوندی اور عدن کو یاد آیا کہ اس نے انہیں کہاں دیکھا ہے... ان میں سے ایک اس کا مریض تھا... ہاتھ کا زخم لے کر ایک بار آیا تھا... زخم کی نوعیت ایسی تھی کہ اس نے عدن کو اچھی خاصی رقم دی تھی اور خاموش رہنے کے لیے کہا تھا... عدن نے رقم رکھ لی اور علاج کر دیا... چند ہفتوں بعد اسی شخص کا حوالہ دے کر دو اور لوگ کمر اور پیٹ کے ویلے ہی گہرے زخموں کے لیے اس کے پاس آئے تھے... یہ تیز دھار چاقو کے زخم تھے... رقم اس بار بھی زیادہ ملی اور عدن بھول بھی گیا کہ ایسا کوئی اس کے پاس آیا بھی تھا لیکن وہ یہ بھول گیا کہ وہ امریکا میں ہے اور وہاں کسی بات کو نظر انداز نہیں کیا

جانتا... وہ تینوں سفید فام تھے... غیر مسلم تھے... لیکن ان کا تعلق مشرق وسطیٰ کی خفیہ... تنظیموں سے تھا

ہاں..... یہ میرے پاس علاج کے لیے آئے تھے..."عدن نے سب سچ سچ بتا دیا..." یہ... بھی کہ ان سے بہت پیسے لے تھے لیکن اس کا ان سے کوئی تعلق نہیں... اس ہتلے سے باڈی گارڈ ٹائپ آدمی کے چہرے پر مسخر ابھرا

"کہاں ہیں وہ اب.....؟"

میں نہیں جانتا..... میں قسم کھاتا ہوں... میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا... میں"

"...قسم کھاتا ہوں یہ خود میرے پاس آئے تھے

کون ہیں وہ.... تمہیں کہاں لے..... تمہارا رابطہ کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ سوال پر سوال"

...پوچھنے لگا... اس کے اعصاب پر حاوی ہو چکا تھا

میں قسم کھاتا ہوں 'میں نہیں جانتا...' "عدن کی آواز رندھ گئی... اس کا سر گھومنے"

لگا... اسے آس پاس شرارے نظر آنے لگے... نیم اندھیرے میں رقصِ لبسمل.... زخم خوردہ

...نیند میں جان لیوا خواب

"تم ان کے ساتھی ہو..... تم ایک دہشت گرد ہو؟"

وہ اسی بات سے ڈر رہا تھا... امریکی جیل میں ایک امریکی کے سامنے مردوں کی طرح بیٹھا

...وہ یہی دعا کر رہا تھا کہ وہ اس پر "دہشت گرد" کا لیبل نہ لگا دیں

اخباروں میں پڑھی گئیں 'ٹی وی میں دیکھی گئیں خبریں اس کے آگے پیچھے گھومنے
الگئیں... اس پر بیان سے باہر دہشت طاری ہو گئی... وہ صرف تفتیش نہیں کر رہا تھا
... اسے دہشت گرد ثابت کر رہا تھا... اس سے منوار رہا تھا

اس نے ایک غلطی کی تھی ان سے زیادہ رقم لینے کی اور اسی لالچ کی وجہ سے وہ ان کے
... ساتھ منسلک کر دیا گیا... جیسے وہ نہیں جانتا تھا کہ کبھی وہ امریکی سیل میں بھی ہو گا
... ایسے ہی اب وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ باہر آئے گا بھی کہ نہیں

اب اسے ماریہ یاد آرہی تھی... وہ اس کی بیوی تھی... اسے اس کے لیے کچھ کرنا چاہیے
اور وہ ضرور کرے گی... جب غلام علی غلام کو اس کے اندر ہونے کی خبر ملے گی تو وہ
بھاگے چلے آئیں گے اپنے سارے اثرو رسوخ استعمال کر لیں گے اور اس کے سسر وہ
... کیسے برداشت کریں گے کہ ان کا داماد ان کی اکلوتی بیٹی کا شوہر جیل میں رہے
وہ جلد ہی باہر آ جائے گا... جلد ہی... اتنی دولت... اتنے تعلقات کب کام آئیں
گے... وہ ایک پڑھا لکھا پڑا من شہری ہے 'ڈاکٹر ہے' مسیحا دہشت گرد نہیں ہو سکتا... اس
... کے حق میں بہت سے ثبوت ملیں گے

.....

جیل آنے کے آٹھ ماہ بعد اس نے بیرونی دنیا کے جس پہلے شخص کو اپنے پاس پایا... وہ
اس کا وکیل عبدالعزیز تھا... سیاہ فام امریکی مسلم تھا... اس کے سامنے وہ دیر تک گم صم

...بیٹھا رہا... عزیز اسے بتا رہا تھا کہ کن مشکلات سے اس سے یہ ملاقات ہو پائی ہے
پاپا نہیں آئے؟" اس کا پہلا سوال یہی تھا... وہ لاغر 'کمزور ہو چکا تھا... یہ جسمانی بات"
... تھی... وہ اندر سے کیا ہو چکا تھا... یہ دوسری بات تھی

وہ نہیں آسکتے..... تم سے صرف میں ہی مل سکتا"
"...ہوں"

کہاں ہیں وہ؟ انہیں آنا چاہیے تھا..." ہر کام ممکن کرنے والے پاپا کے لیے یہاں آنا"
...کیا مشکل تھا

"...وہ امریکا میں نہیں ہیں"

پھر کہاں ہیں؟" اسے اپنے جیل آنے سے زیادہ صدمہ اس بات کو جان کر ہوا کہ وہ"
...اپنے لاڈلے بیٹے لے پاس امریکہ میں نہیں ہیں

میرے پاس وقت کم ہے... تم مجھے ہر بات بتاؤ... میں نے جتنی بھی معلومات اکٹھی"
"...کی ہیں" وہ ناکافی ہیں

میرے پاپا کہاں ہیں؟" بھاڑ میں جائے اس کا کیس... اسے اپنے باپ کی فکر تھی"
....کہیں.....وہ.....وہ

وہ پاکستان میں ہیں.... مجھے انہوں نے ہی پاکستان سے ہائر کیا ہے..." اس نے تحمل"
"...سے جواب دیا..." اب تمہارے کیس پر بات کریں

پاکستان میں.... "اسے ایک اور صدمہ ملا... وہ یہاں جیل میں اور اس کا باپ پاکستان" میں ہے... ہو ہی نہیں سکتا... وہ تو پہلی فلائٹ لے کر یہاں بھاگے چلے آئے ہوں گے...

وہ ٹھیک ہیں؟ ٹھیک ہیں وہ؟" وہ صدمے سے گرنے کے قریب تھا... "وہ زندہ ہیں" نا... وہ سمجھا اس کے صدمے نے ان کی جان لے لی ہوگی وہ بالکل ٹھیک ہیں 'میری ان سے یہاں آتے ہوئے بات ہوئی تھی... انہوں نے کہا" "...کہ تم گھبرانا نہیں

"...اس بات پر وہ الجھ گیا... "وہ خود کیوں نہیں یہاں آئے... وقت ختم ہو رہا ہے... اپنے کیس سے متعلق بات کرو... "وہ جھنجھلا گیا" ...ناچار عدل نے اسے ایک ایک بات شروع سے آخر تک بتا دی

ان کے پاس ویڈیو بھی ہے... ان تینوں کی 'تمہاری اسپتال میں آتے وقت کی..... وہ" ...رات گئے آئے تقریباً منہ چھپا کر

عزیز نے اس سے کافی باتیں کیں... جاتے ہوئے اس نے تسلی کے نام پر دو لفظ نہیں... کہے... شاید وہ جھوٹی تسلی دینے والوں میں سے نہیں تھا

...شروع کے دنوں میں وہ چیختا چلاتا رہا تھا... سوال پر سوال کرتا تھا... پھر مار کھاتا تھا کئی کئی دن بھوکا رکھا جاتا تھا... پھر اسے چپ لگ گئی... اب وہ بنا آواز اور آنسو کے

روتا... نیند آجاتی تو شکر کرتا 'ورنہ جاگتا رہتا.... ٹی وی میں دیکھی ڈاکومنٹریاں اسے یاد آنے لگتیں... اب وہ کبھی یہاں سے نہیں نکل سکے گا... پہلے ہی ہفتے اسے یقین ہو گیا...

اس نے باہر آنے کی امید چھوڑ دی 'وہ صرف موت کا انتظار کرنے لگا... وہ اپنی قید کے... دن گننے لگا... اب عزیز ہی اس کے پاس رابطے کا واحد ذریعہ تھا اس کا اسپتال سیل ہو چکا تھا... اکاؤنٹ فریز کر دیے گئے تھے... غلام علی غلام کو ان "کے پاکستانی وکیل نے مشورہ دیا تھا کہ ان کا امریکہ جانا ٹھیک نہیں... "سی آئی اے کی تحویل میں وہ بھی آسکتے ہیں... ایسا سو فیصد ہو سکتا تھا... انہیں پاکستان ہی رکنا پڑا وہیں سے ساری کوششیں کرنی پڑیں... اسپتال کے فروخت ہوتے ہی... ماریہ اور اس... کے خاندان پر بھی کڑی نگرانی رکھی گئی تھی... کئی ہفتے ان سے تفتیش ہوتی رہی تھی آغا عباس حیدر کو اسٹورز کی ساری چین ہاتھ سے نکلتی دکھائی دی... ان کی اپنی امریکی... قومیت خطرے میں پڑ گئی

اس موقع پر وہ رپورٹ کچھ کام آئی جو ماریہ نے عدن کے تمپڑ پر کروائی تھی اور پولیس عدن کو پکڑ کر لے گئی تھی... ماریہ کی مام ڈیڈ اور اس کے اکلوتے بھائی نے اپنے وکیل کے مشورے پر صاف صاف یہ بیان دیا کہ وہ اس کی عادات اور حرکتوں سے پہلے ہی سے تنگ تھے... وہ خود اس کی طرف سے مشکوک تھے... اس کے رویے سے نالاں تھے... وہ

اسے نہیں جانتے... وہ پاکستانی تھا... وہ امریکا میں رہتے تھے... وہ نہیں جانتے تھے کہ
... اس کا تعلق کن کن لوگوں سے تھا
آغا عباس حیدر زیادہ گھاگ تھے... انہوں نے چھوٹی چھوٹی اور کئی باتیں سوچ کر گھڑ کر
... سنائیں... انہیں بس اپنی جان چھڑوانی تھی
ساتھ ہی ماریہ نے عدالت میں طلاق کے لیے درخواست دائر کر دی... ازبک مام نے اسے
... لالچی اور پیسے کا رسیا ثابت کرنا چاہا... وہ ایک لمبے عرصے سے امریکا میں رہ رہے تھے
... انہیں معلوم تھا کہ امریکا میں کسی مسئلے سے کیسے نکلنا ہے
... عدن کے خلاف ڈھیروں بیانات اکٹھے ہو گئے
اس کا ساتھ دینے کے بجائے تمہاری بیٹی اس سے طلاق لے رہی ہے... "بیوی کو"
... گرل فرینڈ بنا کر رکھنے کا مشورہ دینے والے پاپا یہ شکوہ کر رہے تھے
یہ فیصلہ وہ پہلا تھپڑ کھانے پر ہی کر چکی تھی... "امریکیوں سے پہلے انہوں نے مان لیا"
... تھا کہ وہ دہشت گرد ہے
اس کی مدد کرنے کے بجائے تم یہ سب کرو گے... مجھے تم سے یہ توقع نہیں تھی اور"
... "نہیں تو دوست کا بیٹا ہی سمجھ لو اسے
... "اس کی مدد کے لیے تم کیوں نہیں یہاں آ جاتے.... باپ ہو تم اسے کے"
... "قانونی باپ تو تم بھی ہو اس کے"

میں صرف ماریہ کا باپ ہوں اور اسے وہ مارتا رہا ہے... کتنے لالچی ہو تم لوگ 'اس کے' اکاؤنٹ سے پیسے تمہارے ہی اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوتے رہے ہیں... تمہارے بیٹے نے تو "... یہاں ڈالرز کی فیکٹری لگا رکھی تھی 'دہشت گرد ہے وہ

... نہیں ہے وہ دہشت گرد..." وہ غصے سے کھول اٹھے

آغا جی نے جناتی ققمہ لگایا... "مان لو یہ بات 'امریکی غلط نہیں ہوتے' اگر غلط ہوں تو "... بھی اسے غلط نہیں رہنے دیتے

... تم نے پھنسوا دیا ہے اسے..." فون کے پار وہ دھاڑے

مجھے اس چوہے کو پھنسنے کی ضرورت نہیں تھی... ایسی ٹڈی کو میں پیروں تلے بھی

"!..... نہیں کچلتا 'چوہے کے لیے شیر کا پنجرہ..... ہونہ

اسی ٹڈی کے ساتھ تم نے اپنی کال گرل بیٹی کو بیاہ دیا... جس پر ہر امریکی تھوک کر"

... گیا تھا..." ان کا بس نہیں چل رہا تھا 'آغا کی گردن دبوچ لیں

اس تھوکی ہوئی کو تمہارے لڑکے نے کیوں چاٹا آخر..." آغا نے بہت آرام سے پوچھا اور"

... فون بند کر دیا

اس کے بعد عدن سے متعلق آنے والی کوئی فون کال ریسپونڈ نہ کی گئی... ماریہ کو امریکا سے باہر بھیج دیا... کچھ ہی عرصے بعد خود بھی فرانس چلے گئے... اپنے بزنس کو وہ کہیں سے بھی بینڈل کر سکتے تھے

ماریہ نامی باب 'آغا نامی دولت کو بہت شان و شوکت سے عدن کی زندگی میں لکھا گیا تھا... بہت دھوم دھڑکا تھا ان کے نام اور دولت کا' عدن اور اس کے باپ کے لیے ایک... سال آٹھ ماہ پیشتر ان ناموں کا بہت ڈنکا بجا تھا

رنگ ماسٹر غلام علی غلام نے بہت لمبی پلاننگ کی تھی... دونوں دوست تھے... ساتھ... ساتھ پڑھے تھے... آغا امریکا چلے گئے... غلام علی نے اپنے باپ کا کاروبار سنبھال لیا... عشرے میں آغا کہاں کے کہاں جا پہنچے اور غلام علی صرف تین فیکٹریاں ہی بنا سکے جس طرح وہ اپنے بیٹے کو بڑے بڑے ٹارگٹ دیتے تھے... اسی طرح اپنے لیے بھی بڑے ٹارگٹ ہی رکھتے تھے اور ان کا ٹارگٹ آغا کو کٹ کرنا تھا... لیکن ایسا ہو کر نہیں دے رہا تھا... وہ گاہے بگاہے امریکا چکر لگاتے رہتے... آغا پر قریب سے نظر رکھتے... ماریہ بھی ان کی نظر میں تھی اور اس قریب کی نظر میں ہی وہ جان گئے کہ ماریہ جیسی لڑکی ان کے ہاتھ نہیں آئے گی... بہت ہی مشکل ہے 'وہ کرے گی تو اپنی مرضی سے' ورنہ کوئی اسے عدن کے لیے منا نہیں سکے گا اور آغا کیوں عدن کی طرف جھکے گا... ساتھ ساتھ غلام علی نے دو تین اور خاندانوں پر نظر رکھی ہوئی تھی... لیکن آغا عدن کی طرف جھک ہی گیا... ماریہ انہیں مل ہی گئی 'لیکن' پھر بھی کیا ہوا... آغا خود کو بچا کر ایک طرف ہو گئے... بیٹا تو ان کا ہی گیا نا

غلام علی کو یقین تھا کہ اس سب کے پیچھے آغا کا ہاتھ ہے... آغا نے کسی حسد یا جلن میں عدن کو پھنسا دیا ہے... کوئی بدلہ لیا ہے... غلام علی سے..... اور غلام علی دھوکا کھا گئے... آغا پر سارا الزام دھرتے وہ اس آگ کو بھول گئے جو چلتی فیکٹری میں لگا کر بھڑکائی گئی تھی... فیکٹری دیوالیہ ہو رہی تھی... انہیں بیمہ کی رقم چاہیے تھی... فیکٹری کو حادثے کی ضرورت تھی... اس حادثے کا منصوبہ انہوں نے بنا لیا... غلام علی 'عدن' عدن کے بھائی 'ان' کے چند دوستوں نے مل کر کمال کا منصوبہ تشکیل دیا... چلتی فیکٹری 'دن' کے وقت پچاس ورکرز کی موجودگی میں آگ بھڑکی اور فیکٹری... کو اپنی لپیٹ میں لے لیا

'اس آگ نے کیا کچھ نہیں تباہ کیا تھا... صرف غلام علی غلام کو ہی تباہ نہیں کیا تھا... دس' نو عمر لڑکے جھلس کر مر گئے... باقی جو زندہ رہے 'وہ جگہ جگہ سے جھلس گئے' تین چند ہفتوں کے وقفے سے مر گئے... کہتے ہیں آگ کا جلا نہیں بچتا 'جو مر گئے تھے ان کے گھر والے پیچھے سے مر گئے... کسی... کا جوان بھائی گیا' کسی کا شوہر 'کوئی تین بچے یتیم کر گیا' کوئی سات

مرنے والے مر گئے... فیکٹری بند ہو گئی... باقی ماندہ بے روزگار ہو گئے... امداد کے نام پر ان کو ایک روپیہ نہ دیا گیا... نہ علاج کروایا گیا' نہ کھانے کو دیا گیا' فیکٹری میں کام کرنے والے پچاس ورکرز اپنی موت اور آگ سے انجان وہاں پر روز کی طرح کام کرنے

آئے تھے... ان میں سے کئی بعد ازاں دے کے مریض بن گئے... ان کے ساتھ یہ سب اچانک ہوا اور بھیانک ہوا... اتنے جوان بیٹوں 'شوہروں' باپوں کو نگل لینے والا غلام... علی غلام اپنے صرف ایک بیٹے کے لیے تڑپ رہا تھا

آغا کے لیے ان کے اندر ایسی آگ بھڑکی تھی کہ ان کا جی چاہتا تھا کہ ان کے سینے پر... چڑھ کر اس کا کلیجہ کچا کھائیں... لیکن وہ بے بس تھے

غلام علی غلام کو اب اپنی طاقت اور حیثیت کا اندازہ ہو رہا تھا... زندہ لوگوں کو جلانے والے 'کاغذ کے نوٹ اکٹھے کرنے والے' فرعون بنتے ہیں 'بھول جاتے ہیں تمہیڑ کا جواب... گھونٹے سے لے گا اور ضرور لے گا

غلام علی غلام کا بس نہیں چل رہا تھا ایک ایک امریکی کو خرید لیں لیکن نہ ان کے پس اتنے پیسے تھے نہ ہی سارے امریکی بک رہے تھے... امریکا وہ جا نہیں سکتے تھے... ان کے وکیل نے سختی سے منع کیا تھا... عدن کے اکاؤنٹ سے پیسے انہیں ہی ٹرانسفر کیے جاتے رہے تھے... انہیں بھی دہشت گرد سمجھ لیا جائے گا... پاکستان سے ہی انہوں نے ایک قابل وکیل کو ہائر کیا... تمام تر کوششوں کے باوجود عدن کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کہاں ہے... کس ریاست 'کس شہر' کس جیل میں 'کوئی بھی انہیں... کچھ بھی بتانے کے لیے تیار نہیں تھا

آٹھ ماہ غلام علی غلام نے جلتے کوٹوں پر گزارے 'پیسہ پانی کی طرح جا رہا تھا... وہی پیسہ جو پانی کی طرح کمایا گیا تھا... وہ ہر وقت عزیز سے رابطے میں رہتے تھے... عدن سے ملاقات کی روداد سن کر غلام علی غلام رونے کے قریب ہو گئے... انہیں ایسا وقت بھی دیکھنا تھا... ان کا دیوتا غلام بنا لیا گیا تھا... ان کے بار بار پوچھنے پر بھی عزیز نے انہیں یہ نہیں بتایا کہ وہ دیکھنے میں کیسا ہو گیا تھا... وہ کیس ہی ڈسکس کرتا رہا... عزیز نے انہیں ایک فیصدی بھی آس نہیں دلائی تھی کہ اس کا کیس مضبوط ہے اور وہ جلد ہی... باہر آ جائے گا

سب کچھ اس کے خلاف ہے... اس کے پاس اپنے حق میں ثابت کرنے کو کچھ بھی "نہیں ہے"

... وہ بے قصور ہے... "غلام علی کے پاس صرف یہی ایک دلیل تھی"

"... اس نے ان سے پیسے لیے تھے"

"... وہ پیسے علاج کے لیے تھے"

وہ پیسے ان کی شناخت کو چھپانے کے لیے تھے... عدن نے رات گئے اپنے آفس میں "

".... تنہا انہیں ڈیل کیا... ان کا علاج کیا اور

وہ پھر بھی بے قصور ہے... دہشت گرد نہیں ہے... ان کا ساتھی نہیں ہے... ایسا"

"... نہیں ہے وہ..... تم اسے جلد سے جلد باہر نکلواؤ! جتنا چاہے پیسہ گے! میں دوں گا

"...پیسہ نہیں..... ثبوت چاہیے 'یہاں پیسے کی ضرورت نہیں ہے' "
.....پیسے سے سب ہو جاتا ہے..." غلام علی کے پاس ایک ہی حل تھا پیسہ "

عزیز چپ ہی رہا... سوچتے لگا 'کیسا انسان ہے... بات سمجھ ہی نہیں رہا... پیسہ پیسہ کر رہا ہے... جیسے قانون میری جیب میں ہے... عدالت میرے حکم سے چلتی ہو اور میں وکیل نہ ہوں... کوئی دکان دار ہوں کہ سب خرید کر دے

دیا... دو ایسے ہی مشرقی لوگوں سے اس کا واسطہ پہلے بھی پڑ چکا تھا لیکن اس بار اسے حیرت تھی... کیونکہ غلام علی مسلمان تھا... وہ خود بھی مسلمان تھا... اس شخص کے ساتھ وہ پچھلے آٹھ ماہ سے رابطے میں تھا اور اس کی کسی ایک بھی بات نے عزیز کو متاثر نہیں کیا تھا... بہر حال یہ اس کا پیشہ تھا اور اسے دلجمعی سے کام کرنا تھا... وقفے وقفے سے اس کی کئی ملاقاتیں عدن سے ہوئیں... اب وہ کچھ سنبھل رہا تھا... اسے امید تھی... کہ وہ جلد ہی باہر آ جائے گا

"تم دوبارہ ان سے کبھی ملے؟"

"... نہیں 'کبھی نہیں' پھر کبھی نہیں"

"ان کے نام بھی نہیں جانتے؟"

نہیں... انہوں نے کہا... کچھ مت پوچھو صرف علاج کر"

"...دو"

برائے مہربانی مجھے ایک بار پھر سے یاد کر کے بتاؤ... وہ سے کہیں اور لے یا دوبارہ"
"تمہارے پاس آئے یا تمہیں فون کیا؟

"... میں کتنی بار بتا چکا ہوں..... نہیں..... نہیں..... نہیں"
... تمہیں اپنے اعصاب قابو میں رکھنے چاہئیں... "عزیز نے تحمل سے کہا"
... کچھ بھی میرے قابو میں نہیں ہے... "وہ چڑ گیا"

اکثر باتیں بے معنی نظر آتی ہیں... لیکن وہ بے حد اہم ہوتی ہیں... اگر وہ تیسری 'چوتھی'
بار تمہارے قریب سے بھی گزرے ہوں گے تو میرے لیے تمہارے کیا کا دفاع مشکل
"... ترین ہو جائے گا

عدن نے اپنی سوچوں کو اکٹھا کرنا چاہا... بہت باریک بینی سے 'پھر سے اپنی یادداشت کا
... جائزہ لیا

نہیں... "اس نے کہا... "میں انہیں جانتا ہی نہیں... وہ میرے پاس خود آئے"
"... تھے

"... یہ نہیں مانیں گے 'تم نے ان کی شناخت رجسٹرڈ نہ کر کے بہت بڑی غلطی کی"
یہ کیسے نہیں مانیں گے... میں ایک ڈاکٹر ہوں 'پولیس والا نہیں کہ علاج سے پہلے"
تفتیش کروں... مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ میں نے ان کے ناموں کے اندراج نہیں
کئے... ان کے زخموں کی نوعیت کو چھپایا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں ان کا

ساتھی ہوں یا دہشت گرد ہوں... مجھے میرے حصے کی سزا ملنی چاہیے مگر اتنی بڑی سزا... نہیں

"...یہ دلائل تو جج کے سامنے ہی دیے جائیں گے"

...اس جواب پر عدن غصے سے عزیز کو دیکھ کر رہ گیا

اپنی پشت پر ایک ہاتھ ایسا ضرور رکھو جو وقت پڑنے پر تھپکی بھی دے اور ہاتھ بڑھا کر "گڑھے سے بھی نکال لے... اپنی پشت پر یہ ہاتھ تمہیں خود بنانا ہو گا... یہ من و سلویٰ... نہیں کہ بیٹھے بٹھائے مل جائے"

عزیز کی بات درست تھی مگر پشت پر تھپکی دینے والا وہ ہاتھ اسی پشت کو کنویں میں اور... نیچے دھکا دے کر جا چکا تھا

...اس کا اپنا سگا باپ امریکا کے ڈر سے امریکا نہیں آ رہا تھا

امکانات تو بہت سے ہیں... یہ بھی کہ مقدمہ عدالت تک جائے گا ہی نہیں اور یہیں "..." کہیں تمہارا فیصلہ ہو جائے گا

...ایک اور تیز نگاہ اس نے عزیز پر ڈالی کچا کھا جانے والی

...ایسا کیسا کر سکتے ہیں... میں ایک عام انسان ہوں... پڑھا لکھا 'ایسے کیسے؟' وہ چلا "..." عزیز نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا

تم ماریہ کے ڈیڈ سے رابطہ کرنے کی کوشش کرو! بہت سے سرمایہ دار ان کے دوست "

ہیں... بڑے بڑے لوگ ان کے گھر آتے جاتے ہیں... کچھ قانون دان بھی ان کے... جاننے والے ہیں... میڈیا سے روابط ہیں ان کے

جو بیانات انہوں نے تمہارے خلاف دیے ہیں 'مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہاری کوئی بھی مدد'... کریں گے... مگر پھر بھی ٹرائے کرنے میں کوئی حرج نہیں

"ماریہ سے بات ہوئی تمہاری؟"

"... اس کے وکیل سے ہوئی تھی"

عدن نے تین 'چار غلیظ گالیاں ماریہ کے نام کی' وہ امریکی قانون دانوں کو گالیاں دینے... لگا... جنہوں نے اس جیسے شریف 'پڑھے لکھے انسان کو قید کر لیا تھا

... پھر گیارہ ماہ گزر گئے... کوئی پیش رفت نہ ہو سکی

... اب وہ اس کی منت سماجت پر آگیا

"! میں کوشش ہی تو کر رہا ہوں عدن"

مجھے یہاں سے نکالو 'پلیز' کچھ کرو... "اس نے رونے میں شرم محسوس نہیں کی اور"

... عزیز کے سامنے رونے لگا

"... اگر تم پر کچھ ثابت نہ ہوا تو تم ضرور باہر آؤ گے"

"اگر ثابت ہو گیا... انہوں نے ثابت کر دیا... پھر... پھر؟"

... ٹیک اٹ ایزی پلیز... "وہ اتنا ہی کہہ سکا"

"...مجھے کون بے گناہ ثابت کرے گا"

"...میں کوشش کروں گا' کر رہا ہوں"

"کوئی میری ضمانت بھی نہیں کروا سکتا؟"

...عزیز کو اس کے بھولپن پر تمسخرانہ ہنسی سی آئی

"...ابھی تو اوہاما بھی تمیں ضمانت پر رہا نہیں کروا سکتا"

...پھر کون کروا سکتا ہے؟" اس وقت وہ پاگل پن کی حد کے قریب تر تھا"

...عزیز نے کندھے اچکائے... پھر جیسے کچھ یاد آیا

"...خدا"

خدا! "عدن بڑھایا... جیل میں رہتے بھی اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی... دکھ میں"

...ہی سی

جسے مانگنا آتا ہے... اسے مل ہی جاتا ہے... عدن کو مانگنا آتا نہیں تھا... جسے آتا تھا اس

...کا دعوا تھا اسے سب مل جاتا تھا

تم ایک کام کرنا عزیز..... پاپا کو فون کرنا' غور سے سنو' کہنا' انارکلی' نیلا گنبد گلی نمبر"

چار میں جائیں... سبز رنگ کے دروازے والے گھر میں آواز دے کر کہیں مجھے آزاد کروا

دے... صرف ایک اور احسان کر دے... گھر چھوٹا ہے... گلی تنگ ہے لیکن پاپا سے

"...کہنا' ضرور جائیں... وہ مانگتی ہے اور اسے ملتا ہے... میری آزادی بھی مل جائے گی

"... عزیز اس کی طرف دیکھے گیا... وہ بہت جذباتی ہو رہا تھا... "میں کہہ دوں گا
... تم یاد سے کہہ دینا... "اس نے آنکھیں پونچھیں"

.....

انارکلی نیلے گنبد سے اندر رہائشی آبادی میں پہلی سڑک سے نکلتی گلیوں میں دو گلیاں چھوڑ
کر تیسری گلی میں 'جو بند بھی ہے اور تنگ بھی اور جس میں صرف دو ہی گھر ہیں' جس
میں سے ایک گھر میں وہ رہتی ہے افق..... کشمیری حسن والی 'خشک میوے کے ڈھیر
پر' سرخ کشمیری سیب سی 'وہ اس وقت فرما بنا رہی تھی... صبح گجر دم اٹھ کر گھر کے
کام سے فارغ ہو کر وہ لکڑی کے چوڑے تختے نما چوکی کے سامنے چوڑی جما کر بیٹھ جاتی
ہے... دوپہر تک چوڑی ایسے ہی جمی رہی... پانی کا جگ بھر کر وہ اپنے پاس ہی رکھ
لیتی... تاکہ دوپہر سے پہلے اٹھنا نہ پڑے... گھٹنوں سے پیوست چوڑی ملے بھر کے یلے
... کھلتی تو درد کی لہریں نکلتیں 'پھر دوبارہ بیٹھنے میں درد ہوتا... وہ ٹھیک دو بجے اٹھ جاتی
... روٹی پکاتی 'سالن پکاتی

... اب سب آتے جائیں گے... کھانا کھاتے جائیں گے... پہلے اسد اور جمال آئیں گے
کھانا کھائیں گے اور پڑھنے بیٹھ جائیں گے... ان سب کے پاس ایک ہی چیز کی کمی تھی
وقت کی 'ورنہ فارغ وقت میں وہ پہاڑ بھی کھودنے بیٹھ جاتے... سارے وقت میں وہ بس
کام ہی کرتے رہتے... روٹی پکانے اور کھانے میں صرف ہونے والا یہ آدھ گھنٹہ بھی افق

پر بڑا بھاری گزرتا... جی چاہتا کہ فرما بس جلدی جلدی بن جائے... اسے ڈر رہتا تھا کہ اگر... اس نے وقت پر فرما بنا کر نہ دیا تو اسے مزید کام نہیں لے گا اور اگر کام نہیں لے گا تو پیسے کہاں سے آئیں گے... یہ ڈر اسے ہر روز لاحق ہو جاتا... چھوٹی سی تھی تو چھوٹے... چھوٹے ڈر رکھتی تھی... ہر وقت ڈری ہی رہتی

تین بچے اماں آئیں 'بنا کھانا کھائے ہی لیٹ گئیں... فرما بناتے وہ اٹھی... 'کیا ہوا' تھک "گئیں؟

"... وہ مسکرائیں... "میں کھانا کھا لوں گی 'تم اپنا کام کرو

"! اچھا جی"

"کھانا کھایا تم نے؟"

... جی! "کام کرتے ہوئے کہا گیا"

"... کچھ دیر آرام کر لو"

... نہیں جی! "وہ تیزی سے ہاتھ چلانے لگی"

... دونوں اسی طرح اپنے فرائض پورے کر دیتیں

افق تیزی سے ہاتھ چلا رہی تھی... ہزار کا فرما تھا... ایک ایک کاغذ کو نمبر دیکھ کر فولد کرنا ہوتا ہے... اس کی تہہ بٹھانی ہوتی ہے... شام چھ 'سات بچے دکان سے لڑکا آتا ہے تیار... شدہ فرما لے جاتا اور مزید تیار کرنے کے لیے دے جاتا... ہفتہ وار اجرت مل جاتی

"...افق! چائے لے لو... ٹھنڈی ہو رہی ہے"

اس نے جھک کر کاغذ کی تعداد دیکھی اور تیزی سے ہاتھ چلانے لگی... چھ سے ساڑھے... چھ ہو گئے... فرما بن گیا... اس نے ٹھنڈی چائے پی لی 'لڑکا آیا' فرما اٹھا کر لے گیا... نئے بنانے کے لیے رکھ گیا... اب یہ والے فرمے وہ رات کو شروع کرے گی

تھوڑی دیر لیٹ کر وہ کتابیں لے کر بیٹھ گئی... اماں کھانا بنانے لگیں... چند گھنٹے پڑھنے کے بعد اسے پھر سے کام سے لگ جانا تھا... اس گھر میں رہنے والے چاروں افراد... کو زندگی گزارنے کے لیے بہت سخت محنت کرنی پڑتی تھی... افق گھر میں کرتی تھی اماں اسکول کی کینٹین میں 'دونوں بھائی پریس میں' بہت سالوں سے ان کی زندگی ہر روز... ایسے ہی شروع ہو گئی تھی

اماں آٹھ پاس بھی نہیں تھیں... اسکول کی پرنسپل اچھی تھیں... انہیں کینٹین کے لیے رکھ لیا تھا... دو بجے تک وہ چھوٹی سی دکان نما کینٹین میں کاپی پنسل 'جوس' برگر بچتی... تھیں

شروع میں پندرہ سو ماہوار پر رکھا گیا... سال گزرنے پر ان کی تنخواہ میں چند سو بڑھ جاتے... اب انہیں ڈھائی ہزار ملتے تھے

جمال اور اسد سرکاری اسکول کے فنڈ سے پڑھتے تھے... بیماری کی صورت میں وہ فنڈ سے پیسے لے سکتے تھے جو انہوں نے کبھی نہیں لیے تھے... انہیں صرف کتابیں ہی چاہیے

...تمہیں... جمال کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی اپنا نام فنڈ کی فہرست سے خارج کروادے گا وہ اپنی فیس خود دینا چاہتا تھا... وہ دونوں آدھے گھنٹے کی مسافت طے کر کے پیدل اسکول آتے جاتے تھے انہوں نے اس بات پہ کبھی آنسو نہیں بہائے کہ شام کو کھیلنے کے بجائے انہیں پریس کیوں جانا پڑتا ہے

انسان کا پیٹ کتنا اچھا ہے... کتنا بھلا مانس 'شریف' چپ 'سن لینے والا' ایسے ہی افق نے کیا 'افق' نے آٹھویں تک اسکول سے پڑھا تھا... میٹرک پرائیویٹ کیا... آج کل ایف 'اے' کی تیاری کر رہی تھی... وہ بڑی معصوم سی 'گم صم سی لڑکی' تھی... اتنا کام کرتی اتنا کہ اماں اسے دیکھ دیکھ رونے کے قریب ہو جاتیں... انہیں ڈر لگتا کہ تختے پر جھکے جھکے... وہ بڑھی ہو جائے گی... جھکی کمر اس کا کب نکال کر ہی چھوڑے گی

...افق بس کرو... "رات گئے ان کی آنکھ کھلی تو حسب معمول کہا"
جی اچھا! ابھی کر دیتی ہوں... "وہ اکلوتے کمرے کے آگے بئے برآمدے میں بیٹھی"
...تھی... اماں کمرے میں سو رہی تھیں

اماں کے سامنے وہ کمر سیدھی کر کے آہ بھی نہ کرتی... ورنہ اماں دو وقت کی روٹی پر سب... کو لے آتیں

ایک کمرے 'برآمدے اور چھوٹے سے صحن پر مشتمل گھر تھا... آہستہ آہستہ پیسے جما کر

کے اماں نے فرش اور دیواروں کی مرمت کروالی تھی... اماں ہر سال سفیدی کرواتے تھے...

اکلوتے کمرے میں لنڈے کا قالین بچھا تھا... کمرے کا یہی واحد سامان تھا... اسی پر وہ 'سب تکیے رکھ کر سو جاتے تھے... تکیے اٹھا کر بیٹھ جاتے تھے... دیوار پر سامنے ایک گھڑی... ایک طرف کیلنڈر اور دوسری سامنے دیوار پر افق کے مرحوم والد کی ایک تصویر لٹکی تھی... برآمدے میں دو موڑھے 'ایک میز اور ایک لوہے کی الماری رکھی تھی... موڑھوں کو اٹھا کر افق اپنا چوکی ماتحت بچھا کے فرما 'خاکی لفافے بناتی' چھوٹے سے صحن میں چند گیلے رکھے تھے... بس یہی سب کچھ تھا انارکلی کے اس گھر میں

وہ سب خوش اور مطمئن تھے اپنی زندگی سے وہ دولت کے بارے میں صرف اتنا ہی سوچتے تھے جتنی ان کی ضرورت تھی

افق کے والد ایک فیکٹری میں ٹرک ڈرائیور تھے... دوسرے شہروں میں مال سپلائی کرتے تھے... لوڈنگ کے دوران وزنی سامان ان پر آگرا... چند دن اسپتال میں رہ کر وہ خالق حقیقی سے جالے... فیکٹری مالکان نے چند لاکھ دیے... جس سے اماں نے یہ بوسیدہ گھر... خرید لیا

آہستہ آہستہ جب ہر رشتہ دار کی اصل شکل سامنے آنے لگی تو وہ زندگی کے سامنے ڈٹ گئیں... اپنے بچوں کی طرف دیکھتیں اور مضبوط ہوتی چلی جاتیں

جو سبق انہوں نے خود کو پڑھایا وہی اپنے بچوں کو ازبر کروا دیا کہ وہ یتیم ہوئے ہیں 'لاچار نہیں... زندگی کا ڈٹ کر مقابلہ کریں... آنسو پونچھ لیں کہ انہیں صاف کرنے والا ہاتھ گیا اور حالات کو ہرا دیں اور انہوں نے واقعی رونا چھوڑ دیا... بنیاد میں سیسہ بھرا جائے تو دیوار کی جگہ پہاڑ کھڑا کیا جاسکتا ہے... ان کی ماں ان کی بنیاد تھی... انہیں تو پہاڑ بننا... ہی تھا

آہستہ آہستہ ان کے گھر کی صاف ستھری حالت کو دیکھ کر اکا دکا آنے والے رشتے دار سمجھنے لگے کہ وہ خوش حال ہو رہے ہیں... اگر وہ رات کو دو 'دو بجے تک پریس میں کام کرنے والے جمال اور اسد کو دیکھ لیتے تو شاید حیران نہ ہوتے... پانچویں اور ساتویں جماعت کے بچے بستر پر سونے کے بجائے پریس میں مشینوں پر کھڑے کام کر رہے... ہوتے... اگر وہ افق کو کئی کئی گھنٹے فرما بناتے دیکھ لیتے تو اس کے ہاتھ چوم لیتے اماں چھٹی کے دن افق کو گھر کا کوئی کام نہ کرنے دیتیں... اس دن وہ انہیں پلاؤ یا آلو گوشت کھلاتیں... جمال اور اسد کو کھیلنے کے لیے بھیجتیں اور افق کو ساتھ لے کر انارکلی چلی جاتیں... اسے آئس کریم کھلا کر لاتیں... وقت اور حالات کے ہاتھوں ترتیب دی گئی... ان کی زندگی ٹھیک ٹھاک ہی تھی... اس ٹھیک ٹھاک زندگی میں ایک گھنٹی بھی افق کے پاس آج کوئی کام نہیں تھا کرنے کے لیے... نہ فرما 'نہ خاکی لفافے' دکان والے نے کہا کہ دس 'پندرہ دن کے لیے کام نہیں آئے گا' آرڈر نہیں آرہے... وہ اپنی

کتابیں کھولے پڑھ رہی تھی... اس کی انگریزی زیادہ خراب تھی بار بار گرامر کی مشق کر رہی تھی... اس کے پاس جو فون تھا... اس پر کم ہی کسی کی کال آتی تھی... کبھی کبھار... ماموں کی یا فیصل آباد والے چچا کی

... زیادہ تر اماں ہی اسکول کے آفس سے فون کرتی تھیں
... فون اس کے پاس ہی رکھا تھا... بچا تو اس نے اٹھایا 'کان سے لگایا

"میری عرشہ سے بات کروا دیں؟"
... عرشہ تو نہیں ہے جی؟" وہ اجنبی مردانہ آواز سن کر گھبرا گئی"
"فضا ہو گی؟"

جی وہ بھی نہیں... "وہ اور گھبرا گئی" اپنے ماموں اور چچا کے علاوہ اس نے کبھی کسی...
... سے بات نہیں کی تھی
عرشہ بھی نہیں ہے 'فضا بھی نہیں ہے' تو شانزہ تو ضرور ہی ہو گی... "ذرا ہنس کر کہا"
... گیا

... افق نے فون بند بھی نہ کیا 'رانگ نمبر بھی نہ کہا'
'کیسی لڑکی ہو تم' کچھ ہے ہی نہیں تمہارے پاس 'اچھا چلو عاڑہ بھی نہیں تو حریم' تحریم'
'زریم' کوئی ایک تو ہو گی 'دیکھو اب نہ مت کہنا' ٹھیک نہیں ہو گا' میں نے بتا دیا ہے
... پہلے ہی... "دبی دبی ہنسی

نہیں 'کوئی بھی نہیں ہے... "اس نے ذرا سی بے چاگی اور افسوس لیے کہا 'جیسے خود'
...سے ہی کوئی گناہ ہو گیا ہو

کوئی نہیں 'ہا ہا ہا... "ایک طویل قہقہہ لگایا گیا... فون کرنے والا جی بھر کر لطف اندوز"
...ہوا

یار! کیا نام ہے تمہارا 'کب سے ہو اس دنیا میں 'تمہارے اس انداز پر جی چاہتا ہے کہ "
تمہارے قدموں میں بچھ جاؤں اور اپنی جان دے دوں... تم کہاں آ گئیں ہم سے
بد معاشوں

"...میں..... جواب دو جلدی سے
مجھے آپ کو اپنا نام نہیں بتانا..." اس کے ہنسنے پر اسے غصہ بھی آیا اور عقل بھی کہ "
کوئی تنگ کر رہا ہے... اس نے فون بند کر دیا... پھر بجا اور بجتا ہی رہا... اس نے نہیں
... اٹھایا 'پھر میسج آنے لگے... ہر میسج میں ایک نیا نام تھا

"اسما ہو؟ شایان ہو؟ نمرہ ہو؟ جویریہ ہو؟ ہادیہ ہو؟ نادیہ ہو؟ سلویٰ ہو؟ حیا ہو؟"
اتنے نام 'اتنے میسجز' اس کا ان باکس بھر گیا... پھر فون بجنے لگا... اماں آئیں تو اس نے
فون بند کر کے ایک طرف رکھ دیا... لگے کئی دن ایسے ہی کالز اور میسجز آتے رہے... افق
کا سارا دھیان بٹ گیا... فون اٹھاتی نہیں تھی... لیکن فون بجتے ہی فون کی طرف دیکھنے

لگتی... اب نہیں بھی بجاتا تھا تب بھی دیکھتی تھی کہ بچ کیوں نہیں رہا... میسج آتے تو
... پڑھتی... نہ آتے تو پہلے والے پڑھتی

...چند دنوں میں ہی ایسا ہوا' لیکن ہو گیا... بیرونی دنیا سے زیادہ واسطہ نہیں تھا اس کا
جتنا بھی واسطہ تھا' اس میں ایسی شرارتی باتیں کرنے والے 'خوب صورت آواز والے
... شامل نہیں تھے... اب وہ زریں' تحریم' شایان' سوچے جاتی' سوچے جاتی' مسکرانے لگتی
... اس کا جی چاہا کہ اماں کو یہ لطیفہ سنائے' پھر سنا نہیں سکی
"چھوٹی ہو' بڑی ہو' موٹی ہو' لمبی ہو' پیاری ہو' پری ہو' کون ہو؟"
... روزانہ نئے سرے سے اس کا ان باکس بھرنے لگتا

گونگی ہو' بول نہیں سکتیں' اپنی مترنم آواز میں گانا تو سناؤ' گالیاں ہی سنا دو یا اپنا کوئی"
'سبق ہی... آج کیا کھاؤ گی' کہاں بیٹھی ہو' کیا کر رہی ہو' کچھ بولو' کچھ سنو' کچھ پوچھو
"... چلو کچھ کریں' چلو آؤ کھیلیں

سچی بات تھی یہ دو' دو حرفی میسجز پڑھتے پڑھتے افق ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی' اماں
نے سبزی بناتے بناتے اسے دیکھا... موبائل اس نے کتاب میں رکھا تھا... قریب ہی ایک
... پرانا رسالہ رکھا تھا

"کیا ہوا افق؟ ایسے کیوں ہنس رہی ہو؟"
... کچھ نہیں جی... "ہنسی چھپا کر کہا"

افق کا جی چاہا... اپنی کسی سہیلی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے کان میں ایک ایک 'بات بتائے... سہیلی اس کی کوئی تمھی نہیں... کالج وہ جاتی نہیں تمھی... چچا زاد' خالہ زاد ماموں زاد کوئی ان کے گھر آتا نہیں تھا... وہ اپنی دنیا میں اکیلے تھے تو تجربات میں بھی اکیلے تھے اور افق کی تجرباتی زندگی کا تو ابھی آغاز بھی نہیں ہوا تھا... کہاں کا مشاہدہ اور... کہاں کی عقل

افق دل کھول کر ان میسجز پر ہنستی رہی... کئی دن ایسے ہی چلتا رہا... ایک دن ایک... انجانے نمبر سے فون آیا... اس نے اٹھا لیا 'لیکن چپ رہی

رکو' رکو..... تمہیں قسم ہے اپنی آواز کی 'جلدی بتاؤ اپنی آواز کی سرجری کہاں سے' 'کروائی ہے؟

... اسی لڑکے کی آواز سن کر وہ پہلے سے زیادہ بوکھلا گئی

... جی.... "اتنا ہی کہا... اسے کیا پتا تھا کہ آواز کی سرجری بھی ہوتی ہے"

... اور قہقہہ اتنا بلند ہوا کہ وہ دیر تک ہنستی رہی... فون بند نہ کیا 'کہا بھی نہ گیا

... مجھ سے دوستی کرو گی؟" جھٹ سے پوچھا

... جی؟" اس کے منہ سے پھر بے ساختہ نکلا

جی..... چلو ڈن ہوا..... میرا نام امان ہے... ابھی پڑھ رہا ہوں... پھر جاب کروں"

"...گا... پھر شادی 'صرف دو بچے کروں گا' لڑکے کا نام بازل رکھوں گا... لڑکی کا نام ردا...
...افق نے گھبرا کر فون بند کر دیا... اس کی ہتھیلیاں بھیک گئی تھیں

مسیح آیا "فون بند کر دیا... کوئی آگیا تھا کیا تو میں کہہ رہا تھا کہ ردا رکھوں گا... ردا انجینئر
... بنے گی اور بازل فٹ بالر بنے گا' پیسہ کمائے گا' اس پیسے کو میں جما کرتا جاؤں گا
'جب بہت زیادہ ہو جائے گا تو ہوائی میں جزیرے پر دو گھر لوں گا... ایک بازل کے لیے
ایک اپنی گرل فرینڈ کے

'...لے... گرل فرینڈ کو بیوی سے چھپا کر وہاں رکھوں گا' شش... بتانا نہ کسی کو
... اور... کیا

...اف... توبہ... اللہ جی... "افق کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا"

"کیا تم میری بیوی بنو گی؟"

ایک ذرا لمبے وقفے کے بعد یہ مسیح آیا... فون اس کے ہاتھ سے گر گیا... ایک کرنٹ اس
کے اندر سے ہو کر گزرا... انجان نمبر تھا... انجان شخص تھا... غلط انداز تھا 'غلط ہی زمانہ
... تھا... اتنا وہ جانتی تھی 'پھر بھی اس نے رات تک کئی بار اس فقرے کو پڑھا
"میری بیوی بنو گی؟"

... ہر بار کرنٹ ہی کرنٹ سا لگتا... وہ ڈر جاتی... کانپ جاتی... پھر بھی بار بار پڑھتی
... ساری رات اس فقرے کے آگے پیچھے بھاگتی رہی

اماں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا... منہ اندھیرے اٹھنے والی بے سدھ پڑی تھی... اماں نے اسکول سے چھٹی کر لی... اسے تیز بخار تھا... دونوں بھائی پریشان صورت لیے اسکول... گئے... افق بیمار ہو گئی

اماں اس کی بیماری سے بہت پریشان ہو جاتیں... انہیں شرمندگی ہوتی... انہیں لگتا سب انہی کی وجہ سے ہے... اتنا کام کرتی ہے وہ... کتنے سالوں سے کر رہی ہے... کالج بھی... نہیں جاسکی

انہوں نے سوچا... اسے ماموں کے یہاں بھیج دیں... ان کے بچوں سے دوستی نہیں تو سلام دعا ہی سہی... ایک دو مہنگے سوٹ لے دوں گی... ماحول بدل جائے گا... چار دن تو... ماموں مہمان بنا ہی لیں گے

شام تک اس کا بخار اتر گیا... فون کے ساتھ الٹ پلٹ لگی رہی... اماں نے اس کی تیاری کی... کپڑوں کے لیے اسے ساتھ لے جانا چاہا... پر وہ نہیں مانی 'ماموں کے بچے' کالج یونیورسٹی جاتے تھے... اس کت ساتھ سلام دعا ہی رکھتے تھے بس... مامی جی اسے 'کاموں میں لگائے رکھتیں... آتے ہوئے سیما باجی' زونیرہ باجی کے استعمال شدہ کپڑوں... جوتوں کی گٹھڑی باندھ کر پکڑا دیتیں... اسد دہی بھلے لے آیا... افق باجی! ٹھیک ہونا؟" وہ بے چارہ بہت فکر مند ہو جاتا تھا"

"...ہاں! میں ٹھیک ہوں"

افق باجی! بیمار نہ ہوا کرو... "وہ اور بے چارہ نظر آنے لگا... "مجھے بڑا رونا آتا ہے کسی کو"
"... بھی بیمار دیکھ کر

... میں نہیں ہوتی اب بیمار... "وہ مسکرائی"
میرے پاس کچھ اور پیسے بھی ہیں... میں چوک سے ملک شیک لا دوں... "وہ پھر مسکرا"
دی...

اماں اسے لے کر سڑک پار پارک چلی گئیں... سبزے پر وہ دیر تک ٹھلتی رہیں... جنگلے
... سے سڑل دیکھتی رہیں

میری بیوی بنو گی... "وہی آواز سبزے پر بچھ گئی... درختوں پر لہرا گئی... درختوں پر"
... چڑھے پرندے ایک ساتھ خوب آسمان رنگا گیا
سبزے پر چاندنی بھی پھیل گئی اور قوس قزح بھی..... پھول 'پودے لہرا لہرا کر جھومنے
گئے... یہ منظر اس کے اندر کا تھا... وہ آپ ہی آپ مسکرانے لگی... بخار اتر گیا... اماں
خوش ہو گئیں... پارک سے اسے آئس کریم کھلانے لے گئیں... فون کو ہاتھ میں لیے
... لیے ہی وہ سو گئی... پھر کوئی میسج نہیں آیا تھا

میری بیوی 'میری بیوی... "اس نے رات کے نہ جانے کس پہر اور کا اوٹ میں چھپ"
... کر کہا

ننھی سی 'پیاری سی لڑکی بولی "ہاں" خود سے بھی چھپ کر 'ڈر کر' کانپ کر 'رات کے

...اندھیرے میں

کئی دنوں بعد فون آیا... بجتے بجتے بند ہو گیا... لیکن اس کا دل دھڑکتا رہا... پھر صبح آنے
...گئے 'وہی اے سیدھے

کوئی ہے؟ کوئی چڑیا 'کوا' شیر 'ہاتھی' چلو گھوڑا ہی"
"... سہی..... گائے 'بھینس بھی چلے گی

"... خاموشی اتنی حسین ہے تو کلام کتنا غضب ڈھائے گا"
"اماں نے پوچھا... "افق! آٹا گوندھ لیا؟
...جی شیر.... "ہڑبڑا گئی"

...شیر..... "اماں حیران پریشان"

ڈر کے مارے اس نے رات تک فون کو ہاتھ نہ لگایا... جب سب سو گئے تو باورچی خانے
میں جا کر چپکے سے کتاب کھول کر اس میں فون رکھا اور پڑھنے لگی... ایک بار 'دو بار' نہ
جانے کتنی ہی بار.... اس کی تسلی نہیں ہو رہی تھی یا دل نہیں بھر رہا تھا پتا
..... نہیں

.....

... اس کے امتحان ہونے والے تھے 'تو اماں نے اس کے سارے کام ختم کروا دیے تھے
بی اے کے بعد اسے کوئی اچھی نوکری مل سکتی ہے... مگر اب اس کا دھیان ہی قائم

نہیں رہا

...تھا.... ہاتھی..... شیر..... لکھا نظر آتا... وہ ہنس دیتی

فون آتے رہے 'مسیح بھی آتے رہے... وہ خاموشی میں ہی اس سے ہم کلام ہوتی رہی... وہ اس کی زندگی کا جز بن گیا... سانس کی طرح جو آتے جاتے دکھائی نہیں دیتی' لیکن ہوتی... ہے اور بہت ضروری ہوتی ہے

...چند دنوں سے نہ فون آرہے تھے 'چڑچڑی ہو گئی

...آخری بار اس نے اتنا ہی لکھا تھا کہ وہ مر جائے گا تو ہی جواب آئے گا"

افق کو حیرت ہوتی تھی کہ وہ کتنا مستقل مزاج ہے اور اب یہ مستقل مزاج چپ ہو گیا... تھا... مصروف ہو گا' بیمار ہو گا یا بھول گیا ہو گا

...دو ہفتے گزر گئے' کیسے گزرے افق ہی جانتی تھی

...وہ مر ہی گیا ہو گا!" افق کا دل دہل گیا"

افق پڑھ لو... "اماں نے کہا... پہلے انہیں کہنا نہیں پڑتا"

...تھا

...رات تک کوئی مسیح نہیں آیا تھا

...رات سے صبح ہو گئی... اماں اسکول چلی گئیں... وہ اکیلی رہ گئی

...کوئی ہے؟" اس نے پہلی بار دیکھا"
...رات گئے تک کوئی جواب نہیں آیا
...دو دن گزر گئے... اتنی ہمت کر کے کیے گئے سوال کا کوئی جواب نہیں آیا
...کہاں گئے سب؟" پھر لکھ کر بھیجا"
...جواب پھر بھی نہ آیا' دو دن اور گزر گئے
...اب تو وہ مر ہی گیا ہو گا پکا... "فون بھی بند ہو گا... اس نے کال کے بٹن کو دبایا"
...پہلی ہی بیل پر
...یہاں ہیں سب... اور تم... "سوال کا جواب اور جواب کے لیے سوال"
...اور تم..... "افق کا دل پھڑپھڑانے لگا"
...ارے بھی..... اور تم.... "وہ پوچھ رہا تھا"
...اس نے فون بند نہ کیا' سنتی رہی
ڈر رہی ہو کہ کون لفنگا اور بدمعاش ہے... بولتی نہیں ہو' سانس بھی لیتی ہو کہ نہیں؟"
'اکھاؤں گا نہیں تمہیں... قتل بھی نہیں کروں گا سچ... اب بھی تمہارا فون نہ آتا تو مر جاتا
"اپنی قسم کھاتا ہوں' مر جاتا' بولو بھی' کیا کوئی ہے؟
ہاں!" اس نے کہا' اسے کہنا ہی پڑا' بچوں سی پیاری لڑکی کو کہنا ہی پڑا' یقین جانئے"
کہنا ہی پڑتا ہے' انسانی فطرت' عورت اور مرد کہ ازلی جوڑی دار سانجھ اور کشش..... کوئی

... اس کشش سے کہاں جا چھپے

... تمہارا نام.... " اس نے اتنے پیارے انداز سے پوچھا "

".....افق"

... نام بتاتے ہی بات چل نکلی

... افق کو ایک سہیلی مل گئی... وہ کب روئی ' کب ہنسی... وہ اسے بتانے لگی

محبت نے عجب ستم ڈھایا اس پر..... وہ اپنی اماں کی ' گھر کی ' کام کی چھوٹی چھوٹی سوچوں سے دور نکل

گئی... اسے اس سے بات کرنا بہت اچھا لگتا تھا... اس نے کہا... اگر وہ اتنی منکسر المزاج... رہی تو فرشتہ بن جائے گی... وہ ہنس دی

" تمہیں میری ہر بات پر ہنسی آتی ہے؟ "

"... آپ کی ہر بات ہنسانے والی ہوتی ہے "

" مجھے جو کر سمجھا ہے؟ "

... ہاں سمجھ لیتی ہوں... " کھی کھی کھی "

"... ایک دن ایسے ہی ہنستے میں تمہارا گلا دبا دوں گا "

... ہائے اللہ! " اس کے سنجیدہ انداز پر وہ واقعہ سنجیدہ ہو گئی "

... ہا ہا ہا! " وہ دل کھول کر ہنسا "

...اپنے تعارف میں اس نے اپنا نام امان بتایا تھا... کالج میں وہ اسی نام سے مشہور ہے
دراصل چند ماہ وہ شوق شوق میں وہ ہاسٹل رہا تھا... ہاسٹل میں اندرون خانے انہوں نے
بہت سے کارنامے انجام دیے تھے... ان کے گروپ کا نام "ایگل" تھا اور وہ سب ایک
دوسرے کو فرضی یانک نیم سے بلاتے تھے... یہ صرف ایک سیف سائیڈ پلان تھا کہ
کوئی گرہڑ ہو جائے اور بات تفتیش تک جا پہنچے تو کوئی ان تک پہنچ ہی نہ سکے... چوکیداروں
کو بھی ان کے اصل نام معلوم نہیں تھے... آئے دن وہ نئی شرارتیں کرتے 'ہاسٹل
میں رہنے کا شوق پورا ہو گیا... وہ ہاسٹل چھوڑ آئے... نام ساتھ ہی لے آئے... امان نے
اسے صاف صاف بتا دیا کہ وہ کچھلے دنوں فون پر لڑکیوں کو تنگ کرتا رہا تھا... ایک نمبر پر
وہ ملی تو اس کی آواز 'انداز پر فدا ہو گیا... وہ دوسرے شہر سے یہاں پڑھنے کے لیے آیا
... تھا... ڈی ایچ اے میں ایک بنگلے میں اپنے چار دوستوں کے ساتھ رہتا ہے
وہ بات اس انداز سے کرتا کہ پیارا لگتا... اس میں ایک بات تھی کہ وہ سچ بڑے دھڑلے
سے بولتا تھا... جب اس نے یہ کہا کہ وہ لڑکیوں کو تنگ کر رہا تھا... افق خاموش ہو
گئی...

...کیا ہوا؟" اس نے پوچھا... وہ خاموش ہی رہی "

'اپنے چھوٹے سے ذہن پر زیادہ زور مت ڈالو... چور' ڈاکو نہیں ہوں میں... قدر کرو میری "
میں کتنا سچ بولتا ہوں... چاہتا تو یہ بات نہ بتاتا' تم سی بھولی لڑکی سے زیادہ تو بھالو عقل

"والا ہو گا... نہ بتاتا تو کیا معلوم کر لیتیں تم یہ؟
... اس نے اتنی بڑی دلیل دی کہ افق قائل ہو گئی

ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا میرا' بور ہو رہا تھا میں ' کالج جا نہیں رہا تھا... ایک جگہ پڑے پڑے"
تھک گیا تھا... ورنہ کالج میں مجھے لڑکیوں کی کمی نہیں... ہر لڑکی میری دوست بننا چاہتی
... ہے"

... کالج میں لڑکیوں کی کمی نہیں... یہ بات افق کو بری لگی... افق نے فون بند کر دیا
... اسے بے عزتی کا احساس ہوا... اس احساس میں بھی اس نے امان کو برا نہ سمجھا
... صرف اس کی حرکت کو ہی

... رونا مت... "سیج آیا" پھر یہی سیج بار بار آتا رہا... وہ مسکرا ہی دی"
..... بہت لڑکیوں سے دوستی ہے... بہت سوں سے بات کرتا ہوں افق..... لیکن"
میری بیوی بنو گی... "صرف تمہیں کہا" سمجھیں..... میں تم سے ڈرتا نہیں ہوں... میں"
نے یہ صرف تمہیں ہی کہا... دوبارہ ایسے فون بند مت کرنا... ورنہ میں تمہارے گھر آ جاؤں
... گا... تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا

"... افق نے کہا... "سب لڑکیوں سے دوستی چھوڑ دو
!" اس نے قہقہہ لگایا اور کہا... "اچھا جی
... ان سے بات نہ کرنا"

"...ٹھیک ہے"

"...ایسا کرنا ٹھیک نہیں"

"اچھا یار! ٹھیک ہے اور کچھ؟"

"...بس اتنا ہی...." وہ فوراً سمجھ کر مان جاتی تھی

"...تم سے ملنا ہے...." اب وہ صرف یہی ایک بات کرتا

"...دیکھتے ہیں...." وہ ہنسی

تو پھر ملو نا' پھر دیکھتے ہیں...." التجا بھی 'فرمائش'

...بھی

"...یہ بھی دیکھتے ہیں...." وہ کھل کر ہنسی

.....

"...اس کا رزلٹ آیا... وہ فیل تھی دو پرتوں میں... اماں بہت ہنسا...." یہی ہونا تھا

افق کو دلی صدمہ ہوا... اماں کی ساری امیدیں خاک ہو گئیں... وہ دنوں اداس رہی... پھر

سوچتیں 'اتنا کام کرتی ہے' پھر ایسے میں کہاں کی پڑھائی... انہوں نے افق کو سمجھایا کہ

وہ چوبیس گھنٹوں میں ایک وقت کی روٹی بھی کھا سکتے ہیں... اسے پریشان ہونے کی

ضرورت نہیں ہے... وہ سمجھ گئی... لیکن مسئلہ کچھ اور تھا... کام نہیں تھا... آج کل

...وہ جو کام کر رہی تھی وہ تو بہت آسان تھا... ریڈی میڈ کپڑوں پر بٹن لگانے کا کام تھا

...وہ ہینڈ فری کان میں لگا کر ایک طرف بیٹھی کام کرتی رہتی اور باتیں بھی
...امان بہت مصروف انسان تھا... لیکن وہ ہر روز اس سے بات ضرور کر لیتا تھا

امان نے کہا کہ اس نے ٹاپ کیا ہے... وہ خوش تو ہوئی... لیکن حیران بھی ہوئی... امان
سے بات کر کے وہ فیل ہو گئی... لیکن افق نے فخر ایسے کیا جیسے اس نے خود نے ٹاپ
کیا ہو... اتنا دکھ تو اسے اپنے فیل ہونے کا نہیں ہوا تھا... جتنا اس کے ٹاپ کرنے کی
...خوشی ہوئی تھی

اب وہ ملنے کی ضد کرنے لگا تھا 'افق میں حوصلہ نہیں
تھا... افق سیکریٹریٹ کی طرف بنی فیکٹری میں کام کرنے لگی تھی... وہاں فرمے اور خاکی
لغافوں کی نسبت کام آسان بھی تھا اور پیسے بھی زیادہ تھے... اسے صرف چھ گھنٹے کام
اکرنا ہوتا... ماہوار چھ ہزار... تین گھنٹے اور لگانے پر آٹھ ہزار... افق آٹھ بجے جاتی
تین بجے تک واپس آ

جاتی... جمال اور اسد اس کے ساتھ ہوتے تھے... اسے چھوڑ کر وہ اپنے اسکول چلے
جاتے... امان کے بار بار کہنے پر اس نے اسے نیشنل کالج آف آرٹس کے آگے کھڑا ہونے
...کے لیے کہہ دیا... اسے اسی سڑک کے فٹ پاتھ پر سے گزرنا تھا

جمال آگے آگے چل رہا تھا اور اسد ذرا سا پیچھے چل رہا
...تھا... کبھی کبھی اس کے قدم افق کے بالکل برابر آلتے

"...افق باجی! تیز چلو..... آج اتنی آہستہ چل رہی ہو"

اس نے دو قدم تیز اٹھائے... پھر آہستہ ہو گئی... وہ کار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا... اس نے نیلے رنگ کی ٹی شرٹ کے بارے میں افق کو بتایا تھا اور افق نے اسے ہلکے گلابی رنگ کی شلوار قمیض اور کالی سیاہ چادر کے بارے میں بتایا تھا... وہ کار کے... بونٹ کی طرف کھڑا تھا

پہلے امان نے اسے دیکھا... شاہراہ قائداعظم کی پُرشور سڑک پر کشمیری حسن سے مجھے کو... سڑک پر چلتے دیکھا... حیران رہ گیا
افق فٹ پاتھ پر اس کے قریب سے گزر کر چلی گئی... اس نے ایک بار نظر اٹھا کر نیلی... شرٹ والے کو دیکھا... دونوں کی نظریں ملیں
... امان زندگی میں لڑکی نام کی چیز سے متاثر نہیں ہوتا تھا... وہ لڑکیوں کو پسند کر لیتا تھا
دوستی بھی 'فلرٹ بھی' لیکن متاثر نہیں ہوا تھا... مگر وہ افق سے متاثر ہو گیا... اس کے... حسن سے..... اس نے رات کو فون کیا تو بولنا ہی بھول گیا

"!تم اتنی خوب صورت ہو"

اس نے اسے انداز سے کہا جسے افق نہیں سمجھتی تھی... دنیاوی پیمانوں سے ابھی وہ نہیں گزری تھی... خوب صورتی اگر کوئی فائدہ ہے تو وہ اسے فی الحال کوئی فائدہ نہیں دے رہی... تھی اور اگر یہ خوبی ہے تو یہ خوبی ان کے لیے بے کار تھی

...مجھے نہیں معلوم 'میں کیسی ہوں... 'اس نے سچ کہا"
...تمہیں معلوم ہو بھی نہیں سکتا... "امان کا انداز کھو گیا"
...مجھے معلوم کرنا بھی نہیں... "اس بار بھی اس نے سچ ہی کہا"

"...اگر تم نے معلوم کرنا چاہا تو غضب ہو گا"

"وہ حیران ہوئی... "کیا مطلب؟"

ہمارے کالج میں ذرا جو خوب صورت لڑکیاں ہیں نا' وہ کمال کے نائک کرتی ہیں 'پھر تم"
"...سی بھی ایسے ہی نائک کرتیں"
".....نائک"

"...چھوڑ دو اس بات کو یہیں"

...اس نے چھوڑ دیا... اتنی عقل والی نہیں تھی کہ باتوں سے ہزار ہزار مطلب نکال لیتی
امان نے کیرد کیرد کر اس سے بہت سے سوال کیے... ابا اور ان کی موت کے بارے
میں..... خاندان کے بارے میں 'یہ سوالات اس نے پہلے نہیں پوچھے تھے... وہ اپنی
...باتیں کرتا' اپنی شرارتیں 'تمھوڑا بہت وہ جانتا تھا' جو کچھ پوچھتا' افق سچ سچ بتا دیتی تھی

اسے پہلی بار دیکھنے کے بعد اس نے بہت سنجیدہ گفتگو کی تھی اس کے ساتھ... اس کے
باتوں سے افق کو اندازہ تھا کہ وہ امیر ہے... لیکن اتنا امیر ہے وہ نہیں جانتی تھی... وہ
...اسے اپنے خاندان کے بارے میں بتانے لگا

وہ چاہتا تھا کہ وہ فیکٹری نہ جائے... وہ اسے چھ ہزار دے دیا کرے گا... اس کی یہ بات افق کو اتنی اچھی لگی کہ وہ خوشی سے نہال ہو گئی مگر اس نے انکار کر دیا... وہ اس سے پیسے لے لیتی... فیکٹری نہ جاتی تو اماں کو کیا بہانہ کر کے پیسے دیتی... اماں سمجھ کر... چپ کر گیا... افق کا انکار کرنا اسے بھی اچھا لگا

آنے والے دنوں میں وہ کئی کئی بار اس کے راستے میں کار روک کر کھڑا ہوا... چادر کا پلو منہ میں دبائے وہ قریب سے گزرتی رہی... ایک نظر دیکھتا اور اگلی نظر کے لیے بے چین ہو جاتا... اس نے اس سے زیادہ خود ہی اصرار نہیں کیا

اب اماں چاہتا تھا کہ افق اچھے نمبرز سے امتحان پاس کرے تو وہ اسے کسی اچھے کالج میں داخل کروا دے... کم از کم اس کے پاس ایک اچھی ڈگری تو ہوگی... اماں کے لیے وہ سب اچھی ڈگریاں حاصل کر سکتی تھی... وہ اس کی ہر بات مان لیتی تھی... ضدی تو... وہ تھی ہی نہیں

.....

وقت اور زمانے نے کچھ چیزوں 'کچھ افکار' کچھ قدروں کو نادر و نایاب بنا دیا ہے... اب پور بازاری اتنی ہے کہ شریف النفسی پر جان دینے کو جی چاہتا ہے... جھوٹ اتنا ہے کہ سچ کو اٹھا کر طاق میں رکھنے کو جی چاہتا ہے... دغا بازی 'فرتی' 'چالاک' 'مکاری' 'فرعونیت' اس حد تک سرایت کر چکی ہے معاشرے میں کہ معصوم اور بھولے بھالے کسی بھولے

'بھٹکے آدم زاد کو گھر میں تالا بند کرنے کو جی چاہتا ہے... سادگی 'معصومیت' نیکی
'شرافت' اعلا کرداری 'یہ نوادرات کی فہرست میں درج ہو گئے ہیں... امیر لوگ لاکھوں
... کروڑوں لٹاتے ہیں ان نوادرات کو اپنے گھروں میں سجانے کے لیے

سادہ 'معصوم' بوکھلائی سی افق کے ساتھ بھی یہی ہوا... اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور وہ ہاتھ
امان کے تھے... بات محض وقت گزاری 'تفریح' اور دل لگی سے شروع ہوئی... اب دل کی
... طرف جا رہی تھی... امان کے دل کی طرف

افق کے حسن کا تیر عین نشانے پر لگا... اس کی سادگی نے امان کا دل موہ لیا... کبھی
جو اس نے عورت کے لیے ایک معیار بنایا تھا... افق اس معیار پر پوری اتر رہی تھی... وہ
اس کی زندگی میں آنے والا پہلا لڑکا ہے... وہ جانتا تھا آخری بھی ہو گا... وہ قسم کھا سکتا
تھا... افق سے سادہ طبیعت لوگ نہ منزل بدلتے ہیں 'نہ راستے... لوگ اور محبت تو بدلے
... کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا... امان اس کی ہر بات کو بہت پسند کرتا تھا
اس نے کبھی اس سے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے... وہ اس سے بات
کرتا تھا... افق کے لیے یہی محبت تھی... دونوں اپنی اپنی جگہ ٹھیک تھے... افق امان تک
... جانے میں اور امان افق کے پانے میں

.....

ایک پورا دن امان کا فون نہیں آیا اور نہ ہی لگے دن..... کوئی بڑی بات نہیں تھی لیکن...
افق پریشان ہو گئی... اگر وہ فون نہیں کرتا تھا تو میسج ضرور کر دیتا تھا... تیسرا دن آگیا
اس کا فون بند جا رہا تھا... ایسا کبھی ہوا ہی نہیں تھا... وہ چھپ چھپ کر فیکٹری میں
...روتی رہی

اتنے سے ہی دنوں میں اسے لگا کہ وہ اسے چھوڑ گیا ہے... یہ خوف مسلسل اس کے اندر
...قائم تھا... امان پر مکمل یقین کے باوجود یہ خوف گاہے بگاہے اس میں در آتا
...چار دن گزر گئے اسے اپنے خوف پر یقین ہونے لگا... پانچویں دن امان کی کال آئی
...آپ کہاں تھے... "اس نے پہلا سوال یہی کیا"

میں جیل میں تھا..... دبئی جا رہا ہوں..... وہاں سے آگے بھی جا سکتا ہوں..... کسی
سے کوئی رابطہ نہیں کر سکوں گا... "جلدی جلدی کہا... اتنی ساری باتیں سن کر وہ سمجھ
...گئی کہ بس اب وہ جا ہی رہا ہے
...چھوڑ رہے ہیں مجھے؟" روتے ہوئے پوچھا

میں جیل میں تھا افق..... ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا مجھ سے کسی کا.... کل باہر آیا ہوں"
...ضمانت پر... آج شام کو دبئی جا رہا ہوں... "وہ چلایا.... افق سہم گئی
...نہ جاؤ امان!" اس نے سہم کر بھی یہی کہا"
...تم پاگل ہو گئی ہو کیا؟" وہ جلدی میں تھا... فون بند کرنا چاہتا تھا"

...پاگل ہو جاؤں گی نہ جاؤ... مجھے اکیلے چھوڑ کر جا رہے ہیں... "افق باقاعدہ رونے لگی"
میں جیل میں نہیں سڑ سکتا..... تمہیں حالات کا اندازہ ہی نہیں ہے..... حالات بہتر"
ہوئے تو تم سے رابطہ کر لوں
"....گا

...ایسے نا جاؤ امان..... "سب جان کر بھی اس کی ایک ہی ضد"

...تو پھانسی لگ جاؤں؟" اسے پہلی بار اس پر شدید غصہ آیا"

...کیوں ہو گی پھانسی؟" وہ ڈر گئی"

...میں جا رہا ہوں... "وہ فون بند کرنے لگا"

...نہ جاؤ..... "پھر وہی بات وہی انداز"

تو مر جاؤں.....؟

"میں مر جاؤں گی....." وہ تیز آواز میں رونے لگی اب یہ جا رہا ہے نجانے کب آئے"

آئے بھی کہ نہ آئے..... "کچھ بھی نہیں ہو گا..... سب ٹھیک ہو جائے گا..... یہیں

...رہو..." روتے روتے بھی اس نے یہی کہا

تمہیں نہیں پتا..... کیسے ہو جائے گا سب ٹھیک... "امان جھنجھلا گیا ساتھ ہی ذرا سا"

...لجہ نرم کیا

میں دعا کروں گی..... میں بہت اچھی دعا کرتی ہوں... بہت دل لگا کر..... اب"

"...بھی کروں گی

...دعا.....!" امان کا انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا وہ 'کیا بک رہی ہو'

جا رہا ہوں میں...." کہہ کر اس نے فون بند کر دیا... افق نے دوبارہ نمبر ملایا تو فون آف " ...تھا... وہ خوب ہی روئی... امان نے اس کی آنکھیں دیکھیں

کیا ہوا افق؟" نفی میں سر ہلا کر وہ ہاتھ روم میں گھس گئی... کتنی دیر ہاتھ روم میں " ...ہچکیاں دباتی رہی

...وہ جا رہا ہے..... وہ جا رہا ہے..... وہ جا رہا ہے... " اسے صرف یہی یاد تھا" باقی معاملات کے بارے میں اس نے نہ سوچا نہ ہی ان پر غور کیا... حادثہ کیسے ہوا کب اور کیوں ہوا... حالات کیسے اتنے بگڑ گئے کہ اسے بھاگنا پڑ رہا ہے... ٹھیک کہتا ہے امان کے اس کے پاس عقل ہے ہی نہیں 'وہ موقع کی نزاکت کو نہیں سمجھ رہی تھی اپنی ہی بات کیے جا رہی تھی اور ایلے وقت جب امان کو جیل جانے سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا بھلا وہ یہ سوچتا کہ افق کا کیا ہو گا

پندرہ دن گزر گئے... رو رو کر وہ بیمار ہو گئی 'فیکٹری سے امان نے ایک ماہ کی رخصت لے دی امان کہتیں اسے چور بخار ہے... رات کو آتا ہے دن کو چلا جاتا ہے اسی بخار میں شاید ...افق مر جاتی لیکن امان کا فون آگیا ...کب مل رہی ہو؟" اس نے چمک کر پوچھا"

...جواب دینے کے بجائے وہ رونے لگی

...کب مل رہی ہو؟" سوال پھر کیا

...کبھی نہیں....." رندھی آواز لیے کہا

...واپس جیل چلا جاؤں.....؟" وہ بہت خوش تھا

...وہ خاموش رہی

بہت چھپ کر بھیس بدل کر امان دہی جا رہا تھا لیکن ایر پورٹ پر پکڑا گیا..... اور اسے جیل میں ڈال دیا گیا... اس سے ایک بڑے برنس مین کے چھوٹے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا' ڈرائیونگ امان کر رہا تھا... وہ رات گئے اپنے دوستوں کے ساتھ ایک پارٹی سے واپس آ رہا تھا' حادثہ سراسر حادثاتی تھا لیکن اسے حادثاتی مانا نہیں جا رہا.... انہیں ڈی ایچ اے سے رات گئے گرفتار کر لیا گیا... ان کا موقف تھا کہ ان سب نے ڈرنک کی ہوئی تھی...

حادثے میں لڑکے کی جان تو بچ گئی تھی لیکن وہ کافی زخمی ہو گیا تھا' امان کے والد اور دوسرے تینوں لڑکوں کے خاندان والوں نے بہت کوشش کی کہ کیس عدالت تک نہ جائے وہ جرمانہ بھرنے کو تیار تھے... لیکن وہ مان نہیں رہے تھے... ناچار ان کے ارادے دیکھتے ہوئے ان سب کو ایک ایک کر کے مختلف ملکوں کی طرف بھگانا چاہا.... مگر یہ حربہ... بھی ناکام ہو گیا..... وہ پھر جیل چلے گئے

وہ سب مقدمہ بھی لڑ سکتے تھے اور سالوں بعد ہی سہی انہیں سزا سے بھی بچا سکتے تھے لیکن اس سب میں ان کا حال تباہ کو جاتا' وہ ایک گھنٹہ جیل میں رکھے کے لیے تیار... نہیں تھے' کہاں سالوں گزارتے

"...اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہوتا ہے امان! اس نے میری دعا قبول کی"

جدید صدی کے جدید نچے کے لیے دعا جیسی چیز بہت پرانی اور فرسودہ سی تھی..... جیسے اونٹوں پر سفر

...کرنا..... جیسے ستاروں سے راستہ معلوم کرنا..... جیسے طبیب سے علاج کروانا

گھروں میں بیٹھی لڑکیاں اور کر ہی کیا سکتی ہیں سوائے رونے اور گرگڑا کر دعائیں مانگنے"

اس نے جیسے کھلا تمسخر اڑایا... جس بات پر اسے یقین نہیں ہوتا تھا... اس کا وہ مذاق ہی اڑاتا تھا' سب ایسے ہی کرتے ہیں وہ بھی یہی کرتا تھا... دعا اس کے لیے محض ایک رسم... تھی

ہاں! میں ضرور گھر میں بیٹھی تھی لیکن جس سے مانگا تھا اس پر ہر ممکن اعتقاد رکھ کر"

...مانگا تھا

...امان نے اس کے فلسفے کو نہیں مانا لیکن بات اور انداز اسے یاد رہ گیا

...ایسے ہی چند لمحوں کے لیے اسے خیال آیا کہ اچانک کیسے وہ بزنس مین پیچھے ہٹ گیا
اس نے فیصلہ واپس لے لیا اور جیسے جھٹ سے سب بگڑ گیا تھا ویسے ہی سب جھٹ پٹ
...سنور بھی گیا

اس نے پہلی بار خود سے افق کو دعا کے لیے اس وقت کہا 'جب اس کے دو عدد پرچے
...اس کی پسند کے مطابق نہیں ہوئے تھے

"...میں دعا کروں گی کہ تم پاس ہو جاؤ"

...رولیت زندہ رہی امان ٹاپ کر گیا

میں جانتا تھا..." اس نے اس انداز میں اطلاع دی جیسے بادشاہ تو میں ہی تھا نا..... تو"
...تاج پوشی بھی میری ہی ہونی تھی

افق احساس کمتری کا شکار ہو گئی... ایک وہ تھی ہر معاملے میں پیچھے تھی 'اس نے ایف
اے اچھے نمبروں سے پاس کیا تھا اور حقیقتاً اس نے بہت محنت کی تھی... اس نے
...اے گریڈ لیا تھا

اس بار بھی اماں کو یقین تھا کہ وہ بہت اچھے نمبر لے گی الٹا وہ فیل ہو گئی 'تو یہ جو
عورت ہے وہ اس مرد کو اور مرد کی محبت کو اتنا سر پر کیوں سوار کر لیتی ہے کہ فیل ہی
ہو جاتی ہے..... پھر ایسی عورت تھی اور کسی کام کی نہ ہوئی نا..... یہاں سوچنے کا
...اس عورت کے پاس وقت نہیں ہوتا جو ناکام ہی ہوتی چلی جاتی ہے

افق سب سے انجان ہو گئی..... جمال سے اسد سے اپنی اماں سے..... ان کے کام کر دیتی... ان سے بات کرنے کا وقت رہا نہ ڈھنگ..... کم گو پہلے ہی تھی... اتنی کم گو بھی نہیں تھی اور باتیں ہی سب کچھ نہیں ہوتیں..... خون کا تعلق رکھنے والوں کے..... بڑے خونی حقوق ہوتے ہیں... وہ حقوق نہیں کو کتابوں میں لکھ دیے گئے ہیں... کچھ غیر مرئی حقوق بھی ہوتے ہیں جنہیں انسانی رشتے اور تعلق قائم کرتے ہیں جب وہ دونوں اسے فیکٹری تک چھوڑنے جاتے تو اتنی باتیں کرتے اور وہ ہوں ہاں بھی نہیں کرتی... چھٹی والے دن ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہتے... افق کمرے میں... ایک طرف بیٹھی رہتی... کتاب کھلی ہوتی

اماں سوچتیں 'فیل ہونے کا صدمہ لے لیا ہے... ماموں زاد کالج جاتی ہیں' یونیورسٹی جاتی ہیں یہ ٹیوشن بھی نہیں جاسکتی الٹا فیکٹری جاتی ہے تم فیکٹری چھوڑ دو افق! "اماں نے اس کا سر سہلاتے ہوئے کہا..." تم تھک جاتی ہو..." اور تمہیں پڑھنے کا بھی بہت شوق ہے... میں ٹھیک ہوں.... اماں! "اس نے کہہ دیا"

گھر کے لیے تمہارے ماموں سے تمہوڑا قرض لیا تمہا مجھے صرف اس کے اترنے کا انتظار..." ہے..... تمہارے بھائی بڑے ہوتے تو میں کبھی تمہیں اتنا کام نہ کرنے دیتی..." میں جانتی ہوں اماں..... آپ فکر نہ کریں"

"...مجھے دکھ ہوتا ہے"

ایسے نہ کہیں اماں..... "وہ شرمندہ ہو گئی... اس کے رویے سے اماں نے یہ سمجھ لیا" کہ وہ کما کر ان پر بہت بڑا احسان کرتی ہے اور انہیں پال رہی ہے جبکہ وہ سب تو ایک... ساتھ ایک دوسرے کے لیے محنت کر رہے تھے

"...تمہیں ٹیوشن رکھوا دوں..... معلوم کروں کامی کوچنگ سینٹر کا"

"...اس بار میں اچھی تیاری کروں گی..... آپ فکر نہ کریں"

مجھے تمہاری بہت فکر ہے افق..... "وہ آنکھیں صاف کرنے لگیں... ان کے بچوں نے" کبھی انہیں روتے نہیں دیکھا تھا... وہ نہیں چاہتی تھیں ان کے بچے انہیں روتے دیکھ کر... خود بھی روئیں

"...آج آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں"

افق! نہ جانے کیوں..... تمہارے لیے میں اندر ہی اندر ڈرتی رہتی ہوں..... کوئی وجہ"

"...بھی نہیں..... کچھ ہوا بھی نہیں.... لیکن بہت وہم آتے ہیں

اس کا جی چاہا کہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر انہیں اماں کے بارے میں بتادے تا

..کہ اس کی اماں بے فکر ہو جائیں اور وہم کرنا چھوڑ دیں

اماں اٹھیں تو وہ بھی اٹھ کر عصر کی نماز پڑھنے لگی... آج کل وہ ایک وظیفہ کر رہی تھی

...اماں کی کامیابی اور ترقی کے لیے پھر تہجد پہ اٹھ کر ایک اور وظیفہ کرتی

امان نے کہا کہ اس کے والد کی فیکٹری میں آگ لگ گئی
ہے... الٹا بیمہ کمپنی نے ہی مقدمہ کر دیا ہے ان پر... وہ بہت بری طرح سے پھنس
... گئے ہیں... بہت برے حالات سے گزر رہے ہیں
"... امان برے حالات سے گزر رہا ہے"
افق کی نیندیں حرام ہو گئیں... رات دن وظائف کرتی رہتی 'نہ چاہتے ہوئے بھی نہ مانتے
... ہوئے بھی امان اسے کہہ دیتا کہ دعا کرنا
... کئی بار وہ کہتا کہ اسے اس سے ڈر لگتا ہے کہ وہ اسے بددعا نہ دے دے
... کوئی خود کو بددعا دیتا ہے؟" افق برا مان جاتی
"... ہوٹل جا رہا ہوں دعا کرنا... ٹیبل مل جائے خالی ورنہ دو گھنٹے انتظار کرنا پڑتا ہے"
"... کب سے کاربک کروائی ہے... ابھی تک نہیں آئی"
... ایک پریشانی ہے بتا نہیں سکتا... پر بہت پریشان ہوں"
"... ایک آرٹیکل لکھا ہے اقوام متحدہ کے لیے دعا کرنا آؤٹ اسٹینڈنگ رہے"
آرٹیکل آؤٹ اسٹینڈنگ ہو جاتا 'ہوٹل میں جاتے ہی ٹیبل مل جاتی 'کار آگئی... کتاب مل
گئی... مقدمے سے جان چھوٹ گئی 'ان کئی پریشانی دور ہو گئی... یہ سب اتفاق ہو
سکتا ہے لیکن افق نے یقین کر لیا کہ وہ دل سے دعا کرتی ہے اس لیے اس کی دعا فوراً
... قبول ہو جاتی ہے

دوسری طرف امان اسے کہتا کہ وہ اس کے لیے اچھا سائن ہے 'جیسے نجومی کسی خاص... پتھر کو پہننے کے لیے کہتے ہیں اور وہ پتھر اچھا رہتا ہے..... سب ٹھیک ہونے لگتا ہے امان کے لیے وہ اب وہی پتھر بننے لگی تھی وہ ایسا ہی شخص تھا جو نہیں مانتا تو خدا کو بھی... نہیں مانتا اور ماننے پر آمنا ہے تو ہر انسان کو خدا مان لیتا

وہ انجانی ترکیب کا عجیب انسان تھا 'ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ نرالا تھا... ایسے ہزاروں لوگ ہوتے ہیں... یہ لوگ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر مختلف بلاگز پر اپنی پریشانی لکھ کر ان کا حل مانگ لیتے ہیں... اپنے مسائل کے لیے گوگل پر بار بار ٹائپ کرتے ہیں لیکن ایک بار بھی اللہ کے پاس نہیں جاتے..... اللہ تعالیٰ..... اللہ میاں بہت احترام سے کہتے ہیں مگر..... معلوم نہیں ہوتا کہ اتنا احترام کیوں..... عجب اور نرالا ہونا برا نہیں ہے ہاں انجان اور لاعلم ہونا بہت ہی برا ہے

.....
اچانک بیٹھے بٹھائے افق کو جو خوف گھیر لیتے تھے ان کے زیر اثر ایک دن اس نے خوفزدہ... ہو کر امان سے پوچھ ہی لیا

کیا کبھی مجھے چھوڑ کر جانے کے بارے میں سوچا... "جواب میں اس نے ایک بلند بانگ" ... قہقہہ لگایا

میں مر جاؤں گی..... ایسے سوچنا بھی مت خدا کے "
"....لے

کوئی نہیں مرتا.... خدا کے لیے تو مر بھی جاتے ہیں انسان کے لیے بالکل بھی "
"....نہیں

"..... میں مر کر دکھاؤں گی "

"..... میں دیکھوں گا "

"... میں مذاق نہیں کر رہی "

"... میں بھی مذاق نہیں سمجھ رہا "

"اور میں مر جاؤں تو کوئی فکر نہیں؟ "

"... یہ میں نہیں جانتا.... یہ تو بعد کی باتیں ہیں "

... بعد کی..... میرے مرنے کے بعد کی؟ " یہ کہتے ہوئے ہی وہ مرنے والی ہو گئی "

... دوسری طرف لوٹ پوٹ ہوتا قہقہہ بلند ہوا

"... افق! ایسی باتیں کرو گی تو میں تمہیں اٹھا لاؤں گا اسی وقت "

... سارا مرنا مارنا اڑنچھو ہو گیا... ڈر! خوف دائیں بائیں نکل گیا... افق چپ ہو گئی

اب بولو نا..... اب بولتی بند..... تو میں تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں... آہم! بابا جی کو "

"!..... یہ بھی معلوم ہو گا کب.....؟ بولے بابا جی

میری باتیں مذاق لگ رہی ہیں... "رونے کی تیاری ہونے"
لگی...

مذاق نہیں ہیں امان کی جان..... مختلف ہیں 'بونگی ہیں' عجیب تر ہیں 'پر مذاق نہیں'
"...ہیں" مجھے یقین نہیں آتا لیکن جھوٹ بھی نہیں سمجھتا

پھر ایک بات سن لو امان.... اگر افق کو چھوڑنا ہی پڑے تو عزت سے چھوڑنا امان! مجھ"
سی بے کار لڑکی کی محبت بے کار نہیں ہے... اسے اتنا رتبہ تو ملنا چاہیے کہ عزت سے رکھا
"...اور چھوڑا جائے"

"تم یہ سب باتیں کیوں سوچتی ہو؟"
کیوں کہ میں غریب ہوں یتیم ہوں... چھوٹے سے ایک گھر میں رہتی ہوں... پڑھی لکھی"
"...بھی نہیں ہوں... کیا ہے میرے پاس... سب کچھ تو تمہارے پاس ہے
اور جس دن تمہیں معلوم ہو گیا کہ تمہارے پاس کیا کچھ ہے تو مجھ سے انسان کو تم"
"...اپنے قدموں پر گرا لو گی"

...ہر بات مذاق.... "اتنی سنجیدہ بات پر بھی ایسا جواب وہ چڑ گئی"
میں یہ سب نہیں جانتا افق! نہ ہی میں اتنی گہرائی میں جا کر سوچتا ہوں... بس ایک"
...بات معلوم ہے کہ تم مجھے پسند ہو اور رہو گی... آج بھی زندگی میں ہو' کل بھی رہو گی
...دوبارہ ایسی فضول باتیں نہ کرنا

اور اس نے دوبارہ ایسی فضول باتیں کی ہی نہیں... وہ جانتی تھی وہ ہمیشہ اسے عزت ہی دے گا..... شادی کا وعدہ بھی اسی نے کیا تھا... اگر یہ وعدہ نبھانہ سکا تو وہ دبنگ سچ بولنے والا اسے صاف صاف کہہ دے گا..... اور وہ جانتی تھی کہ اگر وہ اتنا سچا ہے تو..... وعدے کا پکا بھی ہو گا..... امان اسے کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گا

امان نے کہا کہ اچھے نمبروں سے امتحان پاس کرے تو اس نے بھی اچھے نمبروں سے ایف اے پاس کر لیا... خبر سنتے ہی اس نے ضد پکڑ لی کہ اب تو اسے اس سے ملنا ہی ہو گا... ساری رات شش و پنج میں گزار کر صبح نماز کے بعد دعا مانگ کر امان پر مکمل یقین رکھ کر وہ فیکٹری سے دو گھنٹے پہلے ہی نکل آئی اور امان کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی... اسے معلوم ہوا کہ دنیا کا ہر کام آسان ہے اس طرح امان کے ساتھ بیٹھنے سے..... وہ بیٹھ گئی اور گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو ہی دیکھتی رہی امان نے کئی بار گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا لیکن وہ گود میں رکھے ہاتھوں سے نظریں بھی اٹھانے کے لیے تیار نہ تھی اور امان یہی چاہتا تھا کہ وہ ایلے ہی بیٹھی رہے اور وہ اسے دیکھتا... رہے

... کیا ہوا؟" اس نے سرگوشی میں پوچھا

... مشکل سے اس نے صرف نہ میں سر ہلایا

"آنا نہیں چاہتی تھیں.....؟"

... سرناں میں بلانا ہاں میں..... نظر اٹھا کر نہ دی
جوالی گالوں پر آجاری تھی وہ شرم بھی تھی اور شرمندگی بھی..... خوشی بھی اور پچھتاوا
..... بھی..... من چاہا بھی اور زبردستی بھی
یہ ملاقات اس نے امان کی ضد پر کی تھی اور اب اس کا جی چاہ رہا تھا کہ زندگی بھر ایسی
ملاقات دوبارہ نہ
... کرے

تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے افق؟" امان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا... وہ برف کا"
بت بن گئی... ہمت جاتی رہی اور جی چاہا کہ چلا کر کہے کہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے 'مجھے
... جانے دو خدا کے لیے
... ہاتھ وہیں رہا... چیخ بھی اندر ہی رہی
اس نے امان کے طرف نظر اٹھا کر دیکھا جیسے فاختہ ڈار سے پچھڑ کر سر بارش میں بھیگ
... گئی ہو

کشمیری حسن کے اس طرح بیٹھے رہنے پر اور نظر اٹھا کر ایسے دیکھنے پر ہر رنگ و نسل کی
عورت کو دیکھ چکے 'پرکھ چکے' مل چکے 'جانچ چکے' ڈانس فلور کے شہزادے کو اس ادا پر
... کمال کا پیار آیا

جن کے ساتھ وہ دوسری کے نام پر فلرٹ کرتا تھا... وہ تو اس کے گلے میں جھول جاتی
..... تمہیں یہ تو محبت کی فہرست کی لڑکی تھی... شادی کے خانے میں نام درج

"...چلو میں تمہیں واپس چھوڑ دیتا ہوں"

اس بار اس نے تائید میں سر ہلایا... کہیں وہ یہ ہی نہ سمجھ بیٹھے کہ وہ واپس جانا نہیں
...چاہتی

میں یہاں رہتا ہوں افق!" امان نے گاڑی روک کر ایک بنگلے کی طرف اشارہ کیا... افق"
نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اس طرف دیکھا... لایا تو وہ اسے اندر لے جانے کے لیے تھا لیکن
...مشکل ہی تھا

وہ اسے اس کے گھر پر چھوڑ گیا..... وہ اس کے لیے چند تحائف لایا تھا اس کے پاس
ہونے پر..... پہلی بار ملنے

پر..... اماں سے اس نے بہانہ بنا دیا کہ فیکٹری کہ ایک سہیلی اس کے ساتھ انارکلی
بازار خریداری کرنے آئی تھی... سامان زیادہ تھا تو کچھ شاپرز اسے رکھنے کے لیے دے
دیے... اماں نے مٹے کے ہزارویں حصے پر بھی اس کی طرف ایسے نہ دیکھا کہ تم کیا کہہ
..... رہی ہو..... سچ کہ جھوٹ

...اس نے سب کچھ اٹھا کر الماری میں رکھ دیا..... دیکھا بھی نہیں

امان نے کہا کہ وہ اسے کالج میں داخلہ دلا دیتا ہے لیکن اس نے انکار کر دیا..... اگر وہ... کالج جائے گی تو فیکٹری کون جائے گا اور پھر گھر کیسے چلے گا

"... میں تمہیں اتنے پیسے دے سکتا ہوں"

"... میں اماں سے اتنے جھوٹ بولنا نہیں چاہتی"

"... میں چاہتا ہوں افق! تمہارے پاس ایک اچھی ڈگری تو ہو"

"... بی اے کے بعد میں یونیورسٹی ضرور جاؤں گی"

... اگر نہ گئیں..... "وہ مذاق نہیں کر رہا تھا"

"... میں جاؤں گی"

... تم نہیں جاؤ گی..... "بے انتہا سنجیدگی سے کہا گیا"

... تم ایسے کیسے..... "اسے دکھ ہو رہا تھا"

دیکھ لینا..... تم زندگی میں کبھی کچھ نہیں کر"

سکتیں..... لوگ ناکام ہوتے ہیں یا آخری نمبروں پر آتے ہیں... تم وہاں تک بھی نہیں

جاسکتیں... تم جیسی لڑکیاں افق گھروں میں ہی رہ سکتی ہیں..... اچھا ہے گھر میں ہی

رہو لیکن اگر ضرورت پڑے اور مستقبل بنانا ہو تو تم جیسی لڑکیاں بے کار ہیں... ہر سال

میرا ایک لڑکی کے ساتھ ہی مقابلہ ہوتا ہے اور میں ہر بار اسے ہرا کر ٹاپ کر جاتا ہوں پر

اس لڑکی کی محنت کی داد دیتا ہوں..... کمال کی لڑکی ہے 'اگر میں اس کی ٹکر پر نہ ہوتا

تو اسی کے نام کے ڈنکے بچتے اور اگر تم اس لڑکی کی جگہ ہوتیں..... فرض کیا
".... صرف..... نہیں یہ فرض بھی نہیں کیا جا سکتا

...امان دینگ سچ بولتا تھا... وہ یہ جانتی تھی لیکن اس سچ نے اس کی آنکھیں نم کر دیں
چار سال کو اس نے دن رات محنت کر کے فرما بنایا اور چھ گھنٹے جو وہ فیکٹری میں کھڑے
... ہو کر کام کرتی ہے... ایک دن بھی کسی کو اس کے کام سے شکایت نہیں ہوئی تھی
فیکٹری کے چھ گھنٹے اور فرما بنانے کے سولہ گھنٹے اگر وہ کتاب پر لگاتی تو پاکستان بھر کے
طلبا کو پیچھے چھوڑ دیتی... جو شخص سیکنڈ ہینڈ کتابیں خریدتا ہے اور جن کتابوں میں بہت
سے صفحے مچھے ہوئے ملتے ہیں اور انہیں صفحوں سے کوئی سوال آجاتا ہے تو ایسے شخص
کے گریڈ گنتے ہوئے اس کی مشکلات بھی ضرور گنتی چاہئیں... اگر وہ کالج جائے اور گھر
آتے ہی اسے تین وقت کا کھانا ملے تو وہ بھی امان جیسے ہر طالب علم سے ٹکر لے سکتی
... ہے... جو بھی ہو' اسے خود پر شرمندگی ہوئی

پہلی بار اس نے اپنی زندگی کو شکوے کی نظر سے دیکھا... اس نے غصے میں گلاس زمین
پر دے مارا... اسے غصہ آیا کہ اس کے پاس وسائل کیوں نہیں ہیں..... وہ ہی
'کیوں غریب ہے..... فیکٹری گئی تو سارا کام الٹا پلٹا ہو گیا..... کہتے ہیں جس اناج میں
'حرام کا ایک دانہ آ جائے وہ سارے اناج کو تباہ کر دیتا ہے... پہلے افق کے مزاج بدلے
وہ ہر وقت چڑچڑی رہنے لگی' بات بات پر غصہ کرتی' اماں حیران ہوتیں پھر پریشان رہنے

لگیں ایک دو بار پوچھا پر اس نے ایک لفظ نہ کہا..... اماں انجانی سوچوں سے شرمندہ
...ہوتی رہیں

ابھی پچھلوں دنوں ماموں کے چھوٹے بیٹے کی منگنی کی خبر آئی تھی... کبھی ماضی میں
ماموں نے کہا تھا کہ وہ کشمیر کی کلی کو اپنے اس بیٹے کے ساتھ باندھ دیں گے... اماں
'سمجھیں شاید اندر ہی اندر اس کی آس تناور درخت بن گئی... اب کاٹے نہیں کٹ رہی
..... کیا معلوم پسند کرتی ہو اسے... بچپن تک اچھی ہی دوستی تھی دونوں میں
... شاید..... شاید..... کچھ اور بھی ہو

... اس نے صرف اماں کی گود میں سر رکھ دیا
".... میرے لیے دعا کیا کریں اماں.....! مجھے بہت ڈر لگتا ہے"

اس دوران ایک اور واقعہ ہوا... جس فیکٹری میں افق جاتی تھی ان کے پارٹنرز کے درمیان
لیبر کی کٹوتی کو لے کر جھگڑا ہوا..... کبھی کسی کو فارغ کر دیا جاتا کبھی واپس بلا لیا
جاتا... جھگڑا بڑھا اور فیکٹری غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دی گئی... افق حقیقتاً بہت
پریشان ہو گئی... باقی کاموں میں اتنے پیسے نہیں بنتے تھے اور کوئی کام وہ کر نہیں سکتی
تھی... کسی پرائیویٹ اسکول میں نوکری کرتی تو بمشکل ہی دو ڈھائی ہزار ملتے... اس نے
اماں کو آرام کرنے اور خود ان کہ جگہ جانے کے لیے کہا پر وہ نہیں
... مانیں

امان اپنے شہر گیا ہوا تھا' کبھی کبھار ہی اس سے بات ہوتی... اس کا کہنا تھا کہ وہ اس

... بار پاپا سے افق کی بات کرنے جا رہا ہے

... وہ نہیں مانیں گے... "وہ افسردہ ہو گئی"

... ہے تو ایسا ہی..... "اس نے بھی تسلی نہیں دی"

... پھر؟" اب وہ یہی سوال پوچھ سکتی تھی"

"... وہ مانیں گے نہیں' یہ سچ ہے پھر ظاہر ہے کہ مجھے خود ہی اسٹینڈ لینا ہو گا اکیلے ہی"

..... اکیلے کیسے"

پاگل لڑکی! تم اور میں..... میرے اکاؤنٹ میں پیسے ہیں اور میرا مستقبل روشن"

"... ہے..... مجھے کوئی مسئلہ نہیں

وہ مان جائیں تو کتنا اچھا ہو... "ایک طرف افق کو یہ سن کر خوشی ہوئی کہ امان اسے"

اپنے بل بوتے پر پالے گا چھوڑے گا نہیں... اپنے خاندان کو جانتا ہے اسی لیے فیصلہ

... کر چکا ہے... دوسری طرف وہ اسی فیصلے سے گھبرا گئی

تم فکر نہ کرو... میں نے سب کچھ پلان کر لیا ہے... "وہ ایلے ہی آرام سے 'اطمینان"

سے انتہائی سنجیدہ باتیں کیا کرتا تھا' جیسے چیونگم چبا رہا ہو یا مووی دیکھ رہا ہو اور اپنے ملازم

"... سے کہہ رہا ہو" ہاں ہاں اور نج جو س ہی

امان کا مستقبل روشن ہے... "افق بے فکر ہو گئی خاندان کی مخالفت اپنی جگہ... امان"
...کی حملت

پاپا سے 'ماما سے بات کروں گا... ہر طرح سے انہیں راضی کروں گا... وہ مان"
"...جائیں گے... میری مان ہی جاتے ہیں... تمہیں دیکھیں گے تو اور مان جائیں گے
مجھ میں ایسا کیا ہے کہ وہ مجھے دیکھ کر مان جائیں..." افق کے آگے اس کا چھوٹا سا"
...گھر گھوم گیا

دیکھیں گے تو ان ہی سے پوچھ لینا... جب وہ اپنی پلکیں بھی نہیں جھپک سکیں"
...گے... بت بن جائیں گے..." افق مسکرا اٹھی
"...ایسی بھی بات نہیں ہے"
"...مجھے تو لگتا ہے کہ تم انہیں مجھ سے زیادہ اچھی لگو گی"

وہ ہر طرح کی تعلیمی سرگرمی سے تین ماہ پہلے ہی فارغ ہو چکا تھا... یہ عرصہ اس نے
پارٹیاں کرنے اور چند دوستوں کی شادیاں اٹینڈ کرنے میں گزارا تھا... اس دوران وہ دو بار
اگر ہو کر آچکا تھا لیکن افق کو نہیں بتایا تھا یہاں چھپانا مقصد نہیں تھا عادت وجہ تھی
ایگل گروپ کے سب ہی کارکنوں نے ساری بتیاں بجھا کر سگریٹ لائٹر جلا کر مشترکہ
حلف لیا تھا کہ وہ اپنی تعلیم کے دوران کے اس عرصے کو ہر رنگ سے سجا دیں گے کوئی

ٹینشن نہیں لیں گے... جو جی میں آئے گا کریں گے 'جو درد سر بنے گا اس کا سر پھوڑ
... دیں گے

تو اس ایگل گروپ کے ہر رکن نے ہر وہ کام کیا جو ان کے جی میں آیا..... ہاسٹل
کے ہی ایک دوسرے گروپ کے ساتھ ان کی گرما گرمی ہو گئی 'انہوں نے ان کے
... کمروں میں ڈرگ اور شراب چھپا دی اور چھاپہ پڑوا دیا
..... ان ہی دنوں جب وہ زخمی ہو کر بستر پر تھا اس نے افق کو ڈھونڈ نکالا

جیسے کالے سیاہ آسمان پر پہلی تاریخ کا چاند ساری توجہ کھینچ لیتا ہے... ایسے ہی افق کی
... آواز اور انداز نے اس کی توجہ کھینچ لی... اس نے "جی" کے نام سے نمبر محفوظ کر لیا
مختلف چیزوں کو دیکھتے دیکھتے ان چیزوں میں ایک بدنمایا عجیب ہی سہی رکھی ہوئی مل
... جائے تو چلتے چلتے قدم رک ہی جاتے ہیں... ذرا سا دیکھ لینے کے لیے کہ یہ ہے کیا
... اسی طرح افق کو ذرا سا دیکھ لینے کے لیے افق رک گیا

..... کسی لڑکی پر وہ اتنا وقت برباد نہیں کرتا تھا... جن لڑکیوں کو اس نے فون کالز کی
اس کی دلکش آواز سنتے ہی دوسری بار انہوں نے خود کال کی مگر اس لکی نے فون ہی بند
کر دیا... اسے وقتی حیرانی ہوئی..... پھر بات انا اور ذاتی ریکارڈ پر آ گئی کہ یہ کون لڑکی ہے
جو دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں..... فون نہیں سنتی..... مسیج کا جواب نہیں
دیتی..... ہے کیا یہ لڑکی..... اتنا تو وہ اس کے انداز سے سمجھ ہی چکا تھا کہ اس

بے چاری کے لیے "امان" پہلا تجربہ ہے... امان کا یہ ذاتی ریکارڈ افق جیسی لڑکی توڑ رہی تھی... بات وقت گزاری سے آواز کی پسندیدگی تک آئی..... ریکارڈ سے دل لگی تک جانے لگی...

دل لگی سے بات ذرا سنجیدہ ہو گئی... امان نے سوچا کہ بے چاری حد سے زیادہ شریف ہے... اور غلط کو غلط ہی سمجھ رہی ہے 'وہ غلط کو غلط سمجھنے والی اسے ٹھیک لگی... اتنی لمبی فہرست میں کوئی ٹھیک بھی ہونا چاہیے... وہ بے چین تو نہیں ہوا ہاں اتنا ضرور ہوا کہ جب اس نے سوچا کہ بھاڑ میں جائے تو سوچنے کے کچھ ہی دیر بعد وہ پھر اسے میسج لکھ رہا تھا اور انتظار بھی کر رہا تھا اسے لگا کہ اس کی ایک رگ اس خاموش لڑکی کے ساتھ پھڑک رہی ہے... اس نے ایک چھوٹا سا ڈرامہ کیا اور اس کا جواب آگیا... اسے اچھا لگا... خوشی ہوئی... اسے افق پسند آگئی... اس نے افق کو باقی لڑکیوں 'سے الگ ہی رکھا... اس سے اپنی ذاتی باتیں شیئر کر لیتا کہ وہ کسی اور سے نہیں کرتا تھا اسے کبھی باہر ملنے کے لیے مجبور نہیں کیا... وہ اسے اپنے دوستوں میں بیٹھ کر ڈسکس... نہیں کرتا تھا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ایک آنکھ دبا کر اس کا کوئی دوست... کیسی ہے وہ "کہہ کر افق کے بارے میں پوچھے"

زمانہ جدید کے لوگوں میں زمانہ قدیم کی افق پر اس کا دل آگیا... وہ اسے بے حد پسند

...تمھی

وہ اس سے شادی کا وعدہ کر چکا تھا... پہلی بار صرف اسی سے کوئی وعدہ کیا تھا وہ جانتا تھا... افق کے معاملے میں وہ گھائلے میں نہیں رہے گا

اس کے جیل جانے پر بہت سی لڑکیوں نے فون کر کے اپنی پریشانی ظاہر کی 'اپنی مدد پیش کی لیکن جیل سے ضمانت پر رہا ہونے کے بعد جو آواز اس نے افق کی سنی 'اس نے... اسے حیران کر دیا... اسے اس پر پیار آیا وہ اسے اور اچھی لگنے لگی پاپا خود ہی لاہور ڈمی ایچ اے آ گئے... اپنے دوست کی آمد کے بارے میں بتانے گئے 'وہ سنتا رہا

...تمہارا دھیان کہیں اور ہے؟" انہوں نے برا مانا "وہ سنبھل کر بیٹھا... "کب آ رہے ہیں انکل؟" وہ تو آتا جاتا رہتا ہے... اس بار خاندان کے ساتھ آ رہا ہے بہت سے لوگ اس کے انتظار "..." میں ہیں اس بار

...ضرور ہوں گے..." وہ ابھی بھی متوجہ نہیں تھا "تم مجھ سے اپنی بات کر لو... یا میری بات سن لو یا مجھے وقت دے دو لکھ کر کہ اس "..." وقت بات کریں..." آواز سختی اور غصے سے تن گئی

مجھے کرنے دیں بات... "وہ جان چکا تھا کہ اس دوست کے بارے میں کیوں بتایا جا رہا" ہے...

...ایک لڑکی ہے..... "یہیں سے مناسب لگا بات شروع کرنا"

"وہ اسے دیکھ کر رہ گئے....." آگے.....؟

اس سوال آگے نے اس کی جرأت کو پیچھے ہی کر دیا کیونکہ آگے پیچھے اور کچھ بتانے کے لیے تھا ہی نہیں

افق..... وہ مجھے پسند ہے اور بس... "اور یہ سب انہیں جاننا نہیں تھا... انہیں جو" جاننا تھا وہ 'وہ بتا کر شرمندہ ہی ہو گا

"...وہ میرے کالج سے نہیں ہے"

...اس شہر سے تو ہے نا..... "ان کے انداز میں گہری تاڑ تھی"

...آپ چلیں گے میرے ساتھ... "اور تفصیل وہ اور کہا بتاتا"

ضرور چلوں گا لیکن تم جانتے ہو کہ میں جانے میں پہل نہیں کرتا..... تم انہیں".....یہاں بلا لو

...وہ ایسے نہیں آسکتے..... "بات پھر وہیں آگئی تھی"

"پھر کیسے آسکتے ہیں وہ.....؟"

اسے لگا کہ اس کا باپ ایک اچھا وکیل صفائی بھی ہے وکیل استغاثہ بھی اور جج بھی
... اعتراضات بھی وہی اٹھائیں گے اور فیصلہ تو کرنا ہی انہیں ہے

وہ جھنجھلا گیا وہ جان گیا کہ پاپا کیا سمجھ رہے ہیں... انہیں لگ رہا ہو گا کہ وہ آگے پیچھے
چلتی قیمتی کاروں میں ان کے فارم ہاؤس پر آئیں گے... لنچ ڈنر ساتھ ہو گا اور اسی دوران
... سب معلوم ہو جائے گا کہ کون کس کے ہم پلہ ہے
"... ہماری کلاس کے نہیں ہیں وہ"

... خاموشی کا ایک وقفہ آیا... پھر وہ ایلے ہنسے جیسے پہلے سے ہی جانتے تھے
امان کی شکل پر آنے والے تاثرات دیکھنے لائق تھے... وہ گھی کو الٹی انگلی سے نکالتے تھے
نہ ہی سیدھی سے... وہ پینڈے میں سوراخ کر دیتے تھے... تپش کے ذرا پاس رکھ دیتے
... اور پگھلا کر نچوڑ لیتے تھے

تمہیں یاد ہو گا کہ تم ایک مسٹے میں کس بری طرح سے پھنس گئے تھے..... وہی"
"... کار ایکسیڈنٹ والا مسٹہ
... یاد ہے... "حیران ہوا"

جانتے ہی وہ گے کہ میں نے کیسے تمہیں اس مسٹے سے نکالا... کس کس سے رابطے
کے میں نے..... یہ سب تو میں نے اپنے بیٹے کے لیے کیا... وہ اپنے داماد کے لیے
اکیا کر سکتے ہیں... اگر تم کسی مسٹے میں پھنس جاؤ..... تم سے کوئی قتل ہو جائے

’تم جیل چلے جاؤ یا کہیں اور دھر لے جاؤ..... کسی دشمن کی پکڑ میں آ جاؤ تو کسی گورنر کرنل ’جرنل‘ منسٹر کو فون کروا سکتے ہیں.....؟ چلو کسی چھوٹے سے ایس پی کو ایم پی اے کو.....؟ اگر تم دیوالیہ ہو جاؤ تو کسی بینک سے تمہیں چند کروڑ کا لون دلوا سکتے ہیں؟“

اس کے باپ نے تین فیکٹریاں رات سوتے میں سپنے دیکھتے دیکھتے ہی نہیں لگالی... تمہیں... وہ فیکٹری میں کام کرنے والے چوکیداروں پر بھی نظر رکھتے تھے... اس کا چہرہ اتر گیا لیکن اس نے اپنے باپ کی ہر بات کو درست مانا

مجھے وہ بہت اچھی لگتی ہے...“ محبت کا لفظ اس نے استعمال نہیں کیا اور اسی کا... سہارا لیا جس سہارے سے اسے ہر چیز مل جایا کرتی ہے... تمہیں کیا اچھا نہیں لگتا سن..... چند سال پہلے تم ایک ہالی ووڈ کی ماڈل کے بارے میں بہت باتیں کرتے رہے ہو اور تم یہ دعا بھی کرتے رہے ہو کہ تم اسے ضرور حاصل... کرو گے ’تم نے اپنے کمرے کی دیواروں کو اس کی تصویروں سے بھر دیا تھا

...وہ بچپنا تھا...“ اسے وہ ماڈل یاد آ گئی

”تو یہ سب کیا ہے.....؟“

...میں سنجیدہ ہوں...“ اس نے پہلو بدلا

...جیسے تم خلائی سفر پر جانے کے لیے سنجیدہ تھے“

...وہ مشکل تھا۔۔۔" اپنے پاپا کی یادداشت پر وہ عیش عیش کر اٹھا۔
"..... یہ بھی مشکل ہے سن..... بہت مشکل بلکہ ناممکن۔"
مجھے افق سے ہی شادی کرنی ہے پاپا..... آپ مان جائیں گے تو مجھے بہت اچھا لگے۔
...گا۔۔۔" بہت آرام سے درخواست کی

...فیصلہ کر چکے ہو؟" آرام سے ہی پوچھا گیا۔
...وہ خاموش ہی رہا۔
ٹھیک ہے کر لو..... تعلیم تو مکمل کر ہی چکے ہو... شادی بھی کر لو... مجھے یہ
"....بتانے کی ضرورت تو نہیں کہ پھر میرا تمہارا تعلق ختم ہو جائے گا
"..... پاپا پلیز۔"
...خاموشی کا ایک اور وقفہ آیا
"....آغا سے مل لو۔"
...میں ان سے مل چکا ہوں کئی بار....." آغا کا تذکرہ اسے برا لگا۔
"....پھر ملو۔"

...ماریہ مجھے پسند نہیں ہے۔۔۔" اس کے اعصاب تن گئے۔
تم اسے ایک بار پروپوز کر چکے ہو..... واپسی پر تم کافی ڈسٹرب رہے تھے اس کے انکار۔
...پر....." وہی کمال کی یادداشت

"...افق اس سے بھی زیادہ خوب صورت ہے"

صرف خوب صورتی پر ہی فدا ہو گئے ہو..... تو پھر ڈبل ڈبل کرو نا..... ڈبل فائدہ"

...لو..... ماریہ خوب صورت بھی ہے 'آغا کی بیٹی بھی...' "دے تالی والا انداز تھا

...پاپا!" اس نے کچھ کہنا چاہا"

سن..... "انہوں نے آنکھوں کو گہرا زاویہ دیا اور آواز میں تنفر اور تنبیہ بھری... "اگر میں"

تمہیں کسی جھوٹے مقدمے میں جیل کروا دوں تو تم یا کوئی کیا کرے گا..... باہر آ جاؤ

گے..... شادی کر لو گے پھر اس لڑکی سے..... تو سن..... اپنی پشت پر ایک ہاتھ

ایسا ضرور رکھو' جو وقت پڑنے پر تھپکی بھی دے اور ہاتھ بڑھا کر گڑھے سے بھی نکال

"...لے..... یہ ہاتھ تمہیں خود بنانا ہے

...اپنے باپ کے دلائل کے سامنے وہ ابھی بچہ تھا

تمہارے جیسے لڑکوں کی پسند 'محبت' عشق سے میں خوب واقف ہوں 'چند دن پہاڑوں پر"

چڑھتے ہیں پھر سمندروں سے عشق کرنے لگتے ہیں پھر غاروں میں جا چھپتے ہیں 'چند دن

جنگل جنگل..... پھر شہر شہر 'گاؤں گاؤں' تم ایک جنس ہو اور کئی دوسری جنسوں میں

حلول کرتے ہو 'جڑتے ہو ٹوٹتے ہو اور پھر واپس خود میں آ جاتے ہو..... تو میں تمہارا باپ

ہوں... خود میں جھانک کر

دیکھو... تم چاہتے کیا ہو..... کیا صرف وہ لڑکی 'ہر چیز' ہر رتبے سے بالاتر صرف وہ

".....لڑکی.....؟ وہ لڑکی تمہیں پسند ہے ' ہمیشہ رہے گی یہ جانتے بھی ہو کہ نہیں
...کنڈھے پر تھپکی دے کر وہ چلے گئے

زبردستی کے وہ قائل نہیں تھے ہاں ترکیب عمل کے بہت بڑے مداح تھے... اگلے ہی
ہفتے اسے ساتھ لے کر امریکا آ گئے کہ انہیں شرمندہ نہ کروائے اور آغا سے صرف مل
... لے پھر بے شک انکار کر دے

آغا ان کے دوست تھے لیکن دولت نے ان میں چار پانچ پر زیادہ لگا دیے تھے اسی لیے ان
کی پرواز سب میں اونچی تھی ' دوستی میں چھپے ہوئے گہرے عناد اور بغض کو غلام علی ہی
نبھاتے تھے ' کسی اور طرح تو آغا کی دولت ہاتھ آتی نظر نہیں آرہی تھی انہوں نے بہت بار
کوشش کی کہ وہ ان کے پارٹنر بن جائیں ' کئی بار امریکا بڑے بڑے منصوبے لے کر
... گئے لیکن وہ سگار پیتے سنتے رہتے... اب سن کر آخر میں سر ہلا کر دیتے
"..... ضرور کرو..... ضرور کرو..... بیسٹ آف لک "

..... ان کی اتنی بار کی بیسٹ آف لک کے باوجود غلام علی نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا
... کھوٹے سکے اور کھوٹے بیٹے کی طرح انہیں یقین تھا کہ یہ آغا بھی ضرور کام آئے گا
... غلام علی کو یقین سا تھا کہ وہ رشتہ داری پر آ ہی جائے گا

...ہوٹل سے یہ لوگ پہلے ان ہی کے پاس گئے
ماریہ نے شوق شوق میں پاکستانی لباس پہنا تھا... سفید شیفون کی قمیض اور سفید ہی
...چوڑی دار پاجامہ..... دوپٹا ہلکا گولڈن تھا اور ستاروں جیسا جھلملا رہا تھا

عدن نے ہاتھ آگے کیا تو اس نے تین انگلیوں سے اس کے ہاتھ کو چھو کر ہائے کا
جواب دیا... دوپٹا جو اس سے سنبھالا نہیں جا رہا تھا... وہ کبھی کندھے سے ڈھلکتا تو کبھی
گردن سے..... وہ اکٹھا کر لے گردن میں چن دیتی 'پھر بھی ذرا سا ہلتی تو وہ ڈھلک کر
...گرنے کو آجاتا... تو وہ اسی مشغلے میں مشغول تھی

عدن ٹھیک آٹھ سال بعد اسے دیکھ رہا تھا.... اور..... اسے ہی دیکھ رہا تھا... وقت کے
ساتھ لوگ بدل جاتے ہیں لیکن کیا وہ وقت کے ساتھ ساتھ اور سے اور خوب صورت
...ہوتے جاتے ہیں... ایک بار خوب صورت پیدا ہونے والے پھر بس کیوں نہیں کرتے
...مصری حسیناؤں کی فرعونیت سی ادا لیے وہ لائق سی ایک طرف بیٹھی تھی

عدن کی بہن شمائل نے اس سے باتیں کرنے کی کوشش کی مگر وہ چند ایک بار ہونٹ
...کھول کر بند کیے بیٹھی رہی 'یہی کام عدن نے کیا تھا اور اس کا جواب بھی یہی ملا تھا

ڈنر کے لیے انتظام لان میں کیا گیا تھا... اس کے پاپا اور ماریہ کے ڈیڈ پہلے سے ہی وہاں
...موجود تھے 'عدن کی ماما' ماریہ کی ماما سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھیں

ڈنر کے لیے وہ باہر جانے لگیں تو ماریہ جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی تھی 'اٹھی تو دوپٹا پھر
... پھسل کر ایرانی قالین پر ڈھیر ہو گیا... عدن ذرا سا جھکا اور دوپٹے کو پکڑ لیا

وہ خود جھک کر اٹھانے والی نہیں تھی 'وہ بنا دوپٹے کے ہی نکل جانے کے ارادے سے
تھی... اتنی نخرے اس نے کبھی انسانوں کے نہیں اٹھائے تھے 'کہاں ایک کپڑے کے
... اٹھاتی

شیفون کے جھلمل کرتے دوپٹے کو اپنے ہاتھ میں لے کر عدن نے ایک کندھے سے
... دوسرے کندھے پر جمایا.... اور دو انگلیوں سے اس کی ٹھوڑی کو چھوا
"آسمان سے اتر کر سیدھی یہیں آرہی ہو؟"

اس نے جیسے سنا ہی نہیں 'قدم بڑھاتی آگے چلنے لگی..... عدن بھی اس کے پیچھے ہی
تھا..... چند قدم آگے چل کر اسے خود سے دو قدم پیچھے محسوس کر کے اس نے گردن
... موڑی

"... ابھی تک ویسے ہی ہو"

عدن نے اپنا جاندار قہقہہ اس کی پشت پر چھوڑا... جب وہ انیس سال کا تھا تو تیسری بار
امریکا ان کے پاس گیا تھا... پہلی بار وہ صرف چھ سال کا تھا دوسری بار صرف نو سال کا
اور تیسری بار میں نئے نئے جوش نت نئے خیالات سے بھرا انیس سالہ عدن تھا... پاپا تو
... آتے جاتے رہتے تھے لیکن وہ صرف تین بار ہی گیا

پاپا نے اس سے بار بار کہا تھا کہ وہ ماریہ سے دوستی کر لے..... اس کے ساتھ گھومے پھرے..... اس کے دوستوں سے لے..... لیکن ماریہ کا ذکر اتنی بار سننے کے باوجود وہ اس بات کے لیے بالکل بھی راضی نہیں تھا... وہ اپنی مرضی سے بولتا تھا 'دوست بناتا تھا اور لڑکی نام کی چیز کو اس نے اب تک صرف زچ ہی کیا تھا... ماریہ کے ساتھ بھی وہ یہی سب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا... لیکن ہوا کچھ یوں کہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے اس نے گھٹنوں تک اسکرٹ 'لانگ شوز اور لمبے بالوں کی پونی ٹیل میں ایک حور اسپورٹس کار میں بیٹھتے دیکھ لی اور کھڑے کھڑے ہی اس نے فیصلہ... کیا کہ وہ صرف اسی سے شادی کرے گا بلکہ ساتھ ہی لے کر جائے گا

دو دن سے لوگ ان کے یہاں تھے لیکن ماریہ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی... اس کی مام... نے بتایا تھا کہ وہ کسی ایجنسی کے ساتھ پیرس ماڈلنگ کے لیے گئی ہے ادھر ادھر گھومنے پھرنے کے لیے جانے کے بجائے وہ سارا دن ماریہ کا گھر میں ہی انتظار کرتا رہا... لچ ہو گیا 'ڈنر ہو گیا' رات گہری ہو گئی لیکن وہ نہیں آئی 'انتظار کرتے کرتے وہ..... کھڑکی کے پاس ہی کرسی پر اونگھنے لگا

کار کے ٹائر چرچرانے کی آواز وہ جاگا جب تک گردن نکال کر دیکھا... اس کی پشت ہی نظر آئی 'چڑ کر عدن بیڈ پر جا سویا' شادی کا ارادہ کر کے وہ اسے اپنی بیوی ہی سمجھ بیٹھا تھا اور

اس کی بیوی اتنی دیر سے گھر آئی تھی 'رات دیر تک جاگئے کے باوجود وہ صبح جلدی اٹھا کہ
...وہ پھر نہ چلی جائے' لیکن وہ دیر تک سوئی رہی... لنچ ٹائم پر ناشتہ کیا

ہائے... "وہ صوفے پر بیٹھی تھی... نامناسب سا لباس پہنا تھا شیشے کی میز پر ٹانگیں"
...رکھیں تمہیں اور ان ہی ٹانگوں کی سیدھ میں کاؤچ پر وہ آکر بیٹھا تھا
"او ہائے!" اس نے ہاتھ آگے کیا... "کیسے ہو..... کب آئے.....؟"
...ایک ہفتے سے یہاں ہوں... "اس نے جیسے شکوہ کیا"

گڈ..... دیکھ لیا امریکا؟ "ہر پاکستانی کو امریکا میں ایسے سوالات سے ہی کیوں نوازا جاتا"
ہے...

"...میں امریکا دیکھنے نہیں آیا"

...تو.....؟ "براؤن بریڈ کا پیس اس نے ادا سے کترا"

...اکیلے کیسے دیکھ لوں..... "اسے نئی ترکیب سوجھی"

...تمہارے مام ڈیڈ بھی تو آئے ہیں... "فریش جوس کا گھونٹ لیا"

"...اگر تم پاکستان آؤ تو میں تمہیں خود سارا پاکستان گھماؤں"

"...وہ ہنسی... جوس کا ایک گھونٹ لیا "پاکستان گھومنا کون چاہتا ہے"

پاکستان سے تو عدن کو کوئی لگاؤ نہیں تھا... بے عزتی اسے اپنی آفر کے ایسے مذاق اڑائے

... جانے پر ہوئی

..... گلاس میز پر رکھ کر وہ اٹھ کر چلی گئی 'عدن منہ دیکھتا رہ گیا

لگے تین دن وہ اس کا منہ دیکھنے کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ رات گئے آتی..... صبح سویرے ہی چلی جاتی... بہانے سے اس نے پوچھا تو مام نے بتایا کہ آج کل ریہرسلز چل رہی ہیں... پتالے کر وہ اسٹوڈیو ہی آ گیا... کسی کمرشل کے لیے ریہرسل کی جا رہی تھی 'سو کے قریب لوگ تھے 'عدن نے دور سے ہی ہاتھ ہلایا..... اسے دیکھ کر وہ صرف مسکرائی... اور اپنا کام کرتی رہی..... ایک بار بھی اس کی طرف نہ دیکھا

عدن لنچ ٹائم کا انتظار کرنے لگا..... لنچ ٹائم آیا..... بیل ہوئی اور وہ ایک لڑکے کے ساتھ ایک طرف چلی گئی... وہ ایک طرف کرسی پر ہی بیٹھا رہ گیا... دوبارہ جب وہ نظر آئی تو لنچ بریک ختم ہو چکا تھا..... درمیان میں اس نے ایک بار اس کی طرف مسکرا کر دیکھا اور ادب کر باہر آ

گیا... لگے دن اس سے ملاقات ہوئی تھی تو جیسے اسے یاد ہی نہیں تھا کہ وہ اسٹوڈیو آیا تھا...

لنچ کے لیے چلیں ماریہ..... "اس سے پہلے کہ وہ پھر نکل جائے اس نے اسے دیکھتے" ... ہی آفر کی

... اس نے صرف ہونٹ سکیرے یعنی نہیں

...ڈنر کے لیے؟" اس بار اس نے سر بھی نفی میں ہلا دیا"
...کیوں؟" غصہ دبا کر وہ بولا... عدن کو انکار کیا جا رہا تھا"
...اس نے کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا
"...میں شوٹنگ پر جا رہی ہوں..... تم چاہو تو ساتھ آ جاؤ"
...وہ جانتا تھا ساتھ لے جا کر اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا
"...اپنے مہمان کے ساتھ تمہیں ایک وقت کا کھانا تو کھانا ہی چاہیے"
تم میرے مہمان نہیں ہو... "اس نے بات ہی ختم کر دی... ماریہ کے ہاتھوں پہلا"
...تھپڑ عدن کے گال پر آ لگا

تمہارا مہمان نہیں ہوں دوست تو بن سکتا ہوں نا؟" تھپڑ کھا کر بھی عدن نے ہمت
...نہیں ہاری
اس نے رد عمل میں ایک ابرو اچکائی اسے دیکھا اور اٹھ کر چلی گئی... چونکہ وہ اسے شادی
کر کے اپنے ساتھ لے جانے کا پکا ارادہ کر ہی چکا تھا سو اسے انگریزی القابات سے نہیں
نواز سکا' خاموشی سے اس کی ادا کو پی گیا' یعنی کہ وہ جانتی ہے کہ وہ کا قدر خوب صورت
...ہے' اسی لیے ایسی ادائیں سیکھ لی ہیں

...چند دنوں بعد وہ اسے لان میں بیٹھی مل گئی
...کیسا رہا شوٹ؟" اس کے پسندیدہ موضوع سے بات شروع کی"

"!ونڈر فل"

...فارغ ہو؟" وہ اپنی بات کی طرف آنے لگا

"...اس نے کچھ دیر سوچا" تقریباً

باہر چلیں....." اس کا جی چاہا کہ اجازت چھوڑے اسے اٹھا کر گاڑی میں بٹھائے اور "نکل جائے

ٹھیک ہے چلو....." وہ اٹھ کھڑی ہوئی... دونوں نے ایک ساتھ سینما میں مووی دیکھی "اور کافی پینے کے لیے ایک اوپن ریسٹورنٹ میں آ گئے

تم ایسے ہی سب کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہو؟" بے حد رومانٹک ماحول میں سنجیدگی سے "کی گئی یہ بات عدن کو اچھی نہیں لگی لیکن وہ اپنا موڈ خراب کرنا نہیں چاہتا تھا... سب کو نہیں صرف تمہیں... عدن نے بہت پیار سے کہا"

اس نے سارس سی لمبی گردن کو ادا سے ہلکا سا خم دیا اور کرسی کی پشت سے لگ کر دائیں ہاتھ کو دائیں گال پر رکھ کر اسے دیکھا... وہ الفاظ سے ہی طنز کرنا نہیں جانتی... تھی

...میں تمہیں کیسا لگتا ہوں.....؟" وہ اصل بات کی طرف آنے لگا

...جیسے تم ہو....." کافی پیتے جواب دیا

...کیسا ہوں میں.....؟" اس کا دل لڑکیوں کی طرح دھڑک رہا تھا

دم کہاں ہے تمہاری.....؟" سر کو ذرا سا جھکا کر پیچھے اس کی طرف دیکھنے کی اداکاری"
...کی 'نئے نئے محبت کے غبارے سے بھرے عدن کے ایک اور چائٹا آکر لگا
کیا مطلب.....؟" یہ سوال اس نے اس لیے کیا کہ شاید وہ مطلب نہ ہو' جو وہ سمجھ"
رہا ہے... اس نے کندھے اچکائے اور کافی کا لگ اٹھا کر منہ سے لگا لیا جیسے سنا ہی
...نہیں' اس نے کچھ پوچھا ہی نہیں

اتنے دنوں میں عدن بہت جوڑ توڑ کر چکا تھا... اگر وہ بے حد خوب صورت تھی تو وہ بھی کم
نہیں تھا... اگر وہ مس یونیورس تھی تو وہ مسٹر پاکستان تو ضرور ہی تھا..... ایک پوائنٹ
یہ ہوا..... دونوں کے والد آپس میں دوست ہیں' دوسرا پوائنٹ..... دونوں اس رشتے پر
خوش ہوں گے تیسرا پوائنٹ اور سب سے اہم پوائنٹ کہ وہ اسے پسند کرتا ہے اور اس سے
...شادی کرے گا امریکیوں کی طرح نہیں کہ چند دنوں میں چھوڑ جائے

امریکا ایسے دھوکے باز معاشرے میں عدن جیسے ہیرے کو تو ہاتھوں ہاتھ لیا جائے
گا..... یہ پوائنٹ زبردست تھا..... بیٹھے بٹھائے اس نے اپنے اندر بے تحاشا خوبیاں
کھوج

لیں..... اور اسے اپنی ذات اعلا و ارفع نظر آنے لگی دنیا کا ہر شخص ماریہ کے لیے بے کار
...اور ناکارہ نظر آنے لگا اور ماریہ اسے اپنی محبت کا دم بھرتی نظر آئی

... تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو... "اس نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا"
"کافی کالگ اس نے سامنے میز پر رکھا اور دونوں ہاتھ پیٹ کی طرف باندھ لیے... "رٹیلی؟"
... اس کی ہمت بندھی اور اثبات میں سر ہلایا

... اتنی اچھی کہ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں... "اپنی طرف سے اس نے دھماکا کیا"
... گڈ!" وہ اسی انداز میں بیٹھی رہی"

تم سے محبت کرتا ہوں ڈیر... "دوبارہ اس لیے کہا کہ اسے اچھی طرح بتادے کہ یہ"
... کوئی عام بات نہیں ہے... ایشیا کے مرد کی محبت بہت بڑی چیز ہے

"... مجھ سے تو ہر دوسرا لڑکا محبت کرتا ہے"

... مجھ میں اور ان میں فرق ہے... "اب وہ دلائل پر اتر آیا"

... کیا فرق ہے؟ "اب وہ دلائل لینا چاہتی تھی"

... میں سچی محبت کرتا ہوں... "اسے صرف یہی بات سمجھ میں آئی کہنے کے لیے"

"سچی محبت کسے کہتے ہیں؟"

... میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں... "اسے یہی جواب مناسب لگا"

"میں تم سے شادی کیوں کروں؟"

... کیونکہ میں تمہارے لیے پرفیکٹ ہوں... "گردن کو اٹھا کر فخر سے کہا"

وہ اتنی زور سے ہنسی کہ آس پاس کی میزوں پر بیٹھے لوگ گردنیں موڑ کر اسے دیکھنے لگے...

آج رات میرے ساتھ چلو گے... میرے فرینڈز نے ایک پارٹی دی ہے... "سارس سی" لمبی گردن تن گئی... اتنی سی بات پر وہ یہ سمجھا کہ وہ اسے اب سب سے ملوانا چاہتی ہے...

.. کیوں نہیں....." اس نے بہت جوش سے حامی بھری "

جس وقت وہ اس کے ساتھ پارٹی میں گیا اس کی آن بان شان کی ہوا نکل گئی... پارٹی اور وہاں موجود لوگ اتنے ہائی فائی اور ہائی فیشن ایبل تھے کہ ان سب میں وہ ٹاٹ کا پیوند ہی لگ رہا تھا... اس نے بھی برانڈڈ چیزیں ہی پہنی ہوئی تھیں... جینز..... سوٹ ہینڈ بینڈ..... جیل گے کانوں سے اوپر کی طرف کھڑے بال چمکتا دمکتا منہ 'ہونٹوں پر بلائڈ پنک لپ اسٹک' یہاں آنے سے پہلے گھنٹہ تو اس نے باتھ روم میں ہی گزارا تھا اگلا ایک گھنٹہ ڈریسنگ روم میں..... پھر..... پھر یہ سب ہو گیا؟

وہ سب وہاں ہالی ووڈ کی فلموں کے ہیرو 'ہیروئن لگ رہے تھے... خود کو مسٹر پاکستان ... سمجھنے والا صرف "مسٹر" بھی نہیں لگ رہا تھا

جس پہلے لڑکے سے ماریہ نے اسے ملوایا اس نے پہلے رنگ کے اسکن ٹائٹ پینٹ پہن

رکھی تھی... سفید ململ کی طرز کے کپڑے کی شرٹ جو پیچھے گھٹنوں سے اوپر تھی اور آگے... سے پیٹ تک..... اور جب وہ حرکت کرتا تو وہ ذرا سا پیٹ سے اوپر اٹھ جاتی

ہیئر اسٹائل فنی تھا... شوز سرخ تھے... گلے میں رسیاں سی پہن رکھی تھیں... اس سب اٹلے پلٹے میں وہ بے حد خوب صورت لگ رہا تھا... ہر لڑکی 'لڑکا اپنی جگہ ہر ایک الگ برانڈ بنا گھوم رہا تھا... سب کے اسٹائلز مختلف تھے... کچھ کے عجیب تھے... کچھ کے عجیب تر اور اس سب میں ایک ہی چیز مشترک تھی کہ وہ سب نیلی 'سبز' بھوری آنکھوں والے..... ایک سے بڑھ کر ایک شان دار لگ رہے تھے

... اس کے چہرے پر در آنے والے تاثرات کو ماریہ نے طنزیہ نظروں سے دیکھا 'جیسے پوچھا "کیا واقعی تم میرے لیے پرفیکٹ ہو؟"

"... اس نے بھی اس کی نظریں پڑھ لیں... "سیکھ جاؤں گا یہ سب بھی

کچھ دیر تو ماریہ اس کے ساتھ رہی... پھر غائب ہو گئی... وہ اکیلا ہی ادھر ادھر اٹھتا بیٹھتا رہا... پارٹی فائیو اسٹار ہوٹل کی چھت پر تھی... کچھ ہی دیر میں تمام روشنیاں گل کر دی گئیں... خوب ہوا ہوئی... آسمان پر فائر ورکس سے پہلے پھول بنے... پھر دس سے الٹی... گنتی لکھی جانے لگی

... نائن..... لیٹ..... سیون... "سب یک زبان کان پھاڑنے لگے"

سکس..... فائیو..... فور... "ہر نمبر الگ رنگ سے آسمان پر جگمگاتا اور پھر پھیل کر"

...معدوم ہو جاتا

"...تمہری..... ٹو..... ون"

اف! اتنا شور... "عدن نے کانوں میں انگلیاں دے لیں... "ون" کے ساتھ ہی ڈانس "فلور کی لائٹس روشن ہوئیں... صرف وہ ڈانس فلور سے ذرا ہی دور تھا... اس کا فلور مختلف روشنیوں سے جل بجھ رہا تھا اور فلور کے عین اوپر لگا بڑا گلوب روشن ہو گیا... وہاں دس جوڑے کھڑے تھے... وہ مختلف پوزیشنوں میں پوز بنائے جاد کھڑے تھے... لڑکیوں نے گھٹنوں تک اونچی فراک پہن رکھی تھی... اونچی ٹیل اور ہیل بہت اونچی تھیں... فلور کی لائٹس روشن ہوتے ہی شور کچھ دیر کو تمہا... میوزک بجنا شروع ہوا... میوزک کے بجتے ہی... ایک ایک کر کے ہر جوڑے نے اپنا اپنا جاد پوز توڑا اور ناچنا شروع کر دیا

اوہ! "عدن کا منہ کھل گیا... چوڑے بڑے گول فلور پر اس کی نظر ماریہ پر پڑی... وہ "جس لڑکے کے ساتھ تھی" اس کی شخصیت کے سحر کے سامنے وہ خود مدہم پڑ گئی... تھی

دو گھنٹے تک اس فلور پر ڈانس ہوتا رہا... ہارنے والے ساتھ ساتھ نکلتے رہے... دس سے چھ اور چھ سے چار رہ گئے... تیسرے نمبر پر ماریہ بھی باہر آ گئی... اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور وہ پسینے سے گیلی کو رہی تھی... دونوں نے اتنے کمال کا ڈانس کیا تھا کہ عدن حسد سے جل کر خاک ہو گیا... یہ امریکی ہر کام میں اتنے آگے کیوں ہوتے ہیں اور اتنے

....باکمال

تھوڑے سے وقفے کے بعد ریکس نے ڈانس فلور ہر مون واک کی اور مون واک کرتے وہ مائیکل جیکسن کا باپ لگ رہا

تھا... ایک طرف کھڑی ماریہ جوش سے "ہاؤ" "واؤ" کرتی

'رہی... اگر عدن اس سے اتنا حسد نہ کر رہا ہوتا تو وہ بھی تالی مارتا اور "واؤ" "واؤ" ضرور کرتا... اس کے ایسے شان دار بے عیب ڈانس پیش کرنے پر

عدن کو اس کا جواب مل گیا تھا.. وہ اسی لیے اسے پارٹی میں لائی تھی... اب اگر مذاق میں ہی سہی 'وہ دونوں کا ڈانس مقابلہ کروا لیتی تو اب عدن کا ڈانس دیکھ کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے... بہت کھرے اور کمال انداز سے ماریہ نے اسے جواب دیا تھا... امریکن ہیرو کے سامنے تو وہ زیرو ہی تھا نا' اپنے گروپ میں وہ بے شک کمال تھا چند مہینے وہ ماریہ کے عشق میں گھلتا رہا... کبھی طیش میں آ جاتا کہ ماریہ کو ضرور مزا چکھائے گا... یہ اس کی پہلی بھرپور بے عزتی تھی 'جو کسی نے کی تھی... خاص کر کسی... لڑکی نے... وہ بھولا تو نہیں' لیکن یاد کر کے تکلیف بھی ہوتی... جب پایا پوچھتے... ماریہ کو فون کیا... ہائے ہیلو کیا اس سے؟ "تو وہ غصے میں آ جاتا"

پھر وہ کبھی امریکا نہیں گیا... پایا ہی اسے لے کر جاتے

تھے... دو سال بعد جب وہ جانے گئے اور اسے بھی ساتھ لے جانا چاہا تو اس نے صاف

انکار کر دیا... پھر اگلے چکروں میں انہیں بھی اندازہ ہو گیا کہ ماریہ نامی چیز ان کے ہاتھ آنے والی نہیں اور اب یہ ماریہ نامی چیز ان کے گھر آئی تھی مہمان بن کر..... ہمیشہ کی طرح کم گو تھی... اپنے آپ میں ہی تھی... لان میں ڈنر کے دوران اس کے ڈیڈ ہی اس کی پلیٹ بھرتے رہے... منہ اس کے کان کے پاس لے جا کر کچھ کہتے تو وہ مسکرانے لگتی... عدن کو محسوس ہوا کہ وہ کسی وجہ سے پریشان ہے... اس کے انداز سے دھماکہ خیزی غائب تھی... وہ جو اسے اپنے انسان اور ماریہ ہونے پر فخر تھا... آج وہ فخر اس کی ذات میں سے نہیں جھلک رہا تھا... اسے فخر تھا کہ اس کی مام ازبکستان کی ہیں اور وہ... ازبک بیوٹی ہے

...کتنی بار سرجری کروا چکی ہو؟" اس نے موقع ملتے ہی اس کے کان میں سرگوشی کی "اس نے سوالیہ انداز لیے دیکھا "اب تو شاہکار بن چکی ہو"

ایک دم مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیلی اور یہ پہلی مسکراہٹ تھی جس میں طنز اور... تمسخر نہیں تھا

...فلرٹ کر رہے ہو؟" آنکھیں ترچھی کیں

آٹھ سال پہلے ایسا صدمہ ملا تھا کہ اس قابل بھی نہ

رہا... "ماریہ کی آنکھوں میں سوچ سی در آئی... جیسے وہ یاد کرنا چاہ رہی تھی کہ اس نے کیا... کیا تھا

"تو وہ صدمہ تھا؟"

... صدمے سے بڑھ کر.... "اسے دیکھتے ہی سب کچھ عدن کی زبان سے نکلتا ہی چلا گیا"
... اس نے خود کو نہیں روکا

ماضی کا ہی سہی ریکارڈ تو خراب نہیں ہونے دینا چاہیے... ایک بار وہ اس میں مبتلا ہوا
... تھا... ایک بار تو ماریہ کو بھی اس میں مبتلا ہونا چاہیے تھا
"اوکے..... میں جاننا چاہوں گی 'کیا تھا وہ؟"

بتانے کے لیے تو مجھے ساری عمر چاہیے..... ہے تمہارے پاس اتنا وقت؟ ساتھ ساتھ"
"...بتاتا جاؤں گا

وہ اتنی زور سے ہنسی کہ گردن موڑ کر اس کی مام اور ڈیڈ نے اسے دیکھا اور یہی کام عدن
کے ماما' پاپا نے کیا... غلام علی کی آنکھیں چمکنے لگیں... منظر بے حد حسین لگا انہیں اور
... اس منظر سے بنتا پس منظر بھی

کمال ہو جائے گا... "دل میں سوچا... "کمال ہی ہو جائے"
"..."

ڈنر کے بعد ان کے اصرار کے باوجود وہ ان کے گھر نہیں

رکے... اگلے دن عدن ہوٹل چلا گیا... ماریہ کو لے کر مختلف جگہیں گھمائی اور وہ ساتھ ساتھ رہی... ہنس بھی دیتی تھی... بول بھی لیتی تھی... چند دن وہ اسے ایسے ہی لیے گھومتا رہا... دو بار اس کے مام ڈیڈ پھر ان کے گھر آ گئے... عدن سے بھی لمبی باتیں... کہیں... ادھر ادھر کے کئی سوال پوچھے

"اب آگے کیا کرو گے؟" انداز ایسا تھا کہ کتنے پانی میں ہو میاں؟

"... اپنا اسپتال بناؤں گا... اسی کے لیے پلاننگ کر رہا ہوں"

"سرجن نہیں بننا؟"

"... اس کے بارے میں چند سال بعد سوچوں گا"

یعنی ابھی پیسے بنانا چاہتے ہو... اپنے باپ پر گئے ہو... "عدن کو برا تو لگا... لیکن ان"

... کے مقام (دولت کے مقام) کو دیکھ کر خاموش ہی رہا

"شادی کے لیے کیا پلاننگ کی ہے؟"

... کوئی نہ کوئی تو مجھے پسند کر ہی لے گا... "بہت بھونڈے انداز سے انکساری دکھائی گئی"

... تمہاری بھی کوئی پسند ہو گی؟" سگار کو منہ میں لیا اور تیز نظروں سے اسے دیکھا

جو تھی 'اسے بتا دیا تھا... "آنکھوں کا زاویہ ذرا دور بیٹھی ماریہ کی طرف موڑا... وہ دونوں"

... اردو میں بات کر رہے تھے اور ماریہ اردو بہت کم سمجھتی تھی

انہوں نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا اور کمال انداز سے نظریں واپس موڑیں کہ وہ جان
... نہ سکے کہ وہ اس کی نظر کے تعاقب میں گئے ہیں

کالج کے زمانے میں تمہارے باپ کے بہت معاشقے چلے

"... تھے..." اتنا کہہ کر وہ جناتی قہقہہ لگا کر ہنسے

اپنے بارے میں بتاؤ! کیا کیا کالج میں؟" اتنا کہتے انداز سرگوشی جیسا ہو گیا... جیسے

... دو دوست آپس میں بیٹھ کر رازداری کی باتیں کرتے ہیں

عدن کو اندازہ ہو گیا کہ اس انسان نے امریکا میں اسٹورز کی چین کیسے بنالی... نظر کی نظر

... پر تھی ان کی

... چلو! جوانی میں سب چلتا ہے... کیا خیال ہے؟" بہت عقل والے انسان تھے

... سیدھی طرح بات بھی نہیں کر رہے تھے اور خود سارے اشارے اکٹھے کر رہے تھے

اس نے ناچار سر ہلا دیا... ماریہ سے متعلق اشاروں میں بھی ابھی کوئی بات نہیں کی تھی

... اور خود سارے اشارے اکٹھے کر رہے تھے

تمہاری ایک بات مجھے پسند ہے... تم میں تحمل بہت ہے... میری اور غلام علی کی

بہت بار لڑائی ہوئی... لڑائی بھی

کیا... صرف میں ہی لڑا... لیکن غلام علی نے جی جان سے دوستی نبھائی..." پھر جناتی

"... قہقہہ بلند ہوا... "وہی تحمل مجھے تم میں نظر آ رہا ہے

... نہ جانے یہ تعریف کا کون سا انداز تھا... عدن خوش نہیں ہو سکا
... اس رات وہ واپس گئے تو غلام علی نے عدن کو بڑھ کر سینے سے لگا لیا

"... ڈیر سن..... مبارک ہو"

... وہ سمجھا ہی نہیں

تم نے کیا جادو کیا ہے آغا پر؟ وہ خود کہہ گیا ہے تمہارے اور ماریہ کے لیے... مجھے امید
تو تھی، لیکن اس طرح کی بہت سی امیدیں وہ دلائے رکھتا ہے... بہت بار میں نے اسے
اپنا پارٹنر بننے کے لیے کہا... لیکن بنا نہیں... اس بار..... مجھے تو یقین نہیں آ رہا
"..... کہہ رہا تھا امریکا میں ہی اسپتال بن جائے گا

جو کچھ ہو رہا تھا، وہ عدن کے سامنے ہی تھا... لیکن اس اچانک خبر پر وہ بوکھلا گیا... وہ
جانتا تھا کہ ماریہ کبھی نہیں مانے گی... اب وہ کیسے مان گئی، کس وجہ سے؟
".... ہو سکتا ہے انہوں نے ماریہ سے نہ پوچھا ہو"

... ایسا ہو ہی نہیں سکتا... آغا کچے کام کرتا ہی نہیں ہے"

عدن بہت سی کیفیات کا ایک دم شکار ہوا... پہلی کیفیت حیرانی کی تھی... خود پر
حیرانی... اسے معلوم ہوا کہ وہ تو ماریہ کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا اور اتنے سال وہ ماریہ کو
ہی دوسری لڑکیوں میں ڈھونڈتا رہا ہے... وہی اس کی پہلی پسند اور محبت تھی... تھوڑی
بگڑی ہوئی تھی... لیکن ٹھیک ہو جائے گی... اس کے عورتوں کے لیے مقرر کیے گئے

معیار سے ذرا آگے پیچھے تھی... لیکن اتنا تو چل ہی جاتا ہے اور پھر اس سے زیادہ نادر موقع کہاں لے گا ماریہ کو اپنے آگے پیچھے گھمانے کا اس سے بدلہ لینے کا اسے اپنی محبت میں... مبتلا کرنے کا شوہر بن کر اسے ہرانے کا

دوسری کیفیت میں اسے افق یاد آئی... آج کل وہ اس سے بات نہیں کر رہا تھا... ایک آدھ میسج بھیج دیتا تھا... افق سے متعلق کیفیت بہت عجیب تھی... اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ افق دراصل ماریہ کا ہی نعم البدل تھی... ماریہ جتنی ہی حسین لیکن افق صرف حسین تھی... ماریہ سب کچھ تھی... ماریہ تو اتنا کچھ تھی کہ وہ اس کے سامنے خود کو بونا سمجھتا تھا... ماریہ ہی اس کی ٹکر کی لڑکی تھی... ایک ایسی لڑکی 'جائے دھکا دے کر یہ نہ کہا جاسکے کہ "جاؤ! مجھے تم سے بات نہیں کرنی..." جس کا فون نہ اٹھایا جائے... ایک... ایسی لڑکی نہیں جو روتی ہے 'رلاتی ہے

کھڑے کھڑے عدن 'ماریہ اور افق کو اوپر نیچے کر رہا تھا... اس نے سوچا کہ زندگی کا مزہ ایک ایسی ہی لڑکی کے ساتھ ہے 'جو غلطی بھی کرے... ناراض بھی خود ہی ہو جائے اور... کان پکڑ کر "سوری" بھی کہلوائے... ایسے نہیں کہ وہ خود ہاتھ جوڑ جوڑ کر معافی مانگے عدن بہت ذہین تھا... ایسے ہی نہیں وہ دو دن میں ایک کتاب ہضم کر کے ٹاپ کر جاتا تھا... تبدیلی کو پسند کرتا تھا... خاص کر کسی کو جواب دہ نہیں تھا... اس نے بہت سی لڑکیوں سے دوستی کی تھی اور سب ہی اچھی تھیں... لیکن افق ان سب میں اچھی تھی اور

اچھے لوگ اچھی زندگی کے ضامن نہیں ہوتے... وہ اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ برے لوگ انہیں روند کر ان کی لاشوں پر اپنے محل بنا لیتے ہیں... تو ایسے روندے جانے والوں کے... ساتھ کون زندگی گزارے

غلام علی غلام نے ٹھیک کہا تھا کہ وہ اس کا باپ ہے... وہ اپنا باپ خود نہیں ہے... وہ اپنے خون کو جانتے تھے... جس محبت 'محبت کی رٹ اس نے لگائی تھی... ایسی رٹ تو وہ آئندہ زندگی میں بھی بہت بار لگائے گا... محبت تو اسے بہت بار ہوگی... ہر محبت کو وہ حاصل کرنا چاہے گا اور ہر محبت کو بھول بھی جائے گا... یہ محبتیں ساحل پر قدموں کے نشانات سے بھی کم وقتی اور کمتر ہوتی ہیں... بظاہر پاؤں ریت میں بری طرح سے دھنس کر پورا مکمل نشان بناتے ہیں... اور..... اور سمندر کی ایک معمولی لہر اس معمولی... نشان کو اس کی اوقات دکھا جاتی ہے

وہ ماریہ کو ڈنر کے لیے لے گیا اور جس وقت وہ ماریہ کو انگوٹھی پہنا رہا تھا... ٹھیک اسی.. وقت افق روتی ہوئی گھر سے باہر لپکی

بھابھی جی! "دھاڑ سے ان کا دروازہ کھول کر وہ چلائی... وہ سب رات کا کھانا کھا رہے" تھے...

بھابھی جی!...! اماں..... "ننگے پاؤں بنا دوپٹے کے وہ کھڑی تھی... وہ سب فوراً"

اٹھے... اس کے ساتھ لپکے... اماں کچن میں چوٹے کے پاس بے ہوش پڑی تھیں... افق
... زار و قطار رو رہی تھی

.....

بھابھی کے ساتھ جا کر اماں نے سرکاری اسپتال سے ٹیسٹ کروائے تھے ٹیسٹ ٹھیک
نہیں تھے یا انہیں کرنے اور پڑھنے والے ڈاکٹر... سرکاری اسپتال سے ہی انہیں دوائیں
بھی مل گئیں... وہ کھاتی رہیں... درد پھر بھی ٹھیک نہیں ہوا... جیسے تیسے اسکول چلی
جائیں... آکر سو جائیں... نہ ظاہر کرتیں... نہ ہی بتائیں کہ کتنا درد ہے... بس دوا کھا
... لیتیں... درد کو چھپائے رکھتیں

ابھی ٹھیک ہو جائے گا... ابھی ہو جائے گا... "کرتے کرتے انہیں باورچی خانے"
میں چوٹے کے پاس پہلا ہارٹ اٹیک ہوا... انہیں اٹھا کر اسپتال لے جانے تک دوسرا
ہوا... جمال اور اسد پریس گئے تھے... افق ہاتھ پیر مسلتی رہی... بھابھی گود میں سر رکھے
... بیٹھی رہیں... جھاگ سی ان کے منہ سے نکلنے لگی... بے جان سی ہو گئیں

... اماں...! "وہ پاگلوں کی طرح انہیں پکار رہی تھی"

اور اس وقت اسے معلوم ہوا کہ دنیا میں آگ کیسے لگتی

... ہے... جسم سے جان کیسے نکلتی ہے... بے سہارا رہ جانے کا اصل مطلب کیا ہے

... قیامت کے کہتے ہیں

ایمرجنسی میں تیسرا اٹیک ہونے سے ڈاکٹرز نے انہیں بچا لیا... بھابھی کے شوہر اور ان کے سر ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ادھر ادھر بھاگ دوڑ کرتے رہے... وہ بچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی... بھابھی خود حالات کے پیش نظر بری خبر کے لیے تیار بیٹھی... تمہیں

... دو دن اماں ایمرجنسی میں رہیں... ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر کھری کھری سنا رہا تھا جب مرنے کے قریب ہوتے ہیں تو لے آتے ہیں... تیسرے اٹیک سے کیسے ہم نے " بچایا ہے... ہم ہی جانتے ہیں... ابھی بھی ان کی حالت بہت پیچیدہ ہے... نہ معلوم کن... ڈاکٹروں کے پاس ان کا علاج ہوتا رہا ہے

بھابھی اور ان کے شوہر سر جھکائے سنتے رہے... ماموں کو فون کر دیا تھا... وہ ایک ' دو دن میں آنے کا کہہ رہے تھے... چچا دو گھنٹے گزار چکے تھے... اکلوتی چھو بھی ملتان میں رہتی تھیں... فون کر کے انہوں نے بھی حال چال پوچھ لیا تھا... جمال اور اسد کو بھابھی نے ناشتا کرا دیا اور اس کے لیے بھی بنا کر ان کے ہاتھ اسپتال بھیج دیا... دوپہر کے بعد بھابھی بھی آجائیں... شام کو ان کے شوہر آ جاتے... ڈاکٹر سے بات کرتے ضروری دوائیاں لا دیتے... اسد اور جمال کے پریس کے مالک نے پیسوں سے کچھ امداد کی تھی... وہی پیسے استعمال میں آ رہے تھے... تین دن سے وہ بہن ' بھائی سہمے سہمے آنے والے وقت سے ڈرتے رہے کہ اب کیا ہو..... اب کیا ہو جائے... ان کی پیاری

صورتیں مرجھا گئیں... ان کی اما۔ ایمر جنسی میں تمہیں... زندگی اور موت کے
...درمیان... زندگی کو جھیلنے کے لیے وہ تین اکیلے تھے... کم تھے

اسد اور جمال اپنی ماں کی ہمت اور حوصلے کے سکھائے سارے سبق بھول گئے اور افق
...کے سینے سے لگ کر خوب روئے... بار بار اس سے پوچھتے
"اماں ٹھیک ہو جائیں گی نا..... باجی! بتاؤ نا' کب ٹھیک ہوں گی؟"

باجی خود سر ہلا کر روتی رہتی... ان تین دنوں میں اس نے بار بار اپنے سر پر آسمان گرتے
دیکھا... خود کو بھرے بازار میں بے یار و مددگار کھڑے دیکھا... جنگل میں گم ہوتے
دیکھا... اس پر دکھ کا ہر احساس ہو کر گزرا... ہر احساس نے اسے پٹخ پٹخ مارا... ڈر کے
مارے اس کا اپنا دم نکل گیا... اس نے دل سے یہ خواہش کی کہ کاش! اپنی ماں کی
جگہ پر وہ ہوتی... تین دن اور تین راتیں وہ احساسات کے لمبے لمبے سفروں سے ہو کر
آئی... دعائیں مانگتی رہی... گڑگڑاتی
...رہی

آس پاس کے چند دور و نزدیک کے رشتے دار آ کر دیکھ کر چلے گئے... اماں کے اسکول کی
پرنسپل آئیں... اسٹاف آیا... ان سب کے اس طرح آنے پر افق اور ڈر گئی... تین دن
بعد اماں کو وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا... ایک ہفتے بعد وہ گھر آ گئیں... ان سمیت گھر میں
...سب کو چپ لگ گئی

ماموں فیصل آباد سے ایک اور بار ہو کر چلے گئے... اس کا جی چاہا کہ ماموں کے قدموں
...میں گر جائے

خدارا ہماری مدد کیجئے... ڈاکٹر نے اتنی خطرناک باتیں کی ہیں اور نہیں تو آپ زیادہ پڑھے"
لکھے ہیں... چل کر ڈاکٹر کی بات اچھی طرح سے سمجھ لیں... وہ تو نہ جانے کیا کیا کہہ
"رہے ہیں... کیا واقعی سچ کہہ رہے ہیں؟

اتنے سوال تھے افق کے پاس... اس نے چند ایک پوچھے... ماموں نے اسے اچھے سے
...تسلی دے دی

.....

"کچھ بنا افق؟"

...اس نے نفی میں سر ہلایا... سر پھر گھٹنوں میں دے لیا

"ماموں کیا کہتے ہیں؟"

وہ کہتے ہیں... علاج سے اچھا پرہیز ہے... اچھی خوراک کھائیں... دوا لیں... ورزش"

کریں... ڈاکٹروں کی تو عادت ہوتی ہے بکواس کرنے کی... "وہ رٹے ہوئے انداز میں

بولی...

"...اور چچا.....؟ انہیں بلاؤ یہاں"

انہوں نے کہا کہ پیسوں کا انتظام ہو جائے تو میں انہیں یہاں بلا لوں... وہ ان کے"

"...ساتھ چلے جائیں گے

اب کیا ہو گا افق؟" وہ بے چاری بہت گھبرائی اور پریشان تھیں... افق کی ماں 'اپنی'

...منہ بولی خالہ کے لیے

...افق ان کی طرف دیکھ کر رہ گئی... پھر رونے لگی

"...بھابھی جی! کچھ کر دیں... میری اماں کو... کچھ ہو نہ جائے"

بھابھی بے چاری خود سفید پوش گھرانے سے تھیں... اس سب کے دوران ان کے بھی

چند ہزار لگ گئے تھے... مزید اور بھی چند ہزار ہی دے سکتی تھیں... انہوں نے ہی

اسلام آباد بات کی... وہ وہاں سی ایم ایچ میں ملازم تھا... اس نے اپنے بی ہاف پر

تھوڑے بہت ڈسکاؤنٹ کی بات کی... لیکن اس سب پر بھی انہیں بائی پاس سرجری

کے لیے کافی پیسے چاہیے تھے... ڈاکٹر نے صاف صاف کہا تھا کہ اگر مریض کو مارنا ہے تو

انتظار کرو... چند ماہ ہی لگیں گے... اگر زندگی چاہتے ہو تو فوراً بائی پاس کروا لو... یہ بات

بھابھی کے شوہر نے اپنے گھر بلا کر کی تھی... رپورٹس ان کے پاس تھیں... انہوں نے

اسلام آباد اپنے سالے سے بھی بات کر لی تھی... وہ جتنی مدد کر سکتا تھا... کرنے کے

...لیے تیار تھا... اپنے گھر رکھنے 'خدمت کرنے' باقی بھاگ دوڑ کرنے کے لیے تیار تھا

...باقی مسئلہ صرف پیسہ تھا... اسکول کی میڈم اور اسٹاف پہلے ہی پندرہ ہزار دے چکے تھے

اماں کا علاج ایک نیم سرکاری اسپتال سے ہوا تھا... بہت سے اخراجات انہیں خود

اٹھانے پڑے تھے... اسد اور جمال بیس ہزار اور لے آئے تھے اپنے استاد سے... ان کے خود کے پاس تو صرف تین ہزار روپے تھے... اب کوئی ایسا شخص نہیں بچا تھا جس سے وہ... پیسے لے سکتے تھے

افق اسکول کی میڈم کے پاس ہی گئی... انہوں نے دس ہزار اور سے دیے تھے... جو مدد کرنے والے تھے... وہ پیچھے نہیں ہٹ رہے تھے... لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ان کی اپنی چادریں محدود تھیں اور جن کی محدود نہیں تھیں وہ مدد کرنے والے نہیں تھے... ان کے پاس سونے کے نام پر ایک چھلا بھی نہیں تھا کہ جسے بیچ دیتے... گھر کا محدود سامان تھا... محدود تعلقات تھے اور بس..... اماں بستر کی ہو کر رہ گئیں...

ایک ایک روپیہ بچانے کے لیے وہ تین بہن 'بھائی ایک ہی وقت کی روٹی پر آ گئے... وہ بھوکے بھی رہ سکتے تھے... انہیں اپنی جان سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا... پیٹ تو بالکل بھی نہیں تھا... اماں کے لیے ڈاکٹر نے ایک چارٹ دیا تھا... خوراک کا..... انہیں ہر... صورت وہی دینا تھا

رات گئے اماں سو جاتیں تو تینوں بہن 'بھائی باورچی خانہ بھی بیٹھ کر چپکے چپکے باتیں... کرتے

افق باجی! کچھ کرو نا...؟ جمال کو ڈاکٹر کی بات پر بڑا یقین تھا... اس نے چند مہینے "
... ہی کہا ہے تو ایسا ہی ہو گا

محبت اور پناہ کے نام کے اکلوتے سہارے کے بارے میں اگر کوئی ایسی پیش گوئی کر
دے تو کیا ہوتا ہے... بہت کچھ ہوتا ہے... بس وہ نظر نہیں آتا... جن پر سے ہو کر گزرنا
... ہے... انہیں ہی معلوم ہوتا ہے

... میں دعا کرتی ہوں... "تسلی کے نام پر اس کے بس یہی الفاظ تھے"
... وہ تو میں بھی کرتا ہوں... "اسد بولا"

وہ تینوں ایسے نظر آتے تھے... جیسے تینوں کا بالٹی
... بالٹی بھر خون نکال کر بہا دیا گیا ہو
"..... جاؤ! سو جاؤ تم"

مجھے ڈر لگتا ہے افق باجی! "انارکلی کی سنسان سڑکوں اور گلیوں سے رات گئے اکیلے"
... آنے والے کو اب ڈر لگ رہا تھا
... مجھے بھی لگتا ہے... "جمال بھی بولا"
... مجھے بھی..... "افق نے سوچا..... بولی نہیں"

وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے... اب وہ بار بار اٹھ کر دیکھیں گے کہ ان کی سانسیں چل
رہی ہیں نا... وہ کچن میں ہی چوکی پر بیٹھی رہ گئی... فون اس کی گود میں تھا... اس نے

عدن کا نمبر پھر سے ملایا... فون بند جا رہا تھا... جب اماں ایمر جنسی میں تھیں تو تین دن بعد اس نے فون کیا تھا... فون تب بھی بند ہی ملا تھا... فون اس سے ایک ہفتہ پہلے سے ہی بند مل رہا تھا... اس سے پہلے اس کے ایک 'دو میسجز آگئے تھے... اس نے بتایا تھا کہ "وہ آج کل بہت مصروف ہے اور نہ..." جانے کب تک فارغ ہو... وہ خود رابطہ کرے گا

جس وقت افق باورچی خانے میں بیٹھی تھی... اس وقت تک وہ اپنے نکاح سے فارغ ہو چکا تھا... اس کی چند دوسری دوست لڑکیوں تک اس کی شادی کی خبر پہنچی تو وہ اسے فون پر فون کرنے لگیں... یہ وہ چند لڑکیاں تھیں... جن کا خیال تھا کہ وہ ان سے شادی کرے گا... وہ اسے اپنی فیملی سے بھی ملوا چکی تھیں... عدن کے پاس ایک پرسنل نمبر بھی تھا 'جو صرف فیملی اور چند قریبی دوستوں کے لیے ہی تھا... دوسرے نمبر پر اس کے ہر طرح کے رابطے تھے... لیکن کسی نہ کسی طرح ان لڑکیوں نے پرسنل نمبر تک بھی... رسائی حاصل کر ہی لی

ان کے نمبر حاصل کرتے ہی اس نے پرسنل سم کو جس سے وہ افق سے بات کیا کرتا تھا... اپنے کمرے کے ہاتھ روم کے فلیش میں بہا دیا... وہ نیا اکلوتا نمبر استعمال کرنے لگا... پہلے اس نے ایک بار سوچا کہ وہ افق کو فون کرے اور اسے بتائے کہ اس کے پاپا

نہیں مان رہے... بہت بیمار ہو گئے ہیں اور ان کی صحت کی خاطر وہ ان کی پسند سے... شادی کر رہا ہے

پھر اس نے اس خیال کو عملی جامہ نہیں پہنایا... ایک تو اس کے پاس وقت نہیں تھا... دوسرا افق کے لیے تو بالکل نہیں تھا اور پھر اس نے افق کے ساتھ کیا ہی کیا تھا؟ ہاتھ تک تو کبھی اسے لگایا نہیں تھا... صرف بات ہی کی تھی... نا... نہ کبھی ڈیٹ پر لے کر گیا

یہ سب سوچتے اس کے اندر کہیں ایک ہلکی سی خلش ضرور تھی... بے جد... معمولی... اور یہ معمولی سی خلش بھی دلن بنی ماریہ کو دیکھ کر جاتی رہی

شادی کے دوسرے ہی دن وہ لوگ دبئی آ گئے... اتنی سی بات تھی... اس سب میں نہ کوئی نقصان ہوا' نہ ہی گھاٹا... جب ہم کسی ایک چیز سے دور ہوتے ہیں تو کسی دوسری چیز کے قریب ہو ہی جاتے ہیں... یقین جانے یہ فلسفہ بالکل سچا ہے... جیسے رات کے... بعد دن کا آنا... یہ فلسفہ عدن جیسے لوگوں کے لیے ہے... ان ہی پر صادق آتا ہے

.....

افق کے پاس اب کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں بچا تھا' جس کے پاس جا کر وہ پیسے لے... آتی... مدد اور سہارے کے نام پر اس کے پاس ایک ہی انسان تھا

"...اماں"

اسپتال سے آئے اماں کو تین ہفتے گزر گئے تھے... ان کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی تھی... سفید رنگ پیلا ہو گیا تھا... اس دوران وہ ایک بار پھر چیک اپ کے لیے گئی تھیں... ڈاکٹر نے پرانی ہی بات کی افق سے... افق کا منہ لٹک گیا

سرکاری اسپتال والوں نے تو پہلے ہی اماں کو مار دیا تھا "سب ٹھیک ہے..... سب ٹھیک ہے..." کہہ کہہ کر وہ نہ درد کو پکڑ سکے... نہ ہی مرض کو..... اب وہ کیا کریں گے... اس کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا... افق پاگلوں کی طرح اماں کو فون کرتی رہتی تھی میسج لکھتی... لیکن کوئی جواب نہ آیا... وہ خود اتنی پریشان تھی کہ اس نے سوچا ہی نہیں... کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے... اس کا فون اتنے دنوں سے کیوں بند ہے

چوتھے ہفتے اماں کے سینے میں درد اٹھا... بھابھی کے ساتھ حواس باختہ وہ ڈاکٹر کے پاس... بھاگے... وہ دونوں کی شکل دیکھ کر رہ گیا... جیسے کہہ رہا ہو... "اب بھگتو

رات بھر اماں درد کو برداشت کرتی رہیں... آہ نہیں کر رہی تھیں... لیکن ان کا وجود بتا رہا تھا کہ ان کے اندر کیا چل رہا ہے... وہ تینوں دم سادھے ان کے پاس بیٹھے تھے... اسد اور جمال ان کی ٹانگیں دبا رہے تھے... افق کبھی ہاتھ سہلاتی 'کبھی سینہ..... رات ان... سب نے سولی پر گزاری

صبح ہوتے ہی افق بڑی سی چادر میں لپٹ کر ڈمی ایچ اے آ گئی... یہ خیال اسے پہلے بھی آیا تھا... لیکن چاہ کر بھی وہ جانہ سکی... ہر روز یہی سوچتی آج تو امان ضرور ہی فون... کرے گا

آج آج کرتے کئی ہفتے گزر گئے... اس کے گھر سے اس کے بارے میں معلوم ہو سکتا تھا... کوئی دوست مل جائے گا... ورنہ کوئی ملازم تو ضرور ہی ہو گا... کوئی پیغام دے سکتی ہے وہ انہیں... رکشہ کروا کر وہ عین اس کے گھر کے باہر کی... بیل دی... چھوٹا... دروازہ کھولا گیا

اسلام علیکم جی..... وہ امان ہے؟ "چوکیدار کی بڑی بڑی مونچھیں دیکھ کر وہ گھبرا" گئی

"امان..... اس نے سوچا....." گورا صاحب.....؟"
"گورا تو وہ بہت تھا... افق نے سر ہلا دیا... "وہ ہیں؟"
"... نہیں"

"کہاں ہیں وہ.....؟"

وہ صاب لوگ ہیں... نہ ہمیں بتاتے ہیں... نہ ہم پوچھتے"
... ہیں... "خان نے غصہ نہیں کیا" لیکن چڑ گیا

"... ان کا کوئی فون نمبر ہو تو مجھے دے دیں جی! میں بہت پریشان ہوں"

اتنا کہتے اس کی آواز بھینگ گئی اور اس کے ساتھ ہی پورچ میں تھوڑا سا شور ہوا... چوکیدار نے جھٹ بڑھ کر گیٹ کھول دیا... طویل پورچ سے ایک کار آتی نظر آئی... کار پر نظر پڑتے ہی افق چوکیدار سے یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ "کار میں کون ہے.... کیا اس کا کوئی دوست....." لیکن چوکیدار اندر کی طرف دوسرے دروازے کے پاس کھڑا تھا اور وہ گیٹ کے باہر چھوٹے دروازے کی طرف... لمبی شان دار کار باہر نکلی... پچھلی سیٹ پر بیٹھے سیاہ 'سفید' گھنی اوپر کی طرف اٹھی مونچھوں والے شخص کی نظر ایسے ہی لمبی سی چادر میں لپیٹی لڑکی پر پڑ گئی... اس نے نظر پڑتے ہی کار کو روکنے کا اشارہ دیا... چوکیدار بھاگا کھرکی... تک گیا

"کون ہے یہ؟"

"...گورا صاحب کا پوچھ رہی ہے جناب"

عدن کا؟" یہ کہتے ایک اور نظر اس پر ڈالی... دراصل جو پہلی نظر پڑ گئی تھی 'وہی واپس' مشکل سے پلٹائی تھی... اپنے زمانے میں وہ رنگین مزاج مشہور تھے... آج بھی اکثر اٹھی نظریں اس خطاب کی گواہی دے جاتی تھیں... سیاہ چادر میں پریشان صورت حسن پر دوسری نظر ڈالتے ہی وہ سمجھ گئے کہ یہ کون ہے... اپنے خون کو جانتے تھے... اگر وہ... اس پر فدا ہوا تھا تو غلط نہیں ہوا تھا

ڈرائیور نے کار واپس پیچھے کر لی... کار سے اتر کر وہ اندر چلے گئے... افق کو لے کر
...چوکیدار اندر آ گیا

...اس نے صرف اتنا ہی کہا "آؤ ہمارے ساتھ..." یہ نہیں بتایا کہ یہ صاحب کون ہیں
ڈرائنگ روم کے چوڑے لکڑی کے منقش دروازے کے عین سامنے بڑے سفید رنگ کے
'صوفے پر وہ مونچھوں والا' دونوں ہاتھوں کو صوفے کی پشت پر دائیں بائیں پھیلائے
...دائیں پیر کو بائیں گھٹنے پر رکھے شان سے بیٹھا تھا
نظر پڑتے ہی افق نے چادر سنبھالنے سلام کیا... ان آنکھوں کی طرف اس کی پہلی نظر ملی
...تو دوبارہ ام کی طرف دیکھتے رہنے کی اس کی ہمت جاتی رہی

...بیٹھو! "سلام کا جواب نہیں دیا... ہاں اس بار اسے نیچے تک دیکھا"
...ان کے سامنے رکھے ایک صوفے پر وہ بیٹھ گئی
".....اب بولو"

اس انداز پر وہ گھبرا گئی... کیا بولے..... کہ امان کہاں ہے؟ اپنے باپ کی عمر کے
شخص کے سامنے..... کیسے؟

کون ہو تم لڑکی؟" لہجے میں اس سوال سے ہی اتنی ہتک نمایاں کر دی گئی کہ اس کی
...رہی سہی ہمت جاتی رہی

...افق..... "وہ بمشکل بولی... نظریں لکڑی کے چمکتے فرش پر تمہیں"

"نام سے مجھے مطلب نہیں ہے... کام بولو... کون ہو' کیا ہو' یہاں کیوں آئی ہو؟"
کمال کے فنکار بنے تھے اس وقت... جان بوجھ کر ہتک آمیز انداز اپنا رہے تھے... وہ بالکل
... ہی ٹھس ہو گئی... جی چاہا' بھاگ جائے

'مجھے امان سے ملنا تھا جی...'" جب وہ کمزور سی نالائق سی ہو جاتی تو بہت جی' جی"
... کرتی

امان کون؟" وہ جانتے تو تھے کہ ان کے سیالکوٹی بیٹے نے ایک عدد فیشن ایبل نام رکھا"
.. ہوا ہے اپنا' لاہور شہر میں... لیکن انجان بن گئے

اب وہ سٹیٹا گئی... اسے لگا... سامنے بیٹھا شخص ضرور ہی امان کا باپ ہے... ورنہ کوئی
... انکل ہو گا... اس کے گھر میں اس کے جاننے والے ہی ہوں گے نا

... عدن..." اس نے گھگھیا کر اس کا نام لیا' امان نے اسے اپنا اصل نام بتا تو دیا تھا"
ساتھ ہی منع بھی کیا تھا کہ وہ اسے کبھی اس نام سے نہ پکارے اور اصل نام اس نے
... اسے دیکھنے کے بعد بتایا تھا... ورنہ اکثر لڑکیاں تو اس کا اصل نام جانتی ہی نہیں تھیں
"عدن؟" حیران ہونے کی اداکاری کی... "تمہارا کیا لگتا ہے وہ؟ کیسے جانتی ہو تم اسے؟"

وہ جینز' ٹی شرٹ میں کئے بالوں اور بنا دوپٹے کے آئی ہوتی تو اس سے یہ سوال نہ پوچھے
جاتے اور ایسے حلیے میں آئی کوئی بھی لڑکی بہت مزے سے کہہ جاتی... "ہو دا ہیل آریو
لو آسک..." (تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے...)

...الفاظ کو اس انداز سے ڈھالا گیا... جیسے عدن کوئچ سات پردوں میں رہنے والا مرد ہے
نظریں نیچی رکھنے والا 'ٹخنوں سے اونچی شلوار پہننے والا اور سامنے بیٹھا شخص کوئی گدی نشین
...ہے اور کسی نامحرم لڑکی کے منہ سے اپنے بیٹے کا ذکر سن کر کانپ اٹھا ہے

افق شرم سے پانی پانی ہو گئی... لکڑی کے تازہ پولش شدہ فرش سے نظریں اٹھا کر اس
...نے صوفے پر بیٹھی شخصیت کی طرف دیکھا اور جھٹ نظریں جھکا لیں
"...وہ مجھے جانتے ہیں"

آواز کانپ رہی تھی... انداز بڑا ترس آمیز تھا... صوفے پر بیٹھے شخص کا جی چاہا کہ ہنس
...ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جائے اور پھر سامنے بیٹھی پری کو اٹھا کر ہوا میں اچھال دے
اس کی ایک ایک حرکت قابل توجہ تھی..... نظریں جھکانا... نظریں اٹھانا... ہتھیلیوں کو
پیوست کیے بیٹھے رہنا اور اس طرح بیٹھنا کہ جیسے جنبش پر لوٹ جائے گی... کامی عجائب
خانہ میں رکھی جانے والی مورت ان کے ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی... ان کے عین
..... سامنے..... اکیلی..... صرف ایک چادر کی حفاظت میں

"کالج میں پڑھی ہو اس کے ساتھ؟"

...اس نے نفی میں سر ہلایا

...پھر کیسے جانتی ہو اسے؟" جھنجھلا کر پوچھا گیا

...وہ چپ رہی 'اور لگ رہا تھا کہ وہ اٹھ جائے گی' جب اگلا سوال آ گیا

"کہاں سے آئی ہو؟"

...انارکلی سے..." ایک گہرا سانس لے کر کہا"

انارکلی ہو..... مزار سے آئی ہو..." بہت ہی مبھونڈا مذاق"

...تمہا... مبھونڈے انداز سے کہا گیا تمہا... مبھونڈے انسان نے کہا تمہا

...جی..." اس نے جھٹ سر اٹھا کر دیکھا"

...کس محل سے آئی ہو؟" دونوں بازو بدستور دائیں بائیں صوفے کی پشت پر پھیلے تھے"

...اس سوال پر گھٹنے پر رکھا پاؤں ہلنے لگا

...گھر سے آرہی ہوں اپنے..." ایک ہاتھ سے پیشانی پر آئے بال پیچھے کیے"

گھر سے یہاں کیوں آئی ہو؟" وہ تو اسے ایسے بٹھائے ساری زندگی زچ کر سکتے تھے اور"

...کتنے مزے میں گزرتی ایسی زندگی

...مجھے کام تمہا عدن سے..." نظریں اٹھا کر انہیں دیکھ کر التجا سے کہا"

...کیا کام تمہا؟" پیر زور و شور سے ہلنے لگا"

...عدن ہوتا تو وہ بتا دیتی... ان صاحب کو کیسے بتاتی... تمہوڑی ہمت کی

"...مجھے بتا دیں 'وہ کہاں ہیں... میری بات کروا دیں"

تم کام بتاؤ... میں عدن کا بھی بتا دیتا ہوں..." وہ خاموش بیٹھی لفظ جوڑتی رہی کہ ایک"

...بار پھر کیسے التجا کرے کہ عدن کا بتا دیں

"میں باپ ہوں اس کا لڑکی.....! بتاؤ تمہیں کیا کام ہے؟"

وہ باپ تھا عدن کا اور ہونے والا سسر تھا اس کا... تو اس کو ذرا سی ڈھارس ملی.... گو...
اپنی اوقات یاد تھی... لیکن مشکل کے وقت انسان اپنی اوقات بھول ہی جاتا ہے

شاباش! بتاؤ کیا کام تھا؟" نرم لہجے میں کہا... اس بار افق تو آبدیدہ ہی ہو گئی کہ ان...
سے اپنے سارے ہی دکھ درد کہہ ڈالے

اماں کی سرجری کروانی ہے... مجھے پیسے چاہیے تھے عدن سے... اماں ٹھیک ہو جائیں گی"
... تو ضرور ہی واپس کر دوں گی..." اس پر اس کا انداز پُر اعتماد تھا

محمد بخش..." اس آواز کی ایک بھرک ماری... افق ذرا سا ڈر گئی... محمد بخش دروازے"
... میں نمودار ہوا

"... میرے بیڈروم سے میرا بریف کیس لاؤ"
... بریف کیس آگیا... چیک بک نکالی

دس لاکھ ٹھیک ہیں؟" اتنی پیاری آواز میں پوچھا کہ افق نے انہیں جان لیا کہ وہ تو اتنے"
اچھے ہیں... ضرور ہی ان دونوں کی شادی کے لیے راضی ہو جائیں گے... اماں ایلے ہی
... ڈرتا تھا

"... نہیں جی... اتنے نہیں... یہ بہت زیادہ ہیں"

"... چھ لاکھ کر دیتا ہوں"

".....نہیں.....نہیں..... اتنے نہیں"

"اچھے سے اسپتال سے سرجری کروانا ناں... چار لاکھ ٹھیک ہیں؟"

...اس نے "نہیں" کہا... انہوں نے چیک لکھ کر سامنے شیشے کی میز پر رکھا

...بس لکھ دیا میں نے... "وہ اٹھ کر چیک پکڑنے لگی تو وہ بولے"

...آرام سے بیٹھو..... کوئی ٹھنڈا گرم پیو..... محمد بخش!" وہی بھرک دار آواز نکالی"

...چیک پکڑے بغیر وہ واپس بیٹھ گئی

"...میڈم کے لیے فریش جوس لاؤ"

اتنا سن کر افق کے گالوں پر سرخی سی آگئی... اس کے سامنے اس کے سر بیٹھے تھے... انہوں نے کتنے پیار سے اس کی مدد کر دی تھی... اب اس کی خاطرمدارت کر... رہے تھے

عدن سے بات نہیں کرو گی؟" باز سی آنکھیں اس پر گاڑ کر اس گدھ نے پوچھا... افق نے سر نفی میں ہلایا... وہ یہاں ان کے سامنے کیسے بات کر سکتی تھی... بہت شرم کی بات تھی... اس کی نظریں جھکی ہوئی نہ ہوتیں تو وہ دیکھتی کہ انہوں نے موبائل کے بٹن... کو پیش کیا ہے

...ہائے پاپا!" اسپیکر پر عدن کی آواز ابھری... اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھ

"کیسے ہو مائی سن؟"

"فٹ..... اور آپ کیسے ہیں؟"

"ماریہ کہاں ہے؟"

"...کلیج میں ہے... سو رہی ہے"

"کیسا جا رہا ہے تمہارا ہنی مون مائی سن؟"

"...وہ ہنسنا....." آپ کو بتایا تو تھا

اوکے..... اوکے..... خوب انجوائے کرو دونوں... شادی کی طرح ہنی مون بھی شان"

"...دار ہی ہونا چاہیے

افق نامی انارکلی کے ایک چھوٹے سے گھر میں رہنے والی لڑکی کو واقعی اب اٹھا کر ایک عجائب خانے میں رکھ دینا چاہیے تھا... اس جیسی لڑکیوں کو پنجرے بنا کر ان میں رکھ کر تالا لگا کر چابی گم کر دینی چاہیے... یہی ان کا اصل مقام ہے... اب وہ نظریں نہیں جھکا رہی تھی... پلکیں نہیں جھپک رہی تھی اور اپنے ہونے والے سسر صاحب کو دیکھ رہی تھی... اب وہ واقعی جنبش کرے گی تو ٹوٹ کر 'کرچی کرچی' ہو کر زمین کی آخری تہہ... تک جا پہنچے گی... پیروں کی دھول بھی نہیں رہے گی

عدن اپنے ہنی مون پر ہے ماریہ کے ساتھ... بچپن سے پسند کرتا تھا اسے... تمہیں نہیں... بلایا اس نے شادی پر.....؟" اس مونچھوں والے کو تو کسی تھیٹر میں کام کرنا چاہیے... اس نے کوئی جنبش نہ کی..... نہ ہاں نہ ناں

غلام علی غلام کا جی چاہا کہ اب تو ضرور ہی اسے جا کر ٹچ کریں... ایک انگلی سے ہی سہی.... اور کر بھی لیں تو انہیں روکے گا کون؟ وہ اٹھے اور چل کر اسی صوفے پر آ بیٹھے 'جس پر وہ بیٹھی تھی... ٹپ ٹپ آنسو افق کی آنکھوں سے رواں ہو گئے... صدمے کا... پہاڑ اس پر ٹوٹا تھا

...روتی کیوں ہو..... ٹھیک ہو جائیں گی تمہاری امی... "ذرا سا قریب ہوئے"
...بھرم ایسے ہے تو ایسے ہی سہی... وہ رونے میں اور رواں ہو گئی
غلام علی غلام کا ہاتھ آگے بڑھا... سر پر پیار دینے کے لیے نہیں..... گود میں رکھے ایک ہاتھ کو انہوں نے اٹھا کر اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا... افق رونے اور عدن کے... صدمے میں اتنی لگن تھی کہ ذرا دیر میں چونکی
ہاتھ دو مردانہ ہاتھوں میں تھا... اچنبھے 'حیرت اور سرا سیمگی سے اس نے انہیں دیکھا اور... ملے کے ہزارویں حصے میں وہ لڑکی سے عورت اور عورت سے سیانی بن گئی

...عدن اپنی بیوی کے ساتھ ہے... سنتے ہی وہ خود فراموش ہو گئی... وہ یہاں کیوں ہے
اس کا نام کیا ہے... حتیٰ کہ اماں کی بیماری بھی بھول گئی... اس ملے میں اس پر
بہت کریناک قیامت ٹوٹی... جیسے اس کے عین سر کے اوپر گرم سیال اندیلا جا رہا ہے اور
...نیچے اس کے ہاتھ 'پاؤں بندھے پڑے ہیں... منہ کو سوئی دھاگے سے سی دیا گیا ہے
دو مردانہ ہاتھوں میں ہاتھ کے آتے ہی وہ اس ساری کیفیت سے باہر آ گئی... لیکن اگلی

کیفیت کا شکار ہو گئی... قبر میں زندہ گاڑے جانے کی... اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ دنیا میں یہ سب بھی ہوتا ہے... یہ سب اور ایسے..... جسے وہ سسرمان رہی تھی... وہ اسے "عورت سمجھ رہا تھا... صرف "عورت"

ذرا سے جھٹکے سے اس نے ہاتھ آزاد کروایا... خوف زدہ اور بزدلانہ انداز میں اٹھی اور صرف... دو قدم ہی چلی تھی

پیسے نہیں چاہئیں؟ "آواز میں لگاؤ بھی تھی اور دھمکی بھی... دلار بھی تھا اور پچکار" بھی...

پیسوں کے نام پر اسے اماں یاد آگئی... ان کی تکلیف یاد آگئی... آنے والی ان کی موت... یاد آگئی... وہ کی رہی قدم نہیں بڑھائے... اپنی ماں کو مارو گی کیا؟ "وہ اس کی پشت کی طرف صوفے پر بیٹھے بول رہے تھے"

افق نے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا کہ شاید یہ شخص وہ نہیں جو وہ سمجھ رہی ہے... شاید امیروں میں تسلی ایسے ہی دی جاتی ہے.. ہاتھ پکڑ کر... گلے سے لگا کر..... اس نے سوچا... وہ کم عقل ہے... یہ اب نہیں جانتی... آخر کو وہ عدن کا باپ ہے... اسے ایسے... نہیں سوچنا چاہیے ان کے بارے میں

دوسری طرف غلام علی غلام سوچ رہے تھے کہ لڑکی پیسوں سے تو شاید ہی قابو آئے... کم

نخت مارے ان غریبوں میں عزت نفس بہت ہوتی ہے... عزت..... عزت کو روتے
...پھرتے ہیں... چاہے ایڑیاں رگڑتے مر جائیں

دھوکا دیا ہے ناعدن نے تمہیں..... ہے نا..... تم جیسی معصوم سی 'پیاری سی لڑکی کا'
"فائدہ اٹھایا ہے نا؟

...اتنی سی سچائی سے افق کے آنسو پھر رواں ہو گئے
میں جانتا ہوں اسے... بہت روکا بہت منع کیا... کالج میں نہ جانے کتنی لڑکیوں کے"
"...ساتھ وعدہ کر چکا تھا... لیکن شادی اسے صرف ماریہ سے ہی کرنی تھی
اسی کے باپ کے منہ سے عدن کے بارے میں ایسی حقیقت جان کر وہ دھواں دھواں
...ہو گئی
تمہیں اس کے لیے رونے اور آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے لڑکی....." اٹھ کر اس"
...کے سامنے آکھڑے ہوئے
"...یہ چیک لو اور اپنی ماں کی زندگی بچاؤ..... میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں"

افق نے ایک نظر گھنی مونچھوں والے کی طرف دیکھا... اس نے بے نام اشکوں کو پیچھے
دھکیلا اور چار قدم کے فاصلے پر رکھی شیشے کی میز کی طرف بڑھ گئی... عدن کے دھوکے
کے باوجود وہ اس کے باہ سے یہ پیسے لینے کے لیے تیار ہو گئی... وہ اس احسان کو لینے
کے لیے تیار ہو گئی... وہ اپنی ماں کے بارے میں سوچتی یا اپنی انا اور خودداری کے بارے

میں؟

... جیسے ہی وہ میز کی طرف جھکی دو ہاتھ اس کی پشت پر آئے

"..... خوش رکھوں گا تمہیں..... اور تم"

... اس کا وجود کانپ کر سمندر کے ریلے میں بہنے والا پتھر بن گیا

یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ "چیک نیچے گر گیا... سب کچھ صاف اور واضح ہو گیا... مکمل"
... تصویر اس کے ہاتھ میں آ گئی

... کیا کر رہا ہوں....؟ "کندھوں سے پکڑ کر اسے سیدھا اپنی طرف کیا... غرا کر کہا"

تمہیں نہیں پتا کیا کر رہا ہوں....؟ بچی ہو.... عدن کیا کرتا رہا ہے تمہارے ساتھ؟"
... اس سے زیادہ محبت دوں گا تمہیں

یہ انداز 'یہ الفاظ.... افق کی ساری عزت بہہ کر اس کے پیروں میں آ گئی... عزت کا جانا
... کیسا... وہ تو اتنے پر ہی چلی گئی

چھوڑ دیں مجھے..... "پہلی کوشش میں اس نے ڈر کر"

... کہا... آواز بمشکل ہی نکلی... دونوں کندھوں پر ہاتھوں کی گرفت اور مضبوط ہو گئی

"... پاگل مت بنو لڑکی.... سمجھ داری کو ثبوت دو... میں تمہیں دولت میں نہلا دوں گا"

اس بات پر افق کا جی چاہا کہ اس شخص کو آگ لگا کر جلا ڈالے.... اس کی گردن نوچ

لے...

...چھوڑو مجھے....." وہ اتنی زور سے چلائی کہ آواز گھر کے آخری کونے تک گئی ہو گی"
محمد بخش منقش دروازے کی اوٹ میں آکر کھڑا ہو گیا... اندر کے منظر پر ایک نظر ڈالے
...ہی سب سمجھ گیا.... تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چوکیدار کے پاس گیا

غلام علی غلام کا منہ اس کے منہ کے قریب آتا جا رہا تھا... وہ پشت کے بل میز پر جھک
رہی تھی... اس کے ہاتھوں سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہی تھی... غلام علی غلام کو
خود سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتے ہاتھوں میں سے دائیں ہاتھ کو اس نے اوپر اٹھ
کر ایک زوردار تمپیر غلام علی غلام کے منہ پر دے مارا... اب تک کی اپنی ساری قوت کو
..... جمع کر کے

...تمپیر پڑتے ہی وہ باؤلے کچے کی طرح ہو گئے... اسے نیچے پٹخا
میز کے قریب نیچے گرتے اس نے جھٹ میز پر رکھا شیشے کا گل دان اٹھا کر اسے دے
مارا... گل دان غلام علی کی ناک پر لگا... خون کی ایک لکیر بہہ نکلی... گل دان مارتے
...ہی وہ تیزی سے اٹھ کر میز کی دوسری طرف سے گھوم کر باہر بھاگی

...بخش..... صوفی...." ناک پر ہاتھ رکھے وہ دھاڑتے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے"
ڈرائیور صوفی وہاں موجود نہیں تھا... بخش 'خان کے ساتھ گیٹ کے پاس کھڑا رازداری سے
باتیں کر رہا تھا... وہ خود تین بیٹیوں کا باپ تھا... خان کے ساتھ وہ جلدی جلدی کھسر
...پھسر کر رہا تھا اور اسے اندر کی صورت حال بتا رہا تھا

اسے خان کے پاس آئے دو منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ لڑکی پوریج سے بھاگتی ہوئی نظر آئی... خان نے جھٹ چھوٹا گیٹ کھول دیا... پیچھے غلام علی کی شکل نمودار ہوئی

"...پکڑو اسے..... بخش..... چوکیدار..... پکڑو اسے"

دونوں بوکھلائے 'منہ اٹھائے غلام علی کو دیکھنے کے ناک پر ہاتھ رکھے وہ لڑکھڑاتے ہوئے... بھاگ رہے تھے

کیا ہوا جناب آپ کو؟" بخش لپک کر اپنے صاحب کی طرف آیا... چوکیدار نے لڑکی کی... طرف بھاگنے کا ڈرامہ کیا... جبکہ لڑکی بجلی کی طرح کھلے گیٹ سے نکل گئی اس کے پیچھے بھاگ... "غلام علی دھاڑا... بخش گیٹ سے نکلا... چوکیدار بھی نکلا... لڑکی" سرک پر دور جاتی نظر آئی...

...دونوں نے اس کے پیچھے بھاگنے کی کمال اداکاری کی اور لڑکی دور سے دور ہوتی گئی دونوں غلام علی کے ملازم تھے... اس کے غلام نہیں تھے... انسانیت رکھتے تھے... اپنے مالک سے تنخواہ لیتے تھے... اسے پسند نہیں کرتے تھے... اس کے ایمان پر ایمان نہیں رکھتے تھے... مالک کی خصلت کو جانتے تھے... چوکیدار نے تو اس سے زیادہ ڈرامے دیکھے تھے... جب یہاں پانچ لڑکے رہتے تھے... جس وقت بخش جوس کا گلاس رکھ کر گیا تھا

'وہ اسی وقت سے ذرا اوٹ میں کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا... کوئی اپنی ہی مانگی دعا تھی... جس نے افق کو بچا لیا تھا

کیا وہ واقعہ بچ گئی.... یا یہ وقت ہی طے کرے گا؟

ڈی... ایچ... اے کی کشادہ سرک پر بھاگتے ہوئے اسے بہت شرم آئی... اس کی چادر اب اس کے گلے میں جھول رہی تھی... بالوں کی کئی لٹیں گردن اور پیشانی پر پھیل گئی... تمہیں... اس کا وجود بری طرح سے کانپ رہا تھا... وہ ایک قدم تک نہیں اٹھا سکتی تھی لیکن اسے بھاگنا تھا... اپنی عزت کے لیے اسے بھاگنا تھا... سرک پر قیمتی کاریں رواں

دواں... سرکیں کشادہ اور صاف ستھری تمہیں... وہ بڑے بڑے پھاٹکوں اور بنگلوں کے آگے سے گزر رہی تھی... سانس اتنی پھول چکی تھی کہ اب دم ہی نکل جائے گا... بہت دیر تک ڈر کے بھاگتے بہت سی سرکیں پار کرتے 'وہ فٹ پاتھ نا جگہ پر بیٹھ گئی اور... گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگی... وہ وہاں اکیلی تھی... بچکیوں کے ساتھ رونے لگی

وہ اپنی عزت بچا کر وہاں سے نکلی تھی..... نہیں..... دراصل وہیں تو اس کی ساری عزت اتر گری تھی... عدن جس سے وہ محبت کرتی تھی 'وہ اسے چھوڑ گیا اور اس کے باپ نے اس سے بڑھ کر کیا... آئندہ زندگی میں جتنے بھی دن وہ زندہ رہے گی 'کیا وہ اس طرح اپنا تار تار کیا جانا بھول جائے گی... اگر وہ دو دن بھی زندہ رہ پائی تو..... اور پھر یہ

...زندہ رہنا نہیں ہو گا

افق کو بہت ترس آیا اپنی ماں پر... اپنے مرے ہوئے باپ پر 'جس کی اس جیسی بیٹی
تھی... جسے اس طرح بھاگنا

پڑا... جسے اس طرح دھوکا دیا گیا تھا... جو اس جگہ پر بیٹھی رو رہی تھی... جس کی چادر اتر
گرمی تھی... جس پر صاف صاف سامنے سے حملہ کیا تھا... جا کے سامنے پہلے پیسے پھینکے
... گئے تھے

تو یہ تھا وہ حسن جو اتنے غصب کا تھا کہ غصب ہی کر دیا تھا... حسن اس کے کسی
کام کا نہیں تھا... لیکن آج تو وہ اپنا آپ دکھا ہی گیا... لیکن اگر وہ حسین نہ بھی ہوتی تو
... قریب قریب ایسا ہی کچھ اس کے ساتھ ہوتا... وہ کس کس بات کے لیے ماتم کرتی
اپنے لیے..... اماں کے لیے یا ابھی جو ہوا 'اس کے لیے... اسے صرف ایک ہی چیز کے
... لیے ماتم کرنا چاہیے
... اپنے "کم عقل" ہونے کے لیے"

بہت دیر تک وہ وہاں ایسے ہی بیٹھی روتی رہی... اس کا جی چاہا کہ اب وہ مر کر ہی گھر
جائے... کاش! آج ہی قیامت کا دن آن پہنچے..... حشر ہو..... یوم حساب ہو اور وہ دو
..... لوگوں کے گمہ بان پکڑے

آواز افق کے قریب ابھری... ساتھ ہی کندھے پر ہاتھ آیا... ڈر کر افق "hey) ہے"
... نے سر اٹھایا

کیا ہوا؟" اس کی دھواں دھواں شکل پر نظر پڑتے ہی ایک ہاتھ میں کینوس بورڈ پکڑے"
... لڑکی چونک گئی... لڑکی اس کے قریب ہی بیٹھ گئی

... کیا ہوا ڈیر....؟" سرخ بہتی آنکھوں سے افق نے لڑکی کی طرف دیکھا"

لڑکی نے بیگ میں سے ٹشونکال کر آگے کیا... افق نے ٹشونہ پکڑا... لڑکی نے ہاتھ بڑھا
.. کر اس کی آنکھیں صاف کیں

بتاؤ نا..... کیا ہوا..... میں دس منٹ سے تمہیں دیکھ رہی ہوں..... وہ دیکھو..... وہاں"
سے....." لڑکی نے ہاتھ سے اشارہ کیا ایک طرف..... افق سے ذرا سا دور اپنی سرخ
... گاڑی کی طرف..... افق نے اٹھنا چاہا

"میں تمہیں ڈراپ کر دوں..... کہاں جانا ہے تمہیں؟"

افق نے ناں میں سر ہلایا... دنیا کا پتھر دل انسان بھی اس وقت اسے دیکھ لیتا تو موم ہو
... جاتا... کینوس بورڈ پکڑے اس لڑکی کو بھی بہت ترس آیا

... افق اٹھ کر چند قدم آگے چلی... لڑکی نے اٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا

آؤ! میرے ساتھ... میں تمہیں ڈراپ کر دیتی ہوں... لڑکی نے ہاتھ نہ چھوڑا اور ساتھ"

... لے کر کار تک آئی... قطار در قطار وہاں کئی کاریں کھڑی تھیں

بیٹھ جاؤ پلیز....." لڑکی نے دروازہ کھولا... افق ہونق بنی لڑکی کی طرف دیکھے گئی اور پھر "بیٹھ گئی

"لڑکی نے کار اسٹارٹ نہ کی... "اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟
افق نے لڑکی کی طرف الجھ کر دیکھا... کیا بتائے 'کیسے اور کیوں.....؟
نام کیا ہے تمہارا.....؟" لڑکی بہت پیار سے بول رہی تھی... اس کی آواز اور انداز دونوں "ہی نرم تھے

...افق!" اس نے آنکھیں ہتھیلی کی پشت سے صاف کر کے بتایا"

افق! وہاں ایسے بیٹھی کیوں رو رہی تھیں؟ بتاؤ مجھے... ہو سکتا ہے 'میں کچھ کر"
...سکوں... کچھ ہوا ہے تمہارے ساتھ؟ افق چپ بیٹھی رہی
جب تک تم بتاؤ گی نہیں... میں تمہیں جانے نہیں دوں"
...گی

اماں مر رہی ہیں... "وہ ایک دم پھٹ پڑی... عدن اور اس کے باپ کا نام بھی زبان "
...پر لانا اس نے حرام جانا

"اسپتال میں ہیں وہ؟"

نفی میں سر ہلایا... "گھر میں ہیں..... میرے پاس پیسے نہیں ہیں..." نئے سرے سے

...اس کی ہچکی بندھی

...چلو! گھر چلتے ہیں... "لڑکی نے کار اسٹارٹ کی"

اس نے گھر کا پتا بتایا... لڑکی نے پانی کی بوتل اس کے ہاتھ میں دی... ٹشو ہاتھ میں

...پکڑائے... ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا... اسے تسلی دیتی رہی

"بہت بیمار ہیں وہ.....؟"

"...جی..... اگر ان کی سرجری نہ ہوئی تو وہ مر جائیں گی"

تم ایسے مت روؤ پلیز.... ان کی سرجری بھی ہو جائے گی... بی بریو (بہادر بنو)... "ساتھ"

ساتھ وہ اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ سے تھپکی دیتی رہی... اماں کی بیماری کی نوعیت

...پوچھتی رہی

کار پارک کر کے وہ افق کے ساتھ اس کے گھر آ گئی... افق نے لڑکی کو پہلے ہی منع کر

دیا تھا کہ وہ اماں کو اس کے رونے اور اس جگہ بیٹھنے کے بارے میں مت بتائے... اماں

دوا کے زیر اثر سو رہی تھیں... وہ بھا بھی کو کہہ گئی تھی 'گاہے بگاہے انہیں آ کر دیکھنے

...رہنے کا... لڑکی رپورٹس لے کر چلی گئی

جس جگہ افق بیٹھی رو رہی تھی 'وہ ایک پرائیویٹ آرٹ کالج کی پارکنگ تھی... وہاں رش

...نہیں تھا... کاریں اس سے ذرا سے فاصلے پر پارک تھیں

رات میں لڑکی 'جس کا نام دانیہ تھا... اپنی دو دوستوں کے ساتھ آئی... باہر ان کا ڈرائیور بھی تھا... انہیں ڈرائیور کے ساتھ جانا تھا اور ہر طرح کے اخراجات کے لیے وہ ڈرائیور سے... کہہ سکتی تھی... وہ تین دوستیں مل کر افق کی اماں کی سرجری کروا رہی تھیں یہ ان کے لیے آسمان سے اتاری گئی امداد تھی یا زمین پر بخشی گئی تھی لیکن افق اندر تک... اللہ کی مشکور ہو گئی... اس جیسی گناہ گار پر یہ بہت بڑا کرم تھا

اماں کے ساتھ افق اسلام آباد آ گئی... بھابھی کا بھائی وہاں ان کے لیے موجود تھا... اسد اور جمال بھابھی کے سپرد کر دیے گئے... نئے سرے سے اماں کے ٹیسٹ ہونے گئے... انہیں چیک کیا گیا اور پھر بائی پاس سرجری کا دن آ گیا اگر دانیہ جیسا کوئی اس کا رشتہ دار ہوتا.... اگر دانیہ جیسا اس کے پاس کوئی اور ہوتا تو اس دن اس کی انا اور عزت کا کٹورا ایسے خالی نہ ہوتا... اماں نامی انسان کو لے کر وہ اندر ہی اندر بہت گھٹی.... راتوں کو چھپ چھپ کر وہ بہت روئی... اپنا ہی منہ نوچ لینے کو اس... کا جی چاہتا... خود کو مار لینے کا

'ان کی اماں نے زندگی میں انہیں بہت سے سبق یاد کروائے تھے... محنت کرنے کے 'نہ رونے کے 'توصلہ رکھنے کے 'کسی سے کوئی امید نہ رکھنے کے 'خودداری کے 'وفاداری... زندگی کے سامنے ڈٹے رہنے کے... دنیا کو پرکھنے کا کوئی سبق وہ نہیں دے سکی تھیں... بھیڑیوں کی بھیڑ میں انسانوں کی شناخت کا اور انسانوں کی بھیڑ میں شیطانوں کی

"... عورت جانتی کم اور سمجھتی زیادہ ہے"

... یہ مقولہ ایک بڑی حقیقت ہے... لیکن عورت کو اس مقولے کو ہرا دینا چاہیے

"... عورت جانتی زیادہ اور ہارتی کم ہے"

معاشی میدان میں انہوں نے بھوک کو ہرا دیا تھا... لیکن مسئلہ یہ ہے کہ بھوک پیٹ سے مارتی ہے اور انسان روح سے..... جن انسانوں کی روحیں دوسرے انسانوں کے ہاتھوں مرتی ہیں 'ان انسانوں کو بڑی کرب ناک سزائیں ملتی..... ہیں..... اندر ہی اندر..... گھٹی گھٹی..... چھپی چھپی

.....

میں نے تمہیں پروپوز نہیں کیا تھا... تم نے مجھے کہا"

... تھا..." فرزام نے یاد دلایا

میں نے انکار نہیں کیا..." دونوں کندھے اچکائے گئے..." اب جب میں تمہارے بغیر"

"نہیں رہنا چاہتا تم تم یہ کیا کہہ رہی ہو؟

... کیا.....؟ میں نے کچھ کیا؟" بالوں کو جھٹک کر پوچھا گیا"

کیا وہ سب میرے دوست تھے... کیا ڈرگ کا چارج مجھ پر لگا..... کیا پولیس مجھے لے

گئی..... تم جانتے ہو کہ کالج میں کتنی باتیں وہ رہی ہیں؟" رومی نے ملامت بھری

... نظروں سے دیکھا

"تم وہ سب باتیں سن رہی ہو اور مجھے نہیں.....؟"

... سن تو لیا تمہیں... "وہ جھلا گئی"

"اتنی سی بات پر تم ہمارا رشتہ توڑ رہی ہو؟"

...اوہ..... تو یہ اتنی سی بات ہے... "واہ واہ کا انداز"

... یہ اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے... "مضبوط انداز میں جتایا گیا"

... ایسی ہی سوچ تمہیں یہاں تک لے آئی ہے... "وہ چڑ گئی"

یعنی سوچ.....؟ "وہ برا مان گیا... پچھلے دو دن سے وہ سب کی باتوں کا برا ہی مان رہا"

... تمہا... لیکن کسی کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

تم اس سب کو چھوڑو... کیا تم میرے بغیر رہ لو گی؟ "اسے لگا یہ سوال بہت بڑا ہتھیار"

... ہے... اس ہتھیار سے وہ ضرور گھاٹل ہو جائے گی

... کچھ فیصلے کرنے ہی پڑتے ہیں... "کندھے پھر اچکے"

... مجھے چھوڑنے کا فیصلہ؟ "ہتھیار کا وار خالی گیا"

... وہ چپ رہی

اچھے خاصے سمجھ دار ہو تم..... اچھی مبھلی زندگی کو تم نے الٹ دیا... اب تم کیا"

چاہتے ہو 'اس الٹ پلٹ میں' میں تمہارا ساتھ دوں؟ "خاموشی کے وقفے کے بعد وہ پھر

اپنا پوائنٹ واضح کرنے لگی... "تم اب برطانیہ میں رہ نہیں سکتے... لگے پانچ سال تک آ

بھی نہیں سکتے... کیا میں پانچ سال تمہارا انتظار کروں؟ اور پانچ سال بعد تم صرف اپلائی کر... سکتے ہو... اس کی بھی گارنٹی نہیں ہے کہ تم یہاں دوبارہ آ ہی جاؤ گے

تمہیں انتظار کرنے کے لیے کس نے کہا.... تم تعلیم مکمل کرتے ہی پاکستان آ جانا یا"
"... ان سالوں میں 'میں کسی اور ملک کے لیے اپلائی کروں گا... ہم وہاں رہ لیں گے
"... تم اپنی پلاننگ خود کرو.... پلیز"

"یعنی تم میری پلاننگ کا حصہ نہیں بننا چاہتیں؟"

... میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی..." منہ بگاڑ کر کہا"

"جب تم نے محبت کے لیے سوال کیا تھا تو میں نے جواب نہیں دیا تھا؟"

... وہ تمہاری مرضی تھی..." منہ کا زاویہ ویسا ہی رہا"

... پھر تم نے منگنی کے لیے کہا..." اس نے ٹیبل پر مکا مارا"

... تم انکار کر دیتے..." اس نے ہاتھ لہرا کر گود میں رکھ لیا... دوسرا ٹیبل پر رہا"

میں انکار اس وقت کرتا جب مجھے تم سے لگاؤ نہ ہوتا... یہ سب تم بھابھی کے کہنے پر"
"کر رہی ہونا؟"

... میں فیڈ نہیں پیتی..." مزاج اور انداز مزید بگڑ گیا"

رومی پلیز....." اس نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چاہا... ارادہ بھانپ کر رومیہ نے یہ"

ہاتھ بھی میز پر سے پرے کر

... لیا

رنگ میں تمہیں دے چکی ہوں فرزام! فیصلہ بھی کر چکی ہوں... تمہیں پسند بھی خود ہی "

"... کیا تھا... اب اپنا فیصلہ بھی خود ہی بدل رہی ہوں

... تم نے کہا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو... "پھر وہی محبت کا ہتھیار"

... تم میرا اور وقت ضائع نہیں کر سکتے... "بیگ اٹھا کر وہ چلی گئی"

رومی..... رومی..... رکو..... "کی آوازیں اس کے تعاقب میں گئیں... لیکن رومی تیزی"

سے سرک پار کر کے ٹیکسی میں بیٹھ گئی اور وہ واپس پلٹ کر سرک کے ایک طرف بے

اوپن ٹی کارنر کی کرسی پر بیٹھ گیا... یہ برطانیہ کے شہر لیڈز کی ایک پُرونق سرک پر واقع

ٹی کارنر ہے... یہاں دنیا میں پائی جانے والی مختلف قسموں کی 'مختلف ذائقوں کی چائے

... باآسانی مل جاتی ہیں اور یہ سب ذائقے رومی کو ہی پسند تھے

... رومی نامی لڑکی جا چکی ہے

فرزام نام کا لڑکا مایوس بیٹھا ہے... سامنے رکھی چائے ٹھنڈی ہو چکی ہے... ٹھنڈ لیڈز میں

بھی بڑھتی جا رہی ہے... دو دن پہلے اس کی ماما نے اسے انگوٹھی دیتے ہوئے کہا

... تمہا

"... یہ رومی دے گئی ہے"

انگوٹھی پر نظر پڑتے ہی وہ حیرت زدہ رہ گیا... زیادہ عرصہ پاکستان میں گزرا تھا تو دھوم

...دھام سے پہنائی گئی منگنی کی انگوٹھی کے اس طرح واپس آنے پر گم گشتہ ہو گیا
"...یہ کیا مذاق ہوا بھلا"

اسی سے پوچھ لو فرزام..... "وہ شاید بھابھی سے پوچھ چکی تھیں... اسی لیے آبدیدہ نظر آ
..رہی تھیں

اس نے بھابھی کو فون کیا... جسے اٹھایا ہی نہ گیا... پھر رومی کو فون کیا... وہ بھی نہ
...اٹھایا گیا... وہ بھابھی کے گھر گیا جو ان کے فلیٹ سے پندرہ منٹ کی واک پر تھا

یہ اس کا اپنا فیصلہ ہے... میں کچھ نہیں کر سکتی... "وہ تو منگنی ہوتے ہی اس انتظار
...میں تھیں کہ وہ ٹوٹے اور وہ فرزام کو یہ سب کہہ سکیں

...آپ کو اس سے بات کرنی چاہیے..... بھابھی پلیز... وہ تو میرا فون بھی نہیں اٹھا رہی
"انچی نہیں ہے وہ... کچھ سوچ کر ہی فیصلہ کیا ہو گا نا"

"ان پندرہ دنوں میں آخر ایسا کیا ہو گیا کہ اسے یہ اب کرنا پڑا.....؟"

یہ تم اسی سے پوچھو..... "ایسے کہا انہوں نے کہ میری اور میری بہن کی جان چھوڑ"
..."

فرزام رومی کے گھر گیا... وہ گھر پر نہیں ملی... اس کی ماما بیڈ روم سے باہر نہیں
...نکلیں

...گھنٹہ انتظار کر کے وہ آ گیا

...فون کرتا رہا... لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا
... میسجز چھوڑے اس کے لیے 'وائس میسجز الگ کیے... رات گئے اس کا ایک جواب آیا

"Its over now' don't disturb me.."

(...سب ختم ہو چکا ہے... مجھے پریشان مت کرو)

اس نے فوراً کال بیک کی... وہ اس سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی... ڈیڑھ گھنٹہ تک
ان میں بحث ہوتی رہی... وہ منگنی ختم کر چکی تھی اور اس کے ڈیڈ بھی اب اسے منا
... نہیں سکتے تھے تو وہ کیا چیز تھا

پندرہ دن پہلے وہ اپنے چار دوستوں دو برطانوی 'ایک برازیلین اور ایک جاپانی کے ساتھ
منشیات کے الزام میں پکڑا گیا تھا... وہ اکثر اپنے ان دوستوں کے پاس ہاسٹل چلا جاتا
... تھا... شام کو وہ ان کے روم میں بیٹھا تھا... جب انہیں گرفتار کیا گیا

وہ منشیات کے بارے میں نہیں جانتا تھا... اتنا ضرور جانتا تھا 'ان میں سے تین کبھی کبھار
اسے استعمال کرتے ہیں... لیکن جب انہیں گرفتار کیا گیا تو فرزام کو معلوم ہوا کہ دو
اس کے ایجنٹ بھی تھے... گرفتار کمرے سے سب کو کیا

گیا... پندرہ دن کی تفتیش بھگت کر وہ آگیا... کالج سے سب کا نام خارج کر دیا گیا اور
اس پر جرم ثابت نہ ہونے کے باوجود اس کے کاغذات پر اسٹیمپ لگا دی گئی... اسے
... ایک ہفتے کے اندر اندر برطانیہ چھوڑ دینا تھا اور اگلے پانچ سال تک وہ دوبارہ نہیں آسکتا تھا

مصیبت اچانک ہی آتی ہے اور یہ سب اچانک ہی ہوا... اس کا گرفتار ہونا 'کالج' سے نکال دیا جانا' برطانیہ سے بھی نکال دیا جانا' بہت تکلیف دہ تھا یہ سب.... لیکن اس سے زیادہ... تکلیف دہ کچھ اور تھا

رومی کا رنگ واپس کرنا" اس کا ایک ہی موقف تھا کہ وہ مجرم ہی ہے... ڈرگزر سپلائی" ... کرتا ہے... ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کے دوست یہ کام کریں اور اسے معلوم نہ ہو... اسے واقعی معلوم نہیں تھا... معلوم ہوتا تو وہ اتنی بڑی مصیبت میں خود کو پھنسنے دیتا

ایک چھوٹے سے حادثے سے تم مجھ سے اتنی دور ہو گئیں رومی....؟" جو کچھ ہو رہا" تھا' اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسی کے ساتھ ہو رہا ہے... اتنی جلدی اس کی زندگی اتنی... تلخ ہو گئی

"...تمہاری اصلیت سامنے آ گئی"

اگر یہ میری اصلیت ہوتی تو کیا میں صرف پندرہ دن بعد باہر ہوتا... کیا وہ مجھے ایسے چھوڑ" دیتے؟

"...تمہیں کالج سے ایسے ہی نہیں نکالا گیا"

"...کالج نے اپنی ساکھ کے لیے یہ کیا"

"...میں اپنی ساکھ کے لیے کر رہی ہوں"

رومی نے اتنی بڑی بات کہہ دی اور اسے سن کر بھی وہ اس سے ملنے کے لیے بار بار کہنے لگا...

دو دن بعد وہ اسے ملی اور اپنی مرضی کا فیصلہ سنا کر چلی گئی... جس شخص کا مستقبل پہلے روشن تھا 'اب وہ تاریک ہو چکا تھا' جو انسان پہلے اچھا لگ رہا تھا 'وہ اب برا لگ رہا تھا... اب سے اٹھارہ دن پہلے وہ اس کے ساتھ مووی دیکھنے سینما گئی تھی اور اٹھارہ دن بعد وہ اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی... ٹھیک ہے! تعلقات ٹوٹ ہی جاتے ہیں' لیکن اس طرح..... ایک دم سے..... کیا تعلق توڑنے کے لیے لوگ اتنے تیز رفتار ہوتے ہیں؟ جاپانی الیکٹرک ٹرین سے بھی زیادہ.....؟

وہ چھٹی جماعت میں تھا جب یہاں آیا تھا... اس کا بڑا بھائی احمر ایف ایس سی کرتے ہی برطانیہ آگیا تھا 'وہ اسٹوڈنٹ ویزے پر آیا تھا... اس کی قسمت اچھی تھی کہ اسے آتے ہی ایک پاکستانی ہوٹل میں اچھی جاب مل گئی تھی اور پھر اسے اپنی ہونے والی بیوی تانیہ... مل گئی کالج میں

احمر کی جاب اچھی تھی... اس نے صرف ایک سال کی کورٹ شپ کے دوران ہی تانیہ سے شادی کر لی... دونوں ایک چھوٹے سے فلیٹ میں رہنے لگے... پاکستان میں احمر کسی... غریب خاندان سے نہیں آیا تھا... اس کی ماما کڈز گارمنٹس کا ایک اسٹور چلاتی تھیں

گلمرگ میں ان کی ایک کوٹھی تھی... کار تھی... تھوڑا بہت بینک بیلنس تھا... احمر کے
برطانیہ آنے سے چھ ماہ پیشتر ان کے ڈیڈ کی وفات ہو چکی تھی

صرف ڈیڑھ سال میں ہی احمر نے ماما اور فرزام کو برطانیہ بلوا لیا... وہ برطانیہ میں اپنا بزنس
کرنا چاہتا تھا اور اس کے لیے اسے پیسے چاہیے تھے... اس نے ماما کو راضی کر کیا کہ وہ
سب کچھ بیچ کر یہاں اسی کے پاس آجائیں... وہ مل کر ایک جگہ رہ بھی لیں گے اور وہ
کاروبار بھی کر لے گا... ماما نے سب کچھ بیچ کر پیسے اس کے ہاتھ میں دے دیے... اس
نے اپنے سسر اور سالے کے ساتھ مل کر ٹریولنگ ایجنسی کھول لی... فرزام نے اسکول
میں ایڈمیشن لے لیا اور وہ اور ماما مل کر احمر کے اریج کیے گئے ایک فلیٹ میں رہنے
گئے...

یہاں تک سب ٹھیک تھا... احمر ماما کو ہر ماہ ایک محدود رقم دے دیا کرتا تھا... اس کا کہنا
تھا کہ ابھی اس کا کاروبار سیٹ نہیں ہوا... پھر وہ اپنی بیوی کے ساتھ دو کمروں کے
فلیٹ سے ایک بڑے اور کشادہ فلیٹ میں شفٹ ہو گیا... اس پر اس کا کہنا تھا کہ یہ
فلیٹ تانیہ کے گھر والوں کی طرف سے تانیہ کے لیے شادی کا تحفہ ہے... ان کی ماں
مسز گوہر پاکستان میں اپنا چلتا ہوا کام چھوڑ کر آئی تھیں... صرف اپنے دونوں بیٹوں کے
مستقبل کے لیے... اپنے بیٹے احمر کی خوشی کے لیے... ورنہ انہیں اپنے کام سے بہت
لگاؤ تھا... احمر نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ حالات ٹھیک ہوتے ہی وہ انہیں ویسا ہی

... کاروبار یہاں کروادے گا... حالات ٹھیک ہو رہے تھے... لیکن صرف احمر اور تانیہ کے دونوں نے الگ الگ کاریں لے لی تھیں... ان کے گھر کی سجاوٹ دیکھنے لائق تھی... ان کے شاپنگ بلز دیکھنے کے لائق تھے

ایک کاروباری عورت کو یہ سب باتیں سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا... لیکن اب وہ کر کچھ نہیں سکتی تھیں... پاکستان میں کچھ بچا نہیں تھا... یہاں اثاثے کے نام پر ان کے پاس صرف فرزام تھا اور فرزام چھوٹا تھا وہ اسے یہ سب باتیں بتا کر احمر سے باغی نہیں کرنا چاہتی تھیں... وہ چاہتی تھیں کہ فرزام اپنی ڈگری مکمل کر لے اور ایک جاب حاصل کر لے... ابھی فی الحال احمر ہی اس کے سب اخراجات پورے کر رہا تھا... وہ احمر سے اکوئی بھی بات کر کے اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھیں... جتنے پیسے احمر انہیں دیتا تھا... وہ لیسے وہ خاموشی سے رکھ لیتیں

پاکستان میں وہ ایک فعال زندگی کیا مالک تھیں یہاں فی الحال وہ چند کورسز کر رہی تھیں... وقت کی نبض پر ہاتھ تھا... جانتی تھیں... کسی بھی وقت خود کمانے کی نوبت آ سکتی ہے... بیٹے 'بہو اور ان کے درمیان ایک بھرم کا پردہ تھا... کسی بھی وقت پردہ چاک ہو سکتا تھا... لیکن اس سب میں ایک گرہڑ ہو گئی 'تانیہ کے لیے... تانیہ کی چھوٹی بہن رومیہ 'فرزام کی دوست بن گئی... پھر کالج میں بھی ساتھ ہو گئے... رومی 'فرزام کے ساتھ بہت خوش ہوتی تھی... تانیہ یہ سب پسند نہیں کرتی تھی... وہ اپنے میاں کے

بھائی کو اپنے میاں کے سیٹ یکے گئے کاروبار میں حصہ دار نہیں بنانا چاہتی تھی... اگر رومی اور فرزام میں رشتہ استوار ہو جاتا تو اس کی ذہین و فطین بہن ضرور اس کاروبار میں سے فرزام کا حصہ نکلوا لیتی... اس نے اپنے والدین کو بھی اپنا حامی بنا لیا... لیکن رومی نے کسی کی نہیں سنی اور فرزام سے منگنی کروا کر ہی چین لیا

منگنی سے پہلے تانیہ کے پاس کوئی ایسی ٹھوس وجہ نہیں تھی 'جو وہ اپنی بہن کو بتاتی اور وہ فرزام سے دور رہتی... لیکن فرزام کے پکڑے جانے اور برطانیہ میں اس کی موجودگی پر پابندی سے اس کے ہاتھ بہت کچھ آگیا تھا... اس نے اچھی طرح سے اپنی بہن کا ذہن... صاف کر دیا تھا

کالج میں ان دونوں کے مشترکہ دوست طرح طرح کی باتیں کرنے لگے... چھوٹی سی خبر تھی... اخبار میں بھی آگئی... مقامی ٹی وی چینل پر بھی... کالج میں ہر کسی نے اس بارے میں باتیں کی تو فرزام کے ساتھ پکنک پکنک کھیلنے والی 'اس کے چٹکلوں پر ہنسنے والی' اس چھ فٹ کے لمبے چوڑے بینڈسم کے ساتھ فخر سے چلنے والی رومی پریشانی کی ہلکی سی گرم ہوا برداشت نہیں کر سکی... جو فرینڈز اسے لگی کہتی تھیں... وہ اب فرزام کے متعلق باتیں بنانے لگی تھیں... اس کی بہن اور گھر والے الگ اسے اکسار ہے... تھے... ساری جمع تفریق کر کے اس نے انگوٹھی اتار کر اس کی ماں کے ہاتھ میں دی برطانیہ میں تو فرزام کا مستقبل تھا... لیکن پاکستان میں کیا تھا... کسی دوسرے ملک میں

قدم جمانے کے لیے اسے بہت وقت اور مشقت درکار ہو گی اور اسے اس لفظ مشقت سے
...چڑتھی

اما! یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا؟" وہ مسز گوہر کی گود میں سر رکھ کر لیٹا رو دینے کے "
...قرب تھا

...شاید کسی اچھے کے لیے... "مسز گوہر اچھا اچھا ہی سوچتی تھیں"

اس میں کیا اچھا ہے..... ہر بار ایک ہی فلسفہ..... جب میں یہاں نہیں آنا چاہتا"
تھا... آپ مجھے زبردستی یہاں لے آئیں اور اب میں یہاں سے جانا نہیں چاہتا تو پوری کی
پوری حکومت ہی مجھے نکال باہر کر رہی ہے... یہ کون سی قوت ہے اما! جس نے حکومت
..... کو ہی حرکت دے دی کہ نکالو اس فرزام کو یہاں سے... اور پھر آپ کا یہ فلسفہ
"...کچھ اچھا نہیں ہے اس میں..... کچھ بھی

"!یہ تمہیں آنے والے وقت میں طے کرنا ہے فرزام"

"...آپ ہمیشہ ایسے ہی سوچتی ہیں"

"بری سوچ تو نہیں ہے یہ.....؟"

کچھ ایسی فائدہ مند بھی نہیں ہے... میں بہت پریشان ہوں... رومی کو ایسے نہیں کرنا"
...چاہیے

"...آنے والے وقت میں شاید وہ سمجھ جائے"

"...شاید..... کاش! ایسا ہی ہو"

"تم اسے بہت پسند کرتے ہو؟"

"!صرف اسے ماما"

"تمہیں اس میں کیا پسند ہے بیٹا؟"

مسز گوہر نے ہمیشہ اپنے دونوں بیٹوں کی پسند کو ہی پسند کیا تھا... تانیہ کی بار بھی احمر نے صرف ایک تصویر بھیج دی تھی اور فون پر بات کروا کر اپنی شادی کی تاریخ بتا دی تھی... اور انہوں نے خوشی خوشی اجازت دے دی تھی

"تمہیں اس میں کیا پسند ہے؟"

یہ سوال وہ پہلی بار فرزام کی کسی بھی پسند کے بارے میں پوچھ رہی تھیں... اب انہیں لگتا تھا کہ انہیں اپنے بچوں کی پسند پر مسکرا کر "ہاں" نہیں کہہ دینا چاہیے... بلکہ انہیں ان سے پوچھنا چاہیے کہ جن چیزوں 'لوگوں کو وہ پسند کر رہے ہیں' وہ پسند کیے جانے کے... لائق بھی ہیں یا نہیں... چیزوں کی تو خیر ہے بدلی جا سکتی ہیں 'پھینکی جا سکتی ہیں لیکن لوگوں کا کیا جائے ان کے بیٹے نے تانیہ پسند کر لی... برطانیہ میں ہمیشہ کے لیے رہنا پسند کر لیا اور اس کا نقصان ابھی تو انہیں ہو رہا تھا... آنے والے وقت میں شاید... اسے بھی ہو

"...یہ کیسا سوال ہے مام! بس وہ مجھے پسند ہے"

تم اپنے جوتے 'کپڑے' موبائل 'لیپ ٹاپ اور ایسی ہی دوسری چیزیں کوالٹی دیکھ کر"
لیتے ہونا؟ تو چیزوں میں کوالٹی 'ساخت اور انسانوں میں..... تم نے اپنے دوست بناتے
وقت بھی غلطی کی اور اس غلطی کی تمہیں اتنی بڑی سزا ملی... خود کے ٹھیک ہونے
... کے ساتھ خود کے ساتھ جڑے لوگوں کا ٹھیک ہونا بھی ضروری ہے

محبت میں یہ سب نہیں دیکھا جاتا ماما..... یہ خوبی..... یہ خامی..... یہ سب محبت میں"
"...نہیں چلتا

انہوں نے پیشانی پر پیار کیا... "میں بھی تم سے محبت کرتی ہوں... تمہاری ہر خوبی اور
خامی کو تسلیم کرتی

ہوں... رومی کا کہنا بھی یہی تھا کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے... پھر اس نے صرف
تمہاری خوبیاں ہی کیوں قبول کیں؟ اس نے تمہیں چھوڑ دیا... وہ تمہارے ساتھ خوشی میں
"...رہی اور دکھ 'پریشانی میں چھوڑ گئی

'وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور چونکنے کی کیفیت لیے انہیں دیکھنے لگا... جیسے نئے چونک جاتے ہیں
"...آسمان پر تو کوئی بڑھیا نہیں"

تمہیں شکر گزار ہونا چاہیے اس برے وقت کا... یہ وقت تمہیں بہت کچھ بتا رہا ہے"
فرزام! جو وقت بتا رہا ہے 'اسے سنو... وقت کبھی برا نہیں ہوتا... ہاں انسان بہت برا ہوتا

".....ہے... وقت تو بہت اچھی کتاب ہے..... اسے پڑھو..... سمجھو

صوفے پر اسے سوچنے کے لیے چھوڑ کر وہ کوٹ پہننے
... لگیں

میں احمر کی طرف جا رہی ہوں... تم کھانا کھا کر اپنی پیکنگ دیکھ لینا... شاید مجھے آنے"
"... میں دیر ہو جائے"

.....

"... وہ یہاں سے جا رہا ہے... تم اسے اس کا حصہ دے دو"

کون سا حصہ؟ وہ جو اتنے سال یہاں رہا ہے... میں نے اس کے اخراجات پورے"
کئے... اس کی تعلیم کی ذمہ داری اٹھائی... "اپنی ماں کے اس مطالبے پر اسے بہت

... غصہ آیا... ابھی تانیہ کمرے میں نہیں آئی تھی

... احمر....! اگر میں حساب کتاب کرنے لگی تو تمہارے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا"

اس کے باپ کی پراپرٹی میں اس کا حصہ بھی تھا.... تمہارے برابر.... وہ سب میں نے

تمہارے حوالے کر دیا.... غلط کیا.... اس کے حصے کے پیسوں کا منافع صرف تم نے

استعمال کیا اور میرے ہاتھ پر تم صرف چند ہزار پونڈ رکھتے رہے... "بھرم کا پردہ مسز

گوہر نے چاک کیا اور صاف صاف حساب پر آ گئیں... فرزام کے ساتھ وہ زیادتی کیسے

... ہونے دیتیں

اس پیسے سے کاروبار میں نے شروع کیا... اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کام میں نے کیا ہے اور" آپ دونوں کو میں بہت پیسے دیتا رہا ہوں... اتنا تو کما کر دیا ہے میں نے... ماما! آپ ایلے کیسے حساب اور حصے پر اتر آئیں؟ آپ نے یہ نہیں سوچا کہ میں کتنے سالوں سے... کتنی محنت کر رہا ہوں؟" احمر کو پہلے سے ہی خدشہ تھا کہ ماما ایسا کچھ کہیں گی

ٹھیک کہہ رہے ہو تم... اب تم صرف یہ کرو کہ جو میرا پوتھاٹی حصہ ہے... وہ تم اپنے" پاس رکھو... تم فرزام کو اس کے حصے کے پیسے دے دو... تم اسی قدر دے دو جتنے تمہیں لے تھے..." وہ تحمل سے بولیں... انہیں معلوم تھا کہ بات کرنے کی دیر ہو گی اور وہ... چیخنے چلانے پر آجائے گا... واویلا کرے گا اور وہ یہی نہیں چاہتی تھیں

میرے پاس پیسے نہیں ہیں ماما! آپ صرف اسی کے بارے میں سوچ رہی ہیں... میری"..... محنت آپ کو نظر نہیں آ رہی... میں نے کیا کچھ نہیں کیا آپ دونوں کے لیے

میں نے تمہاری ہر بات مانی احمر.....! اپنا کاروبار تک تمہارے لیے چھوڑ دیا... سب کچھ".... پیچ دیا

تو کیا میں نے آپ کو یہاں نہیں بلایا؟ آپ کے اخراجات نہیں پورے کیے؟ آپ کا" خیال نہیں رکھا؟

احمر.....!" انہوں نے کڑی نظروں سے اسے گھورا... "صرف فرزام اور اپنے حصے کا" پیسہ میں کسی بھی بزنس میں لگا دیتی تو مجھے اس سے کئی گنا زیادہ منافع ہوتا جو تم مجھے

دیتے ہو اور میں کسی بھی وقت اپنا پیسہ واپس نکال سکتی تھی... فرزام کے ساتھ یہ زیادتی
"میں نہیں ہونے دوں گی... تمہیں اس کے حصے کے پیسے واپس کرنے ہوں گے

"اور جو رات دن میں محنت کرتا رہا ہوں؟"

اس رات دن کی محنت کا پھل تم نے خوب کھایا ہے... "انہوں نے گھر پر ایک نظر"
... دوڑائی... اس بات اور انداز پر احمر تلملا کر رہ گیا

... کون سے پیسے اور کیسے پیسے؟ "تانیہ زیادہ دیر تک اس گفتگو سے الگ نہیں رہ سکی"
ہم دونوں بات کر رہے ہیں... "مسز گوہر نے سختی سے کہا اور تانیہ کو آگ ہی لگ
گئی...

آپ پوچھ لیں احمر! ماما سے کہ یہ کن پیسوں کی بات کر رہی ہیں... ایسے ہی اتنی لمبی"
گفتگو میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں... "وہ صاف صاف جتا رہی تھی کہ رقم دی تھی؟
اچھا! تو کوئی ثبوت ہے؟ اگر ہے تو کہاں ہے... کیسا ہے... کیا ثابت کرو گے؟

احمر نے اپنی ماں اور سویٹ ہارٹ کی طرف دیکھا... سویٹ ہارٹ کا پیش کیا گیا خیال
... اسے پسند آیا

"ماما! آپ کن پیسوں کی بات کر رہی ہیں؟"

... احمر.....! "مسز گوہر کو یقین نہیں آیا"

"تانیہ ٹھیک کہہ رہی ہے ماما"

"ننانیہ نے اپنی ساس کی طرف ایسے دیکھا' جیسے پوچھ رہی ہو... "اور کچھ ماما جی؟
تم ایسے نہیں کر سکتے... "اتنا کہتے ان کی آواز کانپ"
...گئی... وہ پیسے دینے میں تامل کرے گا' ان کا خیال تھا مگر وہ تو صاف مکر ہی رہا تھا

"آپ اس لفنگے کی اتنی حملیت کیوں کر رہی ہیں؟"
مسز گوہر نے بے یقینی سے اپنے پڑھے لکھے بیٹے کی طرف دیکھا... ساتھ ہی یہ الفاظ لاؤنج
کی طرف آتے فرزام نے بھی سنے... وہ ماما کو لینے کے لیے آیا تھا... اکیلے کھانا کھانے کو
... اس کا جی نہیں چاہ رہا تھا... ماما کو لے کر وہ باہر کہیں جا کر کھانا چاہتا تھا
اپنے بھائی کو لفنگا کہہ رہے ہو؟" سب باتوں سے بڑھ کر انہیں اس بات کا زیادہ"
...صدمہ ہوا

تو جیل میں کون لوگ جاتے ہیں... کالج سے کن کو نکالا جاتا ہے... اس کا تو ویزہ بھی"
"منسوخ کر دیا گیا ہے... اور کیا نشانیاں ہوتی ہیں بد معاش لوگوں کی؟

بد معاش لوگوں کی کچھ اور نشانیاں بھی ہوتی ہیں... وہ دوسروں کے مال ہضم کر جاتے"
...ہیں

ماما پلیز! آپ جائیں یہاں سے... "احمر نے اتنے ہتک آمیز لہجے میں کہا کہ مسز گوہر کو"
...چکر آ گئے... فرزام لپک کر اپنی ماں کے پاس آیا
یہ کیسے بات کر رہے ہیں آپ ماما سے؟" دونوں بھائیوں نے کبھی ایک دوسرے سے"

...اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی... فرزام کی آواز یہ کہتے کافی بلند ہو گئی
"یہ تم مجھ سے کس طرح بات کر رہے ہو؟"

"...اس سے اچھے انداز میں ہی بات کی ہے 'جس انداز میں آپ نے ماں سے کی'
... مسز گوہر اٹھیں... فرزام کا ہاتھ پکڑا

چلو فرزام! یہ میرے اور احمر کے درمیان کی بات ہے... تم آؤ میرے ساتھ... "وہ"
... کبھی بھی نہیں چاہتی تھیں کہ دونوں بھائی آمنے سامنے آئیں
آپ کی آپس کی بات میں یہ مجھے بدمعاش کہہ رہے
"...تھے"

... تو سچ ہی تو کہا ہے احمر نے... "احمر کی سویٹ ہارٹ بولی"
ان سب کے تعلقات اس نوعیت پر پہنچ چکے ہیں... اس کا اندازہ فرزام کو اپنے اکلوتے
بھائی کے انداز سے اب ہو رہا تھا... ٹھیک ہے لمحوں میں حالات بدل جاتے ہیں... لیکن
یہ رشتوں! پیاروں اور لوگوں کو کیا ہو جاتا ہے کہ وہ لمحوں کا وقت بھی نہیں لیتے بدلے
... میں... مسز گوہر کو تانیہ کی یہ بات آگ لگا گئی

ایک چھوٹے سے فلیٹ میں رہتے تھے ناتھارے خاندان والے؟ فرزام کے پیسوں سے
"...ایک بڑا گھر انہیں بھی نصیب ہو گیا"

تانیہ کا منہ ایسے سرخ ہو گیا... جیسے دائیں بائیں گال پر زور زور سے تین چار تمپڑ گے
ہوں...

فرزام کے پیسے..... مائی فٹ..... اوقات ہے اس کی اتنی؟ اب تک تو اپنے بھائی کے "
...پیسوں پر پل رہا ہے

"...اب تک تم اس کے پیسوں پر پل رہی ہو اور دوسروں کو بھی پال رہی ہو"
مسز گوہر اب پیچھے ہٹنے والی نہیں تھیں... فرزام کو ان پیسوں کے معاملات کے بارے
میں نہیں معلوم تھا... اب تک اس نے ایک بے فکری کی زندگی گزاری تھی... مسز گوہر
اسے کسی بھی معاملے کی ہوا لگنے دینا نہیں چاہتی تھیں کہ وہ اپنے بھائی سے متنفر ہو
... جائے 'لیکن اتنی احتیاط کے باوجود ان سے برا ہی ہوا

...احمر اپنی بیوی کے منہ کی طرف دیکھنے لگا... بات واقعی بڑھ گئی تھی
آپ کو جو کرنا ہے 'کر لیں ماما جی!' "تانیہ نے "ماما جی" کو کھینچ کر کہا... "یہاں سے "
...جائیں اب

...مسز گوہر کی زندگی بھر کسی نے اس طرح بے عزتی نہیں کی تھی 'جو اب ہو رہی تھی
..... اپنا لہجہ اور زبان سنبھال کر بات کریں مسز احمر"

پلیز.... "فرزام نے یہ بات تحمل سے ہی کی تھی... لیکن وہاں بیٹھے دو لوگ بہانے اور

...بھڑکے کے لیے تیار ہی بیٹھے تھے... اس لیے احمر فوراً بھڑک اٹھا
"تم اپنی زبان سنبھالو اور نکلو یہاں سے... جاؤ... دفع ہو جاؤ"

وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا... فرزام گھبرا گیا... جو بھی تھا وہ احمر سے ڈرتا تھا... اس کا
...احترام تو بہت ہی کرتا تھا... اس کے باپ کی جگہ تھا وہ
مسز گوہر گھبرا کر کھڑی ہو گئیں... پیسے مانگنے کی دیر تھی کہ یہ سب ہو گیا... اب
پاکستان میں وہ کیا فٹ پاتھ پر رہیں گے... ان کے پاس تو کچھ تھا ہی نہیں اور جو حالات
...اب بن گئے تھے... اگر وہ یہاں رہتیں تو بھی احمر انہیں سپورٹ نہ کرتا

چلو آؤ فرزام! میرے ساتھ... انہوں نے اسے لے جانا چاہا... لیکن اس انداز پر فرزام
کو جس صدمے نے آن گھیرا تھا وہ اس کی بابت بات کرنا چاہتا تھا... لیکن مسز گوہر
...اسے چلنے کے لیے کہہ رہی تھیں
پلیز ماما! دوبارہ میرے گھر ایسے لڑائی جھگڑا کرنے مت آئے گا... احمر یہ کہنے سے باز
...نہیں رہ سکا... مطلب گھر آئے گا ہی مت
...کیا ماما آپ سے لڑ رہی ہیں؟ آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ فرزام جاننا چاہتا تھا
...مسز گوہر نے اس کا بازو تھما رکھا تھا

"...تم اپنی بکواس بند کرو"

"میں بکواس کر رہا ہوں؟"

"....فرزام! چلو میرے ساتھ"

ایک سیکنڈ مام.... ذرا کلیئر کر لینے دیں... آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے... آپ ایسے بات کیوں کر رہے ہیں؟

مجھے تمہیں ایک روپیہ نہیں دینا... سن لیا ماما آپ نے بھی؟ یہ سب میں نے رات دن کی محنت سے بنایا ہے... آپ ایسے ہی میرے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتیں..." فساد کی.... جڑ وہی پیسہ

مام! کوئی پیسوں کا مسئلہ ہے؟" فرزام اپنی مام کی طرف دیکھنے لگا... مسز گوہر نے خود... کو بولنے سے روک لیا... اب تو لڑائی اور ہی بڑھتی نظر آرہی تھی یہ مجھ سے پیسے مانگ رہی ہیں 'تمہیں دینے کے لیے...' "احمر نے زیادتی اور جھوٹ کی" حد پار کر لی مزے سے... جب اس نے حد پار کر لی تو مسز گوہر نے بھی سوچا کہ کم... سے کم فرزام کو اب تو سچ معلوم ہونا ہی چاہیے

پاکستان میں جو ہماری پراپرٹی تھی... اسے میں نے احمر کے کہنے پر بیچ دیا اور سارے پیسے اسے دے دیے... اب اصولاً اسے تمہارے حصے کے پیسے تمہیں دے دیئے..." چاہئیں

یہ جو آپ اتنا عرصہ یہاں رہی ہیں... یہ یہاں رہا ہے... اسے کالج تک بھیجا... ہر طرح..." کے اخراجات پورے کیے تو وہ تھوڑے سے پیسے ابھی تک باقی ہیں؟

...تھوڑے سے احمر..... ڈھائی کروڑ کا تو صرف میرا گھر ہی تھا"

"...ڈھائی کروڑ یہاں پر ڈھائی کروڑ نہیں رہتے"

...ماما...." فرزام نے اپنی ماں کے کندھے پر ہاتھ رکھا"

ابھی دو دن پہلے آپ نے مجھے کہا تھا کہ وقت کی زبان پڑھنا سیکھو... اب میں سیکھ رہا"

"ہوں تو آپ کیوں بھول رہی ہیں؟

لیکن فرزام.....!" آنسو ان کی آنکھوں سے نکلنے لگے... تانیہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ"

...رکھے بیٹھی تھی 'احمر' ہونہہ" کی صورت بنائے کھڑا تھا

ماما.....!" احمر بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں... آپ کو ان سے اختلاف نہیں کرنا چاہیے"

آپ آئیں میرے ساتھ..." مسز گوہر نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں دیکھا اور دکھی ہو

گئیں... دونوں ماں بیٹا بلڈنگ سے باہر آ گئے بہت دیر تک واک کرتے رہے خاموشی

سے...

دو دن بعد میں جا رہا ہوں ماما..... یقین جانئے میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں... مجھے عقل نہیں"

آئی... لیکن اتنے سے دنوں میں مجھے بہت عقل آ گئی ہے... اب میں مرد ہوں... رو

نہیں سکتا اور ایسا کچھ برا بھی نہیں ہوا ہمارے ساتھ... جو کچھ ہوتا ہے 'اچھے کے لیے

ہی ہوتا ہے... "وہ آنکھیں صاف کرتی اپنی ماں کو تسلی دے رہا تھا... لیکن حقیقت یہ تھی

...کہ اس سب پر مسز گوہر بہت دکھی تھیں

"...آپ بھائی کے پاس ہی رہیں گی... جب تک پاکستان میں 'میں سیٹل نہیں ہو جاتا'"

میں تمہارے ساتھ جاؤں گی... میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گی... تانیہ کے شوہر کے "

"ساتھ میں کہاں رہوں گی؟

"...چند ماہ تو رہیں یہاں"

...رات گئے تک ان کی واک جاری رہی

لگے دن فرزام نے گئے کے ایک بڑے ڈبے میں کارڈز 'کچھ شرٹس' چند کھلونے اور چند اور مختلف چیزیں رکھیں... ڈبہ اٹھا کر ٹیوب سے وہ اپنے کالج آگیا اور گیٹ کے باہر ایک طرف بیٹھ کر انتظار کرنے لگا

رومی! "بیٹھے بیٹھے ہی اس نے اسے آواز دی... وہ اپنی تین دوستوں کے ساتھ باہر آ رہی"

تمہی... وہ ان تین دوستوں کو بھی اچھی طرح سے جانتا تھا... انہیں دور سے ہی ہاتھ ہلا کر ہالے "کہا... انہوں نے بھی ہاتھ ہلایا اور وہیں کھڑی رہیں 'نہ چاہتے ہوئے بھی رومی کو"

...اس کے قریب آنا پڑا... منہ بنا کر کھڑی رہی کہ بولو کیا بات ہے

...یہ تمہاری چیزیں لایا ہوں... "اس نے ڈبے کی طرف اشارہ کیا"

"...رومی کا منہ اور بگڑ گیا... "گھر تو تم ملتیں نہیں... سوچا یہیں دے جاؤں

"اس ڈرامے کی کیا ضرورت تھی؟"

"...جیسے تمہیں "محبت" کا ڈرامہ کرنے کی ضرورت تھی"

"...کافی غصے میں لگ رہے ہو..." وہ تمسخر سے ہنسی... "ٹیک اٹ ایزی"
اب ہی تو غصے میں نہیں ہوں... پھر تو تم سے کبھی ملاقات ہو گی نہیں... تم میری"
...دی ایک ایک چیز واپس کر دینا..." وہ کہہ کر جانے لگا

...اپنی اگلی گرل فرینڈ کو دو گے 'میری استعمال کی گئیں چیزیں.....؟' وہ ہنسی"
اسے دکھاؤں گا اور بتاؤں گا کہ چیزوں سے محبت کرنے والوں سے مجھے سخت نفرت"
ہے... سچی بنی محبت کرنے والوں سے ساتھ..... صرف 'ہنسنے' گانے 'مزے کرنے'
والوں سے..... جب تک اسکول 'کالج کی ہر لڑکی کا مجھ پر کرش رہا... اس وقت تک میں
تمہیں عزیز رہا کہ "میں نے جیت لی فرزام نام کی لڑائی..." جب اسی کالج میں میرے
"...خلاف باتیں کی گئیں تو تم نے لڑائی کو اٹھا کر کوڑے دان میں پھینک دیا
ہونہہ..... اب تو تم پاگل بھی ہو گئے ہو..." ہو 'ہو وہ اپنی بہن تانیہ جیسی لگ رہی"
...تمھی

بہت وقت پر پاگل ہوا ہوں... نہ جانے مجھے کیوں لگ رہا ہے... میرے ساتھ بہت بڑا"
...معجزہ ہوا ہے... مجھے اتنا کچھ معلوم ہو گیا... اتنا سب کچھ تو گوگل بھی نہیں بتا سکتا
ورنہ میں تو ہر سنڈے تمہارے ساتھ موویز پر ہی جاتا
...رہتا"

معجزہ تو میرے ساتھ ہوا ہے مسٹر فرزام.....! میری زندگی بچ گئی... "بالوں کو جھٹک"
... کر کوٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ دے کر اس نے کہا

اور میرا دل..... تمہاری زندگی نہیں بچی... صرف تمہاری پلاننگ محفوظ رہی ہے... ایک "
بڑا گھر ہو' خوب صورت شوہر ہو' ویک اینڈ پر پارٹی ہو' آؤٹنگ ہو..... اس برائٹ پلاننگ میں
تمہیں مشقت نامی چیز گوارا نہیں تھی... مشکلات تمہیں پسند نہیں اور پاکستان میں ایک
"... تھرڈ کلاس زندگی کا تم سوچ بھی نہیں سکتیں

اب تم جو چاہو' سوچو..... میں تمہیں فارغ کر چکی "
... ہوں... "بھرپور طنز کیا... اسے طیش دلانا چاہا

اس پر میں تمہارا شکر گزار ہوں... "جھک کر وہ کورنش بجا لایا... رومی پلٹ کر آگے چلنے "
لگی...

... رومی.....! "اس نے پیچھے سے آواز دی... رومی نے صرف گردن موڑ کر دیکھا "
نہ جانے مجھے یہ بھی کیوں لگتا ہے کہ تمہاری زندگی میں آنے والے بھی تمہیں بار بار "
"... فارغ کریں گے... اگر ان میں تھوڑی سی بھی عقل ہوئی تو

ہونہہ! "کی شکل بنائے رومی ڈبے کو وہیں چھوڑ کر چلی گئی... اس محبت کا اختتام "
بہت آرام سے ہو گیا' جس کا رومی صرف چند ہفتے پہلے تک بہت دھوم دھام سے جشن
... مناتی رہی تھی

.....

چھ ماہ وہ پاکستان میں جھنگ میں پایا کے ایک دوست کے پاس رہا... وہ کمپیوٹر سائنس کا اسٹوڈنٹ تھا... کالج سے وہ نکالا گیا تھا... اس کے پاس کوئی ڈگری نہیں تھی اور پاکستان میں ابھی کسی بھی کالج میں ایڈمیشن نہیں لے سکتا تھا... کیونکہ سیشن شروع ہو چکے تھے... اب اسے سیشن ختم ہونے کا ہی انتظار کرنا تھا... انکل ہاشمی کی مدد سے اتنا ضرور ہوا کہ اسے ایک کوچنگ سینٹر میں انگلش ٹیچر کی جاب مل گئی... ایک اس کی انگلش ہی اچھی تھی اور وہ یہی پڑھا سکتا تھا... ماما نے اسے آتے ہوئے پیسے دیے تھے... پیسوں کا اسے مسئلہ نہیں تھا... لیکن اب وہ فارغ نہیں رہنا چاہتا تھا... زیادہ وقت کوچنگ سینٹر میں ہی رہتا... استقبال پر بھی بیٹھ جاتا... جب وہ فر فر انگریزی میں بات کرتا تو انگلش کے لیے ٹیوشن کا پوچھنے آئے لڑکے لڑکیاں ایڈمیشن لے لیتے... کوچنگ سینٹر کا مالک... اس سے بہت خوش تھا... اچھے پیسے دے دیتا تھا

...چھ ماہ جھنگ میں اس کا اچھا ہی وقت گزر گیا... پھر مسز گوہر بھی پاکستان آ گئیں ان کا آبائی شہر لاہور تھا... یہیں سے وہ برطانیہ گئے تھے... ان کے باقی رشتے دار بھی مختلف ملکوں میں سیٹل تھے... ماموں دبئی میں رہتے تھے اور احمر کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ نہ ہونے کے سلسلے میں ناراض تھے... اتنے ناراض تھے کہ بات ہی نہیں کرتے تھے... خالہ کینیڈا میں تھیں اور ان کے شوہر قدامت پسند مذہبی تھے... انہیں گوہر خاتون

کے کئے ہوئے بال پسند نہیں تھے اور فرزام کے چچا کے ساتھ بھی وہی معاملہ درپیش تھا۔ جو ان کا احمر کے ساتھ تھا۔۔۔ برسوں پہلے انہوں نے بھی ان کے حصے کی گاؤں کی... زمین اپنے نام کروالی تھی

چند دن جھنگ میں رہ کر وہ دونوں لاہور آ گئے۔۔۔ انکل ہاشمی نے ان کے لیے ایک کرائے کے گھر کا انتظام کر دیا

تھا۔۔۔ یہ گھر ایم اے او کالج کے قریب تھا۔۔۔ بمشکل چار مرلے کا ہو گا۔۔۔ تین کمرے نیچے تھے۔۔۔ دو کمرے اوپر تھے۔۔۔ انہوں نے ایک سال کا ایڈوانس کرایہ دے دیا۔۔۔ ان چھ مہینوں میں مسز گوہر نے کسی نہ کسی طرح سے احمر سے کچھ پیسے لے ہی لیے تھے۔۔۔ کچھ ان کی اپنی بچت بھی تھی اور پاکستان میں بنائے گئے سونے کے زیورات چند زیورات انہوں نے تانیہ کو دے دیے تھے۔۔۔ باقی ان کا خیال تھا کہ اسے ڈیزائن بدلو کر دے دیں گی۔۔۔ لیکن آنے والے وقت میں وہ جب اسے کچھ سمجھ گئیں تو انہوں نے ایسا کچھ بھی نہ کیا

زیورات بھی انہوں نے بیچ دیے۔۔۔ دو بیڈروم اوپر سیٹ کر لیے۔۔۔ سیکنڈ ہینڈ فرنیچر مناسب اور اچھی حالت میں انہیں آرام سے مل گیا۔۔۔ ان دونوں کو زیادہ سامان کی ضرورت بھی نہیں تھی

لاہور شہر میں اب پڑھنے والے کم ہی ہوں گے... لیکن پڑھانے والے جگہ جگہ اڈے بنا کر بیٹھ گئے... فرزام کو اس کا بہت فائدہ ہوا... وہ شام سے رات تک تین مختلف اکیڈمیوں میں ایک ایک 'دو دو پریڈز لینے لگا... دن میں وہ مسز گوہر کے ساتھ ان کے... کام کرتا

برطانیہ جانے سے پہلے مسز گوہر اپنے گھر میں بچوں کے روایتی ملبوسات بنانے کا کام کرتی تھیں... ایک اچھی لوکیشن میں ایک اسٹور کرائے پر لیا تھا... جہاں میٹیریل تیار ہونے کے بعد فروخت کیا جاتا تھا... ساتھ ساتھ دوسرے اسٹورز میں بھی ڈسپلے کیا جاتا تھا... کوٹھی کے نیچے والے پورشن میں یہی کام ہوتا تھا... وہیں ان کا چھوٹا سا آفس بھی تھا... احمر سے جب بار بار انہوں نے اپنے ٹھیک ٹھاک چلتے ہوئے کام کے بارے میں کہا تو احمر نے ہزار مثالیں دیں... انہیں سمجھایا کہ وہ یہی کام یہاں بھی کر سکتی ہیں... بلکہ یہاں تو ان کے کام کو ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا... انڈین اور پاکستانی تو ترستے ہیں کہ انہیں روایتی پہناوے مل جائیں... اتنی یقین دہانیوں پر بھی سب بیچ باج چلی گئیں اور آخر میں ان کے ہاتھ گھٹا ہی آیا...

انہوں نے پرانے کاریگروں سے رابطے کیے... لیکن جس معاوضے پر وہ لوگ اب پاکستانی انڈسٹری میں کام کر رہے تھے... وہ اتنا معاوضہ انہیں دے نہیں سکتی تھیں... اب

انہیں کم معاوضے پر لیکن اچھے کام کرنے والے چاہیے تھے... کننگ کا کورس تو وہ برطانیہ سے کر آئی تھیں... ساتھ ہی دوسرے چھوٹے بڑے کنس کا... اسی لیے اب انہیں کننگ ماسٹر رکھنے کی تو ضرورت نہیں تھی... دو ماسٹر جی رکھے سلائی کے لیے... ایک... کاریگر مشینی کڑھائی کے کام کے لیے اور ایک کاریگر فریم ورک کے لیے

ایک مہینے سے وہ شاہ عالمی بازار جا جا کر میٹیل اکٹھا کر رہی تھیں... پہلے انہیں یہ سہولت تھی کہ ان کے پاس کار تھی اور مخصوص دکان داروں کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات تھے... وہ انہیں کسی کے بھی ہاتھ میٹیل کی فہرست بھیج دیتیں اور پھر جا کر... چیک کر کے لے آتی تھیں... رنگ ساز کے ساتھ ماہانہ حساب کتاب تھا

شاہ عالمی میں انہوں نے پرانے دکان دار ڈھونڈنے چاہے... مگر ان میں سے صرف ایک ہی ملا... وہ ایک ہی بہت تھا... فہرست ہاتھ میں لیے انہیں بار بار بازار جانا پڑتا... پھر اتنا سامان دونوں کو اٹھا کر رکشے میں ڈال رک لانا پڑتا... فرزام تو انہیں سامان اٹھانے نہ دیتا... لیکن اپنے بیٹے پر اتنا بوجھ ڈالنا انہیں اچھا نہیں لگتا تھا... شروع شروع میں فرزام شاپرز ہی پکڑ لیتا تھا... پھر ایک دن اس نے عجیب کام کیا... وہ ایک بڑا اور چوڑا کپڑا اپنے ساتھ لے آیا... سارے سامان کو اس میں باندھا اور دکان دار کی مدد سے اس نے وہ... گھڑی اپنے سر پر رکھوالی... مسز گوہر کی چیخ نکل گئی

فرزام! تمہاری گردن میں جھٹکا آ جائے گا... خدا کے لیے ایسے مت کرو... پلیز اسے"
"... اتارو

نہیں ماما..... میری گردن ٹھیک رہے گی..... میں نے بہت سے لوگوں کو ایسا کرتے "
"... دیکھا ہے... آپ مجھے بھی کرنے دیں

تمہیں عجیب نہیں لگ رہا؟" وہ خوف زدہ نظروں سے اس کے سر پر جمی گھڑی کی "
... طرف دیکھ رہی تھیں کہ اب گرمی کہ اب گرمی

"نہیں ماما! ایسی باتیں بھی عجیب لگتی ہیں کیا؟"

شاہ عالمی کے رش میں وہ دونوں جگہ بناتے آگے پیچھے..... کبھی ساتھ ساتھ گزر رہے
تھے...

مجھے تو بہت مزہ آرہا ہے اس روٹین کا... جانتی ہیں ایک بہت بڑی جاپانی کمپنی کا مالک "
اپنے گھر کی کیاریوں کی خود دیکھ بھال کرتا ہے 'کھاد ڈالتا ہے' کانٹ چھانٹ کرتا

ہے... جب میں نے اس کے بارے میں پڑھا تو سوچا کہ جب میں بھی اس جتنی بڑی
کمپنی کا ملک بن جاؤں گا تو میں بھی ایسے ہی پودوں میں کھاد ڈالا کروں گا... اپنے جوتے
... پالش کیا کروں گا... پر مجھے ان معلوم ہوا ماما کہ وہ کمپنی بنانے سے پہلے کرتا رہا ہے
بڑے کام سے پہلے ہی چھوٹے کام کرنے پڑتے ہیں... ان فیکٹ سارے کام کرنے

پڑتے ہیں... ان میں شرم نہیں کرنا چاہیے 'میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا ماما؟' گٹھڑی والا
... سر اس نے ذرا سا موڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھا

ہاں! میرے بچے... اتنی عظیم باتیں کر رہے ہو کہ مجھے راستہ ہی دکھائی نہیں دے"
... رہا

ہا ہا ہا..... آنکھیں صاف کر لیں نا... بات بات پر رویا مت کریں... "وہ ہنسا تو وہ بھی"
... ہنسنے لگیں

اگر میں کام شروع ہو گیا... دن میں فرزام نمونے لے کر انارکلی 'کرشن نگر' باغبان پورہ
سنت نگر 'بھائی دروازے' لاہور اسٹیشن 'صدر گوال منڈی' اچھرہ بازاروں میں 'دکانوں میں
جا جا کر آرڈرز لیتا... دیکھنے میں وہ ذرا انگریز انگریز لگتا تھا... انگریزی لب و لہجے کہ اردو بولتا تو
بہت ہی پیارا 'چھوٹا سا صاحب لگتا نمونے دیکھنے والے سوچتے کہ گورا صاحب کام کر رہا
ہے... کوالٹی بھی اعلیٰ ہو گی اور باقی میٹریل بھی اور ساتھ ساتھ وہ اپنے گاہکوں سے یہ
بھی کہہ سکتے ہیں کہ "انگریز کی صنعت کے بنے ہیں" جیسے جاپان کی مشینری 'کویا کی
..... جیولری' ترکی کا فرنیچر اور اب انگریز کے کپڑے

پھر وہ بات بھی بہت اچھے انداز میں کرتا تھا 'دکانوں میں جاتا تو اس کی مہمان نوازی
کرنے کو ان کا جی چاہتا... انہیں آہستہ آہستہ آرڈرز ملنے لگے... وہ آرڈرز لیتا بھی اور سپلائی
'بھی کرتا ایک عدد سیکنڈ ہینڈ موٹر سائیکل اس نے لے لی تھی... لیکن لاہور کے سڑکوں پر

خاص طور پر اچھرے اور بھائی دروازے کے بازاروں کی چھوٹی بڑی پھنسی ہوئی سڑکوں پر
بانیک چلانا امریکا کے سب سے اونچے پل کے موٹے رے پر بانیک چلانے کے قریب
... قریب برابر تھا... ہر بار واپسی پر آکر وہ کہتا

تیرا لعل زندہ آگیا ماما....! جلدی سے امیر ہو جائیں ورنہ میری خیر نہیں... "وہ ہنس"
... دیتیں

.....

... گرمیوں کے دن تھے دونوں ماں بیٹا چھوٹی سی چھت پر کرسیوں پر آئے سامنے بیٹھے تھے
... قریب قریب کی سب ہی چھتوں سے آوازیں آرہی تھیں... گرمی بہت بڑھ گئی تھی
پچھلے تین گھنٹے سے بجلی نہیں آرہی تھی... رات ایک بجے کا وقت تھا... نیند تو اسے
... بہت آرہی تھی... لیکن وہاں بیٹھے رہنے پر مجبور تھا
"پاکستان میں اب زیادہ ہی گرمی نہیں ہونے لگی؟"
... پہلے بھی اتنی ہی تھی... "وہ ساتھ ہاتھ کا پنکھا اسے بھی جھل رہی تھیں"

"... لیکن ماما! پہلے مجھے اتنی گرمی نہیں لگتی تھی"
وہ ہنسیں... "تب تم ایک کینال کی کوٹھی میں رہتے تھے... جس کے آگے ایک کھلا لان
تھا... بہت سے درخت اور پودے تھے گھر میں اور آرکیٹیکٹ نے گھر کو ایسے ڈیزائن کیا

"...تمہا کہ وہ گرمیوں میں ٹھنڈا اور سردیوں میں گرم ہوتا تھا
!اچھا....! ہمارے مالک مکان کو بھی ایسے ہی گھر ڈیزائن کروانا چاہیے تھا... دیکھیں"
"...کتنا گرم گھر ہے ان کا... اتنی جلدی گرمی آ جاتی ہے لاہور میں

چار مرلے کے گھر کو وہ کیا ڈیزائن کرواتا... پھر یہاں زیادہ تو لوگ موسم کو دیکھے بنا ہی"
گھر بنوا لیتے ہیں اور تم یہ بھی بھول رہے ہو کہ ہمارے گھر میں ایر کنڈیشنڈ تھا ہر کمرے
میں... سارا گھر ہی ٹھنڈا تھا... جس کار سے تم اسکول جاتے تھے.... وہ بھی... تمہارا
اسکول بھی.... تو بیٹا! ایسے لوگوں کو کیا معلوم کہ پاکستان میں کتنی گرمی اور سردی ہوتی
ہے... یہ سب تو کسی اور کو ہی معلوم ہوتا

"...ہے"

".....یعنی غریبوں کو"

".....غریب ہونا برا نہیں"

لیکن مشکل ضرور ہے... یہ جو ہمارے پڑوس میں آئی رہتی ہیں نا.... بازار سے آرہی"
تھیں... سچ ماما! گرنے کے قریب تھیں... شاید بلڈ پریشر کا مسئلہ تھا انہیں... میں نے
انہیں بائیک پر بٹھا کر گھر تک چھوڑنے کے لیے کہا تو کہتی ہیں... "بھائی! میرے شوہر
نے مجھے چھتر مار کر گھر سے نکال دینا ہے..." میں نے پوچھا... "آئی! چھتر کسے کہتے

.....ہیں تو بولیں کہ "یہ جو تم نے پیروں میں پہن رکھے ہیں..." میں نے کہا... "یہ تو ... شوز ہیں..." تو وہ بولیں... "انہیں چھتر بھی کہتے ہیں

مسز گوہر اتنا اونچا ققمہ لگا کر ہنسیں کہ آواز ایک دو قریب کی چھتوں تک تو ضرور ہی گئی ... ہو گی

"....کیوں اس کا اتنا سر کھایا تم نے.... پاگل"

میرا اپنا دماغ گرمی سے گھوما ہوا تھا... پانی کی جو بوتل میں پینے کے لیے ساتھ رکھتا" ہوں... وہ میں نے سر پر ڈال لی... ایک چھوٹا لڑکا بازار میں برف والا پانی بیچ رہا تھا... دس روپے میں اس سے بوتل بھروالی اور لڑکے سے کہا کہ تم ضرور بڑے ہو کر کسی بڑے ... ادارے کی باگ دوڑ سنبھالو گے

کیوں آس دلائی اسے؟ ایسے تو ہمارے ملک میں ہزاروں بچے ہیں... کہاں ان کے ... مستقبل بنتے ہیں

ارے ماما! اس کا ضرور بچے گا... اسکول کے یونیفارم میں تھا... تین روپے کا گلاس " ... دے رہا تھا... میں نے کہا کہ "دس کا تو بیچو... اتنی گرمی میں بیٹھے ہو..." کہنے لگا ستر روپے کی برف آئی ہے... پانی مفت کا ہے... ساٹھ گلاس نکل جائیں گے آرام " ... سے... اتنا منافع کافی ہے... مجھے ملک میں اور مہنگائی نہیں کرنی ... بہت خوب.... کمال کا بچہ تھا"

"...واپسی پر پیدل جاتا ملا.... میں نے اسے گھر چھوڑ دیا"
... بہت خوب.... تم بھی کمال کے بچے ہو... " وہ ہنسیں "

اتنی بار اسپرے کیے ہیں میں نے... لیکن یہ مجھ پر آخر جاتے کیوں نہیں؟ " وہ بار بار "
...ریکٹ سے مجھ پر مار رہا تھا

اسپرے سارے علاقے میں ہو گا تو ہی مجھ پر ختم ہوں گے وہ بھی شاید..... " وہ تیزی "
... سے پنکھا جھلنے لگیں تاکہ مجھ پر فرزام سے دور ہی رہیں

اتنے پیسے نہیں ہیں میرے پاس کہ سارے علاقے میں اسپرے کروا دوں... لیکن اگر "
"... علاقے کے لوگ تعاون کریں تو میں پیسے اکٹھے کر کے کروا سکتا ہوں

فرزام! یہ عام لوگ ہیں... ان کی زندگیوں میں اتنے مسائل ہیں کہ یہ لوگ مجھ جیسے "
مسئلے پر سوچ ہی نہیں
سکتے... یہ مجھ پر مکھیاں 'گرمی' بجل کا نہ ہونا... یہ سب ان کے لیے معمول کے اور
"... معمولی مسئلے ہیں

"... مسئلے حل کرنے سے حل ہو جاتے ہیں... ختم نہیں ہوتے تو کم ضرور ہوتے ہیں "

"جن کی زندگیوں میں روٹی کا مسئلہ ہو... وہ اور مسئلوں پر کیسے توجہ دیں؟ "

چلیں مان لیا.... روٹی 'مہنگائی' بے روزگاری.... یہ مسئلے ہیں 'لیکن ماما! گنگی.... یہ تو "

مسئلہ نہیں ہے نا... غریب لوگ غریب ہیں... ٹھیک ہے... لیکن وہ گندے کیوں

ہیں... کیا صفائی ستھرائی میں بھی پیسے لگتے ہیں... گھروں کے سامنے گند ہے..... اندر گند ہے..... نچے گندے ہیں..... میں نے گلیوں میں بغیر نیکر کے گندے سندے کپڑوں میں بہت بار بچوں کو دیکھا ہے..... ماما! عورتوں کو ان سب کا تو خیال رکھنا چاہیے نا؟ گھروں کے آگے کوڑا پھینکنا کہاں کی عقل مندی ہے... ایک گلی کو صاف رکھنے میں کتنے پیسے لگتے ہیں..... اور میں جب جب پائپ لگا کر گھر کے آگے دور تک کا حصہ صاف کرتا ہوں تو ساتھ والی آنٹی کے سارے بچے آکر میرے سر پر کھڑے ہو جاتے ہیں... ایک دو چھتوں سے لڑکیاں بھی مجھے دیکھتی ہیں... سچ ماما! میں بہت شکرگزار ہوں ".... برطانیہ کا... اس نے میری بہت سے معاملات میں بہت اچھی تربیت کی ہے اس تربیت کا اس نے ذرا سا استعمال کیا اور گھر گھر جا کر پیسے لیے... وہ ہر ایک کے دروازے پر جاتا... مچھر اور مچھر کے کاٹنے پر لیکچر دیتا... سب دروازوں کی پردوں کی اوٹ میں کھڑی سنتی رہتیں... کچھ پیسے پکڑا دیتیں... کچھ کہتیں کہ "ان کے ابو آئیں گے تو ہی جواب دیں گی..." ایک آنٹی کو فرزام نے کہہ دیا کہ "کیا مچھر آپ کو آپ کے ابو سے پوچھ کر کاٹتا ہے..." وہ تو ہنسیں... ساتھ کے گھروں کی تین اور آنٹیاں بھی دل... کھول کر ہنسیں

اسپرے پر آنے والی کل لاگت فرزام نے لگالی تھی... گھر بھی گن لیے تھے... اب ہر ایک کو ایک جیسی رقم دینا تھی 'پیسے اتنے زیادہ بھی نہیں تھے... کم از کم وقفے وقفے سے

تین بار اسپرے ہونا تھا... کچھ نے بحث کر کے پیسے دیے کچھ نے بنا بحث کے دے دیے اور کچھ نے سرے سے دیے ہی نہیں... جنہوں نے نہیں دیے... ان کے فرزام نے اپنے پاس سے ڈال لیے... اس کے پاس بھی زیادہ پیسے نہیں تھے... لیکن اس نے سوچا کبھی تو آ ہی جائیں گے... فی الحال مجھروں کو نہیں آنا چاہیے... وقفے وقفے سے تینوں اسپرے ہو گئے... کشادہ گلی میں سڑک کی طرف نکلے پر ان کا گھر تھا... اندر سے... اندر اور گلیاں نکلتی تھیں

اسپرے سے انقلاب تو نہیں آیا... لیکن مجھروں کی تعداد بہت گھٹ گئی... جنہیں برداشت کیا جا سکتا تھا... گلی میں رہنے والی ایک آنٹی اسے ملیں تو بہت پیار سے بولیں...

بڑا چنگا ایں تو کا کے!" (بہت اچھے ہو تم لڑکے)"

انہیں آرڈرز بھی مل رہے تھے اور وہ کام بھی کر رہے تھے... لیکن مسئلہ یہ تھا کہ منافع زیادہ نہیں ہو رہا تھا... منافع جنریٹر کے پیڈرول میں نکل رہا تھا... ہر میٹریل کی قیمت ڈبل سے ٹریبل ہو چکی تھی... نیو سیشن میں بھی وہ ایڈیشن نہیں لے سکا... اگر وہ ایڈیشن لے لیتا تو آرڈرز اور سپلائی کا کام کون کرتا... کسی اور ورکر کو وہ فی الحال افورڈ نہیں کر سکتے تھے... کڈز گارمنٹس کے لکڑی اسٹورز سے بھی بات چیت چل رہی تھی... لیکن وہ اکیلا یہ کام نہیں کر سکتا تھا... گلبرگ اور ڈیفنس میں کچھ اسٹورز ایسے تھے جن کے ساتھ

بات چیت میں کئی گھنٹے گزر جاتے... وہ گھنٹوں بٹھا کر یہ سمجھاتے رہے کہ انہیں کس طرح کے فیشن کے کپڑے... چاہئیں... کن رنگوں کے اور کس کام کے ساتھ

فرزام نوٹ کر لیتا تھا... آکر ماں کو بتا دیتا تھا... لیکن سپلائی کے وقت وہ نقص نکالے کہ آرڈر ویسا نہیں ہے اگر اتنے گھنٹے ماں ضائع کریں گی تو کٹنگ کا کام کون کرے گا اور اگر اتنے ہی گھنٹے فرزام ان سب کو نوٹ کرنے میں لگائے گا تو باقی کا کام کون کرے گا... لیکن وہ ان اسٹورز کو ہاتھ سے جانے بھی نہیں دینا چاہتے تھے... ان سے... انہیں بروقت ادائی ملتی اور قریب قریب ان کی پسند کی ملتی... دونوں نے آپس میں مشورہ کر کے اخبار میں ایک ورکر کے لیے اشتہار دے دیا

ایڈ میں صاف صاف لکھا ہے کہ ہمیں ایک گرتجویٹ کی ضرورت ہے 'جو روانی سے انگلش بول سکے

"... میں گرتجویٹیشن کر رہی ہوں"

"... لیکن لیڈی! آپ ہیں تو نہیں نا"

"... نہیں..... لیکن ہو جاؤں گی"

لیکن....." وہ زچ ہو گیا... "دیکھیے! میں سمجھاتا ہوں کہ ہمیں گرتجویٹ ہی کیوں"
"...چاہیے... کیونکہ اس ملک میں ایک گرتجویٹ ہی اچھی انگریزی بول سکتا ہے

میری ایک بھابھی بی اے ہیں... وہ تو انگلش نہیں بول سکتیں..." اس نے اتنی"
... بے چاگی سے سچ بولا کہ فرزام اسے دیکھ کر رہ گیا
یہ انٹرویو اسی لیے تھے کہ معلوم کیا جاسکے کہ میرے پاس آنے والا بی اے انگلش"
"...بول سکتا ہے کہ نہیں

ایڈ میں لکھا ہے کہ اسے ڈیزائننگ کی سمجھ بوجھ ہونی چاہیے... تو مجھے بوجھ ہے... میں"
"...کسٹمر کی ڈیمانڈ کو آسانی سے سمجھ سکتی ہوں

میں سمجھ سکتا ہوں... لیکن لیڈی! آپ کو کسٹمر سے ڈیل نہیں کرنا... آپ کو کچھ"
گروپس سے ڈیل کرنا ہے... جہاں سے آرڈرز لینے ہیں 'وہ اسٹورز گلبرگ اور ڈیفنس میں
ہیں... کچھ سوسائٹیز میں ہیں... عام روٹین میں بھی ان لوگوں کو عادت ہوتی ہے انگلش
میں ہی بات کرنے کی... ایڈ میں میل فی میل ضرور لکھا ہے 'لیکن ہماری ترجیح لڑکا
"...ہے 'جو اپنی کنوینس پر آجاسکے

مجھے کڈز گارمنٹس میں بہت اچھا تجربہ ہے... میں جانتی ہوں 'میں آپ کے لیے بہت"
...فائدہ مند ثابت ہوں گی..." اس بار اور بے چاگی سے کہا گیا

میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپ کو ایک اچھی جاب کی ضرورت ہے... لیکن....." اس کی"

... شکل پر چھائی مایوسی دیکھ کر اسے دکھ ہوا

اچھی جاب کی نہیں 'ایک شریف جاب کی.....' اسے لگا لڑکی رونے ہی والی ہے "
... بس

"... یہ جگہ میرے گھر سے قریب ہے... میں یہاں پیدل آ سکتی ہوں "
میں آپ کے لیے ضرور کچھ کرتا... اگر کر سکتا....." اس کی بے چاگی پر اسے ترس "
... آیا

وہ چلی گئی... وہ وہاں آئی دس لڑکیوں اور پانچ لڑکوں میں سے چھٹی لڑکی تھی 'ایک فریش
... گرتجویٹ لڑکے کو فرزام نے اوکے کر دیا... انٹرویو ان کے گھر میں ہی ہوئے تھے
... جہاں ایک کمرے میں انہوں نے ایک میز اور دو کرسیاں رکھ کر اسے آفس بنا لیا تھا
... رات کو وہ ماں سے اس لڑکی کا ذکر کرنا نہیں بھولا

اس نے کہا کہ اسے ایک شریف جاب کی ضرورت ہے... لگتا ہے بہت برے حالات "
... دیکھے ہیں اس نے..... کہہ رہی تھی کہ کڈز گارمنٹس کی اسے بہت سمجھ بوجھ ہے
"... مام! اسے اپنے ساتھ ہیلپر کیوں نہیں رکھ لیتیں

"ہم ایک اور ورکر کی تنخواہ کہاں سے نکالیں گے.....؟"

ہو سکتا ہے 'ابھی وہ کم پیسوں پر مان جائے... پھر آنے والے وقت میں ہم اسے زیادہ "
"... دے سکیں... میرے انکار پر وہ رونے والی ہو گئی تھی... کچھ کیجئے مام

دیکھ لو..... ابھی ہم اتنے منافع میں نہیں جا رہے... "بیچے آکر اس نے وہ فہرست" نکالی... جس پر ہر امیدوار کا نمبر لکھا تھا... اس نے نمبر کو موبائل میں محفوظ کر لیا... تا کہ صبح اسے کسی بھی وقت فون کر سکے... پھر اسے خیال آیا کہ یقیناً آج وہ بہت مایوس ہوگی... اگر وہ ابھی فون کر دے تو شاید یہ اس کے لیے اچھا ہی ہو... اس نے فون... کیا... وہ اس لڑکی کی آواز تو بالکل نہیں تھی... فرزام نے اپنا تعارف کروایا مجھے افق عبدالقدوس سے بات کرنی ہے... آج وہ میرے پاس انٹرویو کے لیے آئی" ".... تمہیں

.....
اسے نو بجے آنے کے لیے کہا گیا تھا... وہ سوا آٹھ بجے ہی وہاں تھی... مسز گوہر خود فجر کے بعد نہیں سوتی تھیں... اپنا کام کرنے لگتی تھیں... اسے وقت سے اتنا پہلے دیکھ کر انہیں حیرانی ہوئی... البتہ انہوں نے اسے کام سمجھا دیا... پہلے اسے ہر میٹریل کو دیکھ کر فہرست بنانا تھی کہ کون سا میٹریل کتنا ہے... بڑے کمرے میں سب میٹریل رکھا ہوتا تھا... اس نے نو بجے یہ کام کر لیا... مسز گوہر حیران ہوئیں... وہ اچھی خاصی پھرتیلی تھی

تم نے اس سے پہلے کہاں کام کیا ہے افق؟" اس کی پھرتی کو دیکھ کر انہیں خیال ".... آیا کہ وہ کسی بڑے ادارے میں کام کرتی رہی ہے

میں....." وہ بتاتے ہوئے شرمندہ ہو گئی... "دو دن پہلے تک میں ایک ریسٹورنٹ میں"
"... کام کرتی رہی ہوں

... ٹھیک ہے... " انہیں محسوس ہوا کہ وہ اس بارے میں زیادہ بات کرنا نہیں چاہتی "

چھوٹے سے جس ریسٹورنٹ میں وہ کام کرتی رہی تھی... اس میں اس سمیت دو اور
لڑکیاں تھیں... دو لڑکے تھے 'جو آرڈر لیتے تھے... وہ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی ہو کر فاسٹ
فوڈ کو ٹرے میں رکھ کر آرڈر لانے والے بوائےز کو دیتی تھیں... آنے والے کسٹمر خود بھی
کاؤنٹر تک آکر اپنی ٹرے لے سکتے تھے اور تین لڑکیاں جب کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی ہوں تو
وہاں تک آنا کسی کو برا نہیں لگتا تھا... افق ہر روز کاؤنٹر سے اٹھ کر دس بارہ وزینگ کارڈز
ڈسٹ بن میں پھینکتی تھی... یہی حال دوسری لڑکیوں کا بھی تھا ' انہیں ان کی خوب
... صورتی کی بنا پر رکھا گیا تھا

اس سے پہلے اس نے قذافی اسٹیڈیم میں نئے نئے بنے ہائپر اسٹار شاپنگ سینٹر میں نوکری
کی تھی... وہاں بھی اس کے ساتھ یہی ہوا تھا... اس کا کام ریکس کو چیک کرتے رہنا
اور ان میں رکھی گئیں مصنوعات کی کمی پر انہیں وہاں لا کر رکھنا تھا ' وہ سارا وقت لوگوں
کی نظروں میں رہتی... آتے جاتے اس کے ہاتھوں کو اکمر کو مس کیا جاتا... بہانے سے
اسے کارڈز دیے جاتے... یہ سب تو کم تھا... اس کے ایک کولیگ لڑکے نے اس کا

ہاتھ پکڑ کیا... وہ کئی ہفتوں سے اس کا نمبر مانگ رہا تھا... ریسٹورنٹ کی جاب ملتے ہی اس نے شاپنگ سینٹر کی جاب چھوڑ دی

اس جاب میں ایک اور مسئلہ تھا... اسے دو بسیں بدل کر انارکلی سے قذافی اسٹیڈیم آنا پڑتا... اس کی آدھی تنخواہ کرایہ میں ہی نکل جاتی... اماں کی گھر واپسی کے بعد انہوں نے ایک وقت کا کھانا کھانا بھی شروع کر دیا تھا... ڈاکٹر کی ہدایت تھی کہ انہیں گرمی نہ لگنے دی جائے... انہوں نے سیدھا سیدھا اے سی کے لیے کہا تھا... علاج کے سارے اخراجات دانیہ نے اٹھائے تھے تو جو پیسے جمال کے پریس کے مالک اور اسکول کی میڈم نے دیے تھے... اس سے انہوں نے ایک سیکنڈ ہینڈ اسپلٹ اے سی لگوا لیا تھا... اماں نے بہت نہ نہ کی... لیکن اس نے بھابھی کے شوہر کو پیسے دے دیے... وہ اماں کی زندگی کے لیے زمین آسمان ایک کر سکتی تھی

اماں کی بیماری جا چکی تھی... لیکن زندگی جیسی بیماری ابھی ساتھ تھی... وہ اماں کے اسکول میں گئی... لیکن وہاں اسے تین ہزار میں ٹیچر رکھا جا رہا تھا... ایف اے پاس لڑکی... کو اتنے ہی مل سکتے تھے... تین ہزار میں تو بجلی 'گیس کا بل بھی ادا نہیں ہونا تھا اماں کے لیے جو مخصوص خوراک آنی تھی 'وہ الگ..... اس مقام پر ایسا ہوا کہ افق ان سب کی اماں بن گئی... اپنی اماں کی بھی اماں..... پہلے وہ صرف کام کرتی تھی... اب اسے کام کے ساتھ ساتھ سب کچھ سنبھالنا بھی تھا... اسے صرف دو وقت کی روٹی ہی

نہیں چاہیے تھی... اسے دو وقت کی روٹی جمع بھی کرنا تھی... اماں پر جو وقت آیا اور پھر اسے بھیک مانگنی پڑی... اس نے اسے بہت کچھ سمجھا دیا... جس پل پر سے وہ گزر کر... آئی تھی... اس کے اختتام پر ایک عبارت لکھی تھی

"...خود کو روندے جانے کے لیے تیار مت کرو"

... اور افق اب کی بار کسی دکھ 'تکلیف یا انسان کے ہاتھوں روندے جانے سے ڈرتی تھی زندگی میں صرف جینا ہی نہیں آنا چاہیے... اگر پیچھے سیلابی ریلا آ جائے تو بھاگنا آنا چاہیے اور... اگر ریلا آ ہی جائے تو تیرنا آنا چاہیے... زندگی میں صرف کھانا اور سونا ہی نہیں آنا چاہیے

انسان کوئی جانور نہیں ہے کہ شیر صرف دھاڑ ہی سکتا ہے اور مچھلی صرف تیر ہی سکتی ہے... کوئل گائے گی اور سانپ پھنکارے گا... بندر درختوں پر چڑھے گا اور خرگوش صرف زمین کھود کھود کر سرنگ اور گھروندے بنائے گا... یہی سب تو انسان کو جانور سے الگ کرتا ہے کہ انسان کیا کچھ نہیں کر سکتا... اسے فطرت نے ایک خاص خوبی تک پابند نہیں کیا... پھر بھی لوگ جانوروں کی طرح خود پر بوجھ لدوا لیتے ہیں 'چابک کھاتے ہیں اور... اپنے ہی جیسے انسانوں کے پیر تک چاٹتے ہیں

افق نے تین ہزار کی وہ اسکول کی نوکری کر لی... ساتھ ساتھ وہ دوسری نوکری کے بارے میں معلومات کرنے لگی... اگلی نوکری اسے ساڑھے تین ہزار میں ایک لیڈی ڈاکٹر کے

کلینک پر ملی... اسے کاؤنٹر پر بیٹھ کر ٹوکن دینے ہوتے 'فون ریسو کرنے ہوتے اور باری باری ہر ٹوکن نمبر کو اندر بھیجنا ہوتا... پھر اسے شاپنگ سینٹر کی جاب کے بارے میں معلوم ہوا... وہاں اسے دس ہزار دیے جا رہے تھے... جیسے تیسے اس نے وہ جاب کی اور 'پھر گوالمنڈی میں بنے ایک نئے ریسٹورنٹ میں آ گئی 'یہاں اسے صرف چھ ہزار ملتے تھے لیکن جمال اسے سائیکل پر یہاں چھوڑ جاتا تھا... جمال نے اسکول چھوڑ دیا تھا... جمال نے کہا کہ وہ پرائیوٹ پڑھ لے گا اور پڑھنے کا کیا ہے زندگی میں کبھی بھی پڑھا جا سکتا ہے...

...رات کو دونوں بھائی پریس جاتے اور دن میں جمال ایک کپڑے کی دکان پر کام کرتا اماں گھر میں اکیلی ہوتیں... بھابھی ہی آ کر پوچھتی رہتیں... مسز گوہر کے یہاں بھی وہ... انہی کے ساتھ آئی تھی... انہی کے شوہر نے اخبار میں وہ ایڈ دیکھ کر دونوں کو بھیجا تھا ریسٹورنٹ کے ماحول سے وہ عاجز آ چکی تھی... اب وہ چند ہزار کے لیے خود کو ہر روز نیلام نہیں کر سکتی تھی... مسز گوہر نے اس سے کہا کہ منافع زیادہ ہوتے ہی وہ اس کی تنخواہ بڑھا دیں گی... ایک بند گھر میں ایک عورت کے ساتھ اسے کام کرنا تھا اور اسے بہت... سکون تھا

...جب وہ فیکٹری جایا کرتی تھی... تب ہی سے اس کی خواہش تھی کہ وہ بھی ڈیزائنر بنے اماں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ حالات اچھے ہوتے ہی وہ اسے ایک چھوٹا سا کورس تو

ضرور ہی کرا دیں گی... ایک دو بار اس نے ایک دو خاکے فیکٹری کی ڈیزائنر کو دکھائے تھے... چند تکنیکی تبدیلیاں کر کے ڈیزائنر کے وہ کپڑے ڈیزائن کر دیے تھے... اس میں... سیکھنے کی زبردست صلاحیت تھی

'اس نے گھر سے نکلنے سے پہلے بہت سے کام کیے تھے... فرما' گوند گے خاکی لفافے کاج' بٹن' ریڈی میڈ کپڑوں پر کالر لگانا' ڈیکوریشن پیسز کی تیاری' جیولری' ہینڈ بیگ' ڈیزائنر... جوتوں پر اسٹون لگانے کا کام... وہ ہر کام تیزی سے کرتی... نفاست سے مکمل کرتی یہی ماضی کا تجربہ تھا کہ مسز گوہر کی مدد کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کام تھا... مسز گوہر کپڑے کی ہر سائز کی کٹنگ کرتی تھیں... اس پر پھر ایمبریڈی اور اسٹون ورک ہونا' پھر انہیں سلائی کیا جانا' آخری کام انہیں اچھی طرح دیکھ کر ٹانگوں کو چیک کر کے 'سائز کو' پھر سے ناپ کر پیک کرنے کا ہوتا' ہر آرڈر کو الگ الگ پیک کرنا ہوتا... کس رنگ... میٹیل' ڈیزائن کے نمونے کتنے بنیں گے... یہ بھی الگ الگ فہرست میں درج کرنا ہوتا آرڈر ڈلیور کرنے کی تاریخ ذہن میں یاد رکھنی ہوتی' مسز گوہر کا اصول تھا کہ وہ ایک بھی... دن آرڈر لیٹ نہیں کرتی تھیں... اکثر رات رات بھر بیٹھ کر وہ اور فرزام کام کرتے... افق ماضی میں اتنے سارے کام کر چکی تھی... اسے یہاں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہوا فیکٹری میں جو اس نے تھوڑی بہت کٹنگ سیکھی تھی... وہ یہاں کام آ گئی... وہ پانچ ماہ کی بچی کی شلوار قمیض آرام سے کاٹ لیتی... ماسٹر جی سلائی کرتے... وہ اگر فارغ ہو

جاتی تو تیسری مشین پر بیٹھ کر سلائی کرنے لگتی... قمیصوں پر..... چھوٹے چھوٹے شراروں پر تھوڑے بہت اسٹونز لگنے ہوتے تو وہ اٹھتے بیٹھتے آرام سے لگا لیتی... مسز گوہر کو شرمندگی ہوتی... ٹھیک ہے 'وہ ان کی مدد کے لیے ہے... لیکن مدد سے ان کا مطلب اوپر کا کام تھا... کاریگروں والا کام نہیں.... وہ گھر اس وقت نہیں جاتی تھی 'جب وقت پورا ہو جاتا تھا... وہ اس وقت جاتی تھی 'جب کام پورا ہو جاتا تھا... پہلے وہ صبح آٹھ... بجے آتی تھی... پھر وہ سات بجے ہی آ جاتی

میرا بیٹا کہتا ہے کہ میں بہت محنت کرنے والی خاتون ہوں... لیکن افق! تم بہت "بہت محنت کرنے والی لڑکی ہو... تم تو جن ہو... تم تھکتی نہیں.... کیا کھاتی ہو؟... انسان کو کام نہیں 'صدمات تھکا دیتے ہیں اور اب کام میرے لیے صدمہ نہیں" آپ کو نہیں معلوم 'مجھے اس کام میں کتنا مزا آتا ہے... ہم روز نیا کام کرتے ہیں نئے ڈیزائن پر 'نئے رنگ پر 'نئے کپڑے پر... رات بھر یہ رنگ میری آنکھوں میں گھومتے... رہتے ہیں... میں صبح تک ان سے ملنے کے لیے بے چین رہتی ہوں

ایسا ہی میرے ساتھ تھا... میرے شوہر گاؤں سے آئے تھے... انہوں نے اپنی محنت "سے تعلیم مکمل کی اور جاب کی اور پھر مجھ جیسی عام سی لڑکی سے شادی کی... میں صرف بارہ جماعتیں پاس تھی... جس آفس میں وہ کام کرتے

تھے... میں وہاں آپریٹر تھی... لیکن مجھے ڈیزائن بننے کا بہت شوق تھا... جب ہم اپنا گھر

بنا چکے تو انہوں نے میرا شوق پورا کر دیا... مجھے بتایا کہ کیسے میں گھر پر رہ کر اپنا کام کر سکتی ہوں اور واقعی ایسا ہو گیا... میرے بنائے ملبوسات کو پسند کیا جانے لگا... میں ایک بڑے نام کی ڈیزائنر نہیں تھی... لیکن جو بھی تھا... میں خوش تھی... میں اپنی مرضی سے ڈیزائن کرتی اور اسے پسند کیا جاتا... اتنے سال برطانیہ میں 'میں نے اس شوق کو دبائے رکھا... رنگ مجھے بے چین کر دیتے... میرے ہاتھوں میں آنے کے لیے مچلتے..... اب میں اس چھوٹے گھر میں رہ کر چھوٹے سے پیمانے پر بہت محنت سے کام کر رہی ہوں... لیکن میں بہت خوش اور مطمئن ہوں... میں تمہاری کیفیت سمجھ سکتی ہوں تم اپنے ذہن میں آنے والے کسی بھی ڈیزائن کا خاکہ مجھے دکھا سکتی ہو... اچھا ہوا تو ہم..." اس پر کام کر لیں گے... کتابیں پڑھ کر ہی سب کام نہیں آتے

افق مسکرانے لگی... ایک لمبے عرصے کے بعد اسے یہ پہلی خوش خبری ملی تھی... اس نے زندگی بھر کام کیا تھا... خواب نہیں دیکھے تھے... خواہش نہیں کی تھی وہ اپنی چادر کو جانتی تھی... لیکن ایک آدھ خواب ضرور پالنا چاہیے... اس خواب کے پیچھے ضرور بھاگنا چاہیے... اس خواب کے لیے جان توڑ کوششیں ضرور کرنی چاہیے... اگر یہ خواب نہ دیکھے جاتے تو دنیا کبھی اتنی ترقی نہ کرتی... اب افق نے پیسے 'ضرورت سے ہٹ کر ایک خواب... دیکھا... اپنے کامیاب ہونے کا

آدھے سے زیادہ کام وہ گھر لے جاتی تھی... کپڑوں کے تھان کے تھان وہ جمال کی سائیکل پر رکھ کر گھر بھجوا دیتی اور رات بھر بیٹھ کر چھوٹے ساڑے کے کپڑے کاٹ لیتی... پیپر پر خاکے بناتی کہ کس پر کس ڈیزائن کا کام ہونا چاہیے... کس رنگ کا... کس اسٹون کا... یہاں اسے فیکٹری میں کام کا تجربہ مدد دینے لگا... وہاں ایک ایک کام کو تفصیل میں اور ترتیب سے کیا جاتا تھا... کالر کس رنگ کا 'ہو گا... بٹن کس رنگ 'ساڑے کے ہوں گے کہاں کہاں گے... پاکٹ کہاں ہوگی... زپ کہاں... کس رنگ کے ساتھ کس رنگ کی میچنگ ہوگی

وہ ایک چھوٹے لیول کی لوکل فیکٹری تھی... لیکن اس اتنی سی فیکٹری میں کام بہت ترتیب سے ہوتے تھے... کوالٹی کا خیال رکھا جاتا تھا... فیرک کو چیک کیا جاتا تھا... ایک انچ کی کمی بیشی نہیں کی جاتی تھی... ایسے پیسز جن میں کمی بیشی ہو جاتی تھی... انہیں ادھیڑ کر نئے سرے سے سلائی کروایا جاتا تھا... اس معاملے میں ڈپارٹمنٹ کی ہیڈ کا ایک ہی اصول تھا... وقت اور قوت کتنی ہی صرف ہو... کوالٹی میں فرق نہیں آنا چاہیے... رات بھر بیٹھ کر وہ کٹنگ کرتی... خاکے بنا لیتی... خاکے پر بنیادی باتیں لکھ دیتی اور صبح پہلے خود جاتی... پھر جمال سائیکل پر سامان چھوڑ جاتا... مسز گوہر چیک کر لیتیں... کمی بیشی دور کر کے 'اوکے کر کے کاریگروں کے سپرد کر دیتیں... آرڈر کی تیاری میں تھوڑی سی تیزی آگئی... مسز گوہر وقت کی کمی کی وجہ سے زیادہ آرڈر نہیں لیتی تھیں... اب ایک

دو آرڈرز اور لینے لگیں... فارغ وقت میں وہ گلبرگ اور ڈیفنس کے اسٹورز میں جا کر ڈسکس کر لیتیں کہ ان کی ڈیمانڈ کیا ہے... اس طرح انہیں آسانی رہنے لگی... وہ وہی ڈیزائن کر... دیتی جو ان کی ڈیمانڈ ہوتی 'جو انہیں چاہیے ہوتا

ایک دن شام گئے انہیں گلبرگ کے ایک اسٹور سے فون آیا کہ ایک میڈم ہیں... انہیں... انارکلی فراک تین مختلف سائز اور رنگوں میں چاہیے... میڈم کو ان کا نمبر دے دیا گیا مسز گوہر نے ان سے بات کی... لگے دن ان کے کزن کی بارات تھی اور انہیں وہ انارکلی فراکیں اپنی بھانجیوں کے لیے چاہیے تھیں... اسٹور پر موجود ایک وہ اپنی بیٹی کے لیے لے چکی تھیں... ان کی بھانجی کو بھی وہی پسند آگئی تھی... لیکن اس کے سائز کی اور موجود نہیں تھی... مسز گوہر کو یہ پہلا ذاتی آرڈر مل رہا تھا اور ان کا ماننا تھا کہ کبھی بھی کسٹمر کو "نو" نہیں کہنا چاہیے... لیکن ان کے پاس وقت نہیں تھا... کاریگر جانے والے تھے... میٹریل موجود تھا... فراکوں کے دامن اور گلے پر اسٹون ورک ہوا تھا... صرف اسٹون ورک کے لیے ہی انہیں آٹھ گھنٹے چاہیے تھے... معذرت کے ساتھ انہوں نے انکار... کر دیا

...آپ کو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے تھا... "افق کو انکار پر اعتراض تھا" کیا کرتی..... دو گھنٹے تک سب ہی کاریگر چلے جائیں گے... انہیں کل دن میں بارہ "نئے تک چاہیے

.....آپ ان سے بات کریں اور ان سے کہیں کہ اگر اسٹون ورک تھوڑا ہلکا ہو جائے تو"
"...آپ جانتی ہیں کہ بچے ایک چیز پسند کر لیں تو انہیں وہی چاہیے ہوتا ہے
"...تو بھی ہم کیسے کام کریں گے افق..... وقت نہیں ہے"
آپ کاریگروں سے بات کریں میڈم! اگر وہ آج رات کام کر لیں گے تو آپ انہیں کل"
"...کی چھٹی دے سکتی ہیں

اگر کل انہیں چھٹی دے دی افق! تو باقی آرڈر کون تیار کرے گا... ہم صرف تین بچوں"
"کے لیے اتنا کچھ کیوں کریں گے؟
ہو سکتا ہے 'وہی میڈم ہمیں اور آرڈر بھی دے دیں... وہ ہماری باقاعدہ کسٹمر بن"
"...جائیں... ہمیں ان سے آرڈر ملتے رہیں
"...لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں کوئی فائدہ نہ ہو"
"...فائدہ ہو بھی سکتا ہے... ہماری فیکٹری میں ایسے آرڈر کو بہت اہمیت دی جاتی تھی"

کافی دیر تک سوچنے کے بعد انہوں نے بیگم کو فون کیا... انہیں تفصیل میں بتایا کہ
انہیں کتنے کام میں فراکیں مل سکتی ہیں... اس نے ہاں کہہ دی... اپنی مرضی کے تین
مختلف رنگ بتا دیے... رنگ سازی مسز گوہر خود ہی رک لیتی تھیں... رنگ ساز افورڈ نہیں
کر سکتی تھیں... ایک مقامی ادارے میں دو گھنٹے ہر روز جا کر انہوں نے رنگ سازی
سیکھ لی تھی... سفید شیفون کو انہوں نے بیگم کے بتائے رنگوں میں رنگا... اس دوران

افق نے چوڑی دار پاجامے کاٹ دیے... سلائی ماسٹر وہ پاجامے سینے گئے... سارے کاریگر رات بھر کام کے لیے مان گئے تھے... اگلے دن کی چھٹی بھی انہیں مل رہی تھی اور رات کے کام کے الگ پیسے بھی... گھر فون کے افق نے اپنے کام کے بارے میں بتا دیا تھا... مسز گوہر ایک بار اس کے گھر جا کر اماں سے مل آئی تھیں... دونوں ایک... دوسرے کے لیے اجنبی نہیں رہی تھیں

رات بھر کام ہوتا رہا... دونوں کاریگروں نے مل کر پہلے ایک کو اڈے پر لگایا... اس پر... کام کیا... پھر دوسری کو... اس دوران سلائی ماسٹر ان کی ڈبل سلائی کرتے رہے مسز گوہر اور افق دوپٹوں پر دوسری مشینوں سے بنارسی فیتہ لگاتی رہیں... مسز گوہر نے ہی انہیں کھانا منگوا دیا تھا... درمیان میں آدھے گھنٹے کے وقفے سے وہ لوگ باری باری آرام کرتے رہے تھے... صبح فجر کے وقت دونوں کاریگر اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے... اگلے تین گھنٹوں میں ماسٹر صاحبان بھی چلے گئے... آخری مراحل میں دونوں نے... سلائی چیک کیں... سائز کو ناپا... انہیں استری کیا اور پیک کر دیا

جمال 'افق کو لے کر گھر چلا گیا... بارہ بجے بیگم اپنے ڈرائیور کے ساتھ آ کر سائز اور کام... چیک کر کے لے گئیں... بیگم وہی قیمت دے گئی تھیں 'جو مسز گوہر نے مانگی تھی انہوں نے ایرجنسی کام کیا تھا... مسز گوہر نے ڈبل قیمت مانگی تھی... وہ ڈبل ہی دے گئی تھیں

بس بچے ہیں نا... جو چیز دیکھ لیتے ہیں 'وہی مانگتے' ہیں... میں کل ہی اٹلی سے آئی تھی... خریداری کرنے نکلی تو ایک ہی فراک بیٹی کو پسند آ گئی اور وہی بھانجی کو..... میری سسٹر نے کہا کہ اب باقی سب بھی ایسی ہی مانگیں گی... میرے لیے تو ".... بہت مشکل ہو جاتا..... پھر اتنا روتی ہیں نا یہ سب یہ ان کا پہلا آرڈر تھا' جسے انہوں نے راتوں رات مکمل کیا تھا... مسز گوہر کا خیال تھا کہ شاید انہیں ایسا کچھ فائدہ نہیں ہوا... الٹا کاریگروں کو چھٹی دینی پڑی اور اب لگے آرڈر لیٹ... ہو جائیں گے

دو دن وہ اسی پچھتاوے میں رہیں... افق سے بھی ذکر کیا... وہ شرمندہ ہوئی کہ شاید اسی کے مشورے کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے... لیکن ایسا ہوا کہ کچھ اچھا نہیں ہوا... بلکہ بہت اچھا ہو گیا... وہی بیگم ایک ہفتے بعد اپنی بہن کے ساتھ ان کے پاس موجود تھیں... دو ماہ بعد ان کی بہن کے دیور کی شادی تھی برطانیہ میں... بہن بھی وہیں کی رہنے والی تھیں... بہن نے اپنی دو بیٹیوں 'نند کی تین' جیٹھ کی ایک بیٹی کا سائز لکھوا دیا... رنگ اور ڈیزائن نوٹ کروا دیے... لہنگے 'چولی' 'انارکلی' 'چوڑی دار' گھیردار شلوار وغیرہ... انہوں نے الگ الگ سب کے لیے تفصیلات بتا دیں... چار فنکشنوں کے لیے چھ بچوں کے کپڑوں کا آرڈر مل گیا

بجٹ وہ بتا گئیں اور اچھا خاصا ٹھیک ٹھاک بجٹ تھا وہ... صرف اپنی ہی بیٹی کے لیے
بارات کی انارکلی فراک وہ چالیس ہزار کی بنوا رہی تھیں... آرڈر تیار کرنے کے لیے ان
کے پاس ایک ماہ تھا... وہ آرام سے بنا سکتے تھے... کاریگروں کے ساتھ مسز گوہر کا بونس
... کا وعدہ تھا... اس آرڈر پر انہوں نے ہر کاریگر کو بونس دیا

چند ڈیزائن جو وہ منتخب کر گئی تھیں... ان میں سے ایک شرارے کا ڈیزائن تھا 'جو افق
کا تیار کیا گیا تھا... شرارہ بہت ہلکا پھلکا سا تھا... فیروزی رنگ کا شرارہ تھا اور ہلکے گلابی
رنگ کی کُرتی تھی... کُرتی پر سفید اسٹونز کا چھن تھا... دوپٹا فیروزی اور گلابی رنگ کا
... تھا اور اس پر بھی سفید اسٹونز کا چھن تھا

پندرہ دن میں انہوں نے اپنے کام کے دوران ان کا آرڈر بھی تیار کر دیا... اپنا پہلا فارن
... آرڈر... سارا سامان برطانیہ بھجوا دیا

شپ منٹ وصول کرتے ہی انہوں نے تین اور بچوں کے سائز نوٹ کروائے... ایک ہفتے
بعد چھ اور بچوں کے..... مسز گوہر تین سال سے بارہ سال کی بچوں کے کپڑے
بناتی تھیں... لیکن پرزور درخواست کے ساتھ انہوں نے چھ ماہ 'نومہ' ڈیڑھ سال 'ڈھائی
سال کی بچوں کے لیے بھی کپڑے بنوائے... انہوں نے شاید شادی میں شرکت کرنے
والے ہر خاندان میں موجود ہر بچی کا سائز انہیں لکھوا دیا تھا... اسی آرڈر سے منسلک ان
سے تین 'چار مختلف لڑکیاں فون پر گاہے بگاہے بات کرتی اور بتاتی رہتیں کہ انہیں کس

... طرح کے کپڑے چاہئیں... ان کا پہلا فارن آرڈر جس سے انہیں ایک بڑا منافع ملا
برطانیہ جیسے ملک میں جہاں شادی بیاہ کے روایتی کپڑوں کی خریداری مشکل کام ہے اور
چھوٹی بچیوں کی تو بہت ہی مشکل ہے... اس میں ان کے ہاتھ ایک لوکل ڈیزائنر آگئی جو
... کہ ان کے نزدیک بہت مناسب قیمت پر اچھے کپڑے بنا کر دے دیتی تھیں

اس آرڈر کو تیار کرنے میں انہیں ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اب آئے دن انہیں وہاں سے
فون کالز آنے لگیں اور وہاں سے گاہے لگائے آرڈر ملنے لگے... وہ ایک دوسرے کا
ریفرنس دے دے کر کہتیں کہ انہیں فلاں نے ان کا نمبر دیا ہے 'فلاں نے دیا
... ہے... ایک سے دو اور دو سے کئی دوسرے کسٹمرز انہیں آرڈر دینے لگے

.....

اما.....! یہ جو لڑکی آپ کے ساتھ کام کرتی ہے نا... اسے کسی یورپین ملک میں ہونا"
"... چاہیے تھا

"وہ کیوں....؟"

ارے اما..... یقین جانیں..... میں نے ابھی تک کسی لڑکی کو سائیکل کے پیچھے
ایسے بیٹھتے نہیں دیکھا سارے لاہور میں ایک یہی واحد لڑکی ہو گی سائیکل کے پیچھے بیٹھنے
"... والی"

... تم نے سارا لاہور دیکھ لیا؟" وہ مسکرائیں "

سارا نہیں دیکھا... جتنا بھی دیکھا ہے... اس میں وہ واحد ہے... شاہراہ قائد اعظم جیسی "

"... پر رونق سڑک پر وہ سائیکل پر بیٹھ کر سفر کرتی ہے... بہت اعتماد ہے اس میں

اعتماد نہیں فرزام! وہ ان باتوں کو معمولی جانتی ہے... اگر وہ پاکستانی معاشرے میں نہ "

"... ہوتی تو وہ خود سائیکل چلایا کرتی... بس کی کنڈیکٹر بھی بن جاتی... اسکول بس چلاتی

اسی لیے تو کہا کہ اسے یورپ میں ہونا چاہیے تھا... اتنی لمبی چادر لپیٹ کر وہ پیچھے بیٹھتی "

ہے 'کسی دن سائیکل میں چادر پھنسی نا' تو جس سڑک پر وہ گرے گی 'اس پر سے مر کر

"... ہی اٹھے گی

"... ایسے نہ کہو پاگل "

... ارے ماما..... محنت سے کام کرنے والوں کے لیے پاکستان بہت سخت ملک ہے "

عورتوں کے لیے خاص طور پر... عزت بھی سنبھالو 'کپڑے بھی اور انا بھی... ان معاملات

میں پاکستانی عورت دنیا کی دوسری عورتوں سے زیادہ محنتی ہے اور اگر اس عورت کا

"... معاشرہ ذرا سا ساتھ دے تو یہ عورت کہاں سے کہاں جا پہنچے

"تمہیں وہ سائیکل پر بیٹھی اچھی نہیں لگتی؟"

اچھی بری نہیں ماما! بڑا بونا سمجھتا ہوں میں خود کو اس کے سامنے... اس کے سامنے ہی "

نہیں 'اپنے کاریگر اسلم کے سامنے..... جمال اور اسد کر سامنے.... اس دن افق نے

دس بار اسے گھر بھیجا چیزوں کے لیے.... ماما! وہ دس چکر لگا کر آیا... پانچویں چکر میں 'میں نے اسے پیسے دیے کہ رکشہ کر لو اور اس میں سب چیزیں لے آؤ تو بولا فرزام بھائی! آپ... کو کتنی عادت ہے پیسے ضائع کرنے کی... ان پیسوں میں ایک کلو سیب آجائیں گے انہیں لیں اور کھائیں... میرے پاس وقت بھی ہے اور طاقت بھی.... مجھے انہیں استعمال کرنے دیں... جیسے اس نے دس چکر لگائے ماما! میں اسے دیکھ دیکھ کر تھک گیا... لیکن وہ نہیں

تھکا.... کچھ دن پہلے میں ان کے پریس چلا گیا... اتنی گندی جگہ پر پریس ہے ماما! کہ بتا نہیں سکتا... دو فٹی گلی ہو گی 'جس میں سے گزر کر آگے پریس خانہ تھا اور اتنی بدبو اور گرمی وہاں.... اسد اتنا پیارا لڑکا ہے... نیلی آنکھیں ہیں اس کی... اتنا خوب صورت ہے کہ بتا نہیں سکتا... مجھے بہت ترس آیا... اسے اتنے گندے حلیے میں وہاں دیکھ کر... میں نے جمال سے کہا کہ میں اس کے لیے کسی اور نوکری کا پتا کر دوں تو کہتا ہے ہمارے مالک نے ہمیشہ ہمارے سر پر ہاتھ رکھا ہے... آج کل وہ بیمار ہیں... ان کا کام ہم سنبھال رہے ہیں... ایلے انہیں چھوڑ کر کبھی بھی نہیں جائیں گے..." وہ بے حد متاثر... نظر آ رہا تھا مسز گوہر مسکرا دیں

ماما! میں نے آپ کو کبھی بتایا نہیں... لیکن میں اپنی زندگی کے اس طرح بدل جانے پر "بہت دکھی تھا... برطانیہ سے نکالے جانے پر..... اس بنا بجلی کے ملک میں رہنے

پر..... اور اب میں بہت شرمندہ ہوتا ہوں... کیونکہ لاکھوں سے کم تر ہو کر کروڑوں سے
میں بہتر ہی رہا... میں نے زندگی میں کبھی کوئی اصول اور فلسفہ نہیں بنایا... جمال کے
پاس اصول ہیں... اسد کے پاس بھی ہیں... ماسٹر جی اور اسلم کے پاس بھی ہیں اور پانی
بیچنے والے بچے تک کے پاس اصول ہیں... لیکن میرے پاس نہیں... ماما! جب ہم ایک
پرآسائش زندگی گزارتے ہیں نا تو ہم صرف چیزوں کے نام اور انہیں استعمال کرنا ہی سیکھتے
ہیں... لیکن جب ہم جدوجہد میں آتے ہیں... مصائب کا شکار ہوتے ہیں نا تو ہی ہمیں
اپنے اصل اور نقل کا پتا چلتا ہے... تب ہی ہم تانبے سے سونا بنتے ہیں... یہ ماسٹر جی
ہیں... مشین خراب ہو جاتی ہے... گھنٹوں ٹھیک کرتے رہتے ہیں... جبکہ یہ ان کا کام
نہیں... پنکھا خراب ہوا... وہ بھی ٹھیک کر دیا... خود ہی جا جا کر پیٹرول لاتے ہیں جنریٹر
کا... کبھی نہیں جتایا کہ میں تمہارے اتنے کام کر دیتا ہوں... اسلم کو میں نے اپنی کچھ
شرٹس دینی چاہیں تو کہتا ہے... "بھائی جی! کسی ضرورت مند کو دیں... میں تو اچھے
خاصے رزق والا ہوں... اگر ایک بار لینے والوں میں سے ہو گیا تو دینے والا کبھی بھی نہیں
بن سکوں گا..." ماما! وہ دینے والا بننا چاہتا ہے بتائیے! مجھے ماما! عظمت کی اور کیا
"...نشائیاں ہوتی ہیں

...مسز گوہر گود میں رکھے اس کے سر کو پیار سے سہلاتی رہیں

اس دن آپ اسٹور جانے لگیں... آپ اپنے کپڑے اور جوتے نکال کر رکھ گئیں... ماما" میں نے دیکھا کہ افق نے آپ کی جوتی کو کپڑے سے صاف کر دیا اور ویلے ہی واپس رکھ دی کہ آپ کو معلوم نہ ہو سکے کہ... اس نے صاف کی... میں کچن کی کھڑکی سے اسے دیکھ رہا تھا... مجھے بہت حیرت ہوئی آپ کے جوتے تو کبھی میں نے بھی صاف نہیں کیے..."

مجھے حیرت نہیں ہوئی... وہ میرا بہت احترام کرتی ہے... میں جانتی ہوں 'وہ ایسی ہی' ہے..."

... وہ جیسی بھی ہے... ایسے بے بنائے تو پیدا نہیں ہوتے نا؟ ایسا تو خود کو بنانا پڑتا ہے "اب آپ مجھے بتائیے کہ کیا میں کچھ کچھ ان سب کے قریب کا ہو سکتا ہوں؟" ... میرا بیٹا بہت پیارا ہے... "انہوں نے اس کی پیشانی پر پیار کیا"

فرزام نے کالج میں بی ایس سی کرنے کے لیے ایڈمیشن لے لیا... اس کے پاس اب اتنا وقت ہوتا تھا کہ وہ کالج جا

سکے... آمدنی بھی اچھی ہو گئی تھی... کالج سے آکر وہ آرڈرز کے لیے چلا جاتا... دوسرا لڑکا ان آرڈرز کو سپلائی کر دیتا... باقی لوگوں سے مسز گوہر فون پر رابطہ کر لیتیں یا خود چلی جاتیں... اب ان کے پاس چار کاریگر اور تین ماسٹر جی ہو گئے تھے... بہت سی بڑی دکانوں والے انہیں گھر کے آفس میں آکر مل لیتے تھے... وہیں سب حساب کتاب ہو

جاتا تھا... لڑکیوں کے لیے کپڑے کے بنے پاؤچ کا کام بھابھی کے سپرد تھا... یہ ان کے لیے کپڑوں میں مفت کا آئٹم تھا جو انہوں نے شامل کیا تھا... اس آئٹم کے شامل کرنے سے ان کے کپڑوں کی مانگ میں اضافہ ہوا تھا... چھوٹی بچیوں کو ہینڈ بیگ اور پرس کا بہت شوق ہوتا ہے تو اس سے کپڑے کی فروخت میں واضح فرق آیا... کپڑے کے یہ پاؤچ کسی وقت میں افق اور بھابھی نے درجنوں کے حساب سے بنائے تھے... یہ پاؤچ دہنوں کے لیے بنوائے جاتے تھے... اس نے مسز گوہر کو بچیوں کے لیے چھوٹے سائز میں بنانے کا مشورہ دیا جو انہیں اچھا لگا اور ان کا آئیڈیا مقبول ہو گیا... یہ آئیڈیا فارن آرڈرز کے ساتھ زیادہ مقبول ہوا... انہیں تمہیم بتائی جاتی اور ایک سے پاؤچ بنوائے جاتے... ان کا یہ آئٹم ریڈی میڈ کپڑوں کے ساتھ مفت تھا... لیکن جب انہیں تمہیم بتائی جانے لگی تو اس کا معاوضہ بھی دیا جانے لگا... ان کی پسند کے عین مطابق...

...یہ کام بننے کا وقت ہے... "مسز گوہر بہت خوش تھیں"

"کیا مطلب؟"

انسان پر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سب کچھ بگڑتا ہی چلا جاتا ہے... لاکھ کوشش پر بھی..... اس وقت کے اثرات ہی کچھ ایسے ہوتے ہیں..... اور ایسے ہی ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سب کچھ سنورتا چلا جاتا ہے... ہر بگڑی بات بننے لگتی ہے..... تو یہ وقت کام

"... بننے کا ہے... ہمیں اور آئیڈیاز پر کام کرنا چاہیے

... مثلاً.....؟" اس نے پوچھا

"... تم بھی سوچو افق! کیا ہونا چاہیے"

"... میں تو ایک عرصے سے سیل کا سوچ رہی ہوں"

"..... سیل کا"

جی..... ہم ایک ہی قیمت پر کپڑے تیار کرتے ہیں... منافع رکھ کر سیل لگا لیتے"
... ہیں

... وہ سوچنے لگیں... "اس کے لیے الگ سے تیاری کرنی ہوگی... جگہ بھی ڈھونڈنی ہوگی
فرزام سے کہتی ہوں 'معلومات کرے... اگر کسی بڑے ایونٹ میں اسٹال مل جائیں تو
... بہت زبردست رہے گا... اس سے ہمیں بہت فائدہ ہو گا

"!جی ہاں"

افق! پھر تم کچھ ڈیزائن ریڈی کرو... کچھ پرانے پرنٹ نکالو... ان میں تھوڑا بہت ایڈ"
... کرو... دیکھتے ہیں ان کا کیا' کیا بن سکتا ہے

... افق بڑی ڈیزائن بک اٹھا لائی... اس میں ان کے تیار کردہ ڈیزائن نمونے موجود تھے
فرزام کو سیل کے بارے میں بتا کر وہ سب اس کے لیے تیاری کرنے گئے... فرزام نے
ایک اسٹال صنعتی نمائش میں بک کروا لیا... نمائش دس روزہ تھی اور اب یہ انہیں پہلے دن

کے بعد معلوم ہونا تھا کہ انہیں کس قدر اسٹاک ریڈی رکھنا چاہیے... لیکن اس وقت وہ اسٹاک ریڈی کر نہیں سکتے تھے... اب وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ اتنا کم ہو کہ انہیں منافع ہی نہ ہو اور اتنا زیادہ بھی نہ ہو کہ فروخت نہ ہونے کی صورت میں الٹا انہیں... نقصان ہی ہو جائے

لیکن شاید مسز گوہر نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ یہ وقت کام بننے کا ہے 'تو ان کا کام بن گیا... دس روزات دن ان کے اسٹال پر رش رہا... ابتدائی چار دنوں میں ہی انہیں میٹیل کی قیمت وصول ہو گئی... اگلے دو دنوں کے منافع سے اسٹال بکنگ کے لیے ادا کئے گئے پیسے پورے ہو گئے اور باقی کے چار دن کا منافع ان کی جیب میں آیا... دس دنوں میں اسٹال کے لیے سب نے کام کیا... فرزام 'اسلم' جمال سب سامان لائے... اسٹال کو... ڈیکوریٹ کرتے... مسز گوہر بھی وہیں موجود رہتیں... اسلم اور فرزام نے سیلز مینی کی... افق گھر میں ہوتی اور ترتیب سے ہر دن کا سامان الگ کر کے پیک کرتی

سیل کامیاب ترین رہی... ساتھ انہوں نے پمفلٹ بھی بانٹ دیے... جس میں ان کے فون نمبرز اور ایڈریس تھا... ایسے کپڑوں کی خریداری کے لیے ان سے کبھی بھی رابطہ کیا جا سکتا تھا... گاہے بگاہے عورتیں ان کے پاس خریداری کے لیے آ جاتیں... کچھ آرڈر دے... جاتیں... فون پر رابطے رہتے... انہیں مستقل کلائنٹس مل گئے

مسز گوہر نے کاریگروں کے بڑے کمرے میں اے سی لگوا دیا...

یہ پہلا اے سی تھا جو ان کے گھر لگا... فرزام کا خیال تھا کہ یہ کاریگروں کے کمرے میں ہی لگنا چاہیے... پہلے وہ سب اپنا دوپہر کا کھانا گھر سے لاتے تھے... اب مسز گوہر نے ایک کام والی رکھ لی تھی... اوپر کی صفائی وہ کرتی تھیں اور کاریگروں کے جانے کے بعد فرزام نیچے کا حصہ صاف کر دیتا تھا... اب کام والی نیچے کی صفائی بھی کر دیتی اور... ان سب کے لیے دوپہر کا کھانا بھی پکاتی

سب کاریگر ماہر ہو چکے تھے... ایک بار بتانے سے ہی بات سمجھ جاتے... ان کے کام میں غلطیاں کم ہونے لگیں... اب ہر وقت ان کے سر پر بیٹھے کی ضرورت نہیں رہی تھی... میٹیل کے لیے بھی کوئی ایسا مسئلہ نہیں رہا تھا... اسلم سب سمجھ گیا تھا... وہ اور فرزام جاتے اور میٹیل لے آتے... کبھی کبھی افق اور مسز گوہر اسلم کو لے کر چلی جاتیں... آئے دن مارکیٹ میں نئی سے نئی چیز موجود

ہوتی... وہ پھر وہیں طے کر لیتیں کہ کون سی نئی چیز شامل کرنی ہے اور کتنی... مسز گوہر کے تیار کیے گئے ملبوسات میں ایک ہی بات تھی... جسے خاص پسند کیا جاتا تھا... وہ تھی نفاست... وہ بچیوں کے ملبوسات کو ان کی عمر کے مطابق ہی نفیس اور نازک سا تیار

کرتی تھیں اور بقول ان کے ریگولر کسٹمز ان کے کپڑوں میں بچیاں بہت آرام محسوس کرتی ہیں... کپڑے سنبھالنے میں انہیں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہوتا

.....

"... ایک بات بتائیے"

جی.... "وہ ذرا پریشان سی ہو گئی"

اما کو آپ کے کام میں ڈھونڈنے سے بھی خامی نظر نہیں آتی... کہتی ہیں بہت خبطی"

"... ہے پرفیکشن کے لیے افق

جی.... "اس جی سے اس کا مطلب تھا..." "تو اب کیا ہو گا؟"

لیکن یہاں کیا ہوا؟" اس نے رجسٹر اس کے سامنے رکھا"

... رجسٹر سرخ گول گول دائروں سے بھرا ہوا تھا... اس نے "لیٹر ٹو ایڈیٹر" لکھ کر دکھایا تھا

... مسلسل تین دن سے یہ لیٹر گول گول دائرے لے رہا تھا

... میں نے اتنی اچھی طرح سے یاد کیا تھا..." سر جھکا ہوا تھا... نظریں رجسٹر پر تھیں"

"بی اے میں آپ انگلش کو یاد کریں گی؟"

"... یہ مجھے نہیں آتی..... تو پھر یاد ہی کر لیتی ہوں"

... اس کے انداز پر ایک جاندار قہقہہ اس کے اندر ہی دم توڑ گیا

"یہ آپ کو کب آئے گی؟"

..... بھابھی کہتی ہیں سب کچھ یاد کر لو... بس انگلش میں پاس ہونے تک نمبر لے لو"

"... پھر ان لیٹرز اور مضمونوں کو کون پوچھے گا

بھابھی نے تو کمال کا مشورہ دیا ہے... لیکن آپ کیا صرف پاس ہونا چاہتی ہیں؟" افق"

... کے نادر خیالات اسے اب معلوم ہو رہے تھے

... جی.... "سر بھی ہلا دیا"

"صرف پاس.....؟"

... جی صرف پاس... "کہتے وہ تھوڑا الجھ بھی گئی"

"تو آپ بی اے میں کامیاب ہونا نہیں چاہتیں؟"

... پاس ہونا تو چاہتی ہوں... اور کامیابی کسی کہتے ہیں... "صرف سوچا پوچھا نہیں"

پاس ہونے میں اور کامیاب ہونے میں بہت فرق ہے... پاس ہونا کسی بھی طرح چند"

نمبرز لینا اور بس نکل جانا ہے..... کامیاب ہونا اس پر مکمل گرفت رکھنا ہے... یہ گرفت

کبھی دوبارہ فیل ہونے نہیں دیتی... چند نمبرز لے کر پاس ہونا تو بہت شرمندگی والی بات

ہے... اگر مجھے میری کتاب ٹھیک طرح سے نہ آتی ہو اقر میں فرسٹ آجاؤں تو میں اپنی

ڈگری کو پھاڑ کر پھینک دوں... خود کو پاس کروانا اہم نہیں... خود کو سب کچھ سکھانا اہم

ہے... ماسٹر جی کوئی کپڑا غلط سی دیتے ہیں تو آپ اور ماما اسے بار بار ان سے سلائی

کرواتے ہیں... جب تک آپ کو اس میں مطلوبہ پرفیکشن نظر نہیں آ جاتی... مطلوبہ پرفیکشن ہر انسان کو اپنے اندر رکھنی چاہیے... ہر کام میں آپ کی اتنی پرفیکشن اور علم میں اتنی "....لاپرواہی"

...جی.... "وہ بات کو سمجھ گئی اور اب شرمندہ ہو رہی تھی"

دراصل اب وہ صرف بی اے پاس کرنا چاہتی تھی... اسے ایک ڈگری چاہیے تھی... پہلے کبھی وہ کتابوں کو چاٹ لیا کرتی تھی... اب اس کی ساری دلچسپی صرف اور صرف اپنے کام کے ساتھ تھی... وہ کام سے نہیں تھکتی تھی... پندرہ منٹ بیٹھ کر پڑھنے سے تھک جاتی تھی... اس کے ہاتھوں پیروں کو 'دل و دماغ کو کام سے عشق ہو گیا تھا... کیونکہ یہ ہی وہ واحد کام تھا جس میں وہ کامیاب ہو رہی تھی... وہ ایک انچ کی غلطی بھی نہیں کرتی تھی... کر لیتی تو اسے ٹھیک کرنے میں جُت جاتی تھی اقر یہ قدرتی بات ہے کہ جو کام پھل دے 'تعریف دے' 'اطمینان دے' اسے ہی کرتے رہنے کو جی چاہتا ہے... اب... اس کا کام صرف کام نہیں رہا تھا... لیکن پڑھنا اس کے لیے کام جیسا بن گیا تھا ایک بوجھ 'وہ ڈگری لینا چاہتی تھی... تاکہ برے وقت میں کام آسکے... اس نے اتنے برے وقت دیکھے تھے کہ وہ اب بہت سے کام اکٹھے کر لینا چاہتی تھی... جو اس کے برے وقت میں کام آجائیں... رات کو وہ تین گھنٹے آرام سے پڑھ سکتی تھی... لیکن وہ... کپڑوں اور میٹریل کے بارے میں سوچتی رہتی... ذہن میں نت نئے خاکے بناتی رہتی

اماں کی طبیعت اور صحت کافی بہتر رہتی تھی... وہ گھر کو دیکھ لیتی تھیں... جو قرضہ تھا وہ بھی انہوں نے ادا کر دیا تھا... گھر کے حالات کچھ بہتر ہو گئے تھے... وہ شام کو گھر... آکر کتابیں لے کر ضرور بیٹھ جاتی تھی... لیکن پڑھ نہیں پاتی تھی

مسز گوہر نے فرزام سے کہا کہ وہ افق کی مدد کر دیا کرے... اس نے اسے کچھ اچھی اگرامر کی کتابیں لادیں... وہ ایک باب اسے پڑھا دیتا... بتا دیتا کہ اس میں اسے کیا کیا کیسے کیسے کرنا ہے... ٹاپک دے دیتا جس پر اسے مضمون لکھنا ہوتا اور وہ یاد کر کے... مضمون اسے لکھ کر دکھا دیتی... وہ ریفرنس تک یاد کرتی تھی

ہم کورس کی کتابوں کو چھوڑ کر صرف گرامر کر لیں ابھی...؟ پاس ہونے کے لیے "نہیں... انگلش پر گرفت کے لیے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ کیا کرتی... نہیں کرنا بھی چاہتی تھی تو بھی ہاں کہنا... پڑا... اس کی گرامر شروع ہو گئی... ہر لائن پر کراس لگنے لگے "آپ نے پریکٹس نہیں کی نا؟"

"...کی تھی... دو گھنٹے کی تھی"

اس نے پریکٹس ضرور کی تھی... لیکن دو گھنٹے نہیں... اس کے پوچھنے پر وہ ڈر گئی... تھی... اس کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں چاہتی تھی

...مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے... آپ "یو" کے ساتھ "از" کا استعمال کر لیں

آئی کے ساتھ "آر" کا... "وائی" کے ساتھ "ایم" کا... لیکن پیپر چیک کرنے والے " پر بہت برا اثر پڑے گا اور اگر یہ استعمال آپ نے پہلے میں کیے تو سب ہنس ہنس کر "... لوٹ پوٹ ہو جائیں گے

شرمنگی سے وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں سکی... ایف اے میں بھی اس نے انگلش کے ساتھ یہی کیا تھا... یاد کر 'کر کے لکھتی رہی تھی... تھوڑی بہت گرامر کرنے کی "... کوشش کی تھی.... پھر بھا بھی نے کہا... "کیوں اتنا ہلکان ہوتی ہو" یاد کرتی جاؤ سب جو یاد کیا تھا... اس میں یہ نہیں معلوم تھا کہ "آئی" کے ساتھ کس کا استعمال کرتے ہیں... ماضی کیا ہے 'ماضی بعید کے کہتے ہیں... فعل حال اک استعمال کہاں کرنا ہے...

... فرزام نے اسے "یو" اور "آئی" کا سمجھا کر دو سو فقرے لکھنے کے لیے دے دیے گرامر کی کتاب اس کے ہاتھ میں دی اور لگے دن کام کر کے لانے کے لیے کہا... افق چھٹی کے وقت سے پندرہ منٹ پہلے آفس میں ہی اس سے پڑھ لیا کرتی تھی... باقاعدگی سے نہیں 'کبھی کبھار... رات گئے تک وہ دو سو فقرے لکھتی رہی... لگے دن ان میں سے صرف چالیس ہی ٹھیک نکلے... لیکن اس سے یہ ہوا کہ وہ "آئی" ایم اور یو آر کے استعمال کو اچھی طرح سے سیکھ گئی

... سیکھنے اور محنت کرنے سے سب کچھ آجاتا ہے... اسے گرامر کرنے میں مزہ آنے لگا
روز رات کو وہ دو ڈھائی سو فقرات لکھ کر ہی سوتی... غلطیاں ہوتی رہیں... ان کی درستی
بھی ہوتی رہی... وہ ایک آدھ لائن اپنے الفاظ میں لکھنے لگی... نیند اسے ویلے ہی نہیں آتی
تھی... دن بھر کے کام سے تھک جاتی تھی... لیکن آرام نہیں کرنا چاہتی تھی... وہ اپنی
تعمیر کو مکمل اور مضبوط کرنا چاہتی تھی... تاکہ دوبارہ اسے سرکوں پر بھاگنا اور کسی کو نہ
... میں بیٹھ کر رونا نہ پڑے

.....

"اما! سچ بولیں گی؟"

مسز گوہر نے فریش جوس کا گھونٹ لے کر اسے دیکھا... "چاہو تو جھوٹ بھی بول سکتی
... ہوں"

دونوں آمنے سامنے ڈنر ٹیبل پر ایک اچھے ہوٹل میں بیٹھے تھے... فرزام انہیں اپنی بائیک پر
بٹھا کر لایا تھا... وہ کبھی بائیک نام کی چیز پر نہیں بیٹھی تھیں... آگے پیچھے سے دو لوگ
بھی انہیں پکڑ کر بیٹھے رہتے تو بھی انہیں یہی خوف رہتا کہ وہ گر جائیں گی... فرزام انہیں
زبردستی بٹھ لایا... سائیکل چلانے والے بھی ان سے آگے نکل گئے اور مسز گوہر کا خیال
... تھا کہ وہ بہت تیز چلا رہا ہے... صرف فرزام کی خوشی کے لیے وہ بیٹھ گئی تھیں

"اگر میں کہیں جانا چاہوں تو آپ کیا کہیں گی؟"
... مسز گوہر ذرا سی دیر کے لیے خاموش ہو گئیں

"... تمہیں آزادی ہے جانے کی... جہاں چاہے جاؤ اور اپنا کیریئر بناؤ"

میں نے آپ سے پہلے ہی سچ کا پوچھا تھا... آپ کو اس سوال کا جواب ہر حال میں سچ ہی دینا ہو گا... آپ میرے جذبات کو ایک طرف رکھ دیں... میں اور آپ دو لوگ بن جائے ہیں... ماں 'بیٹا نہیں' اب یہ دو لوگ صرف سچ بولیں گے.... صرف سچ

انہوں نے ایک لمبی سانس لی... "میں اکیلے نہیں رہنا چاہتی فرزام! پہلے تمہارے بابا گئے... پھر احمر چلا گیا... پھر احمر کو ہمیں چھوڑنا پڑا... میں اپنی زندگی کو کتنا بھی فعال کر لوں... لیکن ان دو لوگوں کے نہ ہونے سے اندر بہت سے حصے جاد ہیں... اگر تم... اسٹڈی کے لیے کہیں جانا چاہتے ہو تو ہم پلاننگ کر سکتے ہیں
"کیسی پلاننگ؟"

... کوئی بھی... "یہ کہتے ان کی آواز دھیمی پڑ گئی"

"میرے ساتھ چلی جائیں گی 'پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر؟"

"... تم سے زیادہ کچھ بھی قیمتی نہیں... میں اکیلے نہیں رہنا چاہتی"

"... میں آپ کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا"

"تم کہاں جانا چاہ رہے تھے؟"

امریکا اپلائی کر دیا ہے... آن لائن کچھ ٹیسٹ بھی دیے ہیں... امید ہے ہاف اسکالر"
"...شپ مل جائے گا

"...بہت برائٹ چانس ہے... تمہیں مس نہیں کرنا چاہیے"

"...آپ ایستھما کی مریض ہیں"

"...میں خود کو سنبھال سکتی ہوں"

"...ہر بار میں آپ کو ان ہیلر ڈھونڈ کر دیتا ہوں"

"...اب میں یاد رکھنا شروع کر دوں گی"

...اس بات کے بعد دونوں کافی دیر تک خاموشی سے کھانا کھاتے رہے

"میں افق سے شادی کر لوں؟"

...مسز گوہر نے اچنبھے سے اس کی طرف دیکھا

آپ کو ٹھیک نہیں لگی میری بات؟" ان کے ایلے دیکھنے پر وہ گھبرا گیا... "ارے"

"...نہیں ماما! میرا کوئی چکر وکر نہیں ہے اس کے ساتھ

"محبت کرتے ہو اس سے یا تمہیں بھی بہت خوب صورت لگتی ہے؟"

...محبت کیسے کروں؟ محبت سے تو بہت نفرت ہے مجھے... وہ آپ کے ساتھ رہے گی"

آپ کا خیال رکھے گی... آپ کا بہت احترام کرتی ہے وہ... اچھی لڑکی ہے... کم از کم

"...بھابھی کی طرح کسی تکلیف کا باعث نہیں بنے گی
...استعمال کر رہے ہو اسے؟" مسز گوہر کو بیٹے کی یہ بات بری لگی۔

آپ تو مجھے غلط ہی سمجھے جارہی ہیں... آپ ہی نے تو کہا تھا کہ چیزوں کے ساتھ ساتھ
انسانوں میں بھی خوبیاں دیکھو... پھر انہیں اپنے قریب آنے دو اور یہ کہ خود کے ساتھ
ساتھ اپنے ساتھ جڑے لوگوں کا ٹھیک ہونا بھی ضروری ہے... ماما! میں ایک ہی لڑکی کو
جانتا ہوں.... افق کو... وہ ڈھائی سال سے ہمارے پاس کام کر رہی ہے... سارا دن
یہیں رہتی ہے... جن لڑکیوں کا میں اکیڈمی میں استاد ہوں... وہ تک مجھے چٹکی بھرنے
سے باز نہیں آتیں... آتے جاتے کہنی مار دیتی ہیں... کالج کی جو لڑکیاں میری دوست
ہیں... وہ صرف دوست رہنا نہیں چاہتیں... رات رات بھر مجھ سے بات کرنا چاہتی
ہیں... ان سب حالات کو دیکھ کر مجھے تو لگتا تھا کہ میں تو آل ٹائم ہٹ بوائے
ہوں... بہت خاص 'بہت اہم ہوں... لیکن افق کے لیے میں میڈم کا بیٹا ہوں اور جب
اسے پڑھاتا ہوں تو صرف استاد ہوں..... تو یہ خوبی 'شرافت بہت بڑی چیز ہے... کیا
"خیال ہے آپ کا؟

...سر ہلا کر صرف اسے دیکھا... یعنی اس کی بات سے اتفاق ہے

میرا خیال ہے زیادہ خوبیوں اور کم نقائص والے لوگ اچھے سے دوست بن کر اچھی زندگی
گزار سکتے ہیں... میرے کمرے کے ایک کونے میں رومی کی دی چیزیں ترتیب سے رکھی تو

آپ نے دیکھی ہی ہوں گی... یہ چیزیں مجھے ہر روز بتاتی ہیں کہ کوئی محبت کرنے والا نہ
لے... لیکن قدر کرنے والا ضرور ڈھونڈ لینا چاہیے... محبت کرے 'نہ کرے ساتھ ضرور
دے... ماما! میں زندگی میں بڑی تباہی سے بہت ڈرتا ہوں... اب میں فٹ پاتھ پر آ جانے
سے نہیں ڈرتا... اپنی زندگی میں موجود کسی شخص کے غلط نکل آنے سے ڈرتا ہوں... اگر
... ایسا ہوا تو یہی میرے لیے بڑی تباہی ہوگی... رومی کو میں چار باتیں ضرور سنا آیا تھا
لیکن بہت عرصے تک اسی کے لیے چھپ چھپ کر روتا رہا ہوں... اس نے محبت نہیں
کی... لیکن میں نے کی تھی... اگر وہ ایک بار مجھے فون کر لے تو میں بھاگا جاؤں اس کے
پاس... میں اسے معاف کر دوں گا... اگر محبت میں بھی معاف نہ کیا جائے تو کس
جذبے میں کیا جائے؟ لیکن میں جانتا ہوں... اگر میں نے ہاتھ جوڑ کر اس کی منت بھی
کی تو بھی وہ نہیں مانے گی... اسے اس نقشے سے بہت محبت ہے 'جو اس نے خود اپنی
زندگی کے لیے بنایا ہے... وہ اس نقشے میں تبدیلی نہیں کرے گی... ایک بار میں اس
تباہی کا شکار ہو گیا... دوبارہ نہیں ہونا چاہتا... مجھے اپنی زندگی میں غلط لوگ نہیں
"... چاہئیں... اگر یہ لالچ ہے تو ہاں! مجھے اچھے لوگ چاہیے ہیں 'صرف اچھے

مسز گوہر اپنے بیٹے کی باتیں بہت غور سے سن رہی تھیں اور یہ جان کر انہیں بہت دکھ
... ہوا کہ ان کے بیٹے کے اندر ایک اور ہی سفر جاری ہے... وہ بہت گہرا ہو گیا ہے

افق... "وہ اتنا کہہ کر چپ ہو گئیں کہ بات کہاں سے شروع کریں... پھر توقف سے" بولیں... "بہت مختلف لڑکی ہے فرزام! میں اس میں نقص نہیں نکال رہی... لیکن وہ مجھے بہت زیادہ مشین اور تھوڑی سی انسان لگتی ہے... کبھی تم نے اسے ہنستے دیکھا؟ میں نے بھی کبھی نہیں دیکھا... اس میں لڑکیوں والی کوئی بات ہی نہیں ہے... اس کی مدر جو اس کے کپڑے لاتی ہیں 'وہ انہیں استعمال ہی نہیں کرتی... میں نے پوچھا تو اس نے کہا... اسے نئی چیزیں اچھی ہی نہیں لگتیں... اس کی مدر نے مجھ سے شکایت کی کہ وہ صرف ایک وقت کا کھانا کھاتی ہے... رات میں بمشکل دو گھنٹے سوتی ہے... میرے پوچھنے پر اس نے بتا دیا کہ نہ اسے بھوک لگتی ہے 'نہ ہی نیند آتی ہے... میں نے وجہ پوچھی 'لیکن وہ خاموش رہی... کبھی کبھی منہ چھپا کر اپنی آنکھیں صاف کرتی ہے... اس کی آنکھوں کی اداسی تو اسے پہلی بار ملنے والا ہی جانچ لیتا ہے... وہ ہنستی نہیں 'بولتی نہیں... کسی خواہش 'کسی خواب کا ذکر نہیں کرتی... بس تم اس کے آگے کام کا ڈھیر لگا دو... وہ سر جھکائے کرتی رہے گی... جیسے کاموں میں خود کو چھپا رہی ہو 'دفنار رہی ہو... مجھے وہ بہت پیاری ہے... لیکن فرزام! تم ایسی روباٹ سی لڑکی سے شادی کر لو گے؟ ٹھیک ہے... تم محبت کا ذکر نہیں کر رہے... تباہی کا کر رہے ہو... ایسی خاموشیاں بھی تباہی بن جایا کرتی ہیں... جب میں اس کی عمر میں تھی تو میرے اس سے زیادہ مسائل تھے... میرا گھر اس کے گھر سے زیادہ چھوٹا تھا... میں اس سے زیادہ 'غریب تھی... لیکن زندگی سے میرا ناتا ٹوٹا نہیں تھا... زندگی سے ناتے اسی وقت ٹوٹتے ہیں

جب اندر کوئی تباہی برپا ہو... کوئی بھرم 'کوئی خواب ٹوٹ چکا ہو... یہ سب اس کی مدر کی... بیماری کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے... حالات کے بدترین ہو جانے کی وجہ سے بھی شاید ہی وہ اپنے آپ سے باہر نکل سکے... اگر وہ تمہاری اچھی دوست بن کر زندگی گزار... سکتی ہے تو مجھے اس کی ساس بننے پر کوئی اعتراض نہیں ہے

یہ سب باتیں جو فرزام کی ماں اسے کہہ رہی تھیں... ان باتوں پر اس نے غور نہیں کیا تھا اور یہ کوئی ایسی بری باتیں بھی نہیں تھیں... حساسیت تھی ان میں اور یہ حساسیت افق میں پائی جاتی تھی... ان سب پر سوچا جا سکتا تھا... بات کی جا سکتی تھی... لیکن... اس بنا پر اسے مسترد نہیں کیا جا سکتا تھا

'وہ ایک بار تو افق سے بات کرنا چاہتا تھا... لیکن بات کیسے کرتا' جہاں وہ کام کرتی تھی وہاں اتنے لوگ تھے... باہر اس کے ساتھ وہ جائے گی نہیں... بلکہ اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہوگی کہ اس سے باہر جانے کا کہہ سکے... بہانے سے وہ اسے لے کر جانا نہیں چاہتا تھا... ماں اسے یہ کہتی اچھی نہیں لگتی تھیں کہ "افق! جاؤ! ذرا فرزام کے... ساتھ چائے پی آؤ" یا "وہ تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے"

اسی عالم میں چند دن گزر گئے... اتفاق سے اتوار کو شام کے وقت ایک فٹ پاتھ پر اسے وہ کھڑی نظر آگئی... وہ جھک کر کچھ میگزینز دیکھ رہی تھی... اتوار کو اکثر فرزام پرانی انارکلی جا کر پرانی کتابوں کی چھانٹی بہت دل لگا کر کرتا تھا اور بہت اعلیٰ درجے کی کتابیں

چھانٹ کر لے آتا تھا... وہ کافی دیر سے ایک ایک اسٹال پر کتابوں کی ورق گردانی کر رہا تھا... ذرا دور اسے وہ بھی نظر آگئی... وہ جلدی جلدی سب ہی میگزینز دیکھ رہی تھی... جیسے اسے خاص چیز کی تلاش ہو... وہ اس کے قریب گیا اور سلام کیا

کچھ خاص ڈھونڈ رہی ہیں؟" اس کے ہاتھ میں فیشن میگزینز تھے... افق نے اثبات میں "سر ہلا دیا

"میں مدد کروں؟"

مجھے مل گیا ہے میگزین... "وہ جو میگزین دیکھ رہی تھی... اسی کی طرف اشارہ کیا اور "کتاب فروش کی طرف بڑھا دیا... اس نے شاپر میں ڈال دیا... فرزام نے پیسے دے دیے

آپ نے کیوں دیے؟" وہ اس سے زیادہ الفاظ میں احتجاج کرنا چاہتی تھی... اس کی "شکل بتا رہی تھی 'لیکن اتنا ہی کہا

"...آپ ماما کے ہی کام کے لیے لے رہی ہیں نا... تو ماما کے بیٹے نے ادائی کر دی"

وہ خاموش رہی... احتجاج ابھی تک آنکھوں میں رقم تھا... خدا حافظ کہہ کر وہ آگے بڑھنے لگی...

ذرا میری بات سنیے پلیز... "جتنی تیزی سے وہ آگے نکلی... اتنی ہی تیزی سے وہ پیچھے "آیا... وہ رک کر دیکھنے لگی 'پوچھا نہیں کہ کیا بات ہے

یہ اس طرف....." اس نے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا... "ریگل کے پاس ایک" بہت اچھا ٹی کارنر ہے... آپ چلیں گی میرے ساتھ وہاں؟" اتنا کہہ کر وہ ڈر بھی رہا تھا... کہ وہ میڈم کے بیٹے کے یہ پوچھنے پر اسے لفنگا سمجھ کر تھپڑ ہی نہ مارے دے... وہ ہکا بکا اسے دیکھ کر رہ گئی... غصہ بھی جھلکنے لگا آنکھوں سے

نہیں؟" خود ہی کہہ دیا... "چلیے! وہاں نہیں تو یہ چند قدم پر پر سڑک پار کر کے بہت" سے لوگوں کی پسندیدہ جگہ عجائب گھر ہے... میں ابھی آتے آتے دیکھ رہا تھا کہ اس کا "...باغ بہت اچھا ہے... صاف ستھرا' ہرا بھرا

"اس کے رد عمل کا سوچ کر وہ گھبرا رہا تھا... چادر کا کونہ دائیں کان سے دانتوں میں لیے میگزین کا اسٹڈی فائل کی طرح ہاتھ میں پکڑے وہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی... اس کی آنکھوں سے جیسے شرارے نکل رہے تھے... ان شراروں میں اسے دکھ بھی نظر آیا... جیسے اسے اس سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ بھی دوسروں کی طرح اس کے ساتھ یہی کرے گا... لمحوں میں ہی ماحول بدل گیا تھا... وہ اسے بہت نفرت سے گھور رہی تھی اور ایسے کھڑی تھی... جیسے اور انتظار میں ہو کہ دکھاؤ اپنی اوقات... کہاں تک جاتے ہو تم؟ نکلے نہ تم بھی وہی؟

میرا یہ مطلب نہیں ہے 'جو آپ سمجھ رہی ہیں...' "اس کے تاثرات پڑھ کر اس نے "بے چارگی سے کہا... "میں آپ کا استاد بھی ہوں... آپ کو پڑھایا ہے میں نے..." اس

کا یہ کہنے سے مقصد احسان جتنا نہیں تھا... اس سے اس کا مطلب اپنی شرافت بتانا تھا...

تو اب آپ معاوضہ لینے آئے ہیں؟" اس کے انداز نے بتا دیا کہ وہ کتنے غصے میں "ہے... لمحوں میں ہی سالوں کا تاثر بدل چکا تھا... اس کی شرافت پر شک کیا جا رہا تھا بات بگڑ چکی تھی... ہو سکتا ہے 'وہ غصے میں کل آئے ہی نا..... اور یہ بھی کہ وہ اس کی کوئی وضاحت نہ سنے... انکار ہی سہی 'وہ کر دے... لیکن وہ اسے بدمعاش 'لفنگا نہ سمجھے... فرزام کے مسام بھیک گئے... چند ہی لمحوں میں وہ کیا سے کیا بن گیا اس کے لیے...

اسے گھور کر وہ پلیٹی اور دو قدم اپنے راستے کی سمت اور اس سے مخالف سمت میں بڑھی... اس نے صرف تمپڑ ہی نہیں مارا تھا میڈم کے بیٹے کو باقی نظروں سے کوئی کسر... نہیں چھوڑی تھی

دو سے چار اور چار سے آٹھ قدم چلتے اس کا وجود گواہی دے رہا تھا کہ بیچ راہ میں اس کی بے عزتی کی گئی ہے... پھر سے اسے صرف لڑکی سمجھا گیا ہے... پھر سے اس کی خوب صورتی پر نظریں ٹکی ہیں اور مردوں کا کام ہی کیا ہے... موقع ملتے ہی موتھے کا فائدہ اٹھانا...

فرزام کی نظریں 'جو دور جاتی افق پر ٹکی تھیں... وہ صاف صاف دیکھ رہی تھیں کہ وہ دوبارہ اس کی شکل نہیں دیکھیں گی... اس نے اس کے ساتھ کچھ ٹھیک نہیں کیا... جو افق کو سمجھنا تھا وہ سمجھ لیا... لیکن اس نے اسے پورا سنا نہیں... بھیڑ میں تیزی سے جگہ بناتی وہ جا رہی تھی... فرزام کو اندازہ نہیں تھا کہ یہ سب ایلے ہو جائے گا... لیکن اگر اب یہ ایلے ہی تھا تو وہ ایلے ہی نہیں چھوڑے گا... وہ بھی اس کے پیچھے لپکا... آواز دے کر اسے روک نہیں سکتا تھا... جگہ بناتا تیزی سے اس کے پیچھے جانے لگا اور تقریباً بھاگتے ہوئے 'ایک سائیکل والے کی ٹکر سے بچتے ہوئے وہ اس کے پیچھے سے اس کے... سامنے جا کھڑا ہو گیا

میں تو تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں افق!" اس نے فوراً کہہ دیا... بے حد سنجیدگی سے "کہا... اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا... مطلب تم غلط سمجھ رہی ہو مجھے... میں فلرٹ نہیں کر رہا... تمہارا استعمال نہیں کر رہا... وقت گزاری نہیں چاہیے... ان مردوں میں... سے نہیں ہوں... اس نظر والا بھی نہیں ہوں... مجھے ویسا تو نہ سمجھو

قرب سے ایک موٹر سائیکل پوں پوں کرتی گزری... پرانی انارکلی کی اتوار بازار کی بھیڑ بھاڑ میں..... اسٹالوں پر "باجی 'آپا' خالہ" کی آوازوں میں..... ٹریفک کے شور میں..... ہجوم کی بھنبھناہٹ میں افق کو یہ آواز بہت بری لگی... "شادی کرنا چاہتا ہوں..."

افق نے اس کی طرف ایسے دیکھا... جیسے دراصل وہ اسے بتا رہا ہو کہ "تمہارے پیروں کے نیچے کی زمین پھٹ رہی ہے... دیکھو! دیکھو! تم نیچے دھنستی جا رہی ہو... یہ زمین تمہیں نگلے گی..."

"...ماما نے کہا کہ میں پہلے تم سے بات کر لوں"

اس نے لفظ "ماما" کا سہارا لیا... تاکہ وہ یقین کر لے کہ اس سب کا ماں کو بھی معلوم ہے... اور وہ اسے الو نہیں بنا رہا

"...میں تو صرف بات کرنے کے لیے کہہ رہا ہوں... میرا مقصد غلط نہیں تھا"

وہ جلدی جلدی بتانے لگا کہ مبادا وہ پھر بھاگ ہی نہ جائے... ایک آدمی فرزام سے ٹکرایا... اور فرزام ذرا سا لڑھک کر سیدھا ہو کر کھڑا ہوا... لیکن افق نامی بت ویسے ہی کھڑا رہا جیسے کچھ سن نہیں رہی اور اس کے سامنے کوئی اپنے بولنے کا شوق پورا کر رہا ہے... جیسے وہ دکان کے باہر زنانہ ریڈی میڈ کپڑے پہنے پلاسٹک کی عورت کھڑی ہے... جس کا تعلق... بازار سے تو ہے 'لیکن زندگی سے نہیں

افق.....!" فرزام کو اسے آواز دینی پڑی... وہ دونوں آمنے سامنے رش میں اور کتنی دیر"... کھڑے رہ سکتے تھے

وہ چونکی..... اور فرزام کی طرف دیکھے بغیر جلدی سے ڈیلی سرک کی طرف مڑ گئی... نیلے گنبد کی طرف جانے والی سرک پر واقعی اس کے پیروں تلے کی زمین پھٹ رہی تھی اور وہ

دھنستی ہی جا رہی تھی... آخر وہ دھنس کیوں رہی ہے؟ ہاتھل میں کیوں جا رہی ہے؟
اسے کون نیچے ہی نیچے کھینچ رہا ہے؟ امان سے تو وہ نفرت کرتی تھی.... ہے نا؟ پھر فرزام
جیسے لڑکے کے منہ سے شادی کا سن کر وہ ہاتھل کی طرف کیوں جا رہی ہے؟
چال میں تیزی آگئی... نیلے گنبد کی طرف تھوڑا اور فاصلہ طے ہوا... ذرا اور آگے... ایک
... اور سرک تک

امان نامی دلدل نے ایک بار نگل تو لیا تھا اسے..... اس کے ہاتھوں اپنی عزت تار تار کروا
تو چکی تھی... اب وہ کیوں اسی شخص کے نام پر اندر دھنستی جا رہی ہے؟ شادی کے نام
پر اسے کیا یاد آگیا ہے؟ اب وہ کیا کچھ اور برباد کرے گا..... وہ پسینے میں بھیک گئی
اسے لگا... امان کا باپ اس کے پیچھے آ رہا ہے.... آگے بھی وہی ہے... دائیں بائیں بھی
... وہی ہے... اس نے اپنے اندر کی چیخ کو بمشکل روکا

اپنے گھر کی طرف جانے والی سرک پر چلتے ہوئے اس نے امان نام کی دھڑکن کو اپنے
دل کے اندر نئے سرے سے دھڑکنے سنا اور وہ ڈر گئی... اگر پھر اس دل نے اسی کے
نام پر دھڑکنا شروع کر دیا تو.... تو امان پھر سے جیت جائے
گا.... وہ اسے دھوکا دینے اس کے اندر پھر سے آگیا تھا... اس بار وہ یہ دھوکا نہیں
... کھائے گی..... اپنے گھر کی گلی کے سرے پر وہ رک گئی
... واپس پلٹی تو دس قدم کے فاصلے پر فرزام کھڑا تھا... دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

وہ گڑبڑا گیا..... جس حالت میں وہ تیزی سے اس کے پاس سے نکلی تھی اس کا سوچ کر
...فرزام اس کے پیچھے گھر تک آ رہا تھا

وہ چلتی اس کے قریب آئی اور آگے ہو کر چلنے لگی... وہ پیچھے آنے لگا... سڑک پار کر کے
وہ عجائب گھر کے ہرے بھرے باغ میں آ کر کھڑی ہو گئی... دوبارہ اس نے فرزام کی
طرف نہیں دیکھا... دراصل وہ کسی اور طرف دیکھ ہی نہیں سکتی تھی... جو سرتال اس
..... کے اندر سالوں پہلے شادی کے نام پر بنے تھے... اب وہی سرتال ماتم کر رہے تھے
افق اس ماتم کو خوب سمجھتی تھی... وہ اس شخص کے لیے یہ ماتم اور کرنے کے لیے تیار
... نہیں تھی... اگر وہ یہ ماتم کرے گی تو وہ نئے سرے سے اس پر جان دینے لگے گی

.....

امان عدن نامی لڑکے کے بارے میں افق 'فرزام کو بتانے
لگی... اس کے باپ کا اس کی عزت پر حملے کو چھوڑ کر اس نے ان سے ملاقات کے
... متعلق بھی بتا دیا

جب اس نے بات ختم کر لی تو اس نے خاموشی سادھ لی کہ کیا اب بھی یہ فرزام نامی
لڑکا اس سے شادی کرنا چاہتا
... ہے... بہت دیر تک فرزام بھی خاموش رہا

"...ماما نے ٹھیک کہا تھا کہ افق کے اندر بہت کچھ لُٹ چکا ہے"

اس نے اتنا کہا اور خاموش ہو گیا... افق کو جیسے جواب مل گیا کہ وہ اسے انکار کر رہا ہے... جس طرح اسے اس کے پروپوز کرنے پر خوشی نہیں تھی... ایسے ہی انکار پر بھی دکھ نہیں تھا... اسے عدن کا خوف تھا کہ وہ پھر نہ اس کے اندر آن بلے.... اس کا خیال پھر نہ اسے آ لے.... اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اتنی بڑی بات سن کر وہ اس سے شادی کے خیال کو اپنے ذہن سے جھٹک ہی دے گا

"...تم جیسی لڑکی کو کوئی بھی آسانی سے بے وقوف بنا سکتا ہے"

اس کی اگلی بات سن کر وہ زمین میں گر گئی... اب اسے احساس ہوا کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے اسے یہ سب بتا کر... اس کے بعد وہ دوسرا شخص ہے جسے اس نے اس بارے میں معلوم ہونے دیا... یہ بات اس نے اپنے اندر راز کی طرح نہیں ایک گناہ کی طرح چھپا کر رکھی تھی... اس نے اپنے گناہ کا خود ہی پردہ چاک کر دیا... اب یہ اس کے مذاق اڑائے گا... وہ جو اسے سمجھ رہا تھا... اس کے الٹ سمجھے گا... وہ اٹھنے لگی

جو چھوڑ جاتے ہیں 'وہ اپنا نقصان کرتے ہیں...' اٹھنے کے لیے پر تولتی افق نے اس کی طرف دیکھا... "اس نقصان پر انہیں افسردہ ہونا چاہیے" ہمیں نہیں افق... "وہ... مسکرایا... افق بیٹھ گئی

فرزام نے اسے رومی کے بارے میں بتا دیا... دو لوگوں نے وہاں بیٹھے بیٹھے خود کو بیان کر

دیا... افق کو اب زندگی میں کسی مرد کی ضرورت نہیں تھی... اسے تو خود کو امان سے بچانا تھا... وہ اس جیسے شخص کے لیے جوگ لینا نہیں چاہتی تھی

فرزام اپنی زندگی میں ایسے لوگوں کو شامل کرنے سے ڈرتا تھا جو آئیں اور پھر اسے چھوڑ جائیں اور وہ ٹوٹ جائے... وہ دونوں فی الحال اپنے اپنے اندرونی خوف کے خاتمے کے لیے... ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تھے

... ان دونوں میں "محبت" نامی احساس کہیں بھی نہیں تھا

.....

مسز گوہر افق کے گھر جا کر اس کا ہاتھ مانگ آئیں... جسے فوراً قبول کر لیا گیا... جمال اور اسد کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا... انہیں اتنا پیارا "بھائی جان" مل رہا تھا... طے یہ پایا... کہ فرزام کے جانے سے پہلے نکاح کر دیا جائے گا

فرزام کے کاغذات میں تھوڑی سی ہی کمی بیشی رہ گئی تھی... جن کے لیے وہ بھاگ دوڑ کر رہا تھا... برطانیہ کی طرف سے جو اس کا ویزہ منسوخ کیا گیا تھا... اس وجہ سے اسے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا... بہر حال اب تو وہ ہر طرح کی اور ہر مقام پر اچانک سے مل جانے والی مشکلات کا عادی ہو چکا تھا

کبھی کبھار ہی مسز گوہر کی احمر سے بات ہو جاتی تھی... انہوں نے اسے فرزام کے نکاح میں شرکت کی دعوت دی... اتنے پیسے لگا کر وہ صرف نکاح میں شرکت نہیں کر سکتا تھا اور پھر اسے ڈر تھا کہ پیسوں کا تقاضا پھر سے نہ کر لیا جائے... اس نے بہانے سے انکار... کر دیا

مسز گوہر نے کبھی اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ ان کا کاروبار کتنا اچھا چلنے لگا ہے اور اس کاروبار کے لیے دونوں ماں بیٹے اور ان کی ہونے والی بہو نے کتنی محنت کی ہے... ان کا خیال تھا کہ اگر ان کا بیٹا ان کے برے وقت میں حصے دار نہیں بنا تھا تو اچھے میں بنا... بھی پسند نہیں کرے گا

احمر اپنی ماما سے یہ نہیں پوچھتا تھا کہ وہ وہاں کیسے اور کہاں رہ رہی ہیں... پوچھنے کا مطلب تھا 'پھر امداد بھی کرنا اور ابھی ابھی انہوں نے بلڈنگ کا گھر چھوڑ کر ایک ڈبل اسٹوری گھر لیا تھا... اب وہ لیڈز میں کسی کو جواب دہ بھی نہیں تھا کہ تمہارے پاس پیسے کہاں سے آئے اتنا بڑا گھر لینے کے لیے اور نئے ماڈل کی کار تم نے کیسے لے لی؟ نئے سال کی چھٹیوں میں تم یورپ کیسے گھوم آئے؟ اب وہ وہاں کھل کر پراسائش زندگی گزار رہا تھا...

اس کا انگریز نا بھائی سیکنڈ ہینڈ بائیک چلاتا رہا تھا... ماں اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کھڑی ہو کر... کٹنگ کرتی رہی تھی... لیکن جو بھی تھا... وہ مسز گوہر اور فرزام کے لیے بہت اچھا تھا

وہ ایک پرآسائش زندگی نہیں گزار رہے تھے... لیکن وہ غاضب نہیں بنے تھے.... تو ایسی آسائشوں سے محنت اور خواری بھلی.... چیزوں کی تعداد میں کمی ہو جانی چاہیے.... خوبیوں کی نہیں..... نیکی کی توفیق لے نہ لے... گناہ سے دوری کی ضرور ملنی چاہیے مسز گوہر کو اتنا شوق ضرور تھا کہ احمر اپنے بھائی کی شادی میں آجائے... کم سے کم کوئی ایک تو دوسرے کی شادی میں شرکت کر لے... لیکن تانیہ کے ہوتے 'وہ نہیں آئے گا...

جمعے کے دن دوپہر کے وقت بند گلی کے ہرے رنگ کے دروازے کے گھر میں فرزام اپنی چھوٹی سی بارات لے کر اتر... اس نے ڈیزائنر سفید شلوار سوٹ پہنا تھا... ہلکے سرخ دوپٹے کو جو دولہا کے لیے ہوتے ہیں گلے میں ایک بل دے کر ایک سرانچھے اور ایک آگے رکھا تھا... اتنی سی ہی تیاری میں وہ شہزادہ لگ رہا تھا 'جو کشمیر کی کلی کو لینے کے لیے آیا تھا... باراتیوں میں اب ہی کاریگر اور استقبال کرنے والوں میں افق کے چچا ماموں 'بھابھی اور چند اور لوگ شامل تھے... جہیز کے نام پر دعائیں تھیں اور بری کے نام... پر فرزام سا مرد

افق رخصت ہو کر فرزام کے گھر آگئی... فرزام نے ماں کو افق کے بارے میں اس کی بتائی کوئی بات نہیں بتائی

تھی... اس کا خیال تھا کہ یہ اب بس ان دونوں کا آپس کا مسئلہ ہے کہ وہ کیسے ایک

...دوسرے کو ماضی کی تکلیفوں سے نکالنے میں

افق نے مسز گوہر کا لایا سرخ رنگ کا شرارہ پہنا تھا اور وہ بے حد خوب صورت لگ رہی تھی... اس کی خوب صورتی ایک طرف اور اس کا دھواں دھواں ہوتا روپ ایک طرف... خود کو نارمل رکھنے کے باوجود وہ وحشت زدہ سی نظر آ رہی تھی... جیسے ابھی اب چھوڑ چھاڑ بھاگ... جائے گی

مسز گوہر دونوں کی تصویریں بنا رہی تھیں... فرزام کی دلہن کے لیے انہوں نے تھوڑے سے زیورات بنا لیے تھے... وہ انہوں نے پہلے ہی افق کو دے دیے تھے... افق کا ہاتھ... اپنے ہاتھ میں لے کر وہ کافی دیر تک اس سے باتیں کرتی رہیں... نکاح دوپہر کے وقت ہوا تھا اور شام تک افق گھر آ گئی... رات کو ان تین لوگوں نے فائو اسٹار ہوٹل میں ڈنر کیا... ماں کو گھر ڈراپ رک کے وہ ایسے ہی تھوڑی سی ڈرائیو کے لیے کار ادھر ادھر گھماتا رہا... اب ایسا تھا کہ انسان بہت سے فیصلے بہت مضبوطی سے کر تو... لیتا ہے... لیکن جب ان فیصلوں کے راستوں پر سے گزرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے

فرزام ایک اچھا اور انصاف پسند لڑکا تھا' لیکن اس کے کانوں میں ماضی میں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر' قطار در قطار درختوں کے سایوں میں چہل قدمی کرتے اور کسی جھیل کے... کنارے بیٹھے بنے گئے خواب آبشار کے جھرنے کی طرح رواں تھے

وہ ذہن کو جھٹک رہا تھا... پھر بھی کانوں میں سرگوشیاں سنائی دے رہی تھیں... ایک 'خفیف سی کپکپاہٹ اس کے اندر تھی... اب اسے معلوم ہوا کہ کسی کو دھکا دے کر گھر سے باہر نکال کر دروازہ مقفل کر دینے سے کوئی زندگی سے نہیں چلا جاتا... دل جو دھکے لگاتا ہے... دل والوں کو نکالنے کے لیے وقت آنے پر ان دھکوں کا بھانڈا پھوٹ ہی جاتا ہے...

اس نے افق کو دیکھا دونوں ہاتھوں کو گود میں رکھے وہ تازہ تازہ پینٹ سے بنائی گئی دیوی لگ رہی تھی... اس چہرہ اسی دیوی جیسا لگ رہا تھا جسے حنوط کر کے تابوت میں بند کر دیا.... گیا ہو 'تازہ تازہ وجود پر صدیوں پرانا چہرہ.... چند گھنٹوں کی دلسن کا صدیوں سے ناتا

"آئیں کریم کھاؤ گی؟"

...جی! کھالوں گی... "آواز اتنی دھیمی تھی کہ بمشکل فرزام نے سنا" میرا خیال تھا کہ تم کہو گی... میرا کھانے سے ہی پیٹ بھر گیا... "وہ ہنساتا کہ وہ بھی" ...ہنسے

پھر میں نہیں کھاتی... "وہ ہنسی نہیں... سنجیدہ ہی" ...رہی... وہ اس کے مذاق کو سمجھی ہی نہیں جب تک تم میں حس مزاح آئے گی... میری حس مزاح مر چکی ہو گی... میں تو تمہیں"

ایک دو لطیفے سنانے جا رہا تھا... لیکن مجھے تو تمہیں لطیفے سمجھانے بھی پڑیں
"..." گے

وہ چپ رہی... ہولے سے کبھی کبھی گود میں رکھے ہاتھوں کو جنبش دے دیتی... ایسے
... سمٹ کر بیٹھی تھی جیسے بہت خوف زدہ ہو... بہت برے وقت پر اسے یاد آ رہا تھا وہ
دوسری بار کسی کے ساتھ کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی... پہلی بار کا بیٹھنا یاد آ رہا
... تھا

دونوں میں خاموشی رہی... بنا مکے دونوں ہی سمجھ گئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے
رشتے کو سمجھے 'اس رشتے کو نبھانے' دوست بن کر ہی سہی 'ساتھ ساتھ' خوشی خوشی زندگی
... گزارنے میں انہیں وقت گے گا

... فرزام کے پاس چند ہفتے ہی تھے... اس کا ویزا آچکا تھا... وہ جانے کی تیاری کر رہا تھا
افق نے اچھے نمبروں سے بی اے پاس کر لیا تھا... اسے ساتھ لے جا کر اس کا پنجاب
یونیورسٹی اولڈ کیمپس میں ایڈمیشن کروا دیا... وہ چاہتا تھا کہ وہ ریگولر اسٹڈی کرے... افق
کا کہنا تھا کہ وہ کام کرنا چاہتی ہے... اس طرح یونیورسٹی جا کر اس کا بہت وقت صرف
ہو گا... لیکن فرزام کا کہنا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کام سے نکل کر اپنے لیے بھی کچھ
... کرے

کلاسز شروع ہونے میں ابھی وقت تھا... فرزام کے جانے سے پہلے ایک اور پیش رفت ہوئی... جس نے ان کی زندگی میں تھوڑی اور تبدیلی کر دی... افق کی اماں کا گھر ایک بند گلی میں تھا... اس گلی کے دونوں گھر ایک پارٹی مارکیٹ بنانے کے لیے خریدنا چاہتی تھی... اس گلی کے سرے پر سڑک تھی اور اس سڑک پر بہت سی دکانیں تھیں... جو پارٹی وہ جگہ لینا چاہتی تھی 'اسے راتوں رات ہی جگہ چاہیے تھی... اسی لیے انہیں اچھی خاصی قیمت کی پیش کش کی جا رہی تھی... رقم اتنی اچھی تھی کہ انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا... باہمی مشاورت سے یہ طے پایا کہ افق کا خاندان فی الحال مسز گوہر کے... گھر میں رہے گا... آئندہ کے لیے کچھ بھی پلان کیا جاسکتا تھا

...دونوں گھر بک گئے... بھابھی مرکزی شہر سے دور چار مرلے کے گھر میں چلی گئیں افق کا گھر انہ مسز گوہر کے گھر میں آگیا... جس ہال نما کمرے میں سامان پیک کر کے رکھا جاتا تھا... وہاں لکڑی سے پارٹیشن کروا لیا گیا... ان کے پچھلے گھر سے بڑا اور کھلا کمرہ بن گیا... فرزام نے ایک بیڈ لاکر وہاں سیٹ کر دیا... آرڈر لینے اور سپلائی کرنے کی ذمہ داری جمال نے سنبھال لی... فرزام کی موٹر بائیک اسے دے دی گئی

گھر بکنے سے جو رقم موصول ہوئی تھی 'اسے افق نے مسز گوہر کے حوالے کیا... وہ اسے برنس میں لگانا چاہتی تھی... دونوں پارٹنرز کی طرز پر برابر آ گئے... اب وہ ایک خاندان بن گئے تھے... انہیں مل کر محنت کرنی تھی... مسائل کا حل مل کر نکالنا تھا... وسائل اور

کامیابی کے لیے مل کر جدوجہد کرنی تھی... وہ سب جدا جدا تھے... لیکن ان میں ایک قدر
مشترک تھی... وہ لفظ "محنت" کو سیکھ چکے تھے... کامیابی کے راستے خدا کے ہاتھ
... میں... لیکن ان سب نے اپنی اپنی سیڑھیاں بنالی تھیں

.....

رات گئے وہ اس کی پکینگ کر رہی تھی... اس گھر کی ایک ہی رونق تھی 'فرزام'.... اور
وہ جا رہا تھا... جانے سے پہلے وہ سب کو کرائے کی کار میں خوب گھماتا رہا... جمال اور
اسد نے زندگی میں تفریح نام کی چیز نہیں دیکھی تھی... اب وہ ہر وقت فرزام کے ساتھ
...چپکے رہتے

جمال تو اب گھر ہی میں ہوتا تھا... رات کو ہی پریس جاتا تھا 'لیکن اسد اسکول سے آنے
کے بعد فرزام کے ساتھ ساتھ رہتا... جتنی بار بھی وہ خریداری کرنے کے لیے گیا 'اسد اس
کے ساتھ ہی رہا... اکثر تینوں مال پر چہل قدمی کرتے... بھنے ہوئے چنے کھاتے... آئس
کریم 'گولے' گول گئے... اور نہیں تو 'فرزام ان کے ساتھ شرط باندھ کر دوڑ لگانے
...لگتا

'اس کا معمول تھا' مسز گوہر کے ساتھ چھٹی والے دن باغ جناح جانا 'چہل قدمی کرنا
کبھی کبھی بیڈمنٹن کھیل لیتے اب وہ سب ساتھ جانے گئے تھے... اسد اور جمال اس کے

...ساتھ کرکٹ کھیلتے... اماں سب کو ایسے ہنستے کھیلتے دیکھ دیکھ گلابی ہوتی جا رہی تھیں
...صحت اچھی ہو ہی گئی تھی... لیکن اس اطمینان و سکون نے اور اچھی کر دی تھی

بیڈمنٹن کھیلتے وہ ریکٹ افق کے ہاتھ میں بھی دیتا تو وہ سر نفی میں ہلا دیتی... وہ پکڑا کر
دور سامنے جا کر کھڑا ہو جاتا... جب وہ ہر شٹل کو مس کر دیتی تو ایسے شرمندہ ہوتی 'جیسے
"بہت بڑا گناہ کر لیا ہے اور باغ جناح کے سبھی لوگ اس کے گرد اکٹھے ہو" شیم شیم
...کہہ رہے ہیں

افق! آخر ریکٹ کو ایسے... ایسے پکڑنے میں تمہارا کیا جاتا ہے... "وہ قریب آ کر پھر"
...سے بتاتا کہ ریکٹ کو کیسے پکڑنا ہے... اس کے دور جاتے ہی وہ پھر سے بھول جاتی
...اس شٹل سے تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو؟ یہ دیکھو! اس میں کوئی بم فٹ نہیں ہے"
وہ ریکٹ اسد یا جمال کو پکڑا دیتی... فرزام دور سے
...چلاتا... "واپس کرو اسد اسے... وہ واپس اس کے ہاتھ میں پکڑا دیتے
کھیلتی کیوں نہیں ہو افق باجی... ایسے کھیلو... ایسے..." اسد بھی اس کے پاس آ کر
...بتاتا

فرزام نے اس کی طرف ہٹ کی اور وہی پہلی ہٹ اس نے ریورس کی تو وہ ریکٹ چھوڑ
چھاڑ 'دل پر ہاتھ رکھ کر قہقہہ لگانے لگا... اسد اور جمال نے تالیاں بجائیں... وہ چلتا ہوا
...قریب آیا

اسد! میں جا رہا ہوں... لیکن تم یاد سے یہاں آ کر یادگاری پودا لگا جانا... ٹھیک"

...یہاں....." جہاں افق کھڑی تھی 'وہاں کھڑے ہو کر اس نے کہا

"ٹھیک ہے فرزام بھائی! اور کچھ.....؟"

میرا خیال ہے 'اتنا ہی کافی ہے... "ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس کی طرف دیکھا... وہ"

...ریکٹ ہاتھ میں لیے کھڑی تھی کہ جاؤں یا یہیں رہوں

پھر وہ اس کے ساتھ لمبی لمبی سرکوں پر چہل قدمی کرتا... ہلکی پھلکی باتیں کرتا... ایک بار

اسے خریداری کے لیے لے گیا... اسے اپنی پسند کے لمبے کھڑی اور سوتی کے کرتے اور

جینز کے کپڑے نماتنگ پاجامے لے کر دیے... پمپ شوز لے کر دیے... بڑے بڑے

کلاسیک ہلکے رنگوں کے ہینڈ بیگز لے کر

دیے...

تمہاری یونیورسٹی وارڈروب تیار ہے... "اس کا کہنا تھا کہ کپڑے کم ہی ہوں... لیکن"

صاف ستھرے ہوں... وہ ایک ہی کیوں نہ ہو... نفیس ہو! اچھے رنگ اور اچھے کپڑے میں

ہو...

...اسے اپنے یونیورسٹی بیگ میں کیا کیا رکھنا ہے... اس نے اسے یہ بھی بتایا

کسی سے ڈرنا نہیں اور سب سے ہائے ہیلو رکھنی ہے... "اس نے سمجھایا کہ "لوگوں"

...کے ڈر کو اپنے اندر سے نکال دو... ان سے فاصلے پر رہو... لیکن انہیں جانچتی رہو

جب ہم زیادہ لوگوں کو جانچ لیتے ہیں تو کم بے وقوف بنتے ہیں... جھوٹ اور سچ میں تمیز
... کرنے لگتے ہیں 'بہادر بننے لگتے ہیں

اس کی پیکنگ مکمل ہو گئی... اسے صبح کی فلائٹ سے جانا تھا... سب لوگ کھلی چھت پر
موجود باتیں کر رہے

تھے... اسد نے ابھی سے رونا شروع کر دیا تھا اور فرزام اسے بہلا رہا تھا... جب وہ کمرے
میں آیا تو وہ اس کے کپڑے استری کر رہی تھی... وہ بیگ کی زپ کھول کر سرسری نظر
... سامان پر ڈالے لگا

...افق.....! "آواز دی... اس نے سوچ بند کر دیا کہ کوئی کام ہو گا"
"...ارے نہیں... تم کام کرتی رہو..... میں یہاں کرسی پر بیٹھا بات کر رہا ہوں"
... اس نے سوچ آن کر دیا اور پھر سے استری کرنے لگی
مجھے چند سال تو لگ ہی جائیں گے امریکہ میں... "اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا اور"
خاموش ہی رہا... اگلی بات کے انتظار میں افق نے ہی مڑ کر اسے دیکھا... وہ اسے ہی دیکھ
... رہا تھا... اسے ایسے دیکھتے پا کر وہ جھٹ سیدھی ہو گئی

تم مجھے یاد کرو گی.....؟ ایسے ہی پوچھ رہا ہوں..... بس ایسے ہی.... روز فون کیا کروں"
گا.... ایسے میں یاد کیا کرنا؟" وہ سوال پوچھ کر خود ہی ڈر گیا کہ اگر اسے نے "نہ" کہہ دیا
... یا کوئی بھی جواب نہ دیا تو.... تو اس نے جواب کی گنجائش ہی ختم کر دی

...افق نے اثبات میں سر ہلا دیا

...ایک اور بات پوچھ لوں....؟" انداز بچگانہ تھا... لیکن دراصل اسے بچگانہ بنایا گیا تھا"
جی! میں سن رہی ہوں... "یہ نہیں کہا... ضرور ضرور.... اس سوال پر وہ خود بھک سے"
...اڑ گئی کہ نجانے کیا پوچھ لے

اس نے دیکھا کہ وہ استری شدہ شرٹ کے کالر کو پھر سے استری کر رہی ہے 'بار بار اسے
استری کر رہی ہے... سوال پوچھنے کی نوبت ہی ختم ہو گئی... جب اس نے افق کو وقت
دے ہی دیا تھا اور بنا کئے اس سے مانگ بھی لیا تھا... پھر اسے ایسے اس سے دل لگی
... نہیں کرنی چاہیے... وہ اٹھ کر کمرے سے چلا گیا

افق نے اسے جاتے دیکھا اور چاہا کہ اسے روک رک پوچھے کہ کیا پوچھنا تھا... لیکن وہ ایسا
کر نہیں سکی... ابھی اس میں اتنی ہمت نہیں آئی تھی اور ابھی وہ اس سے پوچھنا نہیں
چاہتی تھی... ابھی وہ ہر سوال پوچھے جانے سے ڈرتی تھی... ہر جواب کے لیے تیار نہیں
تھی... ابھی تو وہ صرف فرزام کا احترام کرتی تھی... صرف احترام.... باقی سب جذبوں
... کے لیے نجانے کتنا وقت درکار تھا

ہفتہ کی رات ان سب نے اسے خدا حافظ کہا.... ٹرالی کو گھسیٹتے اس نے ایک اور بار مڑ
... کر خاص طور پر افق کو دیکھا.... وہ جلد ہی اسے بھی بوسٹن ہلا لے گا

.....

افق کے پیسوں اور کچھ اپنی بچت کو مسز گوہر نے استعمال کیا اور قذافی اسٹیڈیم میں ایک دکان کرائے پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں... برطانیہ جانے سے پہلے ان کا خواب رہا تھا یہاں ایک دکان حاصل کرنا... لیکن اس وقت کیے بعد دیگرے ان کے حالات... بدلتے ہی چلے گئے اور وہ خواب پورا نہیں ہو سکا... اب دکان انہیں حاصل ہو گئی تھی کچھ تزئین و آرائش کروا کر انہوں نے اس کا افتتاح کر دیا... افتتاح کچھ ایسے تھا کہ پانچ سو اور ہزار میں سیل لگا دی گئی تھی اور تین کی خریداری پر ایک جوڑا مفت تھا... یہ پیش کش اگلے پندرہ دنوں تک کے لیے تھی... اس افتتاح کے لیے انہوں نے نئے کپڑے بنائے تھے... ساتھ ہی ساتھ اسٹاک میں رکھے اچھی حالت کے پرانے کپڑے بھی ڈسپلے کر دیے تھے... اسد اور جمال دکان کے سیلزمین بن گئے... بیس دن کے اندر اندر سارا... اسٹاک ختم ہو گیا

مسز گوہر کو اسی دن کا انتظار تھا... اب انہیں من چاہا منافع ہو رہا تھا... چند بڑے اسٹورز کے آرڈرز کو چھوڑ کر انہوں نے اپنے برانڈ "چنز" کے لیے کام شروع کر دیا... یہ اس علاقے میں کھلنے والی پہلی مکمل بچیوں کے ملبوسات کی دکان تھی... جس میں ہر رنگ کپڑے 'ڈیزائن' کام اور ہر طرح کے ایونٹ کے لیے لباس ملتے... انہیں آرڈر بھی دیا جا سکتا تھا 'تھیم' بھی... آرڈر اور تھیم ورک کے لیے وہ تھوڑے سے زیادہ پیسے چارج کرتے

تھے... مسز گوہر کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی میچنگ پاؤچ اور زیورات کا کام بھی شروع کر دیں گے...

کام بڑھ جانے کی صورت میں انہیں کاریگر زیادہ رکھنے پڑے اور اوپر نیچے اس گھر کو انہوں نے چھوٹا سا کارخانہ بھی بنا دیا...

خود ایک اچھی کالونی میں پندرہ مرلے کی کوٹھی میں کرائے دار بن کر آ گئے... کارخانے میں میٹیل کی سپلائی کے لیے بینک سے ایک سوزوکی قسطوں پر نکلوالی... اس سوزوکی کا ڈرائیور جمال تھا... وہی کارخانے کے سب ہی اندر باہر کے کام دیکھتا تھا... کاریگروں کے مسئلے حل کرتا تھا... حساب کتاب دیکھتا تھا... وہ ساتھ ساتھ پرائیویٹ میٹرک کے امتحان... تیاری بھی کر رہا تھا...

اسد نے ایف ایس سی میں کالج میں داخلہ لے لیا تھا... قذافی اسٹیڈیم میں دکانیں دوپہر... کے بعد ہی کھلتی ہیں... اس لیے اب ان دونوں کے پاس کافی وقت ہوتا تھا...

افق اور مسز گوہر کی ساری توجہ اب ڈیزائننگ پر آ گئی تھی... اب انہیں کسی کا پابند نہیں ہونا پڑتا تھا کہ فلاں آرڈر نے فلاں طرز کا سمپل ہی بنانے کے لیے کہا ہے یا فلاں کپڑا اور ڈیزائن ہی مانگا ہے... اب انہیں مکمل آزادی تھی... وہ اپنی مرضی کا ڈیزائن کریں گی اور "چنز" میں ڈسپلے کریں گی... انہیں یقین تھا کہ ان کے ہر ڈیزائن کو پسند کیا جائے گا... اور فخر سے پہنا جائے گا... اب انہیں ریگولر کسٹمر مل گئے تھے جو سیدھا

چنز" ہی آتے... ویلے بھی انسانی خطبہ ہے کہ وہ ایک بڑی سوپر مارکیٹ سے گھسیٹا چنز" بھی بہت اطمینان کے ساتھ لے لے گا اور فخر کے ساتھ سب کو بتائے گا... اونچی جگہ... اور اونچے نام بہت سے نقائص پر پردوں کا کام کرتے ہیں

لاہور کے اتنے شان دار علاقے میں ایک شاندار دکان نے انہیں دنوں میں خاطر خواہ سے زیادہ منافع دینا شروع کر دیا... منفع سے زیادہ وہ ملبوسات کی پسندیدگی سے خوش تھیں... ان کی محنت رنگ لا رہی تھی... وقت دو طرح سے بدل جاتا ہے... ایک قسمت سے... ایک ہاتھ سے... قسمت سے نہ بدلے تو ہاتھ سے بدلنے کی کوشش ضرور کرنا چاہیے... قسمت ہار جاتی ہے... ہاتھ نہیں ہارتے... دنیا میں جتنی بھی انسانی ترقی ہوئی ہے... اسے ہاتھ سے ہی ممکن کیا گیا ہے... ورنہ ہاتھ باندھ کر بیٹھے رہنے والے لوگوں... کے زمین میں دبے ڈھانچے بھی نہیں ملتے اور مل جائیں تو کارآمد نہیں ہوتے

افق کا... مسز گوہر کا... اسد اور جمال کا... ان کا وقت بدل چکا تھا اور یہ وقت... ہاتھ باندھے بیٹھے رہنے سے نہیں بدلا تھا

اپنی سوزوکی میں جمال 'افق کو ڈراپ کر دیتا... وقت ہوتا تو لے بھی آتا... ورنہ وہ خود ہی آ جاتی... اماں نے گھر کے معاملات سنبھال رکھے تھے... وہ کام والی کی نگرانی کر لیتیں... کچن کو دیکھ لیتیں... ان سب کے لیے دوپہر کا کھانا بنوا کر کارخانے بھیجا دیتیں

رات کو فرزام آن لائن آجاتا... باری باری سب سے بات کرتا... افق کو اپنی یونیورسٹی کے بارے میں بتاتا... کیا کھایا 'کیا پیا' کب سویا' کب جاگا.... وہ اسے دیر تک بتاتا اور اس سے بھی ڈھیروں سوال کرتا... آہستہ آہستہ دونوں میں اچھی گپ شپ ہونے لگی... وہ لیپ ٹاپ کے سامنے لالا کر دکھاتا... یہ شرٹ لی 'یہ پینٹ لی.... یہ مگ لیا.... پین لیا.... یہ مکی ماؤس وال کلاک..... ایک منٹ تک ہر صورت بچنے والا الارم..... یہ نیا.... سیٹ 'نیا لوشن' نئے جوتے 'نئی گھڑی اور جرابیں بھی

اگر وہ یہیں اس کے پاس ہوتا تو شاید ایسے کبھی نہ کرتا... لیکن سات سمندروں کے درمیان میں آجانے سے 'اتنا دور ہو جانے سے اسے احساس ہوا کہ وہ کسے اپنے پیچھے چھوڑ آیا

وہ اپنے ڈپارٹمنٹ 'اپنی یونیورسٹی کی خوب صورت ترین لڑکی قرار دی جانے لگی... اسے رک رک کر 'مڑ مڑ کر دیکھا جاتا... پہلے وہ بے چاری تھی... بسوں میں رکشوں میں دھکے کھانے والی 'کاؤنٹر کے پیچھے سے فاسٹ فوڈ کی ٹرے دینے والی... دیکھنے والے اس پر حق سمجھ کر دیکھتے تھے... اب وہ لمبے کرتوں اور تنگ پاجاموں میں 'بیگ کو کندھوں پر لٹکائے فائل کو ہاتھ میں پکڑے دیکھنے والوں کو پہنچ سے دور نظر آتی... اس کے ڈپارٹمنٹ کے لڑکے اس سے بہانے بہانے سے بات کرنا چاہتے تھے... اس کی ٹوہ میں گے رہتے تھے... چند ایک لڑکیوں سے اس کی اچھی دوستی ہو گئی تھی اور ان سے بات چیت ہوتے

ہی وہ انہیں بتا چکی تھی کہ وہ مس نہیں 'مسز ہے... اس سے مسز کا سنتے ہی لڑکیاں اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتیں..... انہیں بہت بے چینی ہوئی تھی 'یہ جاننے کے... لے کہ اگر یہ ایسی دکھتی ہے تو وہ کیسا ہو گا

لڑکوں کو جب یہ معلوم ہوا تو انہیں جھوٹ لگا... کئی ایک نے اسے سفید جھوٹ کہا... وہ جانتے تھے کہ کچھ لڑکیاں لڑکوں سے دور رہنے کے لیے پی مشہور کر دیتی ہیں کہ ان کا نکاح ہو چکا ہے یا منگنی... اب اگر یہ سفید جھوٹ بھی تھا تو افق کا انداز ایسا تھا کہ کوئی لڑکا اس کے قریب جانے کی جرات نہیں کر سکتا تھا... فرزام سے شادی ہونے کے باوجود وہ لڑکوں سے سخت نفرت کرتی تھی... جہاں لڑکے اسے موبائل ہاتھ میں پکڑے یا باتیں کرتے نظر آ جاتے 'اس کا خون کھول جاتا... لڑکوں کے گروپ میں ہنسی کے فوارے پھوٹ رہے ہوتے تو اس کے پسینے نکلنے لگتے... اسے یقین ہو جاتا کہ کسی لڑکی کا مذاق اڑایا جا رہا ہو گا... وہ لڑکوں سے نفرت کرتی تھی یا ان سے خوف زدہ تھی... اس کا تاثر اس نے اپنے چہرے پر کبھی نہیں آنے دیا تھا... ہاں اس کی ذات میں ایک واضح... نشان ضرور بن کر ابھر آیا تھا

"...دور رہو"

جب وہ اور مسز گوہر کسی ہوٹل میں منعقد کسی نمائش میں جاتیں تو لوگ اسے کوئی بڑی ڈیزائنر سمجھتے... وہ دونوں دوسروں کے کام کا بغور مشاہدہ کرتی تھیں... اس سے انہیں

اپنے کام میں جدت لانے کے نئے نئے آئیڈیاز ملتے تھے... فیشن سے متعلق ہونے والے
ایونٹ میں وہ دونوں اکثر جایا کرتی تھیں... فیشن سے متعلق ہونے والے ایونٹ میں وہ
دونوں اکثر جایا کرتی تھیں... ان کا اپنا ارادہ بھی ایک ایونٹ کروانے کا تھا... لیکن ابھی
... نہیں

آج کل وہ کرائے پر ایک کارنریا دکان حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں... اب وہ
ایک اور دکان کا کرایہ افورڈ کر سکتے تھے... ایڈوانس بھی ان کے پاس تھا... دوسری طرف
مسز گوہر کا خیال تھا کہ اگر کوئی مناسب دکان نہیں ملتی تو کسی اچھی سوسائٹی یا ٹاؤن
... میں وہ لوگ ماہوار قسط پر ایک اچھا گھر لے لیں

... افق اس کے خلاف تھی... اس کا کہنا تھا کہ فی الحال بزنس کو ہی ترقی دی جائے
فرزام کا ووٹ مسز گوہر کے حق میں گیا اور اس نے گھر لینے کے لیے کہہ دیا... اس کا
مشورہ یہ تھا کہ جو ادائی گھر کے کرائے کے سلسلے میں کی جاتی ہے 'وہی گھر کی قسط کی
مد میں ادا کر دی جائے گی اور دکان کے ایڈوانس کے لیے وہ کچھ اور انتظار کر سکتے
... تھے

لاہور کے مرکز سے ذرا سا دور ایک اچھے ٹاؤن میں انہوں نے ایک بنگلے کی ایڈوانس
لے منٹ کر دی... باقی رقم انہیں دو سال کے اندر اندر ادا کرنی تھی... مسز گوہر کی
خوشی دیکھنے لائق تھی... جیسے انہیں ان کا بیچا ہوا گھر واپس مل گیا ہو... وہ بے حد خوش

تمہیں... جمال اور اسد کو الگ الگ کمرے مل گئے... افق کو اپنے شوہر کا اپنا گھر مل گیا...

.....

سیاہ لانگ کوٹ پہنے وہ ٹرائی گھسیٹتی شیشے کے دروازے کے پار دیکھ رہی تھی... اس کی فلائٹ وقت پر آئی تھی... لیکن اس کا سامان گم ہو گیا تھا... اسے اپنے سامان کو ڈھونڈنے میں کافی وقت لگا... وہ لوگن انٹرنیشنل ایرپورٹ پر موجود تھی... ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا کہ فرزام اس کا انتظار کر کر کے چلا گیا ہو... اس نے کل ہی کہا تھا کہ اگر فلائٹ کے ساتھ کچھ ہوا تو وہ ایرپورٹ پر سو جائے گا... وہاں سے جائے گا نہیں اور وہ... بنسنے لگی تھی

"اتنے شور میں نیند آ جائے گی؟"

... وہ علامہ اقبال ایرپورٹ نہیں ہے 'جہاں آدھے سے زیادہ لوگ پکنک منانے آ جاتے ہیں... امریکیوں کا ہوائی اڈہ ہے... ہزار کیا' لاکھ بھی ہوں تو شور نہیں ہوتا... کتنے اچھے ہیں امریکی... پاکستانیوں کو تو کچھ آتا ہی نہیں"

"... طرز مت کرو... سامان باندھ لو"

"... وہ تو ماں نے کب سے باندھ دیا"

"میرے لیے کیا لا رہی ہو؟"

"...شلوار سوٹ"

"ہیں..... اور.....؟"

".... اور بس"

جہاز میں بس لانے دیں گے کیا؟" دیر تک قہقہہ گونجتا"

رہا...

امریکہ میں پاکستانی کمیونٹی نے ایک نمائش کا اہتمام کیا تھا... فرزام نے ان کے لیے بھی ایک اسٹال بک کروا دیا تھا... ان دنوں افق کے ایم اے پارٹ ون کے امتحان چل رہے تھے... اس کا خیال تھا کہ دونوں ہی آجائیں 'لیکن صرف مسز گوہر کو ہی جانا پڑا... دو ماہ امریکا فرزام کے پاس رہ کر اور کامیاب نمائش نپٹا کر وہ واپس آ گئیں... کارخانے میں ان... میں سے کسی ایک کا ہونا بھی ضروری تھا

امتحانات کے باوجود افق نے کارخانہ سنبھالے رکھا... اس بار ویسی ہی ایک اور نمائش کے لیے افق جا رہی تھی... اس کا ایم اے ہو چکا تھا... رزلٹ آنے والا تھا... فرزام بھی ایم... ایس سی کر چکا تھا... جاب وہ پہلے ہی رک رہا تھا... آج کل ایک 'دو کورسز کر رہا تھا امریکا میں اس نے چند جگہ اپلائی کیا ہوا تھا اور اسے امید تھی کہ اسے ایک آدھ کال تو... ضرور آئے گی

افق کا ذہن وہ پہلے سے ہی بنا چکا تھا کہ ایم اے کے بعد وہ ڈریس ڈیزائننگ کا کورس

...امریکا سے کرے گی... مسز گوہر اس کی ایسی باتیں سن لیتیں تو بہت ہنستیں
ہاں! ہاں! بھاگ جاؤ! بھاگ جاؤ! سب بھاگ جاؤ! پہلے تم بھاگے! اب افق کو تیار کر"
"...رہے ہو

"یہ میری ماں نے کہا یا افق کی ساس نے؟"
...دونوں نے... "وہ کھلکھلائیں"

افق کافی دیر سے کھڑی تھی... فرزام نظر آ کر نہیں دے رہا تھا... اس کا خیال تھا کہ وہ
نکلے ہی اسے سامنے کھڑا لے گا... لیکن اب..... ہاں! ذرا دور سے آتا وہ اسے نظر آ گیا
تھا... وہ تیزی سے بھاگتا ہوا آ رہا تھا... ڈھائی سال دونوں نے ایک دوسرے کو آن لائن
دیکھا تھا... ڈھائی سال لیپ ٹاپ سے آمنے سامنے رہے تھے... اس نے اس کی ہر ہر
بات سنی تھی... بہت سے لطیفوں پر ہنسی تھی... اس کی خریدی گئی بہت سی چیزوں کو
..... ناپسند کیا تھا... بخار اور زکام میں اس کی سرخ ناک کا مزاق اڑایا تھا... اور اب
وہاں کھڑے! بھاگتے ہوئے ایک شخص کو اپنے قریب آتے دیکھتے افق کو عجیب سا لگ رہا
تھا... اس کا دل دھڑک رہا تھا... اس پر اس کی پہلی نظر پڑی اور اس کے دل نے چاہا
کہ چھلانگ لگا کر باہر آ جائے... اس پر اس کی نظر پڑی تو جی نہیں چاہا کہ وہ نظر واپس
... لوٹ آئے

دونوں کی نظریں ملیں... فرزام خوش دلی سے مسکرایا... اس کے ایک ہاتھ میں پھول
...تھے... اس کے قریب آ کر وہ بیک لگانے کے سے انداز میں رکا
اوہ میری افق!" پھول اس کے ہاتھ میں دیے... "ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا... ایک"
"...گھنٹے سے سڑک جام تھی

...اس نے پھول پکڑ لیے... فرزام نے ٹرالی سنبھال لی
"کسی نے تمہیں جہاز سے اتر جانے کے لیے تو نہیں کہا؟"
"...ایک نے مشورہ دیا تھا کہ اتر جاؤ... کیوں پاگلوں کے ملک میں جا رہی ہو"

فرزام کا قہقہہ ایروپورٹ کی عمارت میں بکھر گیا... وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا... اس کی طرف
دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ بہت دل لگا کر تیار ہوا ہے... اس کے بالوں کا اسٹائل 'اس کا
...نیا نیا لیا کوٹ 'نیا مفلر' نئی گھڑی 'خاص پرفیوم
اس نے ان میں سے ایک بھی چیز اسے آن لائن نہیں دکھائی تھی... وہ سب کا حال
...چال پوچھتا 'اس کا سامان کار میں رکھنے لگا
"سفر میں بور ہی ہوئی ہوگی..... ہے نا؟"

نہیں..... میں یہ کتاب پڑھتی رہی... "اس نے پھولے ہوئے بیگ کی طرف اشارہ"
کیا... فرزام کا خیال تھا 'وہ کھے گی کہ وہ اس کے بارے میں سوچتی رہی... ان گزرے

سالوں میں دونوں میں بہت اچھی دوستی ہو چکی تھی... فرزام جیائے لڑکے پر افق کو
... بہت ناز تھا... افق جیسی لڑکی فرزام کو بہت پیاری ہو گئی تھی

فرزام کا چھوٹا سا فلیٹ بہت پیارا تھا... شروع میں وہ ہاسٹل میں رہتا تھا... پھر چار لڑکوں
کے ساتھ اپارٹمنٹ شیئر کیا... جب اسے اچھی جاب مل گئی تو اس نے اپنا الگ فلیٹ
لے لیا... اس فلیٹ میں سامان کم ہی تھا... افق کے لیے اس نے ذرا اچھی طرح سے
'اسے ڈیکوریٹ کر لیا تھا... وقت نکال نکال کر ماریٹوں میں دھکے کھاتا رہا تھا... پردے
صوفے 'ٹیبیل' برتن آہستہ آہستہ اس نے بہت کچھ لے لیا

... تھا... فلیٹ دو بیڈ رومز 'لاؤنج' کچن اور ڈائننگ ایریا پر مشتمل تھا
یہ ماں کے گھر جتنا بڑا نہیں ہے... لان بھی نہیں ہے... الگ ڈائننگ روم بھی نہیں"
ہے... یہ بڑے بڑے ہاتھ روم بھی نہیں ہیں 'لیکن یہ جتنا بھی ہے' سارے کا سارا تمہارا
... ہے"

... افق فریش ہو گئی تو وہ اسے ڈنر کے لیے لے گیا
"کیسا لگ رہا ہے یہاں آکر؟"

... اچھا ہے... "افق نے فرزام سے نظر بچا کر ہال پر ایک نظر دوڑائی"
"اور میں.....؟"

... اس نے جیسے سنا ہی نہیں... مسکراہٹ چھپا گئی

... اور میں....؟" اس بار چلا کر پوچھا

ٹھیک ہی ہیں... "دانتوں میں ہونٹ کا دائیں طرف کا کونا دبا کر کہا... ہنسی کا فوارہ"
... نکلنے کو تھا

"... پورے سو ڈالر دینے کے بعد میں ٹھیک ہی ہوں بس"

... افق نے سو ڈالر پر سوالیہ دیکھا

"... سے آ رہا ہوں..... سو ڈالر میں تیار ہو کر Men's Spa..... جی ہاں"

انداز میں خفگی تھی... سو ڈالر ضائع جانے پر یا تعریف نہ کیے جانے پر... وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی تو دیر تک ہنستی ہی رہی... وہ کوئی لیڈی ڈینا تھی جس کے آنے پر وہ اس طرح سے بن ٹھن رہا تھا... افق نے آتے ہوئے لپ گلوڑ لگایا تھا جو اتنی لمبی فلائٹ میں کب کا گرم ہو چکا تھا... یہاں آتے ہوئے بھی اس نے صرف کپڑے ہی تبدیل کیے تھے... بلیک شیفون کا سوٹ جس کے تنگ بازوؤں پر سفید موتیوں کی تین لائن بنی تھیں اور ایسی ہی تین لائیں دوپٹے کے چاروں طرف تھیں... سامنے سے بال اٹھا کر انہیں چند بل دے کر پیچھے پن لگالی تھی اور بالوں کی ڈھیلی چوٹی بنا کر انہیں پیچھے سے لا کر... بائیں کندھے پر رکھا تھا... دائیں کندھے پر دوپٹا سلیقے سے جمایا ہوا تھا

"... اب تمہیں بہت ہنسی آیا کرے گی"

"کیوں؟"

"...میں اب بہت الٹا پلٹا سا بچہ بن گیا ہوں"

...اس انداز پر وہ اور ہنسی

"...دیکھا..... مجھے معلوم تھا... تمہیں بھی بتا دیا ہے"

...ساتھ ساتھ وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے

"...تمہارے پاس ایک ہفتہ ہے گھومنے پھرنے کے لیے"

...پھر؟" وہ سمجھی کہ شاید ایک ہفتے بعد وہ کہیں چلا جائے گا"

"پھر تمہیں نہیں معلوم؟ ایونٹ پر نہیں جانا تمہیں نمائندگی کرنے؟"

لے کر آئی ہے اور (Out let) جی ہاں!" اسے یاد آیا کہ یہاں وہ چنر کی آؤٹ لیٹ"

کچھ پاکستانی بوتیک مالکان تھے جن سے ان کی بات چیت چل رہی تھی... اسے فرزام کے

ساتھ مل کر یہاں مستقل ایک کارنر ڈھونڈنا تھا... ان کے جو مستقل کسٹمرز بوسٹن میں

رہتے تھے... انہوں نے وعدہ کیا تھا ہر طرح کی مدد کرنے کا... ایونٹ دس روزہ تھا اور

...اس کے بعد ہی کچھ ہو سکتا تھا... ابھی تو فی الحال فرزام کو شپ منٹ لانا تھی

پاکستانی اور انڈین کمیونٹی نے مل کر اس ایونٹ کا اہتمام کیا تھا... ان کے ایک کلائنٹ

نے ہی انہیں اس کے بارے میں بتایا تھا... باقی معلومات فرزام نے حاصل کر لی

...تمھی... بکنگ انہیں آسانی سے مل گئی تھی

...دس روزہ ایونٹ ٹھیک ٹھاک رہا... جب کے ساتھ ساتھ فرزام نے اس کی مدد بھی کی اسی ایونٹ کے دوران ان سے ایک بڑی اور فعال این جی او کا نمائندہ ملا... وہ انہیں این جی او کی طرف سے کروائے جانے والے دوسرے ایونٹ میں شامل ہونے کے لیے راضی کر رہے تھے... جس کا مقصد فنڈز اکٹھا کرنا تھا... این جی او تھرڈ ورلڈ میں بچوں کی عام وبائی بیماریوں کی ویکسین مفت سپلائی کرنے کا کام کرتی تھی اور اس کے لیے وہ کمیونٹیز کو اکٹھا کر رہی تھی... این جی او کے ساتھ کام کرنے والے مجموعی منافع کا پچیس فیصد... رکھ سکتے تھے... باقی کا منافع انہیں این جی او کو فنڈ دینا تھا

افق نے پاکستان میں مسز گوہر سے بات کی... انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا... وہ مطلوبہ آرڈر تیار کروا کے امریکا بھجوا سکتی تھیں... افق نے معاہدے پر دستخط کر دیے... معاہدے کی رو سے اگر وہ ایک خاص شرح سے زیادہ فنڈز اکٹھا کر کے دیں گی تو اسے این جی او کا رکن جانا جائے گا اور وہ این جی او کو اپنی آراء اور مشوروں سے نواز سکتی ہے... ایونٹ کے باقاعدہ شروع ہونے میں ایک مہینہ تھا... ہفتہ اور اتوار دو دن انہیں شہر کے مختلف... کمیونٹی سینٹرز میں نمائش منعقد کرنی تھی... ہر ہفتے نئی جگہ ہوگی

این جی او نے اسے دو رضاکار بھی دے دیے... کام کرنے اور کسی بھی مسئلے سے نبٹنے کے لیے... مقامی اور غیر ملکی پچاس سے زیادہ گروپس شرکت کر رہے تھے... پمفلٹ پر

چنز" کو بھی نمایاں جگہ دی گئی تھی... اخبارات میں اشتہارات دیے گئے... ٹی وی"
... میں فنڈز ریزنگ کے لیے تشہیر کی گئی

اسے معلوم نہیں تھا امریکا آکر وہ پاکستان سے بھی زیادہ مصروف ہو جائے گی... کارخانے
میں ان کی ایک اسسٹنٹ تھی 'مس سندس... افق سارا وقت اس سے آن لائن رابطے
میں رہتی... دونوں آپس میں ڈسکس کرتی رہتیں کہ کس ڈیزائن اور کس میٹیریل کو لے کر
کام کرنا ہے 'رنگ کون سے اچھے رہیں گے اور کس کپڑے کو بوسٹن کے لوگ پسند کریں
گے... وہ پاکستانی مخصوص روایتی لباس ہی بنا رہے تھے... لیکن کیونکہ اس ایونٹ میں ہر
ملک کے لوگ آنے والے تھے تو انہوں نے جینز پر پہننے کے لیے مختلف ڈیزائن کے
... کپڑوں پر بھی کام کیا تھا اور چھوٹے کمراس بیگ پر ٹین ایج لڑکیوں کے اسٹائلز پر بھی
یہ ایونٹ تین مہینے تک جاری رہنا تھا... ان کے پاس کام کے لیے وقت تھا پہلا اسٹاک
جلد ہی مل جانا تھا... این جی او کی طرف سے انہیں بریفنگ دی جا رہی تھی اور ٹرینڈ کیا
جا رہا تھا... انہیں بتایا جاتا کہ انہیں کیسے اپنی مصنوعات کو ڈسپلے کرنا ہے... کم سے کم
پرائز ٹیگ کیا ہونے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ کیا... انہیں پہلے جمع کیے گئے فنڈز کے
بارے میں بتایا گیا... انہیں اچھی طرح بریف کیا گیا کہ کس طرح وہ پہلے سے زیادہ فنڈز
اکٹھا کر سکتے ہیں... این جی او کے ریکارڈ کو توڑ سکتے ہیں... ان سے سوالات کیے

جاتے... مشورے مانگے جاتے... انہیں تھرڈ ورلڈ کے بیمار بچوں کی مختصر ڈاکومنٹریز دکھائی
... جاتیں... یوں انہیں فنڈ ریزنگ کے لیے اچھی طرح تیار کر لیا گیا

.....

"... ایک بار ماما نے کہا تھا کہ افق "خیر" ہے... تم تو زیادہ ہی "باعث خیر" بن گئی ہو"
... بات اچھی تھی، لیکن انداز ذرا افسردہ سا تھا

وہ ڈاننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی اپنا کام رک رہی تھی... قریب ہی پاکستان سے بھیجا گیا
پہلا اسٹاک بکھرا پڑا تھا... وہ انہیں جانچ رہی تھی اور الگ الگ کر رہی تھی 'ساتھ ساتھ پیڈ
پر نوٹس لکھتی جا رہی تھی... ایونٹ کے پہلے ہفتے کے لیے وہ خاص الخاص کلیکشن کا
... انتخاب کر رہی تھی

کیا مطلب.....؟ "پین کو تیزی سے چلاتے اس نے پوچھا... فرزام نے آگے بڑھ کر"
... اس کا پین اچک لیا

... کہو تو میں نہ جاؤں... "قریب ہی کی کرسی پر وہ بیٹھ گیا"

"بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی... کہاں؟"

... کینیڈا... "دونوں ہاتھوں کو اداسی سے ٹھوڑی کے نیچے رکھا"

"آپ کے آفس والے بھیج رہے ہیں؟"

نہیں..... آٹھ ماہ پہلے میں نے وہاں کی ایک کمپنی کو درخواست دی تھی... ساتھ ہی"

اپنے کام کی تفصیل اور سی ڈی بھی بھیجی تھی... کمپیوٹر سے متعلق کچھ نئی اصلاحات پر کام کیا ہے میں نے... چند سوفٹ ویئرز بھی میں سمجھتا ہوں کہ میں کامیابی سے بنا سکتا ہوں... وہ مجھے انٹرویو کے لیے بلا رہے ہیں... " باتیں وہ اچھی کر رہا تھا... لیکن منہ بگڑنا... ہی جا رہا تھا

... تو جائیں نا... " دراصل وہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی وہ اداس کیوں ہو رہا ہے " ہاں تو جا ہی رہا ہوں... " وہی لالی پاپ نہ ملنے کا انداز... افق کو حیرانی تھی کہ وہ خوش " کیوں نہیں ہے

... تم مجھے پسند نہیں کرتیں؟ " اس نے اچانک پوچھا جیسے دراصل یہی پوچھنا چاہ رہا ہو " افق نے الجھ کر اس کی طرف دیکھا کہ اس نے یہ سوال کیوں کیا اور یہ کیوں سمجھا کہ... وہ اسے پسند نہیں کرتی

... یہ کیا سوال ہے.....؟ " وہ واقعی حیران تھی " تم مجھے روک ہی نہیں رہیں... تمہیں کہنا چاہیے تھا کہ نہ جائیں نا..... تم نے کہہ دیا " کہ جائیں نا

اوہ..... " افق کی سمجھ میں اب بات آئی تھی... اس کی نگاہیں جھک گئیں اور اس نے " ... سامنے رکھے پیڈ پر انہیں گاڑ دیا

وہ جو دونوں کے تعلق کے درمیان ایک فاصلہ بنیاد سے ہی چلا آ رہا تھا' وہ اب بھی وہیں تھا' وہ کم ضرور ہو رہا تھا لیکن ابھی تک موجود تھا... فرزام اس کے ساتھ چہل قدمی کرتا تھا... لیکن اس کی کمر میں اپنے بازو حائل نہیں کرتا تھا... نہ ہی اس کا بازو تھامتا تھا... جب افق کچن میں کام کر رہی ہوتی اور وہ اس کے پاس آ کر کھڑا ہو جاتا تو کچھ نہ کچھ ضرور افق کے ہاتھ سے گر جاتا اور وہ مسکراہٹ دباتا کچن سے چلا جاتا... اگر انہیں ایک ہی صوفے پر بیٹھنا ہوتا تو وہ ذرا فاصلہ رکھ کر بیٹھتے... ورنہ الگ الگ صوفوں پر ہی بیٹھتے... وہ رومانس کے دور میں داخل ہو رہے تھے... لیکن رومانس کرتے نہیں تھے.....

.....افق جب اکیلی ہوتی' بس میں بیٹھے..... ٹیوب میں..... این جی اور کی بریفنگ لیتے سبزی اور گوشت کی خریداری کرتے..... ڈھیر سارے بیگز کو ہاتھ میں پکڑے..... فٹ پاتھ پر چلتے..... سڑک کو پار کرتے..... ٹکٹ لیتے..... گھر کا لاک کھولتے..... وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی ہوتی... وہ دن رات اسے سوچتی... کام کے دوران بھی اسے کھوجتی... پاکستان میں وہ اس کے آن لائن آنے کا انتظار کرتی تھی... یہاں وہ اسے بار بار دیکھنے کا انتظار کرتی تھی... پاکستان میں وہ انتظار کم تھا... یہاں بہت بڑھ گیا تھا... فرزام اس کا شوہر تھا... جس کے کھو جانے کا اسے کوئی خوف نہیں تھا... جس کے چلے جانے کا کوئی خطرہ لاحق نہیں تھا... وہ اسے بہت پسند کرتی تھی... بہت یاد کرتی رہی تھی...

نہ جائیں....." اس نے اعتماد سے کہہ دیا... وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ سمجھے کہ وہ "اسے پسند نہیں کرتی اور وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ جس کام کے لیے اس نے اتنی محنت کی ہے" وہ صرف اس کی وجہ سے اس محنت کا ثمر نہ کھائے... اگر وہ امریکا نہ آئی ہوتی تو وہ چلا ہی

جاتا... اس طرح اس کے کہنے پر وہ بہت خوش نظر آنے لگا... جیسے جانا تو اسے بھی... ہے... لیکن روکے جانے کی اسے بہت خواہش ہے

میں تمہیں یہاں بلا کر خود یہاں سے جانا نہیں چاہتا... میں جانتا ہوں... انٹرویو تو بہانہ "ہے... میرا کام انہیں پسند آگیا ہے... وہ میرے آگے کانٹریکٹ رکھ دیں گے..." ٹیبل پر رکھے اس کے ہاتھ پر اس نے ہاتھ رکھ دیا... افق کا دل چاہا کہ وہ ہاتھ اٹھا لے اور یہ بھی کہ وہ اس کے ہاتھ پر ہی رہے... وہ سمجھ گئی کہ وہ جانا بھی چاہ رہا ہے اور رکنا بھی... ایسے سنہری موقعے بار بار نہیں ملتے"

اس بات پر وہ خاموشی میں سمٹ گئی... وہ چاہتی تھی کہ فیصلہ وہ خود کرے... اگر وہ اسے جانے کے لیے کہے تو شاید وہ برا جان جائے اور اگر روک لے تو اس کا خواب توڑ دے...

...دو دن وہ ایسے ہی الجھا رہا

اس پروجیکٹ پر کام کرنے سے مجھے اچھے خاصے پیسے ملیں گے... میں کافی امیر ہو"
"جاؤں گا... بہت زیادہ اپنے پیسوں والا... پھر تم میرے ساتھ پیرس چلو گی؟
یہ صرف ایک سوال تھا... لیکن سر ہلانے سے پہلے جب اس نے اس کی طرف دیکھا تو
...جانا کہ یہ صرف ایک عام سا سوال نہیں ہے یہ ان دونوں میں چھپی ہوئی "محبت" ہے
مدھم سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں اور آنکھوں میں چمکی... فرزام کی نظریں اسی چمک
...دک پر ٹکی تھیں

ٹھیک ہے... طے ہوا... ابھی تو ایسا ہے کہ زندگی افراتفری کا شکار ہے... تم فنڈ ریزنگ"
کے لیے کام کر رہی ہو... بوسٹن میں تمہیں ایک کارنر بھی چاہیے... ماں مجھے بار بار فون
...کر کے کہہ رہی ہیں کہ ان کے کارنر کا کیا بنا... ایک دو لوگوں سے بات چل رہی ہے
ساتھ چلنا... تم بھی مل لینا اور میرے آنے سے پہلے ہر کام سے فارغ ہو جانا... ٹھیک
...ہے..." ساتھ سر بھی ہلایا

پروجیکٹ پر ہی کام کروں گا... کمپنی مجھے جاب بھی دے گی... لیکن مجھے کینیڈا میں"
نہیں رہنا... وہاں کا موسم نہیں پسند مجھے... اگر وہ مجھے برطانیہ میں اپنی کمپنی کی برانچ
میں سیٹ کر دیں تو ٹھیک ہے... میرے بھی کچھ خواب ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں

... برطانوی حکومت کو یہ بتا سکوں کہ انہوں نے کس قدر لائق فائق لڑکے کو نکال باہر کیا
"... ویزا دینے سے انکار کر دیا... اس بار انہیں مجھے اعزاز سے ویزا دینا ہو گا

اما کہتی تھیں کہ وہ پریشانی اور خوشی میں بولتا بہت ہے... اب افق کی یہ سمجھ میں نہیں
آ رہا تھا کہ وہ خوشی میں بول رہا ہے یا پریشانی میں... افق نے سوچا کہ اسے ایک بار پھر
... فرزام کو روکنا چاہیے... شاید وہ یہی چاہتا ہے

"... اگر دل نہیں چاہ رہا تو نہ جائیں"
"بوسے بوسے رک کر وہ اسے دیکھنے لگا... مذاق کر رہی ہو؟"
"... سر نفی میں بلایا... روک رہی ہوں

اب میں تمہیں پرس گھوما کر ہی رہوں گا... چند دنوں کی بات ہے 'میں سیٹ ہو جاؤں'
... گا... "آخری بات کہتے کہتے منہ کو زیادہ لٹکایا

ہفتے کے اندر اندر وہ چلا گیا... وہ اپنے کام میں بے حد مصروف تھی... لیکن اس بار یہ
مصروفیت اسے اچھی نہیں لگی... بوسٹن آنے کے بعد دو ہفتہ وہ گھومتے رہے تھے... وہی
ٹھیک تھا... وہ کام سے نہیں تھکتی تھی لیکن اب اسے اپنے آس پاس فرزام چاہیے
تھا... جیسے وہ ٹیبل پر بیٹھی کام کر رہی ہوتی تو وہ اچانک سے اس کا پین آکر اچک
لیتا... سندس کو "بائے بائے" کہتا... چاکلیٹ دودھ کا گلاس اس کے سامنے لا کر رکھتا
... اور ایم پی تھری کے ایر فون اس کے دونوں کانوں میں لگاتا

پہلے گلاس ختم کرو... پھر کم سے کم تین گانے سنو... پھر کام شروع کرنا... "وہ"
گلاس پی جاتی... تین گانے سن لیتی اور پھر سے پین پکڑ لیتی... رات گئے سندس کے
ساتھ وڈیو چیٹ پر جب وہ ڈسکشن کر رہی ہوتی تو قریب ہی صوفے پر آڑا ترچھا لیٹے وہ اپنی
جمائیاں روک رہا ہوتا... بظاہر وہ ٹی وی دیکھ رہا ہوتا... لیکن دراصل اسے الارم دے رہا ہوتا
کہ اب بس کرو کام..... اور دوسری تیسری بار جب وہ اس پر نظر ڈالتی تو وہ صوفے سے
لڑھک کر نیچے کاپیٹ پر سو رہا ہوتا... اس نے ٹھیک کہا تھا کہ وہ الٹا پلٹا سا بچہ بن گیا
ہے...

اور افق جیسے اقوام متحدہ کی سفیر بن گئی تھی... کام اس کی طرف کھینچے چلے آتے... گھر
کے کام اور کھانا وہ پہلی فرصت میں ہی بنا لیتی تھی... باقی کے اپنے کام سارا وقت
... کرتی

... کیا تم روز کھانا بنا لیتی ہو یاں! "ایک دن وہ آفس سے آکر بولے لگا"

"نہ بنایا کروں؟"

کبھی کہہ ہی دیا کرو کہ "فرزام جی! مجھ سے نہیں ہوتے اتنے کام.... یہ کھانا وانا میں"
نہیں بنا سکتی اب..... چلیں! کہیں باہر چل کر کھاتے ہیں..." وہ اس کی آواز اور انداز
... کی بھرپور نقل اتار رہا تھا

فرزام جی! "اسی کی طرح "فرزام جی" کوتان میں کھینچا... "ہم یہ کھانا باہر چل کر کھا"

"لیں؟"

"یہ کھانا.....باہر کہاں؟"

...اس بلڈنگ کے گارڈن میں....." ہاتھ کھڑکی کی طرف اشارہ کیا"

تمہارا خیال ہے کہ باہر کھانا کھانے سے میرا یہ مطلب ہے... گھر میں پکاؤ اور باہر جا کر کھا لو... ہو گیا باہر جا کر

کھانا... ایسا کرتے ہیں 'کسی ہوٹل کی پارکنگ میں اپنی چمچ پلیٹیں اور گلاس لے کر چلتے ہیں اور وہاں کھاتے ہیں کھانا... ایسے ہو جائے گا' ہوٹل میں کھانا کھانا... وہ خوب ہنسی اور منٹوں میں تیار ہو کر آ گئی

"...چلیں"

...کہاں؟" فرزام کو معلوم تو تھا... لیک۔ اسے چڑا رہا تھا"

"...ہوٹل کی پارکنگ میں کھانا کھانے"

...دونوں جی جان لگا کر ہنسے

.....

فنڈ ریزنگ کا پہلا ایونٹ ٹھیک ٹھاک رہا... لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی... افق کا اسکور بھی اچھا رہا تھا... آئندہ کے لیے وہ اور پرامید ہو گئی... اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی مصنوعات میں وہاں کے لوگوں کی دلچسپی کا خاص مرکز کیا تھا اور کتنا زیادہ پسند

...کیا گیا اور کیا کیا کیا... یہ کھدر کے موٹے کرتے تھے... جن پر کام تو مشینی ہوا تھا لیکن ان کے ڈیزائن ایسے تھے کہ لگتا تھا کہ ہاتھ سے بنائے گئے ہیں... مشینی کڑھائی میں یورپین ممالک ہر ملک سے آگے ہیں... اس لیے وہاں کے لوگ ان چیزوں میں خاص دلچسپی لیتے ہیں 'جو کسی دوسری ثقافت کی نمائندہ ہو... ان کرتوں پر روایتی ٹانگوں کو مشین سے بنایا گیا تھا... کیونکہ ہر شخص وہ چیز لینا چاہتا ہے 'جو کسی دوسرے کے پاس نہ ہو تو ایسے میں دوسرے ملکوں کی روایتی چیزیں دھڑا دھڑا فروخت ہوتی ہیں... ہندوستانی اسٹالوں پر بھی کم و بیش ایسی ہی چیزیں تھیں... لیکن رنگوں اور ڈیزائن میں فرق ایک چیز کو دوسری سے الگ کر رہا تھا... وہاں ان کا مقصد منافع نہیں 'فنڈز تھے اور سب ہی چاہتے تھے کہ وہ اچھے فنڈز اکٹھے کر لیں... افق کو اچھا لگ رہا تھا این جی او کے لیے کام کرنا... مختلف طبقہ ہائے زندگی اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے بے شمار امریکی مشہور و معروف قانون دان 'کھلاڑی 'صحافی 'اساتذہ 'ڈاکٹر 'وکیل 'سینیٹرز اور بے شمار دوسرے لوگ رضاکار بنے ہوئے 'اپنے اپنے طور پر کام کر رہے تھے... سامان کو اٹھانے... اور صفائی کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے... جو دو رضاکار اس کے ساتھ تھے ان میں سے ایک ساٹھ سالہ سرجن ڈاکٹر تھے... دوسرا رضاکار ایک نوجوان لڑکا تھا... جو... ایک امیر باپ کا بیٹا تھا... ایسی صورت حال میں افق کا جذبہ اور بلند ہو گیا

واپسی پر وہ فرزام کو ایک ایک بات بتاتی... پیر تک وہ مصروف رہی... لگے دو دن اس کے پاس بہت وقت تھا... اس نے گھر کے لیے ضروری خریداری کی... فرزام کے دوست کی بیوی نمل اس کے ساتھ ہی تھی... اس نے زندگی میں کسی لڑکی کو لپ اسٹک کے لیے 'اتنا جنونی نہیں دیکھا تھا' جتنی وہ تھی... وہ شاپنگ مال میں 'ٹیکسی میں بیٹھے ہوئے'..... ریسٹورنٹ میں آس کریم کھاتے ہوئے آس پاس موجود خواتین پر نظریں گاڑے رکھتی ان کے ہونٹوں پر..... اگر خاتون دور ہوتی تو آنکھیں سکر لیتی... ورنہ ذرا سا قریب چلی جاتی... وہ اس حساب کتاب میں رہتی کہ چمکتی آنکھوں والی 'سنہرے بالوں والی' گلابی رنگت والی لڑکی نے جو پریل سی 'ذرا سی ہلکی اور بے بی پنک سے ذرا سی گہری لپ اسٹک یا... لپ گلوں لگایا ہے... وہ اس کے پاس ہے نا... اس کے ساتھ ساتھ چلتے وہ بتاتی جاتی یہ جو نیلے اسکرٹ میں لڑکی گزری ہے نا... ہاں..... وہ..... وہ..... اس نے جو لپ "اسٹک لگائی ہے" وہ میرے پاس ہے... اور جو وہ موٹی عورت نے لگائی تھی 'وہ نہیں ہے...' "اکثر وہ ان کے پاس چلی جاتی... پین سے ہاتھ پر برانڈ اور لپ اسٹک کا نمبر لکھتی... اور "تمھینک یو" کہہ کر پلٹ آتی

اس کے وارڈروب میں اتنے کپڑے اور جوتے نہیں تھے 'جتنے لپ اسٹک اور لپ گلوں کے باکس تھے... افق میک اپ نام کی چیز سے واقف نہیں تھی... نہ ہی اسے شوق تھا... لیکن نمل کے کہنے پر اس نے میک اپ کی کچھ چیزیں لے لیں... اس نے سوچا

کہ وہ میک اپ کر کے فرزام کو حیران کر دے گی... اسے بھی معلوم ہو کہ وہ اس کے لیے کیا کچھ کر سکتی

ہے...

اسی دن شام کو وہ کاؤچ پر دراز ایک پرانی فلم دیکھ رہی تھی... قریب ہی چائے کا بڑا گک رکھا تھا... ابھی تھوڑی دیر پہلے تک وہ نمل کے ساتھ خریدا ہوا میک اپ کا سامان لگا لگا کر دیکھ رہی تھی... اسے سب اچھا ہی لگا... ابھی اسے میک اپ کرنا نہیں آتا تھا... لیکن... اگر وہ روز ہلکا سا کر لیا کرے تو فرزام کے آنے تک سلیقے سے کرنا آ ہی جائے گا

چائے پیتے 'فلم دیکھتے اس نے آج خرید کر لائے میگزینز میں سے ایک کو میز پر سے اٹھا لیا... یہ مقامی سطح پر شائع ہونے والا اردو میگزین تھا... نہ اسے فلم میں دلچسپی تھی 'نہ ہی فی الحال میگزین میں... اسے فرزام کے فون کا انتظار تھا... اس نے فون کیا تو اس نے یہ کہہ کر بند کر دیا کہ "ابھی کرتا ہوں..." اور پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے اس کا ابھی چل رہا تھا...

میگزین کی ورق گردانی کرتے اس کا ہاتھ ایک صفحے پر آ کر ساکت ہو گیا... ٹی وی... اسکرین پر ہیروئن رو رہی تھی 'چلا رہی تھی... لیکن اسے سنائی نہیں دے رہی تھی اندھیرے کا ایک گہرا سیلاب اس کی آنکھوں میں سے ہو کر گزر رہا تھا... حقیقت یہ تھی کہ وہ ایک پل کے تڑپ کر مر گئی... متلی اور سانس اکھڑنے کا شدید احساس ہوا... وا

واش روم کی طرف بھاگی اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے... منہ صاف کرتی وہ دوبارہ لاؤنج کی طرف آئی تو اس میگزین کو گھورنے لگی جو اس کے اس طرح اٹھ کر جانے... پر کاؤچ سے نیچے گر گیا تھا

اس میگزین میں عدن تھا... اس شخص پر نظر پڑتے ہی نفرت سے ہی سہی 'اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں... وہ پلٹ کر وہی افق بن گئی' جو ڈی ایچ اے سے غلام علی غلام کے ہاتھوں سے اپنی عزت بچا کر نکلی تھی... جس کے گلے میں چادر جھول گئی تھی اور جو... سرک پر جائے پناہ کے لیے بھاگی پھر رہی تھی

اس کا خیال تھا کہ اس شخص سے آئندہ اگر کبھی ملی تو وہ اس پر تھوک دے گی... لیکن اب وہ کانپ رہی تھی... یہ اس کا وہ ماضی تھا... جس پر وہ بہت پشیمان تھی... تھوڑی دیر وہ ایسے ہی کھڑی کالہٹ پر گرے عدن کو دیکھتی رہی... پھر آگے بڑھ کر میگزین کو... اٹھا لیا

ایم بی بی ایس ڈاکٹر عدن غلام علی (پاکستان) "اس تعارفی سطر کے نیچے مختصراً اس" کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ درج تھا... یہ ایک آرٹیکل تھا... جسے ایک مقامی مسلمان صحافی نے شائع کیا تھا... یہ ان لوگوں کے بارے میں تھا... جنہیں بے گناہ یا بے حد معمولی الزامات لگا کر سالوں سے جیلوں میں قید کر رکھا تھا... ان پر دہشت گردی کا شبہ... کیا گیا تھا اور سالوں سے وہ شبہ نہ تو تصدیق میں بدل رہا تھا اور نہ ہی مخالفت میں

...آرٹیکل میں کل بیس ایسے لوگوں کا ذکر مکمل تعارف اور تفصیل کے ساتھ کیا گیا تھا
باقی اعداد و شمار الگ سے تھے... افق نے آرٹیکل کو ایک بار پڑھا اور عدن کے ساتھ ہوئے
...واقعے کو تین بار

جب وہ بار بار اس کے ساتھ پیش آئے واقعے کو پڑھ رہی تھی تو شاید انجانے میں وہ اس
کے باپ کے ہاتھوں ہوئی اپنی بے عزتی کا بدلہ لے رہی تھی... لیکن صرف ایسا بھی
نہیں تھا... حیرت اور افسوس کی ایک تیز دھار اس کے اندر سے پھوٹ رہی تھی... وہ ایہ
...دم ایک ایسی کوری تختی بن گئی... جس پر "عدن" ہی ڈوب ابھر رہا تھا
...ڈوریل بہت زور و شور سے بچنے لگی... اس بار وہ آواز پر چونکی

تم ٹھیک تو ہو افق؟ "نمل نے چھوٹے ہی پوچھا تو وہ اور گھبرا گئی کہ اس نے یہی"
...کیوں پوچھا

...فرزام کا فون آیا تھا... کہہ رہا تھا... تم دونوں میں سے کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہیں"
...وہ کب سے فون کر رہا ہے

میں واش روم میں تھی... "اس نے جھوٹ بولا... لاؤنج کی طرف واپس آتے وہ اور"

پریشان ہو گئی... اسے قریب ہی رکھے موبائل کے چھ بار بجنے پر بھی پتا ہی نہ چلا... آخر
کیوں؟ کس لیے؟

فرزام کو فون کیا... واش روم کا بتایا... وہ بات اس سے کر رہی تھی... دیکھ میگزین کو
...رہی تھی

"تھک گئی ہو افق؟"

...نہیں تو... "جواب کے درمیان ذرا سا وقفہ آیا"

تم آرام کرو... پھر بات ہو گی... "وہ ناراض نہیں ہوا تھا... اس کی غائب دماغی پر"
...خود ہی یقین کر لیا کہ وہ تھک گئی ہو گی

وہ اٹھی اور لیپ ٹاپ گود میں رکھ کر بیٹھ گئی... عدن کی تفصیل میں اس کے وکیل کا
ذکر بھی تھا اور بیان بھی... سرچ انجن سے اس نے بوسٹن کے وکیل عبدالعزیز کو ڈھونڈ
...لیا

افق کو معلوم نہیں تھا کہ اس نے عدن سے متعلق اس آرٹیکل کو کیوں پڑھا... فرزام کی
کالز کو کیسے مس کر دیا اور اب اس کے وکیل کو کیوں ڈھونڈا... افسوس کی لہر جو اس
کے اندر سے اٹھی تھی... سب اسی کے زیر اثر کیا... ایسا تو تھا ہی نہیں کہ وہ عدن کی
شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی... اسلام آباد سی-ایم-ایچ کے باغ میں بیٹھ کر اس نے
دعا کی تھی کہ زندگی میں یہ شخص ایک بار تو ضرور اسے ملے... بے شک افق کے ہاتھ میں
...کشکول ہو اور عدن کے ہاتھ میں خیرات

وہ اس شخص سے ضرور پوچھے گی کہ عزت سے چھوڑ دینے کے لیے تو اس نے خود کہہ دیا تھا... اسے دھوکا دے کر بھاگنے کی ضرورت کیا تھی؟

...وکیل عبدالعزیز کا نمبر ملایا

محبت ماریہ سے کرتا تھا... شادی بھی اسی سے کی... دھوکے کے لیے افق ہی کیوں؟
...بیل جا رہی تھی

"...اگر وہ کبھی افق کی زندگی میں نہ آتا تو وہ اس کے گدھے باپ کے سامنے نہ جاتی"

"لائبر عبدالعزیز اسپیکنگ.... واٹ کین آئی ہیلپ یو؟"

"ڈاکٹر عدنان غلام علی کے وکیل آپ ہیں؟"

"ایس"

"کیا وہ واقعی بے گناہ ہے؟"

"!پہلے اپنا تعارف کروائیں لیڈی"

"کیا وہ دہشت گرد ہے؟"

"آپ کا نام لیڈی....؟"

"کتنی سزا ہوگی....؟ رہا ہو گا بھی کہ نہیں....؟ کیا وہ سچ مچ دہشت گرد ہے؟"

"آریو مس افق....؟"

".... مس افق..... مس افق..... مس افق"

فرزام کے فلیٹ میں اس فقرے کی بازگشت گونجنے لگی... فون افق کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا... وہ اسے کیسے جانتا تھا.... سات سمندر پار... ایک انجانا شخص... جس سے آج اس کی پہلی بار بات ہو رہی تھی... وہ اس کا نام لے رہا تھا...

...آریو دیئر مس افق.....؟" وہ یقین ہی کر بیٹھا تھا کہ وہ افق ہی ہے " ... خاموشی کا وقفہ جاری رہا

"آریو اوکے.....؟"

"آخر کار اس نے مری مری آواز میں "یس" کہا... "آپ مجھے کیسے جانتے ہیں؟ تو آپ مس افق ہی ہیں.... میرا اندازہ ٹھیک ہی تھا... پچھلے چار سالوں سے میں نے " ایک ہی نام لاکھوں بار سنا ہے.... افق..... افق..... افق.... اسے کہو 'میرے لیے دعا..... کرے... مجھے آزاد کروا لے.... افق ملی؟ کہاں ہے وہ

فون اس کے ہاتھ سے گر گیا اور اس کی بیٹری الگ ہو گئی... منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے... اپنی چیخ کو روکنا چاہا

یہ کیا ہو رہا ہے؟ عدن تو دھوکے باز ہے... اسے تو اس پر تھوکنہ ہے.... اس کا گریبان پکڑتا ہے.... پھر.... یہ سب.... اتنے سال وہ اسے یاد کرتا رہا ہے... اس کا نام لیتا.. رہا ہے

منہ پر ہاتھ رکھے وہ بیٹھی رہی..... ذرا دیر بعد آس پاس دیکھنے لگی 'جیسے سپنا ٹوٹ گیا..... ہو..... یا سپنے میں ہو اور بلک بلک کر التجا کر رہی ہو کہ یہ خواب ہی ہو اور بس

او خدایا!" اس نے سر کو تھام لیا... آنسو آنکھوں سے رواں ہو گئے... اب یہ آنسو کس "احساس کے تحت تھے... افق اس کا فیصلہ ابھی نہیں کر سکتی تھی... بہت دیر تک وہ ایسے ہی بیٹھی رہی... فون کی بیٹری اس میں واپس ڈال کر فون آن کیا... عبدالعزیز کا... ایک میسج موجود تھا

میرے آفس میں آکر ملیں... "ساتھ ہی آفس کا پتا بھی لکھا تھا... اس نے افق کو"..... آفس میں آنے کے لیے کیوں کہا اور وہ کیوں جائے؟ کس لیے؟ وہ نہیں جائے گی اسے نہیں جانا چاہیے..... وہ کیوں نہ جائے؟ اسے کیوں نہیں جانا چاہیے؟

...سوالات آگے پیچھے اس کے اندر باہر بن رہے تھے نیلا کرتا' جینز اور جوگرز پہن کر بیگ کو کندھے پر لٹکا کر وہ دروازے کو لاک لگا کر نیچے آ گئی...

افق نے عدن کا اعتبار کیا تھا... اس کی مدد لینے ڈی ایچ اے اس کے باپ کے پاس پہنچی تھی... یہ دو بڑی غلطیاں

...تمہیں... لیکن اس بار وہ ایک فاش غلطی کرنے جا رہی تھی

.....

مجھے صرف تجسس تھا... میں اس لیے یہاں آئی ہوں... "وہ آ تو گئی تھی... مگر اب پچھتا" رہی تھی... وہ ایک اچھی بھلی زندگی گزار رہی ہے... اس کی بلا سے عدن دہشت گرد ہی... سہی

آپ صرف تجسس مٹانے کے لیے آئی ہیں؟ "ایک کہنہ مشق وکیل نے اس کی بودی" ...دلیل کو مزے سے ایک طرف کر دیا ...یہ سچ ہے... "وہ اس کا طنز سمجھ گئی"

سچ کے بارے میں آپ بھی جانتی ہیں.... لیکن کیا آپ عدن کی مدد نہیں کریں" "گی.....؟

میں....؟ "اس لفظ مدد کا تو اسے گمان بھی نہیں تھا کہ اسے کہا جائے گا اور اس سے" ...یہ سوال پوچھا جائے گا

آپ پہلی خاتون ہیں... دراصل کوئی پہلا انسان ہے 'جو اس کیس کے سلسلے میں" "...میرے پاس آیا ہے

"ان کی وائف....؟"

"...ان دونوں کی علیگی ہو چکی ہے"

...عدن کا خاندان؟ "وہ لفظ فادر استعمال کرنا نہیں چاہتی تھی"

وہ یہاں نہیں آسکتے... اس کے فادر نے کوشش کی تھی... انہیں ویزا ہی نہیں دیا"

"...گیا

...فادر کے نام پر ایک آسمانی بجلی اس میں سے ہو کر گزری

میری جب بھی اس سے ملاقات ہوتی ہے... اس کا پہلا سوال یہی ہوتا ہے.. "کیا افق"
ملی.....؟ کہاں چلی گئی وہ؟" مس افق! اسے آپ ہر بہت یقین ہے کہ آپ اس کے
"...لے بہت کچھ کر سکتی ہیں... آپ دوست ہیں اس کی

...افق نے گھور کر اسے دیکھا... وہ خاموش سا ہو گیا

میں نے بہت سی این۔جی۔اوز اور قانونی اداروں کو خطوط لکھے ہیں.. لیکن کسی کی"
طرف سے کوئی تعاون نہیں ملا... اس کا کہیں اتنی سست رومی کا شکار ہے کہ اگر فیصلہ
اس کے حق میں ہو بھی گیا تو سالوں لگ جائیں گے... آپ عدن کی مدد کریں گی مس
"افق؟

"پھر وہی سوال... افق بری طرح سے چڑ گئی... "میں کیوں...؟

آپ اس کی مدد کرنا نہیں چاہتیں....؟" اس نے آرٹیکل پڑھتے ہی وکیل کو ڈھونڈ نکالا"
تھا... اس کے پرسنل نمبر پر فون کیا تھا... اس کے آفس آگئی تھی اور اب مدد کے نام پر
... اتنا چڑ رہی تھی... "ہاں نہ" نہیں کر رہی تھی

جس نفسیاتی کیفیت سے وہ گزر رہا ہے... اسے یقین ہے کہ صرف آپ ہی اسے آزاد"

کروا سکتی ہیں.... آہ اس کی امید ہیں... اس کا یقین ہیں... اس کا ماننا ہے کہ آپ
"...سب کچھ کر سکتی ہیں"

...غلط ماننا ہے... "افق کی آواز تیز ہو گئی"

"...اس نے کہا... آپ اس کے لیے دعا کریں گی"

"...اللہ ہر بے گناہ پر رحم کرے"

"...اس سے چھوٹی سی غلطی ضرور ہوئی ہے... لیکن وہ دہشت گرد نہیں ہے"

"...اللہ ہی بہتر جانتا ہے"

جو جانتا ہے 'اسے بتانے کے لیے وہ خود زمین پر نہیں آتا... بندوں کو ہی سچ اور جھوٹ"

"...ثابت کرنے کی کوششیں کرنی کوئی ہیں

...تو پھر یہ آپ کا کام ہے... "مطلب افق نے انکار کر دیا"

...آپ کس کام سے میرے پاس آئی ہیں؟" بہت تحمل سے پوچھا گیا"

...وہ دونوں اس کے آفس میں ایک طرف رکھے صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے

...ایسے ہی... "وہ آکر وہاں بیٹھ کر" یہ سوال سن کر پھر پشیمان ہوئی"

اس سوال اور انداز پر افق نے کوئی اور رد عمل نہیں

...دکھایا... وہ اٹھ کر جانے ہی والی تھی

آپ دونوں پاکستانی ہیں... مسلم ہیں... وہ آپ کو جانتا ہے تو آپ بھی اس کو جانتی " ہوں گی... پاکستانی کمیونٹی میں سے کوئی اس کے لیے آگے نہیں بڑھ رہا... آپ لوگوں میں مدد کرنے کا جذبہ ہی ختم ہو گیا ہے... میرے پاس ایسے تین اور کیسز تھے... وقفے وقفے سے تینوں ختم ہو گئے... کمیونٹی نے 'این جی اوز' نے اس کی بہت مدد کی... کچھ اور بڑے نام سامنے آئے... دو کا تعلق تھائی لینڈ سے تھا 'ایک کا سرہیا سے... کیا سب پاکستانی سو رہے ہیں؟ کیا سب مسلم سو رہے ہیں؟ کیا آپ دونوں میں اتنا سا تعلق بھی... نہیں ہے کہ آپ

...میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے... "وہ درمیان میں ہی بولی"

انسان تو ہیں آپ دونوں... تعلق نہیں ہے... انسانیت کا رشتہ تو ہے... پانچ سال سے " وہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے... دو بار خودکشی کی کوشش کی ہے... نفسیاتی دورے پڑتے ہیں اسے... خود کو زخمی کر لیتا ہے... دیواروں سے سر ٹکراتا ہے... چلاتا ہے... روتا ہے... چند ہفتوں بعد زخمی ہو کر وہ اسپتال ضرور جاتا ہے اور اس پر بھی وہ جب مجھے ملتا ہے تو کیس کا نہیں 'آپ کا پوچھتا ہے... وہ اس امان کے بارے میں بات کرتا ہے 'جسے افق جانتی ہے... اس کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے تو کریں... شاید تھوڑا ہی بہت ہو... اگر پاکستانی کمیونٹی کو اس بارے میں بتا سکتی ہیں تو

بتائیے... انہیں جگائیں... اس سانے کو سب کی نظروں میں لائیں... انسانیت کے
"...ناتے... رحم کے ناتے... چیرٹی ہی سمجھ کر... خدا کے لیے

افق یہ سب ایلے سن رہی تھی... جیسے اپنی کسی بیماری کے بارے میں ہدایات سن رہی
ہو... ایسی بیماری جس کا اسے علاج کروانا ہی نہیں... رات بھر وہ خواب میں ڈرتی رہی
تھی... سالوں پہلے اس کی یہ حالت تب ہوئی تھی... جب وہ عدن کے باپ کے ہاتھوں
سے بچ نکلی تھی... اسی رات سوتے میں اس نے دل خراش چیخیں ماریں اور دورے سی
کیفیت میں آگئی تھی... اماں 'جمال' اسد سہم کر اٹھ بیٹھے... اماں اس کے ہاتھ پاؤں
... سہلانے لگیں... جمال پانی کے لیے بھاگا... اسد ڈر کے مارے رونے لگا

وہ دورہ دھوکے اور بے عزتی کے نام پر پڑا تھا... اس کے اندر آگ لگی ہوئی تھی... چھوٹے
سے گھر میں ہاتھ روم میں جا کر اس نے اپنی چیخیں دبائی تھیں... رات گئے اس کی آنکھ
لگی تو خواب میں وہ دھاڑیں مارتی رہی تھی... اس کی حالت دیکھ کر اماں پسینے میں نہا
گئیں... اٹکی اٹکی سانسیں لینے لگیں... افق نے باقی ماندہ چیخوں کا دم گھوٹ دیا... اس
نے اپنی ماں کی حالت کو دیکھا اور لب سی لیے ورنہ جس طرح اس کے باپ کے مرنے
... پر اس کی پھوپھی نے بین ڈالے تھے... ٹھیک اسی طرح وہ بھی بین ڈالنا چاہتی تھی
اس کی اگلی سسکی اس کی اماں کی جان لے لے گی... اس دن کے بعد سے افق اپنے
وجود میں قید ہو گئی... کیا اسے قید کی سزا نہیں ہوئی تھی تب...؟

اس کا جرم محبت تھا اور سزا کے نام پر اسے بہت کچھ بھگتنا پڑا تھا..... محبت کے نام پر
اس نے بھیانک سزا
...کاٹی

...کیا آپ ہماری مدد کریں گی؟" اس سے پھر پوچھا جا رہا تھا"
وہ خود سے پوچھنے لگی کہ اسے اس کی مدد کیوں کرنی چاہیے... وہ اسے چھوڑ گیا... اسے
بھی ایسا ہی کرنا چاہیے... اس کی مدد اس پر فرض نہیں ہے... دنیا میں اور بھی لاکھوں
انسان اسی کی طرح ہیں... ہر شخص اپنے نصیب کے مطابق ہی دکھ اٹھاتا ہے... جیسے وہ
اپنے نصیب کے میٹھے پھل اکیلے اکیلے کھاتا ہے... عدن نام کا باب اس نے اپنی زندگی
...سے پھاڑ پھینکا ہے... اب وہ اس شخص کا نام بھی کہیں شامل کرنا نہیں چاہتی
مجھے افسوس ہے کہ آپ مجھے کوئی جواب نہیں دے رہیں... جس شخص نے سالوں "
...آپ کا انتظار کیا... اسے یہ جان کر بہت مایوسی ہو گی
...آپ اسے میرے بارے میں نہیں بتائیں گے"
"ظاہر ہے..... میں ایک مایوس شخص کو اور مایوس کیوں کروں گا؟"

افق وہاں سے اٹھ آئی اور بے مقصد سڑکوں پر چہل قدمی کرتی رہی... دوپہر کے کھانے
کے لیے گئی اور آرڈر دے کر اٹھ گئی... وہ بیٹھنا چاہ رہی تھی 'کھڑے ہونا یا چلنا... اس
وقت اسے معلوم نہیں تھا... وہ یہ کام بیک وقت کر رہی تھی... بے مقصد گھومتے

پھرتے وہ گھر آگئی... صبح ناشتا بھی نہیں کیا تھا... دن میں صرف جوس لے کر پیا تھا
... اور اب بھی کھانے کے بجائے وہ کاؤچ پر ڈھیر ہو گئی

دماغ میں آٹھ سالوں کے خاکے پرزے پرزے ہو کر اڑ رہے
تھے... جھپک جھپک سب آ جا رہا تھا... گھر کا لینڈ لائن فون بجنے لگا... دو گھنٹے سے وہ
کاؤچ پر لیٹی تھی... شام گہری ہو رہی تھی... گھر کے اندر اندھیرا ہو رہا تھا... کوئی لائٹ
... بھی اس نے روشن نہیں کی تھی

"تمہارا فون کیوں بند ہے؟"

"...اوہ! چارج نہیں کیا تھا"

"تم ٹھیک ہو؟"

"...بالکل"

"کہاں تھیں تم؟"

"...میں سو رہی تھی"

"سارا دن سوتی رہی ہو؟ اس سے پہلے کہاں تھیں؟"

"...میں شاپنگ کرنے گئی تھی"

"...کیوں گئیں؟" فرزام کو غصہ آ گیا

تمہیں میسج بھی کیا تھا افق! تم کیوں گئیں؟" اس کی جھنجھلائی آواز بلند ہوئی اور پھر وہ

خاموش ہو گیا... "چلو ٹھیک ہے... اب تو تم گھر میں ہی ہو... نمل بھا بھی کے پاس چلی
"...جانا... فارغ ہو کر ان ہی کے پاس چلی جایا کرو... بور نہیں ہو گی

میں تیار ہو کر چلی جاتی ہوں..." اس نے پوچھا ہی نہیں کہ وہ اسے باہر جانے سے
...کیوں روک رہا تھا

افق نے موبائل آن کیا... وکیل کے آفس میں جانے سے پہلے اس نے خود ہی اسے بند
کر دیا تھا تا کہ پاکستان سے یا فرزام کی کال نہ آجائے اور اس کے منہ سے نکل جائے کہ
...وہ کہاں آئی ہے اور کس کے پاس..... اور کیوں ہے

رات میں نیند میں ڈر گیا... خواب تھا شاید... خواب مجھے یاد نہیں... لیکن اس خواب اور
ڈر کا تعلق تم سے تھا... میں نے خود ہی یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ کہیں تمہیں کوئی نقصان نہ
...پہنچنے والا ہو... میری تسلی کے لیے تم ذرا احتیاط سے رہنا... گھر سے تو باہر جانا ہی نہ
"...نمل بھا بھی کے چلی جانا بس

فرزام کا میسج پڑھ کر کل سے اب تک اسے پہلی بار سکون کی سانس آئی... اپنے شوہر
کے اتنے فکر مند ہونے پر اس کا دل بھر آیا... وہ اس میسج پر ہاتھ پھیرنے لگی... دلوں
میں سب سے پیارا دل فرزام کا تھا اور اس دل کی مالک وہ

تھی... اس نے عدن کے خوف سے بچنے کے لیے 'اس کے لیے جوگ لے لینے کے ڈر
سے فرزام سے شادی کی تھی..... اور کون تھا جو فرزام کو پسند نہیں کرتا تھا اقر وہ اسے

سب سے زیادہ پسند کرتی تھی... اس نے اس کا نفسیاتی علاج کیا تھا... اسے پراعتماد بنایا تھا... اسی نے اسے سکھایا تھا کہ لوگوں سے ڈرنا چھوڑ دے اور یونیورسٹی میں اس نے کسی بھی لڑکے سے ڈرنا چھوڑ دیا تھا... وہ بہانے بہانے سے اس سے باتیں کرنے آتے تھے... اور وہ بڑے طریقے سے انہیں سیدھا راستہ دکھا دیتی تھی

فرزام اس کی ذہنی تعمیر میں حصہ دار تھا... وہ اس کے غریب ہونے 'چھوٹے گھر کی ہونے پر اسے کچھ جتنا نہیں تھا... اس نے کبھی بھول کر بھی عدن کا نام اس کے سامنے نہیں لیا تھا... دونوں کا بہت ہی خاص قریبی رشتہ تھا اور دونوں ہی اس خاص رشتے کے ساتھ ایک دوسرے کے لیے بہت خاص تھے

تیار ہو کر وہ نمل کے پاس آگئی 'ڈنر اسی کے ساتھ کیا اور رات میں تین عدد نیند کی... گولیاں کھا کر سو گئی
اگلی صبح عبدالعزیز کا میسج موجود تھا... وہ اسے دوبارہ ملنے کے لیے بلا رہا تھا... افق نے میسج ڈیلیٹ کر دیا... آج اسے بہت سے کام تھے... اسے این جی او جانا تھا... انہیں لگے... ایونٹ کے لیے بریفنگ دی جانا تھی

دوسرے ہفتہ کا ایونٹ بھی شاندار رہا... اور مجموعی طور پر کافی منافع ہوا... اس کا اسکور اس بار بھی اچھا ہی تھا... سب کے لیے مشترکہ تالیاں بجوائی گئیں... فرداً فرداً ان کی تعریف کی گئی... مسٹر جین اس کے پاس بھی آئے... وہ پچاس پچپن سالہ چھ فٹ کے

سفید فام امریکن تھے... سب سے ایسے باتیں کرتے... جیسے وہ ان کے شاگرد اور سامنے والا ان کا استاد محترم ہے... اتنی عاجزی تھی کہ سارا وجود ہی جھکا ہوا تھا... ہاتھوں پیروں... کی انگلیاں بھی

کیا آپ کو امریکی جیلوں کے بارے میں معلوم ہے کہ وہاں کتنے بے گناہ لوگ قید ہیں؟

وہ اس کی تعریف کر رہے تھے اور وہ اچانک سے ہی ان سے یہ سوال کر بیٹھی... مسٹر جین کی آنکھوں کا رنگ بدلا جیسے وہ جانتے تھے کہ یہ صرف ایک سوال نہیں ہوتا... مختلف ملکوں کے دوروں کے دوران ان سے ایسے سوال پوچھ ہی لیے جاتے تھے... خاص طور پر نوجوان تو ان کی جان کو آ جاتے ہیں... صرف اس لیے کہ وہ خود ایک امریکی ہیں اور کسی بھی گورے کو دیکھ کر انہیں لگتا ہے کہ یہ بھی گوانتانامو بے کے ظالموں میں سے ایک ہے... اگر نہیں ہے تو اس ڈھانچے کا حصہ تو ضرور ہی ہے اور اگر یہ بھی نہیں تو چلو وہ امریکی تو ہے نا جو اپنے علاوہ ہر مذہب اور قوم سے نفرت کرتا ہے... لیکن وہ ایک ایسی این جی او کے فعال کارکن تھے 'جو تھرڈ ورلڈ کے لیے کام کرتی ہے... وہ صرف انسانیت کے لیے کام کرتے تھے اور اس میں ان کا کوئی ذاتی فائدہ شامل نہیں تھا

... میں کچھ کہہ نہیں سکتا... "وہ گڑبڑا گئے اور مزید بحث سے بچنا چاہا"

"...آپ کی این جی او کو اس کے لیے بھی کام کرنا چاہیے"

بہت سے امریکن بھی ان حالات کا شکار ہیں اور ایسے ہی جیلوں میں قید ہیں... "وہ"
دراصل یہ ایک نکتہ واضح کرنا چاہتے تھے کہ صرف مسلمان ہی اس سب کا عتاب نہیں
... بنتے

"... پھر آپ کو ان سب کے لیے کام کرنا چاہیے"

بہت سے دوسرے ادارے اس پر کام کر رہے ہیں... ہم ان مسائل پر کام نہیں
"... کرتے... ہماری این جی او کا یہ منشور نہیں ہے

میں آپ کے لیے اتنی محنت کر رہی ہوں مسٹر جین... آپ کو بھی ہمارے لیے کچھ کرنا"
چاہیے... "افق نے سنا ہی نہیں کہ مسٹر جین نے کیا وضاحت دی... دوسرے لوگوں کی
طرح اس کا بھی یہی ماننا تھا کہ امریکی سب کچھ کر سکتے ہیں... تباہی بھی اور آبادکاری
... بھی

"... آپ کے لیے کیا؟" اس بات پر وہ اور الجھ گئے"

افق کا مسٹر جین کو روک کر یہ سب کہنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا... لیکن جب وہ اس کے
پاس آئے تو نہ چاہتے ہوئے بھی اسے تھوڑا سا غصہ آگیا... اسے آرٹیکل میں موجود باقی
لوگوں اور دوسرے اعداد و شمار کا خیال بھی آیا... اسے ایک دم سے یہ لگا کہ اپنے کام
کے لیے تو یہ امریکی اس سے کام لے رہے ہیں تو اس کے کام کے لیے کیا یہ آگے
آئیں گے؟ یہ سب سوچتے وہ یہ بھول رہی تھی کہ تھرڈ ورلڈ میں پاکستان بھی شامل ہے

اور پاکستان کے دیہی علاقوں میں اسی این جی او کے کارکن ویکسین کی سپلائی کے لیے... پہنچتے ہیں... مختلف انجکشن اور ڈراپس ان ہی کی طرف سے جاتے ہیں

اس نے انہیں ڈاکٹر عدن کے بارے میں بتا دیا... وہ خاموشی سے سب سنتے رہے... دو دن بعد انہوں نے افق کو این جی او کے لیے اپنے رضاکار صحافی سے ملوایا... صحافی کا تعلق ایک بڑے میڈیا گروپ سے تھا اور وہ اس گروپ کے اخبار 'میگزین اور ٹی وی کے لیے کام کرتا تھا... صحافی کی ملاقات اس نے عبدالعزیز سے کروا دی... وہ اس معاملے میں پڑنا نہیں چاہتی تھی اور اگر وہ اس معاملے میں تھوڑا بہت شامل ہو ہی گئی تھی تو آگے نہیں آنا چاہتی تھی... اس نے عبدالعزیز سے وعدہ لیا تھا کہ اس کا نام اور شناخت سامنے نہیں آئے گی... خاص طور پر عدن کو اس بارے میں بالکل خبر نہیں ہونی چاہیے... عبدالعزیز کا خیال تھا کہ صحافی ان کی بہت مدد کر سکتا ہے اور وہ اس صحافی سے مل کر حقیقتاً بہت خوش ہوا تھا چند ہی ہفتوں بعد مسٹر جین نے افق کو چند دوسری این جی اوز کی طرف بھیج دیا 'شاید انہیں افق کا کیا گیا طنز بہت برا لگا تھا... وہ بار بار یہ کہتے تھے کہ وہ جو کچھ کر سکتے ہیں 'ضرور کریں گے... افق نے نہ چاہتے ہوئے بھی ان... این جی اوز کے نمائندوں سے پھر بات کی

مسٹر جین کے ساتھ کی گئی حادثاتی بات چیت کافی کارگر ثابت ہو رہی تھی... پیچھے ہٹتے ہٹتے 'نہ' نہ کرتے بھی افق اس سب میں اتنی شامل ہو گئی... این جی اوز کے نمائندوں... نے وکیل سے ملاقات کی... اس سے کیس ہسٹری لی

آپ نے مجھے حیران کر دیا ہے... "عبدالعزیز کا اسے میسج آیا... اس کا منہ بن گیا پڑھ" کر... اسے یہ تعریف اچھی نہیں لگی... کاش! وہ کبھی آفس گئی ہی نہ ہوتی اور نہیں تو... اس نے وہ رسالہ ہی نہ خریدا ہوتا

عبدالعزیز کی براہ راست بات چیت این جی اوز سے ہونے لگی... اس نے عبدالعزیز سے صاف صاف کہہ دیا کہ اس نے جتنی ریفرنس دینے ہیں 'وہ دے چکی... اب اسے پریشان نہ کیا جائے

آئندہ آنے والے چند اور ہفتوں میں ایک اور کام ہوا... صحافی اسکاٹ جو اس سارے معاملے کے لیے مواد اکٹھا کر رہا تھا... اس نے دو سینیٹرز اور ایک قانون دان کے سامنے ایک لائیو ٹاک شو کے دوران اس مسئلے کو اٹھایا... عبدالعزیز کی طرح ایسے ہی کیسز کو ہینڈل کرے والے دوسرے وکلا اور متاثرین کے خاندان کے افراد بھی شامل تھے... چند ڈاکومنٹریز چلائی گئیں... سرد شبہ پر قید مجرموں کی بابت طرح طرح کے سوالات کیے گئے... ایسے شوز وہاں آئے دن ہوتے ہیں... لیکن اس سے یہ ضرور ہوتا ہے کہ جن لوگوں کی نظروں سے ایسے واقعات چھپے ہوئے ہیں 'کم از کم اس طرح ان کے کانوں تک

یہ خبر ضرور پہنچ جاتی ہے... اسکاٹ نے اسے مسٹے پر ایک فیچر لکھا اور اس نے براہ راست حکومتی اداروں پر تنقید کی... چند اخبارات نے نئے سرے سے عدن اور اس جیسے کیسز کے بارے میں خبروں کو نمایاں جگہ دی... سالوں سے قید ان ملزموں پر لوگوں کو بہت ترس آیا... یہ ان جیلوں میں بند کسی اور کے لیے وسیلہ بن رہا تھا یا صرف عدن کے لیے؟ یہ قدرت ہی بہتر جانتی تھی... لیکن اس تھوڑی سی حرکت سے شاید کسی کو بہت... فائدہ ہونے والا تھا

این جی او کا ایک نمائندہ جا کر عدن سے جیل میں ملا... اسی این جی او نے مختلف کمیونٹیز کے لوگوں کو اکٹھا کر کے واک کا اہتمام کیا... افق کو بھی بلایا گیا... لیکن افق نہیں گئی... اب تو اسے ڈر لگنے لگا تھا... وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ اگر ایسے کیسز حل ہو جائیں تو منظر عام پر اسے لایا جائے کہ یہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے... اور نہیں تو کوئی صحافی اسی کے پاس نہ آ جائے انٹرویو لینے... سڑک پر چلتے اگر کوئی اسے ایسے ہی دیکھ لیتا تو اسے یقین ہوتا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ "اچھا! وہ تم ہو جو عدن کے لیے اتنا سب کر رہی ہو؟ کون ہے عدن تمہارا؟

"... نہیں! میں نے کچھ نہیں کیا... اگر کیا تو ترس کھا کر انسانیت کے ناتے" پھر اسے جانے کیوں کھوکھلے قہقہے بلند ہوتے سنائی دیے... بہت دن گزرے اسے... عبدالعزیز کا فون آیا

عدن ٹھیک ہی کہتا تھا کہ افق ہی اسے آزاد کروا سکتی"
...ہے..." وہ شاید اس کے تعاون کا اپنے الفاظ میں شکریہ ادا کر رہا تھا
...میں نے کچھ نہیں کیا..." وہ تقریباً چلا اٹھی"
آئی ایم سوری... آپ ناراض مت ہوں..." عبدالعزیز گھبرا"
...کیا... افق شرمندہ ہو گئی

میں ناراض نہیں ہوں... کیونکہ میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے... میں نے صرف آپ"
کے کہنے پر چند این جی اوز کو اس مسئلے کے بارے میں بتایا تھا... جو کچھ کیا ہے وہ آپ
نے اور ان لوگوں نے کیا ہے... آپ پلیز! مجھے کریڈٹ نہ دیں... نہ ہی آپ میرا نام
سامنے لائیں گے... آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ میرا نام ظاہر نہیں کریں
..."

میں اپنے وعدے پر قائم ہوں مس افق! آپ مجھے وعدہ خلاف نہیں پائیں گی... چند"
اخبارات میرا انٹرویو لے چکے ہیں... عدن کے فادر سے میں نے فنڈز منگوائے ہیں... یہی
... صحیح موقع ہے کہ ان این جی اوز کو فنڈز دیے جائیں... اس سے خاطر خواہ فائدہ ہو گا
..." چند پاکستانیوں نے رابطے کیے ہیں مجھ سے... وہ ہر طرح کے تعاون کے لیے تیار ہیں
آپ مجھے دوبارہ فون نہیں کریں گے..." اس نے ساری تمیز تہذیب ایک طرف رکھ کر"

...کہا

...ٹھیک ہے... "اس نے فون بند کر دیا"

... عبدالعزیز نے اپنا وعدہ پورا کیا اور دوبارہ فون نہیں کیا... ویک اپ کال دی جا چکی تھی
عدن جیسے پندرہ اور لوگوں کے کیسز نکل آئے تھے... سوشل میڈیا ان کیسز کے لیے زیادہ
... فعال تھا... باقاعدہ احتجاج کیے جا رہے تھے... آئے دن نئی نئی خبریں سامنے آئی تھیں
ان کے خاندان کے لوگوں کے بیانات سامنے آتے تھے... سست رفتاری سے عدالت میں
... چلنے والے ان کیسز نے کچھ رفتار پکڑ لی

.....

این جی او سے کیا گیا فنڈ ریٹنگ کا معاہدہ مکمل ہوا اور اسے بہترین کارکردگی اور این جی او
... کارکن بننے پر سرٹیفکیٹ دیا گیا... جسے اس نے فریم کروا کر ریک پر سجایا

فرزام نے ہفتہ بھر پہلے کالج میں اس کا آن لائن ایڈمیشن کروا دیا تھا... اس نے چھ ماہ
کی ڈیزائننگ کورس کے لیے کالج جوائن کر لیا تھا... فرزام کے آنے تک اسے فارغ نہیں
رہنا تھا... صبح سے دوپہر تک وہ کالج ہی میں ہوتی... وہاں سے اکثر اسٹور چلی جاتی... ایک
پاکستانی اسٹور پر انہیں ایک سائیڈ کارنر مل گیا تھا... "چنر" کا لیبل اس کارنر پر لگا دیا
گیا... اس نے کارنر کی سیٹنگ کر لی... دو دن بعد وہ وہاں کا چکر لگا لیتی تھی... رات کو

وہ اپنے کالج کے اسائنمنٹ پر کام کرتی... ہلکی پھلکی مصروف زندگی جاری تھی... سب... ٹھیک ہی تھا

اس کے پاس عبدالعزیز کا میسج آیا کہ وہ اسے ایک ضروری بات بتانا چاہتا ہے... افق کو یقین تھا کہ وہ اسے یہی بتائے گا کہ عدن کا کیس ختم ہو گیا ہے... اسے اس خبر سے... کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ کیس ختم ہوتا ہے یا وہ چند سال اور جیل میں ہی رہتا ہے

عدن کے بارے میں پڑھتے اور جانتے ہی وہ تھوڑی جذباتی ہو گئی تھی... لیکن اب وہ مضبوط تھی... اس کے اعصاب قابو میں تھے... عدن کتنا بھی بے گناہ تھا... لیکن اس کے لیے وہ دھوکے باز ہی تھا اتنے سال اگر وہ اسے یاد کرتا رہا ہے تو "شاید ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کے مصداق وہ افق کا سہارا لیتا رہا ہے... ماضی میں وہ اسے دعاؤں کے لیے کہتا رہا تھا اور اس کا عقیدہ بن چکا تھا کہ صرف افق کی ہی ہر دعا قبول ہوتی ہے اور ضرور ہی... قبول ہوتی ہے... اس طرح کی قید میں رہ کر کوئی بھی ایسے سہارے ڈھونڈ سکتا ہے ایسے وقتوں میں ایسے افراد کو پھر ماضی ہی یاد آتا ہے... پھر وہ ان ہی لوگوں کو یاد کرتے ہیں جو اچھے تھے 'مخلص تھے'... ایسے افراد کو دھوکا دیا جاسکتا ہے 'بھلایا نہیں جاسکتا وقت کا دھارا بدلے ہی ایسے مخلص لوگ منتہر کر سامنے آکھڑے ہوتے ہیں... افق نے اس سب پر بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ عدن کے ساتھ جو ہوا وہ افق کے ساتھ برا کرنے

کی سزا ہے... افق اتنے پیارے دل کی تھی کہ اس نے یہ سوچا ہی نہیں... صرف اتنا تھا... کہ وہ اپنے اندر سے اس شخص کی سب باقیات نکال پھینک رہی تھی

عدن آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا... "عزیز کی آواز گونجی... فون پھسل کر اس کی" ...گود میں آگرا... کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے خود ہی فون کر لیا "کیسے؟ آپ نے اپنا وعدہ توڑا؟"

این جی او کو جو نمائندہ اس سے جیل ملنے گیا تھا... اسی نے ذکر کیا آپ کا... اس بار "میری اس سے ملاقات ہوئی تو وہ آپ کا بہت شدت سے پوچھ رہا تھا... میں خاموش ہی رہا" اور لاعلمی ظاہر کی... لیکن کیا آپ اس سے ملنا چاہیں گی؟ ...ہرگز نہیں... "اس نے سختی سے کہا"

او کے! میں نے آپ کو مطلع کر دیا ہے اس بارے میں... "جواب دیت بنا اس نے" فون بند کر دیا... بے چینی گھبراہٹ میں بدل گئی... اس شخص کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ وہ یہاں ہے... اس کے لیے یہ اب افق نے کیا... افق جو یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ وہ اسے اب دیکھنا بھی نہیں چاہتی... اب وہ شخص اس سے ملنا چاہتا ہے... بہت کوشش کی اس نے کہ اسائنمنٹ پر کام کرے... لیکن نہیں کر سکی... فرزام رات دن کام کر کے تھک جاتا تھا... وہ سو رہا ہو گا... ورنہ وہ اسے فون کر لیتی... اگر وہ سو نہ رہا ہوتا تو

اس وقت آن لائن ہی ہوتا... اٹھ کر وہ نمل کے پاس آ گئی... وہ ایک انگلش فلم دیکھ رہی تھی... وہ بھی ساتھ بیٹھ گئی... نمل نے قریب رکھی پلیٹ اس کی طرف بڑھائی

"کچھ اور لاؤں؟"

... نہیں... "کہہ کر اس نے پڑا کا ایک پیس اٹھا لیا"

... پریشان ہو؟ "فلم کی ہیروئن کی لپ اسٹک پر نظر رکھ کر نمل نے پوچھا"

... نہیں... "وہ زبردستی مسکرائی"

... فرزام کو یاد کر رہی ہو؟ "اس سوال پر وہ صرف مسکرا دی"

فرزام سے کہو 'ایک چکر لگا جائے... اتنا مصروف ہے کیا وہ؟' نمل کی نظریں اب بھی... اسکرین پر ہی جمی تھیں

"... بہت مصروف ہیں... ویک اینڈز میں بھی کام کر رہے ہیں"

"... پھر تو ٹھیک ہے... جلد ہی فارغ ہو کر آ جائے گا"

یہ تو فرزام بھی اس سے کہتا تھا کہ رات دن دس لوگوں کی ٹیم کام کر رہی ہے... چھ مہینے کے اندر اندر کام کو مکمل کرنا ہے... اس کے بعد وہ سو فٹ ویر میں تکنیکی خرابیاں جانچیں گے... پھر اسے اپلائی کیا جائے گا... مارکیٹ میں لایا جائے گا... اب جب وہ اس سے آن لائن باتیں کرتا تو چھوٹے چھوٹے جملے بنا جھجکے کہہ دیتا... وہ اسے بہت یاد آتی ہے کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اور کبھی کبھی اتنا کہ وہ کمانڈز لکھنے کے

بجائے اس کا نام لکھ دیتا ہے... اب وہ اسے یاد کرتے ہوئے سوتا ہے اور یاد کرتے ہوئے اٹھتا ہے... مزید اسے دو عدد پر چاہئیں کہ کینیڈا سے پرواز کر کے وہ اس کے پاس آ جایا کرے... کبھی کبھی اس کا جی چاہتا کہ وہ کمپنی کے ساتھ معاہدہ چرا کر پھاڑ کر پھینک دے... ایک دن وہ لیپ ٹاپ پر ذرا آگے کو جھکا اور دو انگلیاں اسکرین پر رکھیں...

میں تمہاری ناک کو پکڑ کر ایسے ایسے کرنا چاہتا ہوں... "انگلیاں دائیں بائیں ہوئیں "اور" پھر تمہاری ٹھوڑی کو ایسے پکڑ کر چہرے کو اوپر اٹھانا چاہتا ہوں... "ساتھ ہی لُشو سے "لیپ ٹاپ کی اسکرین صاف کی... "سب گلابی گلابی کیوں ہو رہا ہے وہ ہنسی اور گلابی ہو گئی

...تم بہت خوب صورت ہو... "ٹھہر کر سرگوشی کی" ...اس نے ادا سے ٹھوڑی کے نیچے بایاں ہاتھ لگا لیا اور تمہاری آنکھیں جب ذرا سا جھک کر اٹھتی ہیں اور میری آنکھوں سے ملنا نہیں " ...چاہتیں... آس پاس سے بچ کر نکل جاتی ہیں تو کمال لگتی ہیں..... ہاں..... ہاں... بالکل ایسے ہی

...لُشو سے پھر اسکرین صاف ہونے لگی

باقی کا وقت وہ ان باتوں کو بار بار سوچ سوچ کو گلابی ہوتی رہتی اور پھر اس کا جی چاہتا کہ فرزام ایسی ہی باتیں کرتا جائے بس... بلکہ وہ دونوں ہی ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے... رہیں... خوش ہونے کے سامان پیدا کرتے رہیں اور محبت کی طرف بڑھتے ہی جائیں نمل کے ساتھ فلم دیکھتے دیکھتے وہ اونگھنے لگی تو اپنے گھر میں آ کر سو گئی... فرزام کے 'بارے مئی سوچتے سوچتے وہ ایسے ہی گہری نیند میں چلی جاتی... نعمت ہوتے ہیں وہ تعلق وہ رشتے جو تھپک تھپک کر سلا دیتے ہیں... سکون کی نیند کا باعث بنتے ہیں... والدین کی آغوش میں بچے ایسے ہی جھٹ سے نہیں سو جاتے... اور ایسے تعلق جو نیندیں چھین لیں....؟

.....

کالج میں اس کی دو تین اچھی دوستیں بن گئی تھیں... وہ انہیں چنر کی کلکیشن دکھانے اسٹور بھی لے گئی... وہ سب اس بات پر کافی حیران ہوئیں کہ وہ پہلے سے ہی زندگی میں اتنی کامیاب ہے... اس کامیابی کے لیے افق نے کافی پاڑ بیلے تھے اور کامیاب ہونے کے لیے پاڑ بیل لینے چاہئیں... محنت اور کام سے گھبراننا نہیں چاہیے

ان ہی دوستوں کے ساتھ وہ کبھی کبھار سیر کے لیے بھی چلی جاتی تھی... وہ لوگ اکٹھے خریداری بھی کر لیتے تھے 'کافی پیتے تھے' 'آئس کریم کھاتے تھے' 'اسائنمنٹ میں ایک... دوسرے کی مدد کرتے اور فون پر گپ شپ لگا لیتے تھے

کالج سے نکل کر وہ سڑک پر آئی... اسے بس اسٹاپ تک پیدل جانا تھا... اسے ایسی کوئی جلدی بھی نہیں تھی... وہ آرام آرام سے چل رہی تھی... اکثر وہ راستے میں آنے والے ایک ہندوستانی ریسٹورنٹ سے لچ کر لیا کرتی تھی... لیکن یہ اس کے مزاج اور بھوک پر تھا کہ وہ ریسٹورنٹ سے لچ کر لے یا گھر جا کر نمل کے ساتھ... آہستہ آہستہ چلتی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ ایک دم سے کسی نے پیچھے سے آکر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے... اس نے اتنی زور سے چیخ ماری کہ تیز تیز پیدل چلتے راہ گیر بھی رک کر اسے دیکھنے لگے

یہ میں ہوں... "فرزام اس کے سامنے آیا... ریسٹورنٹ کا دروازہ کھولے ایک امریکی کھڑا" اسی کی طرف دیکھ رہا

"تھا... جیسے پوچھ رہا ہو... "سب ٹھیک ہے نا؟

سارے سرپرائز کا مزا خراب کر دیا تم نے... "فرزام بری طرح سے شرمندہ ہوا... "کالج" "... سے آرہی ہو یا کوئی ہارر مووی دیکھ کر

"... اس کے اوسان اور سانس بحال ہوئی جیسے "اوہ! تو یہ تم ہو

وہ اپنی جگہ پر بہت شرمندہ ہوئی... رات سے ہی ڈری ہوئی تھی... گھر کے دروازے کے باہر... کھڑکی سے باہر... کوئی کھڑا محسوس ہو رہا تھا... کالج آتے ہوئے کوئی پیچھے آتے محسوس ہو رہا تھا کئی دنوں سے ایسے ہی چل رہا تھا... فرزام کو دیکھ کر خوش بھی نہیں ہو سکی... چہرے سے کشمکش ہی نمایاں تھی

مجھے لگا کہ خوشی سے تم مجھ سے لپٹ جاؤ گی... تم نے تو سب کو ہی چوکا دیا... "اس"
... کا اشارہ راہ گیروں کی طرف تھا

... میں ڈر گئی تھی... میں حیران بھی ہوئی ہوں... "اس نے بات کو سنبھالا"
بہر حال میں بہت ناراض ہوں اب... "ہاتھ سینے پر باندھ کر فوجی مارچ کے سے انداز"
... میں وہ آگے آگے چلنے لگا تیز تیز

میں منالوں گی... "وہ پیچھے پیچھے ساتھ ساتھ آنے"
لگی

... وہ منہ پھلائے چلتا ہی رہا... تیز سے تیز ہوتا گیا

... پلیز رکو... "ساتھ ساتھ تیز تیز چلتے وہ ہانپنے لگی"

... وہ اور تیز ہو گیا... اب وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اس کے عین سامنے جا کھڑی ہوئی

... آئی ایم سوری... "دونوں کان پکڑ کر بے چاری سی صورت بنا کر کہا"

... فرزام نے اس کی ناک پکڑ لی اور دائیں بائیں زور زور سے جھٹکے دینے لگا

"... آہ... مجھے درد ہو رہا ہے مسٹر"

"! اس ہولناک چیخ سے میں بھی ڈر گیا تھا میڈم"

ناک بدستور دائیں بائیں ہلائی جا رہی تھی... کان بدستور پکڑے ہوئے تھے... دونوں ایک

... فریم میں اچھی تصویر بنا رہے تھے

.....

فرزام جمعہ کو آیا تھا اور دو دن رہ کر چلا گیا اس بار افق کا جی چاہا کہ اسے واقعی میں نہ جانے دے... اسے پکڑ کر گھر میں لاک کر دے اور خود بھی لاک ہو جائے... لیکن وہ صرف اس سے ملنے کے لیے آیا تھا اور اس کا کہنا تھا کہ اگر وہ اب بھی ملنے کے لیے نہ... آتا تو یقیناً اس کا دم نکل جاتا

چند ہفتوں کا ہی کام رہ گیا ہے... میں کسی بھی وقت آ سکتا ہوں... خیر! ایسا سرپرائز" تو تمہیں اب نہیں دوں گا... بس تم تیار رہنا... ساری خریداری کر لینا اپنی یا ہم مل کر کر لیں گے... بہت اچھے پیسے مل رہے ہیں مجھے... بہت کچھ لے کر دے سکتا ہوں... تمہیں... چاہو تو فرست بنا لینا... ڈھونڈ ڈھونڈ کر چیزیں لکھنا... انکار نہیں کروں گا دونوں ماؤں کو پہلے سے ہی پیسے بھجوا دیے ہیں اور تمہارے بزنس میں بھی پیسے انویسٹ کر دوں گا... جاب کا کانٹریکٹ سائن کرتے ہی تمہیں امریکا میں یا جہاں تم کہو گی 'ایک اسٹور لے دوں گا... دبئی کیسا رہے گا؟ برطانیہ جانے کا خیال میں نے دل سے نکال دیا ہے... اب میں برطانیہ کو سزا دینا چاہتا ہوں... اسے مجھ جیسا قابل لڑکا نہیں ملنا چاہیے... عارضی شہری کے طور پر بھی نہیں... کیا معلوم وہ مجھے ہتھیا ہی لے... مجھ سے کہے کہ شہریت لے لو یہاں کی... لیکن میں انکار کر دوں گا... میرا خیال ہے 'کمپنی مجھے

ساؤتھ ایشیا ہی بھیجے گی... میں اوکے ہوں... وہ مجھے جہاں بھی بھیج دیں... کیا خیال ہے
"تمہارا؟"

"...میں بھی اوکے ہوں"

مجھے تو لگتا ہے کہ تم نے میری کوئی بات سنی ہی
"...نہیں"

یہاں سے سن کر یہاں سے نکال دی... "اس نے دائیں سے بائیں کان کی طرف"
...اشارہ کیا

تم پریشان ہو افق؟ "وہ ہنس رہی تھی... لیکن اسے لگا کہ وہ خود پر پردے ڈال رہی"
...ہے

...ایسا کیوں ہو گا بھلا؟ "جواب نہیں دیا... سوال کر لیا لٹا کہ سوال کا جواب کیا دیتی"
خوف نام کی ایک بیل اس کے اندر پھولتی پھلتی ہر شے سے لپٹتی جا رہی تھی... وہ ٹھیک
کہہ رہا تھا کہ وہ پردے ڈال رہی ہے 'ہنسی اور مسکراہٹ کے... اگر وہ یہ پردے ہٹاتی تو
فرزام اس سے کئی سوال کرتا... ہر سوال کا جواب نہیں تھا اس کے پاس اور اگر ہر
سوال کا جواب دے بھی دیتی تو شاید فرزام کی تسلی نہ ہوتی اور ان دونوں میں کچھ نہ کچھ
ضرور بگڑ جاتا... اس نے خود کو روکے رکھا اور اس سے کہا نہیں کہ کانٹریکٹ کو چرا کر پھاڑ
آؤ اور آؤ! بھاگ چلتے ہیں امریکا سے راتوں رات اور پاکستان چل کر اپنی زندگی گزارتے

ہیں... آؤ! ہم دونوں ساتھ ہی چلتے ہیں... لیکن وہ کہہ نہیں سکی اور فرزام اکیلا ہی واپس... چلا گیا... لیکن واقعی صرف چند مزید ہفتوں کے لیے... وہ اسے لینے ایر پورٹ گئی (New Bury) رات کو فرزام نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے بازو میں دیا اور دونوں نیو بری آگئے...

فرزام بہت خوش تھا... جیسے ہر کام سے فارغ ہو چکا ہو... جیسے طویل محنت کے بعد اسکول کے نچے امتحان سے فارغ ہوتے ہیں اور جیسے ایک لمبے انتظار کے بعد کوئی خاص دن آتا ہے... آخر آ ہی جاتا ہے... دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے... افق نے فہرست نہیں بنائی تھی... اچھا ہی کیا تھا کہ نہیں بنائی کیونکہ بنا فہرست کے ہی وہ اتنا سب کچھ لے رہا تھا... اس نے اس سے جس فرکوٹ کا وعدہ کیا تھا 'ایک بڑے اسٹور سے وہ فرکوٹ لے رہا تھا... پیرس فرکوٹ کے بغیر نہیں جانا چاہیے...' ساتھ اسے "بتایا...

وہ بار بار اس کی پسند کے کوٹ پہن پہن کر دیکھتی رہی... جو اسے اس پر اچھا لگا 'وہ اس نے لے لیا... پھر اس کے دائیں بائیں ہاتھوں میں طرح طرح کے ہولڈنگ بیگز پکڑا کر بیگز پسند کیے... بڑے بڑے شولڈر بیگز الگ سے لیے... اس وقت اس کا خریداری کا... تجربہ اچھے اچھوں کو مات دے سکتا تھا

اگر پیرس میں مجھے کسی نے یہ کہہ دیا کہ میری بیوی اولڈ فیشن ہے تو میں اس کا جبراً "توڑ دوں گا... کیا تم چاہتی ہو کہ میری وہاں کسی سے ایسے لڑائی ہو؟" وہ انتہائی سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا

"... تم سے ایک رولیکس کا وعدہ بھی کیا تھا میں نے" سارے وعدے اس نے خود ہی کیے تھے اور سارے وعدے وہ یاد سے خود ہی پورے کر رہا تھا... اس کے پاس واقعی بہت پیسے آگئے تھے... افق نے اسے اپنا کریڈٹ کارڈ دینا... چاہا... لیکن اس نے اس کا بیگ کھول کر اس میں سے چند ڈالرز نکال لیے "تمہاری طرف سے فی الحال آئس کریم کھا لیتے ہیں"

وہ ڈبل ڈیک آئس کریم لے آیا... آئس کریم اتنی بڑی تھی کہ وہ دونوں پندرہ منٹ سے اسے کھا رہے تھے... شلپنگ بیگز ہاتھوں میں پکڑے نیو بری کی سڑکوں پر گھوم رہے تھے...

تم یہیں کھڑی رہنا... میں ابھی آیا... دیکھو! میرے پیچھے نہ آنا... اگر تم میرے پیچھے آئیں یا مجھے دیکھا کہ میں کہاں ہوں اور کیا کر رہا ہوں تو میں اتنے سارے لوگوں کے... درمیان سڑک کے عین وسط میں سچ مچ زمین پر پھیل کر رونے لگوں گا... رش میں اسے ایک طرف کھڑا کر کے وہ کہہ کر اسے اپنی طرف سے الٹی طرف گھما کر اس کے پیچھے سے چلا گیا... کچھ ہی دیر میں افق فوراً پلٹی... اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک

بڑی جیولری شاپ میں جا رہا تھا... وہ مسکرانے لگی... وہ جانتی تھی 'وہ اس کے لیے ایک... عدد انگوٹھی لینے جا رہا ہے... ایک ایسی انگوٹھی کا نہ اس نے وعدہ کیا تھا' نہ ہی تذکرہ وہ اسے پروپوز کرے گا... پروپوز کرنے کا بھی اس نے وعدہ نہیں کیا تھا... لیکن اس کی اسے خواہش تو بہت ہو گی... پرانی انارکلی میں وہ اس سے شادی کا کہہ رہا تھا.. اب وہ اس سے اپنی محبت کا کہے گا... پہلے اس نے بتایا تھا کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے... اب وہ بتائے گا کہ وہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے

... نیو بری کی پُرونق سڑکوں کی رونق مزید بڑھ گئیں
رات کی چکچکوند میں اضافہ ہو گیا... گہما گہمی بڑھنے لگی... دور و نزدیک بڑی بڑی دکانوں اور اسٹورز پر گے بورڈز اور جگمگانے گے... اپنی مام ڈیڈ کے ہاتھ پکڑے 'پارپ کارن' آئس کریم... کھاتے مسکراتے بچے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ دیے نوجوان لڑکے لڑکیاں... یہ سب افق کو بہت اچھا لگا
"... فرزام اس کے لیے انگوٹھی لینے گیا ہے"

چند دنوں سے وہ جتنی پریشان تھی... وہ پریشانی جاتی رہی... وہ افق سے صرف مسز فرزام بن گئی... ایک عرصے سے اس کی زندگی مستحکم تھی... لیکن اب وہ وقت تھا جب وہ بے حد خوش تھی... ایک عورت کو اپنی زندگی میں ہر پل اس ایک لمحے کا انتظار ضرور ہوتا ہے جب کوئی مرد اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دے اور وہ اس بات کا اقرار کرے کہ اس

کے دل پر اس کا راج ہے اور وہ اس راج میں غلام بننے کے لیے بخوشی تیار ہے... اس گھٹنے ٹکائے غلام پر خود کو لٹا دینے کو جی چاہتا ہے... اسے اپنا سردار 'سر کاتاج بنانے کو جی چاہتا ہے... دونوں ایک دوسرے پر راج کرتے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے کے غلام ہو جاتے ہیں

ان گئے سالوں میں وہ فرزام سے متاثر ہوئی تھی... اسے اچھا جانا تھا... وہ ہیرے کے دل والا تھا اور اس ہیرے کے دل میں اس نے اپنی تصویر دیکھ لی تھی... وہ دنیا میں... سب سے پیارا تھا اور وہ اسے بھی سب سے زیادہ پیارا تھا

سرک کے ایک طرف کنارے پر کھڑے افق یہ اعلان کرنے کے لیے تیار تھی کہ انسانوں میں ایک بے حد پیارے انسان "فرزام" سے وہ محبت کرتی ہے اور بے حد کرتی ہے... کرتی رہے گی اور یکے بنا رہے گی نہیں... اس اعلان کو کرتے وہ جھجکے گی! نہیں... وہ وہاں سے گزرتے ہر شخص کو روک روک کر یہ بتا دینا چاہتی تھی کہ دیکھو میں کتنی خوش قسمت ہوں... تم سب کتنے بدنصیب ہو... فرزام صرف میرے پاس ہے اور تم سب اس جیسے کے بغیر ہو... وہ تمہیں نہیں لے گا... وہ صرف میرا ہے... اب وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ وہ آئس کریم والے کو بیگ میں سے نکال کر بہت سارے ڈالرز پکڑا دے اور کہے کہ سب میں ساری آئس کریم مفت بانٹ دے... سب کو آئس کریم ملنی چاہیے... سب کو مسکرانا چاہیے... آس پاس سے گزرتے لوگوں کو چاہیے کہ اسے فرداً فرداً

مبارک باد دیں... سب اکٹھے ہو کر اسے چھیڑ کریں... مل کر تالیاں بجائیں... اس کے لیے کوئی محبت بھرا لوک گیت گائیں... ہر تہوار کی آمد کا جشن منایا جاتا ہے... محبت کی وقوع پذیری کا جشن بھی شان سے منایا جانا چاہیے... اس جشن میں باقی سب جشنوں کو... مات دے دینی چاہیے

محبت کی دھنک ابھر کر جب سامنے آتی ہے تو اس کے ساتھ جھول کر ناچنے گانے کو ہی جی چاہتا ہے... بے خودی کے رقص ایسے ہی نہیں ہو جاتے... یہ واقعہ صرف محبت ہی واقع کرتی ہے... وہ عشق حقیقی ہو یا مجازی 'جھوم جانے کو دونوں میں ہی جی چاہتا ہے...

لُٹو سے ہونٹ صاف کر کے افق چند قدم چل کر اس شاپ کی طرف آ گئی... جس طرف... فرزام گیا تھا... لیکن وہ اسے باہر نکلتا نظر آ گیا

...کیوں آرہی تھیں میرے پیچھے؟" وہ خفا ہوا

"میں کب تک اکیلی کھڑی رہتی آخر؟"

"تھوڑی سی دیر تم اکیلی نہیں رہ سکتیں؟"

نہ..... نہ..." اس نے ساتھ تیزی سے بچوں کی طرح سر ہلایا... فرزام کے ہاتھ میں "کوئی شلپنگ بیگ نہیں تھا... جاتے ہوئے وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے بیگز بھی اسے ہی پکڑا گیا تھا... انگوٹھی پھر یقیناً اس کے کوٹ کی جیب میں ہو گی... افق نے نظروں ہی نظروں

میں اس کا جائزہ لیا اس نے بازو اس کی کمر میں حمائل کیا اور اسے ساتھ لے کر چلنے لگا... وہ اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

کیا تمہیں مجھ سے کچھ چاہیے؟" یہ سوال ایسے تھا... جیسے کیا ایک اور آئس کریم کھانی ہے... وہ اسے انتظار کروانا چاہتا تھا... ابھی یہ مرد گھٹنے ٹیکنے میں وقت لے گا...

"...ہاں!" فوراً کہا... "جو اندر سے لائے ہو"

...کہاں اندر سے؟" اس نے ذرا سی گردن گھما کر پیچھے کی طرف دیکھا"

...میں نے تو کچھ نہیں لیا دیکھو! میرے ہاتھ خالی ہیں... "دونوں ہاتھ آگے کیے" کوٹ کی جیب میں ہو گا... "وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی... اس نے دائیں طرف کی جیب میں ہاتھ ڈالا... خالی باہر نکالا... پھر بائیں جیب میں ہاتھ ڈالا... خالی ہاتھ... آگے کیا

...کچھ ہے ہی نہیں... "مسکراہٹ گہری ہو گئی"

...اندر والی جیب میں ہو گا... "کوٹ کا دایاں کونا اٹھا کر اس نے کہا"

"...فرزام کا ہاتھ اندر گیا... "آں..... چلو! دیکھتے ہیں... کچھ مل ہی نہیں رہا

...وہ ہنس رہا تھا... پھر ہاتھ باہر آ گیا اور وہ مٹھی کی صورت بند تھا

"...دیکھا! ہے اس میں کچھ..... کھولے اسے"

"...سوچ لو افق! یہ خالی بھی ہو سکتا ہے"

"...اگر یہ خالی ہوا تو یہاں سب کے درمیان نیچے بیٹھ کر میں رو دوں گی"

"...اچھا! پھر ذرا آنکھیں بند کرو"

وہ اس کا بازو تھام کر بھیڑ میں سے نکال کر ایک کونے میں لے گیا... دونوں آمنے
...سامنے کھڑے تھے... ذرا دور ایک بیچ پر ایک درمیانی عمر کو جوڑا بیٹھا برگر کھا رہا تھا
...دونوں کا انداز اور مسکراہٹ ایسی تھی کہ وہ افق اور فرزام کی طرف ایسے ہی دیکھنے لگے
افق نے آنکھیں بند کر لیں اور بند کی ہی تھیں کہ تڑپ کر کھول دیں اور بجلی کی سی
تیزی سے پیچھے پلٹی... جبکہ فرزام تو سامنے کھڑا تھا... مٹھی اس نے کھول لی تھی انگوٹھے
اور شہادت کی انگلیوں میں انگوٹھی پکڑ لی تھی لیکن "افق" کی آواز سے وہ پیچھے دیکھنے
لگی...

...اس کی بد قسمتی اس کی فاش غلطی پیچھے کھڑی تھی

تم آئی کیوں نہیں؟" وہ پوچھ رہا تھا... "شام پانچ بجے کا وقت دے رکھا تھا... اب دس"
"...بج رہے ہیں

انگوٹھی کو مٹھی میں ہی بھیج کر فرزام دو قدم آگے ہوا... اس کے برابر آ کر کھڑا ہوا اور
اس کی طرف دیکھنے لگا... ایک نظر افق کو دیکھا... وہ اس وقت چکرا کر گرنے کے قریب
تھی...

...وہ مسکرا رہا تھا... "تمہیں میں بعد میں پوچھتا ہوں... یہ کون ہیں؟ ان سے تعارف کرواؤ
تمہارے کزن ہی ہوں گے... میں اپنا تعارف خود ہی کروا دیتا ہوں... آئی ایم ڈاکٹر عدن
"... غلام علی... آپ کہہ سکتے ہیں افق کا امان
'ہاتھ اس نے آگے کیا... جسے تھاما نہیں گیا... فرزام' افق کی طرف دیکھ رہا تھا... افق
عدن کے آس پاس پھیلے اندھیرے کو دیکھ رہی تھی... جو اسی کی طرف بڑھ رہا تھا... افق
...گونگی بن گئی اور فرزام بہرا ہونے کے قریب تھا

افق کا امان "فرے کی بازگشت بہت جان لیوا تھی اور یہ بازگشت تھم ہی نہیں رہی"
...تمھی... کینیڈا میں ترتیب دیے گئے سارے جملے اس بازگشت کے مبہور میں جا پھنسے
ایک ہفتہ پہلے مجھے یہ مل تھیں... آج کے دن کا وعدہ کیا تھا 'دوبارہ ملنے کا... یہیں'
قریب میں ہی ایک ہوٹل ہے... میں کافی دیر سے وہاں بیٹھا انتظار کر رہا تھا... وہاں تو یہ
آئیں نہیں 'یہاں نظر آگئیں... میرے رہا ہونے کو سیلیبرٹ کرنا تھا... سب افق کی
"...وجہ سے ہی ہوا... ورنہ میں ابھی تک جیل میں ہی ہوتا

"...افق نے فرزام کا بازو کھینچا... "چلیے! گھر چلتے ہیں
'یہ کیا کہہ رہا ہے افق؟' فرزام کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا... وہ جو سن رہا تھا"
...اس کے بعد لگتا تھا کہ اگلا کچھ سنائی نہیں دے گا
...یہ جھوٹ بول رہا ہے... "افق بمشکل کہہ سکی"

سامنے کھڑا عدن مسکرایا... "یہ کریڈیٹ لینا ہی نہیں چاہتی... میں نے ٹیبل صرف دو لوگوں کے لیے ہی بک کروائی ہے... ورنہ میں آپ کو بھی ضرور انوائٹ کرتا... آپ سمجھ ہی سکتے ہوں گے..." وہ فرزام کی طرف دیکھ کر بات کر رہا تھا... آخر میں گھٹیا انداز سے... آنکھ ماری

شریف بیویوں کے شریف شوہر سہراہ ایسے الفاظ اور ایسے گھٹیا انداز پر گریبان پکڑ لیا... کرتے ہیں

یہ کیا کہہ رہا ہے؟ "پھر سے یہی سوال سختی سے کہا"...

"...چلیے گھر پلینز..." افق اس کا کوٹ کھینچ رہی تھی... "یہ مجھے بلاوجہ تنگ کر رہا ہے" میں تنگ کر رہا ہوں... "وہ ہنسا..." تم ایسے کیوں بات کر رہی ہو؟ ابھی چند دن پہلے "تو تم مجھ سے ملی تھیں... ملی تھیں کہ نہیں؟ تب تو تم ٹھیک تھیں... اب ایسے بات کر رہی ہو... اپنے کزن سے ڈر رہی ہو؟ انہیں میرے بارے میں بتایا نہیں؟

...افق نے فرزام کے بازو پر دباؤ ڈالا اور آگے چلنے لگی

تمہارا یہ رویہ مجھے حیران کر رہا ہے افق! "ساتھ ساتھ چلتے وہ بلند حیران آواز میں بولا "تم" نے مجھے جیل سے ضمانت پر آزاد کروایا ہے... مجھے اپنا شکریہ تو ادا کرنے...

"...دو

وائٹ گولڈ کی انگوٹھی فرزام کی مٹھی میں ہی شرمندہ ہو گئی... اس کا بازو گھسیٹتی تیز تیز چلتی افق اسی انگوٹھی میں ٹوٹ پھوٹ گئی... فرزام نے اپنا بازو افق کے ہاتھ سے آزاد... کروایا

... تم نے اسے جیل سے آزاد کروایا؟" خود رک کر اور اسے بھی روک کر وہ پوچھ رہا تھا "عدن دو قدم دور کھڑا تھا... افق نے فرزام کی طرف التجا سے دیکھا کہ یہاں سربراہ اس گناہ کے سامنے 'جو دو قدم ہی پیچھے کھڑا ہے' یہ سب نہ پوچھے... اس پر شک ضرور کرے لیکن... اس پر یقین بھی رکھے

اپنے پیچھے کھڑے شخص سے اسے نفرت تھی... اپنے سامنے کھڑے شخص میں اس کی جان تھی اور ان دونوں کے درمیان کھڑی وہ ڈوب مرنے کے قریب تھی... اس کی خوشی ملیا میٹ ہو گئی... اس بار سربراہ اس کی عزت پر غلام علی نے نہیں 'عدن غلام علی... نے ہاتھ ڈالا تھا

کیا وہ یہ کہتی 'ہاں کیا... یا کہتی نہیں.... دونوں ہی سچ تھے اور دونوں ہی جھوٹ تھے... اس سوال کا سیدھا جواب کوئی نہیں تھا... اس سوال کے سب اٹے اور الجھے ہوئے جواب تھے... جواب دینے میں یہ معمولی سا تامل فرزام کو بہت سے جواب ایسے ہی... دے گیا... ایک دم ہی وہ افق سے بہت دور جا کھڑا ہوا... بہت دور

تم اپنا وعدہ پورا کرو... "وہ آگے بڑھا... اس کے ہاتھ سے بیگزیلے اور تیزی سے چلنے" لگا...

فرزام! "اس نے بلند آواز میں چیخ ہی مار دی تھی... وہ رکا نہیں... وہ بھی تیز تیز چلتی" "اس کے پیچھے گئی... "میری بات سنئے! میں سب بتا دیتی ہوں... ایسے نہ کریں" "بتانا ہوتا تو تم چھپاتیں کیوں؟"

اسی کی طرح تیز آواز میں اپنی آواز کہہ نئی چھپا کر وہ بھاگنے کے قریب تیز ہو گیا... اگر وہ رکا تو وہ واقعی عین سرک پر سب کے درمیان زمین پر پھیل کر اونچی آواز سے رونے لگا... گا اور اس بار وہ بہت روئے گا

افق "فرزام! فرزام!" ہی کرتی رہ گئی... وہ ٹیکسی لے کر چلا گیا... افق ہانپنے لگی... کوٹ... کا کالر آنسوؤں سے بھیک چکا تھا

فرزام کے لیے کیا گیا میک اپ بہہ رہا تھا... وہ پھر سے گھٹنوں میں سر دے کر رونے... کے لیے تیار تھی اور وہ اونچی آواز سے رونے لگی... عدن اس کے سر پر آکھڑا ہوا "اچلیں افق"

ساری نفرت اور پوری قوت سے اس نے زوردار تھپڑ اس کے دائیں گال پر لگایا... اس... بددعا پر جو نہ جانے اسے کون دے گیا تھا... وہ وقت ہی ہو گا

.....

چند قانون دانوں کے بیان اور سینیٹرز کے شور مچانے پر اتنا ضرور ہوا کہ ایسے کیسوں کی سماعت میں تیزی آ گئی... ویسے بھی وہ سالوں سے بند تھے... انہیں اب سزا سنائی جانی تھی یا رہا کر دیا جانا تھا... عدن اور اس کے جیسے چند اور لوگ باہر رہ کر کیس لڑ سکتے تھے... لیکن وہ امریکا سے باہر نہیں جاسکتے تھے... کیس کی سماعت میں تیزی آتے ہی عزیز نے جان لگا دی تھی... وہ ایک بے حد محنتی اور ایمان دار انسان تھا اور حقیقتاً عدن کے لیے پریشان تھا... اسے معلوم تھا کہ لالچ میں اس سے غلطی ضرور ہوئی ہے... لیکن... اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے ساتھ یہ سب کیا جائے

اسے امید تھی کہ جلد ہی اس کا مقدمہ بھی ختم ہو ہی جائے گا... فی الحال یہی بہت تھا کہ وہ باہر آچکا تھا... عدن نے عزیز کی بہت منت سماجت کی کہ وہ اسے افق کے بارے میں بتائے... لیکن عزیز نے صاف لا علمی ظاہر کر دی کہ وہ اس بارے میں نہیں جانتا... عدن کو یقین نہیں آ رہا تھا

عزیز نے اس کے لیے رہائش کا انتظام کر دیا تھا... پاکستان میں وہ سب سے بات کر چکا تھا... اب اسے صرف بات کرنے کے لیے افق چاہیے تھی... وہ اس ہیومن رائٹس کے ادارے کے دفتر آ گیا... جس کا نمائندہ اسے سیل میں آ کر ملا تھا... بظاہر وہ ان کا شکریہ ادا کرنے گیا تھا... لیکن باتوں ہی باتوں میں وہ معلومات لیتا گیا کہ ان کے پاس عدن کا کیس لے کر کون آیا تھا... اسے مسٹر جین کے اور ان کی این جی او کے بارے میں بتایا

گیا... افق کے بارے میں بھی بتایا گیا... مسٹر جین کی این جی او کی ویب سائٹ پر اسے چند ماہ پہلے ہوئے فنڈ ریزنگ ایونٹ کی بہت ساری تصاویر ملیں... اسے بتایا گیا تھا کہ افق نے ان کی این جی او کے لیے کام کیا ہے... ان کے لیے فنڈز اکٹھے کیے ہیں... مختلف ویب پیجز کا جائزہ لیتے اس کی نظر اس پیج پر بھی پڑی... جس میں فنڈ ریزنگ میں اچھے اسکور لینے والوں کے نام اور ان کے جمع کیے گئے فنڈز کی نشاندہی کی گئی تھی... بہت سے ناموں میں ایک نام افق کا بھی تھا... ایک طرف اس کی پیش کی گئی برانڈ "چنز" کا... نام درج تھا... بریکٹ میں ملک کا اور شہر کا نام درج تھا

عدن نے سرچ انجن میں چنز کی ویب سائٹ نکال لی اور جہاں جہاں برانڈ چنز مل سکتی تھی وہ پتے بھی ان میں سے ایک پتا بوسٹن کے ایک اسٹور کا تھا 'جہاں سے اس برانڈ کو... خریدا جا سکتا تھا

... وہ بہت خوش تھا... اس نے اسے ڈھونڈ لیا تھا... اب وہ افق کو سرپرائز دینا چاہتا تھا ایک بار اسٹور جا کر اس نے تصدیق کر لی تھی کہ وہی افق ہے... اسے بتایا گیا تھا کہ وہ دو یا تین دن بعد وہاں کا چکر لگاتی ہے... رابطہ نمبر کے طور پر اسے پاکستان میں موجود... آفس کا کارڈ ہی دیا جا رہا تھا

وہ مسلسل دو دن وہاں جاتا رہا... وہ قریبی ریسٹورنٹ میں بیٹھ جاتا... جہاں سے وہ اسٹور پر نظر رکھ سکتا تھا... سارا دن ایسے ہی بیٹھا رہتا... سالوں بعد وہ اسے دیکھنے جا رہا تھا اس

سے ملنے جا رہا تھا... اس نے اس کی زندگی بچا لی... اسے باہر نکالا... اس پر اس کی زندگی کا سب سے بڑا احسان کیا... عین مرنے کے وقت اسے زندگی کی نوید دی... اس کا اسپتال ضبط کر لیا گیا تھا... ڈاکٹری کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا تھا... اس کی صحت 'اس کا مردانہ حسن و وجاہت سب کچھ تباہ ہو چکا تھا... رشتے اور رتبے کے نام پر اس کے پاس کچھ نہیں رہا تھا... شروع کے صرف دو... ڈھائی سالوں میں ہی اس کی ہمت پست ہو چکی تھی... ماریہ جس طرح اسے چھوڑ گئی... اس نے اپنا سر دیواروں پر مارا

وہ اسے چھوڑ جاتی لیکن اس کی تھوڑی مدد تو کر دیتی... وہ امریکن تھی... وہاں پیدا ہوئی تھی... اس کے لیے بہت کچھ کر سکتی تھی... الٹا اس نے طلاق لے لی اور اس کا سر جس کی گندی بیٹی کی وہ چوکیداری کرتا رہا تھا... ایک بار آکر اس سے ملا تک نہیں... وہ دنوں ان دنوں کو گالیاں دیتا رہا... وہ انہیں بد ذات سمجھتا تھا... وہ عدن کے لیے ایسے بے غیرت تھے... جس میں نام کی بھی غیرت نہیں تھی... ناٹ کلب میں... ڈانس کرنے والی ڈانسر بھی اس کے نزدیک ماریہ سے زیادہ شریف اور قابل عزت تھی

اسے احساس ہوا کہ وہ دراصل اپنے پیمانے سے گر گیا تھا... اس کا پیمانہ صرف افق تھی... جہاں اس نے کالج کی بہت سی جان چھڑکے والی امیرزادیوں کو لفٹ نہیں کروائی تھی... وہاں اس نے یہ لفٹ صرف افق کو کروائی تھی... اس نے فاش غلطی کی جو وہ

...بہک گیا... جبکہ اس نے سوچ ہی لیا تھا کہ اسے صرف افق سے ہی شادی کرنی ہے... وہ اچھے خاصے مہنگے پرائیویٹ اسپتال میں نوکری کر سکتا تھا... اپنا کلینک بنا سکتا تھا... بے حد پراسائش نہ سہی 'آرام دہ زندگی ضرور گزرتی... لیکن یہ آرام دہ زندگی اسے امریکن چند فنی سیل میں بیٹھ کر دکھائی دی... جب وہ یہاں نہیں تھا تو اسے ڈبل اسٹوری اسپتال بنا بنایا بوسٹن میں نظر آ رہا تھا... آغا کے اسٹورز کی چین نظر آرہی تھی... غلام علی غلام کو آغا کے ذاتی طیارے کے مالک ہونے کا غرور توڑتا تھا... انہیں اس شخص آغا سے شدید 'نفرت تھی... اس شخص نے ہمیشہ انہیں ہر میدان میں پیچھے چھوڑا تھا... عیاش 'الو بے غیرت... وہ اسے بہت سے ناموں سے یاد کرتے... لاس ویگاس میں وہ جا جا کر کیا کرتا ہے... ایک دن غلام علی نے بہت رازداری سے ازبک بیوی کے کان بھرنے چاہے... وہ پہلے تو اپنے شوپر کی طرح سنتی رہی

وہ ایک ماہر جواری ہے... یہ میں جانتی ہوں... باقی کی معلومات مجھے کسی بھی دوسرے " ... شخص سے زیادہ ہیں... " مطلب آئندہ اپنی بکواس بند ہی رکھنا

تب اسے ماریہ جنت نظر نظر آئی تھی... جو حور بھی تھی اور ایک دنیاوی جنت کی مالک بھی... تب کیوں س. ٹھیک لگتا تھا؟ اب سب کیوں برا لگ رہا ہے؟ عدن یہ بات نہیں جان سکا... وہاں وہ دن رات ایک ہی کام کرتا... "وہ افق کو یاد کرتا" ان دنوں اس پر افق... کی محبت کا بھوت برے طرح سے طاری ہو گیا... اسے اس کے نام کے دورے پڑتے

وہ یہی تانے بانے بنتا رہتا کہ اگر وہ آج یہاں نہ ہوتا تو ایک گھر میں افق کے ساتھ زندگی گزار رہا ہوتا... اس کے بچے ہوتے... بے حد محبت کرنے والی بیوی ہوتی... تب اسے... معلوم ہوا کہ زندگی میں ان دو چیزوں کے علاوہ کسی تیسری کی تمنا نہیں کرنی چاہیے "سکون اور محبت"

اسے یاد آتا کہ وہ اس سے کتنی بے لوث محبت کرتی تھی... ایسی محبت جو کچھ مانگتی... نہیں پر دے سب دیتی ہے

اتنی اچھی پلاننگ میں یہ سب کیسے ہو گیا... "وہ اپنے بال نوچتا... جب سب افق کے... ساتھ سارے منصوبے بنا چکا تھا تو وہ سب کیوں نہ مضبوط رہا... اتنے سالوں میں غلام علی نے پیسہ پانی کی طرح بہایا تھا... آسٹریلیا میں پڑھنے والا اس کا چھوٹا بھائی حادثے کا شکار ہو گیا تھا... اس کی ریڑھ کی ہڈی تباہ ہو چکی تھی... غلام علی... کے پیسے کے کنوئیں خالی ہو رہے تھے

ان گزرے سالوں میں ان کی کمر لٹ چکی تھی... فیکٹریاں نقصان میں ہی جا رہی تھیں... قرضوں کی قسطوں کی ادائی نہ ہو سکی... سود در سود بڑھ گیا... یہ کھیل غلام علی کے ہاتھوں سے نکل گیا اور دونوں فیکٹریاں بینک نے ضبط کر لیں... جس فیکٹری میں آگ لگی تھی اس سمیت بینک نے فیکٹریاں نیلام کر دیں... غلام علی کے پاس ایک چھوٹی تین کنال کی فیکٹری ہی بچی تھی... یہ ایسے ہی تھا جیسے وہ مرسیڈیز چلاتے چلاتے

سائیکل پر آگئے ہوں... لاہور ڈمی ایچ اے کا بنگلہ بھی بک چکا تھا... سیالکوٹ کا گھر ہی... بچا تھا... فارم ہاؤس پر بھی مزید قرضہ لے لیا گیا تھا

غلام علی چاہتے تھے کہ بس وہ جلد سے جلد واپس آ جائے... اب بھی وہ اسے چھوٹا سا اسپتال تو بنا کر دے ہی سکتے تھے نا... اسپتال کے کاروبار میں اتنا منافع ہے کہ دنوں میں ہی ان کا نقصان پورا ہو ہی جائے گا... پھر وہ تو امریکن ڈاکٹر بھی ہے... کہنے میں کیا جاتا ہے کہ اتنے سال اس نے امریکا میں پریکٹس کی ہے... امریکیوں کا علاج کرتا رہا

...ہے... پاکستان میں انہوں نے اس کے جیل جانے کی خبر کو سب سے چھپا کر رکھا تھا وہ فیکٹری چچ کر اسے ایک بڑا اسپتال بنا دیں گے اور نہیں تو چھوٹے چھوٹے دو تین ہی... بنا لیں گے... غلام علی نے بہت اعلیٰ منصوبے بنا رکھے تھے حالات یہ ہی رہے تو ہم فٹ پاتھ پر آ جائیں گے... "بارہ کینال کے گھر میں رہنے والے" غلام علی کو فٹ پاتھ کے نام سے ہی نفرت تھی... جبکہ یہی فٹ پاتھ گا ہے بگا ہے... انہیں خواب میں دکھائی دیتا تھا

تم بھاگ نہیں سکتے وہاں سے؟ کوئی ایجنٹ ڈھونڈو عدن! کوئی تمہیں کینیڈا کے راستے یا برازیل کے راستے نکال سکے... میں یہاں بھی ایسا ایجنٹ ڈھونڈ رہا ہوں... تم بھی کوشش کرو... سنا ہے یہ سیاہ فام بہت طاق ہیں ان کاموں میں... بہت سوں کو امریکا لے

"...آتے ہیں غیر قانونی

اس نے سنتے ہی صاف صاف انکار کر دیا... "میں دوبارہ پھنس جاؤں گا اگر ایسے بھاگنے... پکڑا گیا تو ان کا شک یقین میں بدل جائے گا... وہ مجھے دہشت گرد ہی سمجھ لیں گے... میں مر جاؤں گا یہیں مقدمہ بھگتے بھگتے لیکن دوبارہ جیل نہیں جاؤں گا

مرد بنو عدن.... زندگی میں خطرات مول لینے ہی پڑتے "

"...ہیں

...میں سوئی چبھنے جتنا خطرہ بھی مول لینا نہیں چاہتا..." صاف انکار"

...اتنے ڈرپوک ہو تم..." انہیں غصہ آگیا"

"...جیل میں رہا ہوں... پولیس والوں کی شکل دیکھتے ہی جان نکل جاتی ہے"

...امریکا کا پانی پی کر تم بزدل بن گئے ہو..." وہ اسے اکسارہے تھے "

"...امریکا نہیں 'جیل کا پانی پی کر"

"...مرد ہی جیلوں میں جاتے ہیں"

"...پھر وہی مرد کسی اور قابل نہیں رہتے پایا"

انہوں نے فون ہی بند کر دیا... ایک طرف اس کے آنے کی خوشی 'دوسری طرف اس کی

...بزدلی پر افسوس

... اس کی ہائی فائی فیشن ایبل ماں ڈپریشن کی مریضہ بن چکی تھی... وہ روتی پہلے تھی بات بعد میں کرتی تھی... اس کی بہن نے یونیورسٹی کے ایک لوئر مڈل کلاس لڑکے سے خود ہی شادی کر لی تھی اور آج کل وہ دبئی میں

تھی... غلام علی کو ایک عرصہ منانے کے بعد اس نے اس لڑکے سے خود ہی نکاح کر لیا... اس کے باپ کے پاس دولت کے علاوہ کوئی دلیل نہیں تھی دی جانے کے لیے اور اس کے پاس دولت کے علاوہ ہر دلیل تھی 'اس لڑکے کے حق میں دی جانے کے لیے... اسے اپنی بہن کے بارے میں معلوم ہوا تو اسے خود پر اور افسوس ہوا... کاش! وہ ... بھی اپنی بہن کی طرح کا ہی ہوتا

رہائی کے تیسرے روز رات کے وقت اپنے فلیٹ میں اندھیرا کیے وہ آخری بازی ہارا شخص بنا بیٹھا تھا... سودو زیاں کا حساب وہ جیل میں ہی لگا چکا تھا... ماریہ سے لے کر اپنی ڈاکٹری تک... غلام علی سے آغا تک... اس نے ہر چیز کی گنتی کر لی تھی... اسے سب مایا اور کھوکھلا نظر آیا... سب بے کار... اسے بہت احساس ہوا کہ زندگی کی اصل کامیابی ... اصل اور کھرے انسانوں کا حاصل کرنا ہے... انسانی تعلقات میں اول آنا ضروری ہے جہزوں اور سچائی میں اول..... وہ جان گیا کہ برے وقت میں انسان کو صرف ایک ہی "چیز کہ ضرورت پڑتی ہے... "اپنے انسان کی

...قید کے عرصے میں وہ ایسی کان میں دبا رہا جہاں اسے کوئلوں اور ہیروں کی پہچان ملی
تا عمر اس نے کوئلوں سے ہی خود ہی کو سیاہ کیا تھا... ہیرے کو تو اس نے ٹھوکر مارنے
کی بھی زحمت نہیں کی تھی... افق کو..... طہ کو..... اس کی بہن فضا کو..... اپنے
اسکول دوست طہ کی بہن فضا کو اپنے پیچھے پاگل کر دیا... آج وہی طہ اقوام متحدہ کے ایک
ذیلی ادارے کا ہیڈ تھا... اس کی بہن جس نے عدن کے لیے نیند کی گولیاں کھالی
تھیں... ریڈ کراس کے لیے کام کرتی تھی اور وہ چار دوست جو اس کے ساتھ ڈی ایچ
اے کے بنگلے میں رہے تھے... وہی ایگل گروپ کے ممبرز..... آج بڑے بڑے ڈاکٹر
بن چکے تھے... ایک تو امریکا میں ہی ہارٹ سرجن تھا... غلام علی نے تعاون کے لیے جب
رابطہ کیا تو اس نے صاف انکار کرنے کی زحمت بھی نہیں کی اور آئندہ سے ان کا فون
... سننا ہی بند کر دیا

تو ایسی صورت حال میں..... اس سب حساب کتاب میں اس کے پاس افق ہی بچی
تھی... این جی او کے نمائندے سے اس کے بارے میں جان کر پہلے تو اسے یقین ہی
نہیں آیا کہ نیلے گنبد میں رہنے والی بمشکل ایف اے پاس لڑکی نے اتنی بڑی این جی او کو
حرکت دے دی ہے... اس نے بار بار نمائندے سے پوچھا کہ "کیا وہ ایک پاکستانی مسلم
لڑکی افق کی بات کر رہا ہے..." تو اس نے بتایا کہ "ہاں! یہی لڑکی ان کے دفتر میں آئی
"... تھی اور اس کے بارے میں بتا کر گئی تھی

اس رات عدن نے یہ نہیں سوچا کہ وہ کیسے اتنی کامیاب ہو گئی... اس نے صرف اتنا
... سوچا کہ اس کے لیے افق اتنی فعال ہو گئی

باہر نکلتے ہی وہ اب اس سے شادی کر لے گا... اس نے اور افق نے بہت انتظار کر
لیا... بس..... اسے اس کی میٹھی آواز اور مبھولی صورت یاد آئی.... شرافت سے جھکا اس
... کا سر اور محبت سے بھرا اس کا دل..... اب یہ دل کسی اور کا نہیں

.....

... کالج سے سیدھا وہ اسٹور آ گئی تھی
... کوئی آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا... "اسٹور کے ورکر نے اسے بتایا"

"کون تھا؟"

"... نام نہیں بتایا..... صرف پوچھ رہے تھے"

"آرڈر دینا تھا؟"

... میں نے آرڈر کا پوچھا تو مسکرانے لے... پوچھ رہے تھے کہ آپ کب 'کب آتی ہیں"

میں نے کارڈ دے دیا تھا آپ کے ہیڈ آفس کا... "کچھ ہی دیر میں وہ اسٹور سے باہر آ

... گئی... جب پیچھے سے کسی نے آکر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا

... فرزام..... "ایسا صرف وہی کر سکتا تھا"

یہ فرزام کون ہے؟ "ہاتھوں کو فوراً ہٹا لیا گیا... آواز پر وہ ایسے پلٹی 'جیسے سانپ نے"

کاٹ مار لیا ہو... جس پر اس کی نظر پڑی... وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ.... شان دار عمارت کا
بدنما کھنڈر بنا عدن تھا... اس کی سرخ و سفید دودھیا رنگت 'لبے عرصے سے گردوں کے
عارضے میں مبتلا مریض سے بدرنگی اور گد میلی ہو چکی تھی... تھوڑا بہت جو گوشت جسم پر
... بچا تھا' وہ ڈھلتی عمر کے بیماری زدہ مرد کی جھریوں بھری کھال جیسا تھا
... اپنے وقت کا شاہکار عدن عرف امان 'کھنڈرات بنا کھڑا تھا

یہ فرزام کون ہے افق؟" اس نے دوبارہ پوچھا... کون تھا' جو اس طرح اس کی آنکھوں "
پر ہاتھ رکھ سکتا تھا اور کون تھا' جس کے ہاتھ رکھنے پر افق کو کوئی اعتراض نہیں
... تھا... وہ صبح سے اس کا یہاں آکر انتظار کر رہا تھا... ریسٹورنٹ اسٹور کے سامنے تھا
لیکن سڑک پار کر کے... کئی بار وہ اسٹور کے قریب بھی چلا گیا تھا... ریسٹورنٹ اوپن تھا
اور دن کے شروع میں وہاں زیادہ رش نہیں ہوتا تھا... اس کی نظر ایک طرف اٹھی اسے
گمان ہوا کہ یہ افق ہی ہے... لیکن اسے یقین نہیں آیا کہ کیا یہ افق ہو سکتی
ہے... وہ کپ آئس کریم کھا رہی تھی... نیلے رنگ کی پسٹل جینز پر اس نے مشرقی طرز کا
کرتا پہنا ہوا تھا... ہلکے خاکی کرتے پر اس نے گہرے سرخ رنگ کا اسکارف گردن کے گرد
... لپیٹا ہوا تھا... بال کھلے ہوئے تھے اور بالوں میں سرخ ہی رنگ کا ہیر بیڈ لگا ہوا تھا
دونوں کانوں میں ایر فون فلکس تھے اور کپ سے چمچے سے آئس کریم نکال نکال کر کھاتے
... ہوئے وہ ہنس رہی تھی... وہ یقیناً کسی سے فون پر بات کر رہی تھی

... میں تمہارے آس پاس ہی ہوں... "فرزام کہہ رہا تھا"

... کوئی نہیں... "اس نے آس پاس دیکھا"

"... گردن گھماؤ مت نا.... اسے ذرا سا جھکا لو"

... وہ ہنسی.... وہ سمجھ گئی.... اس کے پاس چند منٹ ہی تھے بات کرنے کے لیے
عدن کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ یقین کرے کہ سرخ اسکارف میں جو لڑکی شرارت چال
... چلتی جا رہی ہے 'وہ افق ہی ہے

اتنے سالوں میں کیا اس نے صرف یہی ایک کام کیا کہ وہ اور سے اور خوب صورت ہوتی
گئی... اس بار اس نے اپنے ساتھ کیا کیا.... کیا کہ وہ اتنی خوب صورت ہو گئی 'اتنی
پراعتماد... بوسٹن کی سڑک پر وہ ایسے چل رہی ہے... جیسے بوسٹن میں ہی پیدا ہوئی
ہے... چادر کا کونا منہ میں دبا

کر.... سر کو جھکا کر پیدل چلنے والی.... ہر ادا پر گھبرانے والی.... ڈر جانے والی 'کس
... ادا سے ہنس رہی ہے... اسے دیکھ کر لگ رہا ہے کہ اسے کوئی فکر 'کوئی غم نہیں ہے
عدن کا تصور ذرا الٹ تھا... اس میں ایک تصور خاص غالب تھا کہ وہ اداس آنکھیں لیے ہر
طرح سے بہت اداس ہو گی... اپنے امان سے دور.... اس کی جدائی میں گھلتی 'اس
... کے پیار کے لیے تڑپتی 'افق عبدالقدوس

...وہ چل کر اسٹور کے پاس ہی آ کر کھڑا ہو گیا تھا
...افق نے نفرت سے اسے دیکھا... عدن اس نظر پر حیران رہ گیا
...ہو آریو؟" اس سوال پر بھی حیران رہ گیا"
...میں کون ہوں؟" اس نے ہنسنے کی صرف کوشش ہی کی"
تمہاری جرات کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی؟" اگلا سوال پہلے سے بھی برا تھا... انداز"
اس سے بھی بدتر تھا... ساتھ ہی وہ اپنے بیگ میں سے کچھ ڈھونڈنے لگی... موبائل ہاتھ
...میں نکال کر پکڑا
عدن اسے دیکھتا رہ گیا... "تم پولیس کو فون کر رہی ہو؟" اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ
...یہ سب افق کر رہی ہے
آئی..... ایم سوری افق... ایسے تو نہ کرو... "فون کو ہاتھ میں پکڑے پکڑے ہی افق نے"
...اسے دیکھا
تم نے مجھے ہاتھ کیوں لگایا؟" کہنا تو وہ یہ چاہتی تھی کہ تم باپ' بیٹے نے مجھے سمجھ کیا"
...رکھا ہے
میں پھر سے سوری کہتا ہوں..... لیکن تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہو؟" اس"
کے انداز اور کڑے تیوروں پر وہ بری طرح سے الجھ گیا... ساتھ ہی اس کی آواز رندھ گئی
...اور آنکھوں میں نمی نظر آنے لگی... افق کو بڑا ترس آیا

"کیا چاہتے ہو ڈاکٹر عدن..... کیوں آئے ہو یہاں؟"
تمہیں شکریہ کہنے آیا تھا..." فی الحال وہ یہ کہہ ہی نہیں سکا کہ تم سے فوری شادی"
کرنے کے لیے آیا ہوں' جو افق اب اس کے سامنے کھڑی تھی' وہ چادر کا کونا منہ میں دبا
... کر بیٹھی افق نہیں تھی

... کیوں؟" افق نے حیران ہونے کی کمال اداکاری کی"
"...مجھے معلوم تھا کہ تم ہی مجھے آزاد کرواؤ گی"
"میں نے؟ میں نے کیا کیا؟ تم جیل میں تھے کیا؟"
عدن اس بات پر الجھ گیا..." اتنی بڑی این جی او کا نمائندہ تم ہی نے تو بھیجا تھا میرے
پاس..... مارش نام تھا اس
... کا

"... میں نے تمہارے پاس کوئی نمائندہ نہیں بھیجا تھا"
"... اس نے خود مجھے تمہارا نام بتایا تھا"
تو تم بھی جیل میں تھے؟ وہ تمہارے پاس بھی چلا گیا؟" عدن اور الجھ کر اسے دیکھنے"
لگا...

این جی او جن لوگوں کے لیے کام کر رہی تھی... مجھے نہیں معلوم تھا کہ ان میں تم"
بھی ہو..... ہم نے عرب..... بنگلہ دیش اور چند دوسرے ملک کے لوگوں کے لیے تھوڑا

... سا کام کیا تھا اور بس.... "افق نے کندھے اچکائے
... تم جھوٹ بول رہی ہو.... "عدن کو یقین ہی نہیں آیا"
"... تم کیا سمجھ رہے ہو مجھے اس سے مطلب نہیں ہے"
... تم ایسے کیوں کر رہی ہو افق؟ "وہ پھر سے رو دینے کے قریب ہو گیا"
"کیسے؟"

اجنبی کیوں بن رہی ہو.... اتنے سالوں بعد ملی ہو.... کوئی حال احوال پوچھو.... کوئی"
"... بات کرو.... میں پاگل ہو رہا تھا تم سے ملنے اور تمہیں دیکھنے کے لیے
تم نے کہا 'تمہیں میرا شکریہ ادا کرنا تھا.... جب کچھ کیا ہی نہیں تو کیسا شکریہ....' "افق"
... نے کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا
تم جھوٹ بول رہی ہو.... صاف جھوٹ.... تم تو جھوٹ بولتی ہی نہیں افق! اب"
"... کیوں؟ میں جانتا ہوں 'تم ناراض ہو مجھ سے"

اس سب پر افق کا جی چاہا کہ وہ دھکا دے کر اسے سڑک پر گرا دے... اب یہ شخص
اس سے اور کیا چاہتا ہے... اس کی سب خوبیوں کو جانتے ہوئے بھی چھوڑ گیا تو اب اور
کیا چاہتا ہے... نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ہاتھوں اس کی مدد ہو گئی تھی... اس مدد کو
... اس نے انسانیت کے خانے میں لکھ دیا تھا... عدن کے خانے میں نہیں

... تم نے اپنی محبت کا حق ادا کر دیا... "عدن کی اگلی بات افق کو چائے کی طرح لگی"

کون سی محبت؟ "افق کا سر گھوم گیا... اب ٹھیک ٹھیک اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ سب"

... ٹھیک نہیں ہو رہا... شاید بہت غلط ہونے جا رہا ہے

... ہماری محبت.... "اس نے بڑے دھڑلے اور جوش سے کہا"

ڈاکٹر عدن..... زبان سنبھال کر... "اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی... "میری محبت میرا"

"... شوہر ہے اور بس..... اس چکر کو جس میں مجھے پھنسیا تھا اسے محبت کا نام مت دو

قید سے پہلے "تم دہشت گرد ہو..." اس پر آسمانی بجلی بن کر گرا تھا... رہائی کے بعد

'میری محبت' میرا شوہر "وہی بجلی بن کر اس پر گرا... حیرانی 'صدمہ' خوف 'لاچاری'

بے بسی 'دکھ' سب آگے پیچھے اس پر وارد ہوئے... جب اسے مارش نے افق کے بارے

میں بتایا تو وہ یہی سمجھا کہ قسمت افق پر مہربان ہو گئی ہے اور اس نے کسی نہ کسی طرح

... اتنی ترقی کر لی ہے کہ وہ امریکہ تک آپہنچی ہے

تم نے شادی بھی کر لی افق؟ "یہ بازی بھی ہاتھ سے گئی... عدن کا یہ سوال ایسے"

تھا کہ تم نے تو مجھے موت کی ہی سزا سنا دی... اس کا گد میلا رنگ سیاہ پڑ گیا... دو آنسو

... آنکھوں سے نکلے

... ایک بار پھر سے افق کو اس پر ترس آیا

کیوں نہ کرتی؟" اس نے بہت اعتماد سے پوچھا... عدن کو تو شکرگزار ہونا چاہیے تھا کہ وہ " ... اس کا گریبان نہیں پکڑ رہی... کوئی سوال نہیں کر رہی... اس نے بمشکل سر کو ہلایا

... ہاں کرنی چاہیے تھی... " اس کی طرف سے پیٹھ موڑ کر وہ مخالف سمت میں چلنے لگا "

دوبارہ کبھی میرے راستے میں مت آنا... " افق کی آواز اس کے پیچھے آئی... اس نے "

تائید میں سر کو ہولے سے ہلا دیا... اب وہ ایک ایسے انسان کی طرح سرک پر چل رہا تھا جو نہ کسی میدان کا کھلاڑی تھا نہ ہی تماشائی... دنیا کے سب ہی کھیل تماشے اس کے لیے ختم ہو گئے... بے نام قدم ہی اٹھیں گے اب... جو کہیں بھی رک جاتے ہیں اور " ... کسی سمت بھی نہیں جاتے

.....

ساری رات وہ سرکوں پر گشت کرتا رہا... اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر روتا بھی رہا... دراصل اب ہی وہ صحیح معنوں میں خالی ہاتھ ہوا تھا... افق کے اب کبھی نہ ملنے پر اسے اصل دکھ ... ابھی ہوا... وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے... اس پر زیادہ ہوا... ہاں صرف شوہر 'اس نے اپنی نم آنکھیں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے صاف کیں... وحشت زدہ پاگل آنکھیں جو صدمے اور دکھ میں جامد بھی ہو جاتی ہیں اور تیزی سے پھڑپھڑانے بھی لگتی ہیں... وہی ... نفسیاتی دورے کی کیفیت ' جو اسے قید کے دوران پڑتے تھے

اتنا رو کر 'اتنا پچھتا کر بھی عدن روز اسٹور کے قریب چلا جاتا... دو 'چار' چھ دن 'افق وہاں آ ہی نہیں رہی تھی... عدن کو ہنسی آئی... وہ اس سے ڈر رہی تھی... ایک ہفتے بعد وہ تھوڑی سی دیر کے لیے آئی اور چلی گئی... فاصلہ رکھ کر عدن اس کے پیچھے پیچھے اس کے گھر تک جا پہنچا... پھر وہ روز اس کے گھر تک جانے لگا... وہ اس کے شوہر کے انتظار میں تھا... افق اکیلی ہی گھر سے باہر نکلتی نظر آتی... وہ سمجھ گیا کہ افق نے اس سے جھوٹ بولا ہے کہ وہ شادی شدہ ہے... کیوں بولا ہے... یہ پوچھنے کے لیے وہ اس کے ساتھ ساتھ کالج آ گیا... اس پر نظر پڑتے ہی افق... کا رنگ پھیکا پڑ گیا

میری سمجھ میں نہیں آ رہا افق! تم مجھ سے اتنا کترا کیوں رہی ہو؟ میں وہی امان ہوں 'جو'... تمہاری جان ہے

عدن نے کالج کی طرف جاتی سرک پر اسے جالیا تھا... افق نے سختی سے اپنے لب بھینچے... اور ایسے ظاہر کیا کہ نہ اسے جانتی ہے 'نہ ہی اسے سن رہی ہے اور تیز تیز چلنے لگی تم اتنا سخت ناراض ہو مجھ سے... میں نے تمہیں فون نہیں کیا 'اس لیے... میں' حالات میں پھنس گیا تھا... تمہیں چھوڑ کر نہیں گیا تھا... تم میری بات تو سنو... تم اس... طرح منہ موڑ کر کیسے میرے بغیر رہ سکتی ہو

افق کے تن بدن میں آگ لگ گئی... یہ شخص کتنے مزے سے اس سے جھوٹ بول رہا تھا...

...کیسے حالات؟ اس نے پوچھا"

میں امریکا لوکری کے لیے آیا تھا... مجھے اچانک آنا پڑا... جہاں اپلائی کیا تھا... وہاں سے "فوری کال آگئی تھی... تیاری کرنے میں 'میں اتنا مصروف ہو گیا کہ تمہیں ایک فون... نہیں کر سکا... سوچا تھا امریکا آکر کر لوں گا

"وہ اسپتال تمہارا اپنا نہیں تھا 'جہاں تم لوکری کرتے رہے ہو؟"

وہ سمجھ رہا تھا کہ افق کو کچھ نہیں معلوم اور اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ عزیز سے بھی مل چکی ہے اور آرٹیکل بھی پڑھ چکی ہے... وہ اسے وہی افق سمجھ رہا تھا جو فیکٹری جایا کرتی تھی... ایف میں فیل ہو گئی تھی... کچھ جانتی ہی نہیں تھی... وہ کسی آغا عباس حیدر کا تھا"

...اور وہ آغا عباس حیدر تمہارے سر نہیں تھے؟ "اب عدن کا حلق خشک ہو گیا"

"...ان کی بیٹی... تمہاری بیوی... ماریہ... تمہارے بچپن کی محبت"

عدن کے فرشتوں کو بھی گمان نہیں تھا کہ وہ نہ صرف اس کی شادی... بلکہ ماریہ تک کے بارے میں جانتی ہے... وہ اتنا سب کچھ کیسے جانتی ہے؟

... میں اسے چھوڑ چکا ہوں... "اسے یہی بات سو جھی"

.. طلاق اس نے لی تھی تم سے... "افق کی معلومات زیادہ جامع تھیں"

"..... تم اس لیے ناراض ہو کہ میں نے ماریہ سے شادی کر لی؟ پاپا نے زبردستی"

... میری طرف سے تم دنیا میں موجود ہر ماریہ سے شادی کر لو... "افق نے تمسخر اڑایا"

روز میرے راستے میں ایسے مت آیا کرو... میں اپنے شوہر کو بتا دوں گی... میرا شوہر"

"..... روایتی پاکستانی بھی ہے اور امریکا کا لاء تو تم جانتے ہی ہو... دونوں اگر مل گئے تو

عدن جس کا شرمندگی سے حلق خشک ہو چکا تھا... افق کے اس دھمکی بھرے انداز سے

..... آنکھوں میں خون اتر آیا... اسے دو' دو پیسے کام کرتے دیکھا تھا نا... ہمارے ملازم

جوتیاں اٹھانے والے... گندے برتن دھونے والے... آواز پر جی کہنے والے... ترقی کر

... کے کسی بھی آسمان پر جا بیٹھیں... کسی کے لیے وہ تب بھی ملازم ہی رہتے ہیں

..... شوہر کو؟" وہ ہنسا... "کس شوہر کو جو سرے سے ہے ہی نہیں... کہاں ہے وہ"

"... بلاؤ"

افق نے اسے نظر انداز کرنا ہی مناسب سمجھا... اتنی بات کر کے بھی بے وقوفی ہی کی

تھی... اس کی طرف دیکھے بغیر وہ آگے بڑھی اور عدن نے اسے آگے بڑھتے دیکھ اس کے

... کندھے پر ہاتھ رکھ کر روکنا چاہا

... میں ہر بار تمہاری یہ جرات معاف نہیں کروں گی... "وہ حلق کے بل چلائی"

تمہیں میری بات سننا ہی ہو گی... " وہ بھی چلایا... " ورنہ میں بار بار تمہارے راستے میں " " ... آؤں گا... تمہارے گھر آ جاؤں گا... تمہیں ایک بار مجھے موقع دینا ہی ہو گا

افق اس سے دُرتی نہیں تھی... لیکن اندر ہی اندر اب دُر گئی... وہ کالج تک اس کے پیچھے آ گیا تھا... اب بار بار آئے گا... گھر بھی آ جائے گا... وہ نہ جانے کیوں ایسے پاگل ہو رہا ہے...

... اس کی بات آخری بار سننے کے لیے وہ قریب کی کافی شاپ میں آ گئی

تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں تمہیں چھوڑ گیا تھا... بتاؤ! کس کی قسم کھاؤں کہ تمہیں یقین "

آ جائے... میں نے تمہارے لیے اپنے خاندان کو 'پاپا کو بھی منایا.... گھر چھوڑنے کی

دھمکی دی... دو دن ہوٹل میں رہا.... ماما بیمار ہوئیں تو ہوئیں پاپا کی طبیعت زیادہ بگڑ

گئی... اپنے باپ کے لیے میں اتنا بھی نہ کرتا کہ اس کی مرضی سے شادی کر لیتا؟ کس

منہ سے تمہیں فون کرتا؟ سب بتانا.... مجھ پر الزام لگا کر جیل بھیج دیا گیا... ماریہ نے

طلاق لے لی.... اس سب میں میرا قصور کہاں ہے؟ میں نے تمہیں بہت یاد کیا

افق.... بہت.... میں نے ہمیشہ صرف تم سے محبت

کی.... تمہارا کتنا احترام کرتا رہا ہوں میں.... اتنے سال میں تمہارے لیے روتا رہا ہوں اور

تم ایسے دور جا رہی ہو.... مجھ پر کچھ رحم کرو... اتنی بڑی سزا نہ دو... میرے پاپا نے

"... زبردستی میری شادی کر دی

افق صرف آخری بار اس کی بات سن رہی تھی... تاکہ وہ بار بار اتنی بات کہنے کے لیے اس کے راستے میں نہ آئے... اسے کوئی مطلب نہیں تھا کہ وہ جھوٹ اور کتنا سچ بول رہا ہے...

میں نے سب سن لیا ہے... ساری باتیں..... تم اپنی زندگی میں خوش رہو... اور مجھے "....میری میں رہنے دو

"تمہارے بغیر میں کیسے خوش رہوں؟"

افق نے مشکل غصہ ضبط کیا... "میں اپنی قسمت پر رشک کرتی ہوں کہ اس نے مجھے "....فرزام دیا

"...مجھے اس کی قسمت پر رشک ہے"

...یہ ہماری آخری ملاقات ہے... "وہ اٹھ کھڑی ہوئی"

میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ مت جاؤ... تم تو کہتی تھیں کہ تم میرے بغیر رہ نہیں "....سکتیں؟

...تب میں بے وقوف تھی... "اس نے بہت اعتماد سے کہا"

...تم اب بے وقوف بن رہی ہو اور مجھے بنا رہی ہو... تمہارے اندر آج بھی میں ہی ہوں "....ورنہ تم میری مدد نہ کرتیں... تمہاری اماں نے زبردستی تمہاری شادی کرا دی اور تم مان "....گئیں

تمہارے باپ نے تمہاری زبردستی شادی کی اور تم مان " ...گئے... " کرنے پر آئی تو کڑے طنز افق کے پاس بھی تھے

"... میں مجبور تھا افق "

میں مجبور نہیں تھی... میں چودہ جماعتیں پڑھی ' ایک عاقل و بالغ لڑکی تھی اور پورے " ہوش و حواس میں فرزام کو تا عمر کے لیے " ہاں " کی تھی... اپ ے منہ سے ' اس کے ".... عین سامنے ہو کر

حالات کے پیش نظر " ہاں " کر دی ہو گی.... محبت نہیں.... تم مجھ سے جھوٹ " نہیں بول سکتیں... محبت تم صرف مجھ سے کرتی ہو... تم میرے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتیں... " اتنا جانتا تھا وہ افق کو... اسی لیے اتنا دور تھا اس سے...

ہاں! شاید صرف خالی خولی محبت نہیں کرتی... کیونکہ یہ جذبہ تو اس سے بھی آگے کا " ہے... میں فرزام کے لیے اپنی جان دے سکتی ہوں ڈاکٹر عدن.... اور کسی کی جان لے ".... بھی سکتی ہوں

اس نے ٹھہر ٹھہر کے عین اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا... اسے اندازہ ہونا ... چاہیے کہ افق کتنا بڑا سچ بول رہی ہے... خالی خولی دعوا نہیں

عدن تڑپ اٹھا... افق کے منہ سے کسی اور کے لیے یہ سن کر اس کا جی اس شخص کو
..... مار دینے کو چاہا

"...بکو اس بند کرو اپنی... " وہ چلایا... " جھوٹ مت بولو "

...افق نے پروا بھی نہ کی اور قدم آگے بڑھا دیے... وہ پیچھے لپکا

تم نے کہا تمہا تم میرے بغیر سانس نہیں لیتیں... تمہارا دن رات ہوں میں... مجھے "

"...سوچ کر تمہیں نیند آتی ہے اور میں تمہارے سب ہی خواب ہوں

افق آگے آگے تھی... وہ پیچھے پیچھے تھا... جو وہ کہہ رہا تھا... وہ اسے پاتال میں گراتا جا رہا
...تھا... وہ اس شخص سے اب اور نفرت کرنے لگی

...تم مجھ سے اب کیا چاہتے ہو؟ " پلٹ کر وہ چلائی... وہ اس کے پیچھے ہی آتا جا رہا تھا "

"...فرزام کو چھوڑ دو... آؤ! ہم شادی کر لیں افق "

افق ہکا بکا رہ گئی... کس ہمت اور بے غیرتی سے وہ اسے کہہ رہا تھا یہ سب... اسے
...چھوڑ جانے والا... صفائی سے جھوٹ بولنے والا یہ توقع بھی کیسے کر سکتا تھا

تمہارے جیسے دو کوڑی کے انسان کے لیے اسے چھوڑ دوں؟ جس نے ایک امیر باپ کی "

بیٹی سے شادی کر کے مجھے چھوڑ دیا... اس شخص کے بیٹے کے ساتھ 'جس نے میری
...عزت پر ہاتھ ڈالا

افق یہ بات کسی کو بھی بتانا نہیں چاہتی تھی... یہ اس کی عزت کا پردہ تھا... اسے وہ

چاک کرنا نہیں چاہتی تھی... لیکن اب عدن کے منہ پر یہ بات مانی ہی پڑی... آخری
...بات سن کر عدن سناٹے میں رہ گیا

تمہارا باپ..... مونچھوں والا گدھ..... جب اپنی ماں کے علاج کے لیے تم سے مدد
لینے تمہیں ڈھونڈتی میں وہاں گئی..... تو اس نے میرے آگے پیسے پھینکے اور میری عزت
پر ہاتھ ڈالا... تمہارے باپ نے میرے سامنے تمہیں فون کیا تھا... تم اور ماریہ جب ہنی
مون پر تھے اور تم چاہتے ہو کہ اب بھی میں تمہارے جیسے انسان کا احترام کروں؟ تم
"سے بات کروں؟"

ہونہہ..... سفید جھوٹ 'سراسر الزام...' "وہ الٹا بدک گیا... اگر حالات دوسرے ہوتے"
...تو وہ گدھ کہنے اور ایسے الزام لگنے پر اس کی گردن دبا دیتا

...یہ تم اپنے باپ سے جا کر پوچھو... ہاں! میری وجہ سے تم باہر کھڑے ہو اس وقت"
'شاید اللہ میرے ہی ذریعے تمہیں باہر لانا چاہتا تھا... جو تم سے مدد لینے کے لیے گئی تھی
...اسی کے ذریعے... جاؤ! جا کر بتاؤ اپنے باپ کو' یہ افق ہے جس نے تمہاری مدد کی ہے
عزت بچا کر بھاگ جانے والی کے ہاتھ سے مدد کا یہ تمہیڑ بہت زوردار ہے... یہ تمہیڑ تم
...دونوں کو بیک وقت لگا ہے... بہت پاگل بنا لیا تم نے مجھے... بہت ذہین نہیں ہوں
"...لیکن تم سے اب ہمیشہ دور ہی رہوں گی... اتنی سمجھ دار تو ضرور ہوں

افق چلی گئی... عدن بت بنا وہیں کھڑا رہا... ماں اور باپ 'صرف یہ دو ایسے رشتے ہیں کہ... کتنے بھی گناہ گار ہوں' اولاد کسی تیسرے کے منہ سے ان کے گناہ نہیں سن سکتی اپنے باپ کو افق کے بارے میں بتا بھی چکا تھا... پھر بھی اپنے بیٹے کی پسند کے... ساتھ... افق کے ساتھ... فون بوتھ سے اس نے فون کیا

"افق آپ کے پاس آئی تھی کبھی؟"

...کون افق؟" لمحہ بھر کے تامل کے بعد کہا گیا

جس کی عزت پر آپ نے ہاتھ ڈالا تھا... جو میرا پوچھنے ڈی ایچ اے والے بنگلے میں آئی "تمھی... آخری حد پر تھا تحمل کی

"کیا بکواس ہے یہ؟"

...ہاں 'نہ میں جواب دیں... "تن کر کہا"

"بکواس بند کرو گدھے... اپنے باپ پر الزام لگا رہے ہو؟"

اسی افق نے بوسٹن میں مجھے اس سیل سے آزاد کروایا ہے 'جہاں زمین پر میں نے"

"...ایڑیاں رگڑی ہیں اور دیواروں سے سرٹکرایا ہے... اس

کیا بک رہے ہو؟" فون بند ہو گیا... عدن جان گیا... افق سچ کہہ گئی ہے... ایسا تو "نہیں تھا کہ وہ اپنے باپ کی سرگرمیوں سے واقف نہیں تھا... لیکن اسی لڑکی کے ساتھ جس کا ذکر وہ ان سے کر چکا تھا... اسی کے ساتھ یہ سب کچھ... عزیز کے ہاتھوں

جب وہ بار بار پیغام بھیجتا تھا کہ افق کے گھر جائیں... اسے عدن کے بارے میں بتائیں تو اسے ایک ہی جواب ملتا تھا کہ وہاں کوئی ایسا گھر نہیں ہے... نہ ہی وہاں کوئی افق رہتی ہے...

وہاں کوئی گیا ہی نہیں تھا... اس کا باپ کس منہ سے وہاں جاتا.... زندگی کے اس حصے میں باپ نام کا بھرم رکھے اس شخص کی عزت بھی اس کے اندر سے گئی... تو اب سب کچھ چلا گیا عدن کے پاس سے.... عدن خالی ہاتھ رہ گیا... اس سے اچھا تو وہ امریکی سیل میں ہی تھا... سر ہی پھوڑنا ہے تو آزادی میں ہی کیوں... پاگلوں کی طرح اس نے... ایک ہی سرگے دس چکر لگائے بڑھاتا رہا

اب اس کے پاس کچھ نہیں بچا.... جو بچا تھا 'اسے چھین لیا گیا... اب اسے زندہ رسنا ہے... تو صرف اپنی مرضی کے ساتھ... اپنے من پسند لوگوں کے ساتھ

.....

چند دن وہ عزیز کے ساتھ مقدمے کی سماعت میں مصروف رہا... چند اخبار والوں نے اس کے تفصیلی انٹرویو بھی لیے.... عزیز اسے اپنے ساتھ چند دوسرے اداروں میں لے کر گیا 'جو مزید اس کی مدد کر سکتے تھے... وہ ہفتے سے کچھ زیادہ دن مصروف رہا... فارغ ہوتے ہی اس نے افق کی نگرانی شروع کر دی... اب وہ گھر سے کم ہی باہر نکلتی تھی... لیکن

جب بھی نکلتی 'فرزام ساتھ نہیں ہوتا تھا... اسے فرزام کے آنے کا انتظار تھا... ٹیکسی میں بیٹھ کر ایک دن افق بہت بن ٹھن کر ایر پورٹ گئی... اسے وہ شخص دیکھنا تھا جس کے لیے وہ جان لے بھی سکتی ہے' تو اس کا خیال تھا کہ پھر یہ "جان" لینا فرزام کی... ہی سہی... فرزام کی جان لے لینی چاہیے

اسی دن شام کو وہ دونوں اکٹھے باہر نکلے... وہ ان کے پیچھے ہی تھا... بس ایک بار اس نے انہیں ایک سڑک سے گم کر دیا تھا... دو گھنٹے وہ انہیں نیو بری میں ڈھونڈتا رہا... جب وہ... اسے دوبارہ نظر آئے تو دونوں آمنے سامنے کھڑے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے... فرزام کی جان نکالنے کا یہ بہترین موقع تھا... وہ ان دونوں کے پاس چلا گیا تھا... تمپھڑا کر وہ اس کا گریبان جھنجھوڑ رہی تھی... "تم نے میرے ساتھ یہ کیوں کیا؟ اتنا... جھوٹ بولا؟ میں نے تمہاری مدد کی... " وہ ساتھ ساتھ رو رہی تھی... تم نے میری مدد نہیں کی... تم ہی نے کہا تھا کہ تم نے میرے باپ کے منہ پر تمپھڑا دے مارا ہے... اس تمپھڑا کے بارے میں میں نے انہیں بتا دیا ہے... "خود کو اس کے... ہاتھوں سے چھڑوا کر اس نے اطمینان سے کہا

تم نے ایک بار پھر میرے ساتھ برا ہی کیا نا.... تمہاری مدد کر کے میں نے خود اپنے ".... ساتھ برا کیا

میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا افق! چھوڑ دو اسے.... تم صرف مجھ سے محبت کرتی"

"...ہو... میں ہوں تمہارا امان

...ایک اور تمہیڑ سے اپنا ہاتھ روک کر افق اسے وہیں کھڑا چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف بھاگی

فرزام کا فون بند جا رہا تھا... پہلے جب اس نے کیا تھا تو ایک بیل گئی تھی... ٹیکسی میں

بیٹھی وہ مسلسل اسے فون کر رہی تھی... اب وہ اسے سب سچ سچ بتا دے گی... اسے

چھپانا ہی نہیں چاہیے تھا... وہ ناراض ضرور ہو گا... لیکن مان ہی جائے گا... بات بگڑ گئی

...تھی تو سنبھل بھی جائے گی

دروازہ کھوک کر وہ اندر آئی تو ہر طرف اسے فرزام کا غصہ بکھرا نظر آیا... شاپنگ بیگز ادھر

'ادھر بکھرے پڑے تھے... جیسے ایک ایک کو اٹھا کر پھینکا گیا ہے... سارے جوتے 'بیگز

...کوٹ 'کپڑے 'شرٹس 'کچھ جیولری 'ادھر ادھر بکھری پڑی تھی... گلڈان بھی ٹوٹا ہوا تھا

فرزام.....!" وہ لپک کر اس کے پاس آئی... وہ ڈانٹنگ ٹیبل پر سر رکھے بیٹھا تھا اور"

ایسے بیٹھا تھا جیسے کہیں سے بے عزت کر کے نکالا گیا ہو... اس نے سر اٹھا کر ایک تیز

...نظر اس پر ڈالی

مجھے وہاں اکیلا چھوڑ آئے... مجھے سنتے تو سہی... "راستے بھر وہ روتی آئی تھی... اسے"

...دیکھتے ہی پھر سے رونے لگی

"لے لی تم نے اس کی ٹریٹ؟ کیسا رہا ڈنر؟"

بکواس کر رہا تھا وہ... "وہ چلائی... "جھوٹ بول رہا تھا... میں نے نہ بتا کر غلطی"

"...کی... اب نہیں کروں گی

...فرزام اٹھ کر صوفے پر آ بیٹھا... جیسے اسے سن ہی نہیں رہا

...پلیز میری بات سنو فرزام..... میں نے مان لیا کہ میں نے غلطی کی... میرا یقین کرو"

"...میں سب بتا دیتی ہوں

"...سن آیا ہوں... تم نے اس کی مدد کی"

"...ویلے نہیں... جیسے آپ سمجھ رہے ہیں"

پھر کیسے؟ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ کہاں ہے؟" وہ ایسے جرح کر رہا تھا... جیسے"

...مقدمے کا فیصلہ تو پہلے ہی ہو چکا ہے... اب تو صرف وہ ایسے ہی سوال کر رہا ہے

"...تم اسے بھولیں نہیں؟ تم نے اسے ڈھونڈ نکالا"

اس نے نفی میں سر ہلایا... اتنے سے ہی سوالوں پر اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ بات اتنی بھی

آسان نہیں رہ گئی... اب اس یقین پر جواب دے دینے پر بھی کامل نہیں ہو گا... سر

...تیزی سے نفی میں ہلتا رہا

...ایسا نہیں ہے فرزام... "آواز اور بھگی گئی"

"پھر کیسا ہے؟ کیسے ہوا یہ سب؟"

میں نے میگزین میں اس کے بارے میں پڑھا تھا... "وہ جانتی تھی... اس سلسلے میں"

...پوچھا گیا اگلا سوال تمہوڑے سے نچے کچے یقین اور اعتماد کی بھی موت کر دے گا

پھر.... "اس کے لیے پہلے بار فرزام کا انداز سخت تر ہو"
گیا... اس "پھر" کا جواب تو وہ خود نہیں جانتی تھی... اس "پھر" کا جواب ہی اسے لے
... ڈوبے گا... یہ "پھر" بہت الجھا ہوا تھا

... میں اس کے وکیل کے آفس گئی... "اس کی آواز اٹک گئی... حلق خشک ہو گیا"
... الفاظ سارے غائب ہو گئے

"تمہیں اس کے وکیل کا کیسے معلوم ہوا؟"

میں نے سرچ کیا تھا... "شرمندہ سے وہ اور شرمندہ ہو"
گئی...

...اوکے..... "یہ اوکے بہت جان لیوا تھا"

... تم آفس کیوں گئیں؟ "وہ سوال کر رہا تھا... اوہ اپنا اور اس کا مذاق اڑا رہا تھا"
... پاگل تھی جو گئی... خود نہیں جانتی تھی... اب بتا اور سمجھا نہیں سکتی تھی

میں پاگل تھی فرزام! جو چلی گئی... خدا جانتا ہے... میں بنا کسی وجہ کے گئی... وکیل"
نے میری بہت منت سماجت کی... مجھے اکسایا... انسانیت کے واسطے دیے... مسلمان
"...ہونے کا کہا

تم نے انسانیت کے ناتے یہ سب کیا؟ "وہ بظاہر بہت اطمینان سے یہ سب پوچھ رہا"
... تھا

"....ہاں..... میرا یقین کرو..... حالات ایسے"

"...لاکھوں لوگ جیلوں میں بند ہیں... پاکستانی 'مسلمان' انسان بھی"

مجھے معاف کر دیں فرزام... "اس کے پاس فرزام کے ایسے سوالوں کے جواب نہیں"
...تھے... سوال کے نام پر اب اس کے پاس مانگنے کے لیے صرف معافی ہی تھی

"تم کس دن آفس گئی؟"

جس دن آپ کا میسج آیا تھا کہ گھر سے باہر نہ جانا... "اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ جتنے بھی"
سچ بول رہی تھی... وہ حیثیت میں دو کوڑی کے بھی نہیں تھے... ایک سچ جو جج کے
سامنے بول کر کسی کو پھانسی سے بچا لیتا ہے... اگر بروقت نہ بولا جائے تو بعد ازاں
بے شک ساری دنیا کے سامنے بلند و بانگ بولا جائے... پھر وہ سچ ایک گونج ایک اعلان ہی
... بن کر رہ جاتا ہے

".....مجھے معاف کر دیں فرزام..... میں نے اتنا کچھ چھپایا.... میرے اور اس"

"...معاف کیا"

...اسے درمیان میں ہی ٹوک کر وہ خود اٹھ کر بیڈ روم میں چلا گیا... دروازہ لاک کر لیا
لمحوں میں ہی اس نے اس دن سے اب تک کی ساری فلم آنکھوں میں چلائی... اس کے
...سارے جھوٹ فرزام کے کانوں کو سنائی دے گئے... افق لاؤنج میں کھڑی رہ گئی
گھٹنے ٹیکنے والا رد مقفل ہو کر اکیل ہی بیٹھ گیا... انگوٹھی نہ جانے کہاں گئی... ٹیکسی کی

کھڑکی سے باہر..... یا اس گھر کی... پہلی بار افق نے اپنی قسمت کو کوسا... منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ رونے لگی... فرزام کی جگہ کوئی بھی ہوتا' وہ یہی کرتا... شاید اسے سرِ راہ ہی تمھڑا مار... دیتا... گھر سے نکال دیتا

...عدن نامی وبا اسے ہمیشہ ناکام کروا دیتی تھی... آج وہ فرزام کے آگے بھی فیل ہو گئی لگے دن وہ صبح ہوتے ہی چلا گیا... وہ گھر میں ہی اس کا انتظار کرتی رہی... ابھی وہ غصے میں ہے... اس سے بہت ناراض ہے... وہ مان ہی جائے گا... وہ اس سے بہت محبت... کرتا ہے

رات گئے وہ آیا اور سیدھا کمرے میں چلا گیا... اس نے کوشش کی بات کرنے اور کمر کھلوانے کی... مگر کہ اس نے بات کی 'نہ ہی کمر کھلا... آنے والے چند اور دن بھی ایسے ہی چلتا رہا... پیرس جانے والے جوڑا اور خریدی گئی اتنی ساری چیزیں دھری کی دھری رہ گئیں... وہ سارا وقت روتی رہتی... دونوں کے درمیان وقت اور حالات کی جو خلیج تھی اور جسے دونوں ہی جانتے تھے اور وقت کے ساتھ ساتھ ختم کر رہے تھے... وہ خلیج ایک دم ہی... پھیل کر انہیں بہت دور لے گئی... اب جب وہ اس کے قدموں میں بیٹھنا چاہتی تھی... وہ اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

کچھ غلطیاں نقصان کا باعث بنتی ہیں... کچھ غلطیاں لے ڈوبتی ہیں اور کچھ کچل کر ملیا... میٹ کر دیتی ہیں... عدن یہ تینوں غلطیاں تھا اور یہ تینوں افق سے ہوئی تھیں

اس کے باپ کو پہچان لینے پر بھی وہ اس کی خصلت کو نہیں جان سکی... آخر خون تو... ایک ہی تمھانا... وار کر دیا ناعدن نے اس پر... ایسا وار کے اس کی جان ہی نکال لی

اگر انسانیت کے نام پر اسے یہ سب کرنا ہی تھا تو فرزام سے کیوں چھپایا؟ یہ غلطی اسے... ملیا میٹ کر چکی تھی... اب اسے وقت کا ہی انتظار تھا کہ فرزام اس پر یقین کر لے جس کمپنی کے ساتھ وہ کینیڈا کام کر کے آیا تھا... اسی کی ایک اشتراکی کمپنی میں وہ کام کرنے لگا... آفس کے پہلے دن جو اسے پھولوں کے بکے لے... اسے اس نے ٹیبل پر پٹخ دیا... سارے منصوبے خاک ہو گئے... دو ماہ کی لمبی چھٹی اور یورپ کی سیر..... صرف.... اس کی پیاری بیوی افق اور ساتھ صرف وہ

افق نے کالج جانا چھوڑ دیا... اسٹور جانا بھی چھوڑ دیا... وہ اس حالت میں ہی نہیں تھی کہ کہیں جاتی... سارا دن لفظ جوڑتی رہتی اور فرزام کی طرف نظر اٹھتے ہی اس کا دم نکل جاتا... وہ اس سے بات نہیں کرتا تھا... اس کی طرف دیکھتا نہیں تھا... ناشتا کر کے نہیں جاتا تھا... گھر آ کر کھانا نہیں کھاتا تھا... رات رات بھر افق رو' رو کر دعائیں کرتی رہتی... وہ فرزام کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی... لیکن وہ فرزام کے ساتھ ایسے بھی نہیں رہ سکتی تھی... وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اسے وہ بتا نہیں سکی کہ وہ اس سے کس قدر محبت کرتی ہے... دونوں ایک ہی راستے پر ایک ساتھ چلتے چلتے ایک... دوسرے کی پشت پر آ گئے

...ایک روز وہ حسبِ معمول رات گئے آیا تو اس نے آتے ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا
خدا کے لیے میرے ساتھ ایسے نہ کرو فرزام! مجھے مار لو' برا بھلا کہو... لیکن ایسے نہ
"..." کرو

..سارا دن بھی وہ روتی رہی تھی... اس کے سامنے بھی رو رہی تھی
...اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس سے آزاد کروایا

اور تم نے میرے ساتھ کیا' کیا افق! تم نے مجھ سے سب کچھ چھپایا... جھوٹ پر"
جھوٹ بولا... کئی بار میں نے تم سے پوچھا... تم ٹھیک ہو... تم یہی کہتی رہیں کہ تم
"...ٹھیک ہو... ان دنوں تم اس سے مل رہی تھیں نا؟ چھپ کر اتنا کچھ کر رہی تھیں

میں اس سے نہیں ملی تھی... وہ میرے راستے میں آتا"
"..." تھا

کیوں اس شخص کے لیے تم اس کے وکیل کے آفس جا پہنچی تھیں... مجھے یقین دلاؤ"
افق! تم بنا کسی وجہ کے گئی تھیں... تم اس شخص عدن کے لیے نہیں گئیں... ابھی
"..." تک وہ تمہارے اندر ہے

"...میں اس سے نفرت کرتی ہوں..... میرا یقین کرو"

ہاں! مجھے یقین دلاؤ افق..... میں یقین کرنا چاہتا ہوں... تم سے محبت کرتا ہوں... تمہارا"
ہی تو یقین کرنا چاہتا ہوں... لیکن تم نے اس یقین کا بہت غلط استعمال کیا... تم نے

میرا اعتماد تار تار کر دیا... اتنے سال سے میرے ساتھ ہو... مجھے جان نہیں سکیں... تم نے مجھ سے اتنے جھوٹ بولے... جس نے شادی سے پہلے ہر کڑوے سچ کو سن کر بھی تمہیں

اپنایا... اگر تمہیں اس شخص سے نفرت ہوتی تو تم اس میگزین کو ہی پھاڑ کر پھینک دیتیں... یہ ہوتی تمہاری نفرت... اپنے قدم باہر کی طرف بڑھانے سے پہلے تم میری طرف آتیں... سالوں پہلے میں نے ہزاروں بار یہ شکوہ کیا تھا کہ کس قوت نے مجھے برطانیہ سے نکال باہر کیا... تم سے شادی کرتے ہوئے مجھے اس قوت پر بہت پیار آیا... میں نے لاکھوں بار شکر ادا کیا کہ مجھے افق کے لیے بروقت وہاں سے نکال دیا گیا... رومی سے دور کر دیا گیا... آج مجھے یقین ہوا ہے افق! کہ مجھے تو تم سے میرے ناکردہ گناہوں کی سزا دینے کے لیے ملوایا گیا ہے... جس کے بعد میں کسی اور قابل ہی نہ رہوں... بس تم ہی میرا یہ انجام ہو... ہر خواب کی اجڑی تعبیر... زندگی میں جس تباہی سے میں بچتا رہا! اس تباہی کو خود اپنی زندگی میں شامل کر لیا... مجھے یقین دلاؤ افق! تم اس شخص سے نفرت کرتی ہو... اور یہ سب کچھ تم نے نفرت میں کیا؟ اب نہ جانے یہ وقت کتنا وقت لے

"...گا... پھر سے محبت کے لیے

...فرزام چلا گیا... افق کھڑی رہ گئی

اب اکثر وہ اسے آن لائن رومی سے بات کرتا نظر آتا... افق نے چھپ کر عدن سے بات کی تھی... وہ سامنے کرتا تھا... مسٹر فرزام کے گھر میں مسز فرزام اجنبی ہو گئیں... دنیا کے ہر کام سے افق کا دل اچاٹ ہو گیا... ایک فرزام کے علاوہ اسے کسی کی فکر نہ رہی... ایک اسی کے علاوہ اسے کوئی دکھ نہ رہا... اس کی سب سے بڑی خوشی اس کے... لیے سب سے بڑا غم بن گیا

وہ آفس سے جلدی آ گیا... اسے آواز دے کر سامنے صوفے پر بٹھایا... دونوں کے درمیان آواز دے کر بلانے اور ایسے موقع پر آنے سامنے بیٹھنے کا رواج ختم ہو گیا تھا... وہ اس کی شکل کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس کی طرف دیکھ کر اس کا جی چاہا کہ کانوں میں... انگلیاں دے لے

"... میں کاغذات بنوا رہا ہوں.... اسلامک سینٹر گیا تھا"

...کیسے کاغذات؟" اس نے درمیان میں ہی ٹوک دیا"

... طلاق کے.... "کتنے آرام سے اس نے کہہ دیا... نہیں اتنے آرام سے بھی نہیں کہا"

... قیامت دونوں طرف ہی آئی تھی

وہ اس سے ناراض تھا... بلاشبہ... بہت ناراض تھا... لیکن آج عدن اس کے آفس میں آیا

... تو اس مے وہ ناراضی بھی چھوڑ دی

... کیوں آئے ہو؟" ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی اور معدوم ہو گئی"

"...افق کے لیے"

بکواس بند کرو... تمیز سے بات کرو... بیوی ہے وہ میری... "فرزام کا تو جی چاہ رہا تھا کہ"
... اسے اٹھا کر باہر پھینک دے... ورنہ اس کا گلا ہی دبا دے
بیوی وہ تمہاری ہے... لیکن محبوبہ وہ صرف میری ہے... وہ آج بھی صرف مجھ سے
"... محبت کرتی ہے"

"... اسے تم بے وقوف بنا کر بھاگ گئے... اب پھر سے آگئے ہو"

بے وقوف تو تم ہو... جو اس کے ساتھ تعلق کا رشتہ سمجھ رہے ہو... تم نے دیکھا"
نہیں کہ اس نے صرف میرے لیے ناممکن کو ممکن کر دیا... میں پچھلے پانچ چھ سال
سے جیل میں تھا... مجھے میرا قابل وکیل اور امیر کبیر باپ بھی آزاد نہیں کروا سکے... لیکن
افق نے کر دکھایا... یہ ہے اس کی محبت کی طاقت... وہ بہت قابل لڑکی ہے... کس
کس سے جا جا کر ملی... میرے لیے درخواستیں دیں... صحافیوں سے ملی... پاکستانی کمیونٹی
سے واک کروائی... اتنی بڑی این جی او کو میرے لیے فعال کر دیا... کون کون آکر وہاں
مجھ سے نہیں ملا... اس نے این جی او کو فنڈز بھی دیے... یہ سب کیوں کیا اس نے؟
کس لیے؟ وہ میرے بغیر سانس نہیں لیا کرتی تھی... ایک بار پاکستان میں بھی جیل چلا
... گیا تھا... رو کر بیمار ہو گئی تھی... وہ رات رات بھر دعائیں کرتی تھی میرے لیے
اس وقت وہ میرے لیے دعا کر سکتی تھی... اس بار اس نے سب کر دکھایا... کیا یہ کم

ہے سمجھنے کے لیے کہ وہ مجھ سے کس قدر محبت کرتی ہے؟ اتنے سال اس نے میری
گمشدگی کا ہی سوگ منایا ہے... میری زبردستی شادی کر دی گئی تھی... اپنے باپ کی
'بیماری کے ہاتھوں میں مجبور تھا... تمہارے لیے اسے کبھی نہ چھوڑتا... وہ تو نہ ہنسی ہو گی
نہ ہی روئی ہو گی... زندگی کو مر مر کر گزارا ہو گا... تم اسے کبھی نہیں جان سکتے... اس
"... کے اندر کا بھید نہیں پا سکتے

... خاموشی کا وقفہ اس نے اپنی مرضی کا لیا

اور نہیں تو اتنا ہی سوچ لو کہ اس جیسی شریف لڑکیاں محبت کے کھیل بار بار نہیں
کھیلتی... یہ وہ لڑکیاں ہوتی ہیں 'جو پہلی محبت کا جو پودا اپنے اندر لگا لیتی ہیں' اسی کے
نیچے اپنی قبر بنا لیتی ہیں... اسے اکھاڑ کر نہیں پھینکتیں... حالات سے مجبور ہو کر اگر اس
نے شادی کر بھی لی تو... کیا وہ تم سے محبت بھی کرنے لگی؟ اگر کہہ بھی دیا ہو
گا... جیسا کہ مجبور مشرقی لڑکیاں کہہ ہی دیتی ہیں... تو کیا وہ سچ مچ کرتی ہے؟ اپنی
ماں کی وجہ سے تم سے شادی کر لی ہو گی... یا سہارا چاہیے ہو گا... اس کا تو کوئی
بھائی بھی بڑا نہیں تھا... تمہیں اس نے سہارا بنا لیا... لیکن جان ابھی تک اس کی میں
! ہی ہوں... اس نے مجھے دیکھا... میرے بارے میں جانا تو باز نہیں رہ سکی... دیکھو
ہمارے تعلق کی مضبوطی کہ وہ میری طرف بھاگی آئی... عقل سے کام لو! اسے چھوڑ
دو... اسے مجبور نہ کرو... اپنی اماں یا تمہارے کسی احسان کے وجہ سے وہ تو شاید تم سے

نہ کھے... ایسے ہی مجبوری سے تمہارے ساتھ بندھی رہے... آزاد کر دو اسے... اور پھر دیکھو کہ کیسے بھاگی آتی ہے میرے پاس وہ... وہ مجھ سے یہاں بار بار چھپ چھپ کر ملتی رہی ہے... تب تم یہاں نہیں تھے... اس نے تمہیں بتایا کہ میں نے اس کی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے تھے؟ چلو! میرے ساتھ اس کافی شاپ جہاں اس نے کافی پی... تھی... کوئی ایک آدھ تو تمہیں ضرور بتا دے گا کہ وہ میرے ساتھ وہاں جاتی رہی ہے اور کتنی باتیں بتاؤں کہ تم یہ یقین کر لو کہ وہ میرے لیے بنی ہے... تمہارے لیے نہیں..." اسے آزاد کر دو

...فرزام گم صم اسے سنتا رہا..... سنتا رہا... دنیا کا کوئی بھی مرد ہوتا 'وہ عدن کو سنتا عدن کا یقین کرتا... افق پر شک کرتا اپنی قسمت پر روتا..... اور نہیں تو اس سارے... نقصان پر' اس سب پر خودکشی تو ضرور ہی کر لیتا وہ سب سنتے سنتے فرزام کہیں کا نہ رہا... وہ شخص اپنی مرضی سے بول کر چلا گیا... وہ فاتح تھا... آیا اور چلا گیا اور فرزام شکست خوردہ وہیں پڑا رہا تھا... اس نے ماں کو فون کرنا چاہا... گلا پھاڑ کر رونا چاہا..... نہ فون کر سکا 'نہ ہی رو سکا... وہ اس سے محبت کرتا ہے اور وہ..... وہ عدن سے... پہلی محبت..... مشرقی عورت..... ٹھیک کہا اس نے... افق جیسی لڑکی محبت کا کھیل نہیں کھیلتی... محبت ایک ہی کرتی ہے اور اسی محبت میں خود... کو دفنا دیتی ہے

اس سے متاثر ہوتے..... اس کے قریب آتے.... اس سے محبت کرتے..... فرزام عین..... وقت پر لٹ گیا... اب وہ کسی پل سے چھلانگ لگا دینے کے ہی قابل رہ گیا تھا بس... اب ایسے انجام کے ساتھ وہ کیسے زندگی جیے گا... کسی کو بنا بتائے وہ آفس سے چلا آیا... مجبوری کے ان دونوں کے رشتے کو اسے ختم ہی کر دینا چاہیے

وہ ناراض ہے... وہ مان جائے گا... لیکن وہ تو طلاق کی بات کر رہا ہے... وہ اس انگوٹھی کے انتظار میں تھی 'جو جلد ہی دوبارہ اسے پیش کی جائے گی اور وہ اسے باہر کا راستہ دکھا رہا تھا... وہ اس قدر پتھر دل ہو چکا ہے افق کے لیے... اتنا متنفر.... اس کے جسم پر... چیونٹیاں لوٹ کھسوٹ کرنے لگیں... وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہ گئی فرزام نے اس کے ایسے دیکھنے پر اسے نظر اٹھا کر دیکھا... دونوں ایک دوسرے کو دو مختلف نظروں سے دیکھ رہے تھے... اس کی نظر میں وہ رولوٹ گھوم رہا تھا جو صرف کام کرتا تھا... نہ ہنستا تھا... نہ بولتا تھا... نہ ہی زندگی میں زندہ تھا... وہ اندر باہر سے مردہ ہو چکا تھا...

افق کی نظر اس فرزام پر تھی... جس کی آنکھوں میں اس کے لیے محبت کا سمندر تھا اور جو اب آنکھیں بدل رہا تھا... اب وہ شاید رومی کے پاس جانے کی تیاری کر رہا تھا... وہ... اس کا یقین ہی نہیں کرنا چاہتا تھا... وہ اسے اپنی زندگی میں رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا فرزام نے سچ مان ہی لیا تھا کہ انارکلی بازار میں شادی کا سن کر بت بن جانے والا وجود

عدن کہ محبت کا سوگ ہی منا رہا تھا... وہ بھول گیا کہ نیو بری میں اس کے ساتھ وہ کس قدر خوش تھی... اس نے مان لیا تھا کہ وہ اس وقت خود کو بہلا چکی تھی... وہ ایک... بہلی ہوئی زندگی گزار رہی تھی.... ایک سمجھوتے کی زندگی

...مجھے طلاق دے رہے ہو؟" صرف سوال نہیں تھا یہ " "تمہیں اور کیا چاہیے؟ تمہیں عدن ہی چاہیے نا.... تو تم آزاد ہو"

واقعات اتنے معمولی اور عام بھی نہیں تھے... جتنا کہ بظاہر نظر آرہے تھے... کوئی شخص سرباز کسی دوسرے کی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے اور کہے کہ یہ مجھ سے چھپ چھپ کر ملتی ہے... تو یہ بات اتنی عام بھی نہیں رہتی... کوئی ایسے ہی کسی کی بیوی پر بات نہیں کرتا صاف دل کے 'بڑے دل کے شوہر اگر غصہ پی بھی جائیں تو دلوں میں بال ضرور آجاتے ہیں... شک اور وسوسہ تو شیطان کا پسندیدہ ہتھیار ہے... جسے وہ ہمیشہ اٹھائے رکھتا ہے... اور تاک کر موقع سے انسان پر وار کرتا ہے اور زہر پھیل کر نس نس تک چلا جاتا ہے... تو یہ وار فرزام پر بھی کام کر گیا... تب ہی اس کا انداز زہر خند تھا.... جان لیوا تھا

مجھے صرف فرزام چاہیے... "پانی افق کے سر پر سے گزر چکا تھا... اب تو بہت دیر ہو" چکی تھی... فرزام کی زندگی سے نہ وہ جائے گی... نہ ہی اسے جانے دے گی ہر کام کو پھرتی اور دل جمعی سے کرنے والے افق 'فرزام پر اپنی ساری جان لگا دے گی... جو ہو رہا ہے... اسے ہونے نہیں دے گی

وہ تسخر سے ہنسا... "یہ فرزام تمہارے پاس پچھلے تین سال سے ہے... کبھی تم اس کے... پاس آئیں؟ اس فرزام اے تمہارا دل بہل رہا تھا..... بس تمہیں ایک سہارا مل گیا تھا گندم کی بھوسی میں جیسے آگ لگتی ہے اور بجھتی نہیں... ایسے ہی فرزام میں عدن آگ لگا... گیا تھا... اب یہ آگ بجھ نہیں رہی تھی

"... نہیں..... ایسا نہیں ہے..... یہ غلط ہے"

... اس نے اس کی بات کو درمیان میں ہی اچک لیا
تم اپنے لیے آنے والے ہر رشتے کے لیے انکار کر دیتی تھیں... تم نے تنگ آ کر مجھے
"... ہاں کہہ دیا

یہ غلط ہے فرزام! یہ زیادتی ہے میرے ساتھ..... یہ جھوٹ ہے... تنگ آ کر"
..... نہیں

"پھر کیا تمہیں مجھ سے محبت تھی؟"

محبت تو ہم دونوں کو ہی نہیں تھی نا... ہم نے ایک دوسرے کو جان کر ہی ہاں کی
تھی... میں نے سب سچ بتا دیا تھا... میں تب نہیں کرتی تھی... مگر اب بہت محبت کرتی
ہوں فرزام" اس نے ایسے وقت میں اپنی محبت کا اعلان کیا... جب اسے کوئی وقعت ہی
... نہ دی گئی

کب کی تم نے مجھ سے محبت؟ میرا تمہارا محبت کا معاہدہ نہیں تھا ایمان داری کا تو" تھا... مجھے تم اچھی لگیں... تمہاری شرافت 'تمہارے کام' 'تمہارے اصول'..... بہت متاثر تھا میں تم سے... میرا ایمان تھا کہ صرف ایک افق جیسی لڑکی میری زندگی کو تباہ نہیں کرے گی... میں نقصان میں نہیں رہوں گا... میں بہت خوش نہ رہا تو ناخوش بھی نہیں رہوں گا... تمہارے جس حسن پر دنیا مرتی ہے نا..... اس پر میں نے کبھی نظر نہیں ڈالی تھی.... جو حسن تمہارے اندر تھا 'اس پر میری نظر تھی... گزرے سالوں میں 'میں نے... رومی کو یاد کیا... تاکہ مجھے یاد رہے کہ میں نے رومی جیسی غلطی دوبارہ نہیں کرنی تمہارے یہاں آنے سے پہلے مجھے بہت بار اس کے فون آئے... لیکن اپنی بیوی کی غیر موجودگی میں اس سے بات کرنا میں نے گوارا نہیں کیا... "آنسو کا گولہ اس کے حلق میں اٹکا...

تم سے متاثر ہوتا میں تمہارا مقید ہو گیا... تمہارے بغیر رہنا محال ہو گیا... پہلے تمہیں پرکھ" رہا تھا... پھر تمہارے سحر میں مبتلا ہو گیا... لیکن صرف تمہارے لیے کہ تم ماضی کے ہر طرح کے دکھ سے نکل آؤ... تم اتنی مستحکم ہو جاؤ کہ تم..... تمہیں مجھ تک آنے میں کوئی مسئلہ نہ پیش آئے... اس الٹ پلٹ میں 'میں کہیں کا نہیں رہا... جس خوف سے بچتا رہا اسی سے محبت کرنے لگا... قسم کھائی تھی میں نے کہ کسی عورت پر یقین نہیں کروں گا... بہت یقین کیے تھے میں نے رومی پر..... قسم توڑی اور نقصان بھی خود ہی

اٹھایا... "جسے انگوٹھی پہنانا تھی 'وہ تقریباً رو رہا تھا.... جسے تالیاں بچوانا تھیں 'وہ سن کر... سن ہو رہی تھی

تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا افق؟ دل میں اسے چھپائے تم میرے ساتھ"

"...ریں... دور..... دور

میں تم سے محبت کرتی ہوں.... بار بار یہی کہوں گی 'باقی باتیں حالات نے پیدا کر دی"

ہیں... بظاہر وہ سچ ہیں.... پر وہ وہ جھوٹ ہیں... صرف ایک بار میرا یقین کرو... میرے

"...ڈر نے مجھے دور رکھا... مجھے محبت کرنے سے ڈر لگتا تھا

محبت سے نہیں افق! کسی اور کے ساتھ محبت کرنے"

"میں.... تم وہی لڑکی ہو جو پہلی محبت کے نام پر زندہ رہتی ہے اور اسی پر مر جاتی ہے؟

...ہاں! میں وہی لڑکی ہوں 'جو محبت کے لیے جیتی اور مر جاتی ہے اور تمہاری محبت ہے"

"...میری اس اس نادانی کو محبت نہ کہیں... میرے شوہر کے برابر کوئی نہیں آ سکتا

اس نادانی کو..."فرزام نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ"

کیا..."اپنی اماں کا لحاظ کر رہی ہو... معاشرے کا.... خاندان کا... مجبور ہو یا احسان اتار

رہی ہو.... آج تم مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو.... مجھے ہی تمہیں چھوڑ کر رومی کے پاس چلے

جانا چاہیے تھا... کیونکہ تم نے وار میں اسے بھی مات دے دی... وہ صاف صاف انکار کر

گئی... انگوٹھی منہ پر مار دی اور تم روایتی لڑکی 'ڈرپوک اور شریف.... پہلی محبتوں کو سینے

سے لگائے رکھنے والی... تمہیں تو مجھ سے دور جانا آیا... نہ ہی قریب کرنا... " غم و غصے سے
... وہ تقریباً پاگل ہی ہو چکا تھا... اس کی آخری بات نے افق کو اندر تک تھس تھس کر دیا

تو اب اسے بار بار رومی یاد آ رہی ہے اور اب یہ خود رومی کے پاس جانا چاہ رہا ہے... اب وہ
... رومی کے لیے تڑپ رہا تھا

تمہارا وہ امان تمہاری راہ میں آنکھیں پچھائے کھڑا ہے... جس کے لیے تم نے اپنی محنت "
سے جمع کیا گیا پیسہ فنڈز میں دے دیا... اگر تمہارے اکاؤنٹ میں اور پیسے بھی ہوتے تو تم
"وہ بھی دے دیتیں نا؟

بلکہ اس کی ہے اس نے سراسر..... میں نے کوئی پیسے نہیں دیے... اس کی بات پر "
".... یقین ہے..... مجھ پر نہیں

یقین دراصل بروقت سچ بولنے پر کیے جاتے ہیں... کیونکہ افق! اس کی گئی باتیں "
اب تک سچ ہی نکل رہی ہیں... کیا اس کا کہا سب سچ نہیں؟ اگر وہ نہ ملتا تو تم مجھے
بتاتیں یہ سب؟ شاید بنا بتائے ہی چھوڑ جاتیں... وہ شخص تمہارے کالج آیا.... پھر اسٹور
..... تک... تم لوگ کافی شاپ میں لے... اس کے وکیل کے پاس تم بار بار جاتی رہیں
"اور کیا کچھ تمہیں کرنا تھا افق؟ کیا کچھ اور اتنا کچھ چھپایا تھا تو بتانا کیا تھا؟

کہ مجھے تم سے..... صرف تم سے محبت ہے... صرف اپنے شوہر سے.... اپنے فرزام "
".... سے بہت بڑی غلطی کر دی میں نے.... دھوکا نہیں دیا

اب بھی کہہ رہی ہو محبت کا.... اب بھی... کیا ابھی اور میرے نام کا سہارا چاہیے؟"
جب تک ڈاکٹر عدن کا کیس ختم نہیں ہو جاتا.... کیا تب تک؟" وہ واقعی پاگل ہی ہو
...چکا تھا... اس کا دماغ جو جو کچھ سوچ رہا تھا اسے جانے بغیر وہ زبان پر لا رہا تھا
... صوفے پر گرے ہوئے انداز سے بیٹھی وہ اونچی آواز سے بچوں کی طرح رونے لگی

میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں فرزام... میرا یقین کر"
لو... چلو ہم پاکستان چلیں... میں نے کہا نہیں کہ میں محبت کرتی ہوں... لیکن مجھے کہنا
ضرور تھا... مجھے اپنی قسمت پر رشک ہے کہ تم میرے شوہر ہو... میں تمہارے پیروں میں
گر کر معافی مانگ لیتی ہوں... میں نے اتنا کچھ چھپایا' لیکن میں نے ایک پل کو بھی
دھوکا نہیں دیا... میں کس کی گواہی لاؤں کہ تمہیں یقین آئے... صرف اللہ ہی ہے' جو
سب جانتا ہے فرزام! تم اسی اللہ پر جو سب جانتا ہے' یقین رکھ کر میرا یقین کر لو... اسی
"خدا کے لیے میری بات مان جاؤ.... صرف ایک بار خدا کے لیے

جس وقت وہ یہ بات کر رہی تھی' ٹھیک اسی وقت بیل دی گئی... فرزام نے اٹھ کر
دروازہ کھولا... افق سمجھی نمل ہو گی... وہ اٹھ کر اندر جانے لگی... لیکن جسے اس نے
...دیکھا

فرزام نے بڑھ کر دروازہ کھولا.... سامنے نظر آنے والے شخص کو دیکھ کر اس کی کنپٹی
...کی رگیں پھڑک کر تن گئیں... وہاں عدن کھڑا تھا

دیکھو! تم میرے لیے کس قدر حقیر ہو... اگر تم اس حال تک نہ پہنچتے... اگر تم اس دنیا کے بادشاہ ہوتے تو بھی افق پلٹ کر تمہیں نہ دیکھتی... تمہیں تمہاری اوقات معلوم ہوئی؟" افق جم کر اس کے سامنے کھڑی تھی... عدن کو واقعی اپنی اوقات ٹھیک ٹھاک معلوم ہو گئی تھی

فرزام کی نظروں میں مجھے تمہاری اوقات معلوم ہو گئی ہے... "ہمت کر کے آواز کو" مضبوط بنا کر عدن نے کہہ دیا... جبکہ وہ ایسے گرنے والا تھا... جیسے گھن کھایا زینہ... جو ذرا سے دباؤ سے دھڑام سے چرمر کر گر پڑتا ہے... اسے کچھ بھی نہ ملا اور وہ گھن کھایا... کھڑا رہا

تمہارا نام ان ناموں میں لکھا ہی نہیں گیا... جن پر محبتیں واجب ہوتی ہیں... اس "حقیقت کو جان جاؤ..." وہ بدعا دے رہی تھی یا سزا سن رہی تھی... اس نے یہ سب کیسے جان لیا تھا... جیل جانے کے بعد سے وہ بار بار رو پڑتا تھا... اس سے پہلے زندگی میں یہ نوبت کبھی نہیں آئی تھی اس

پر... یہ بات سن کر اسے رونا آیا... اس پر مہینوں روارکے جانے والے تشدد سے زیادہ... اسے اس وقت صحیح سلامت کھڑے ہو کر آیا

"مجھ پر محبت واجب نہیں ہوئی...؟ بھول گئیں" کیسے تم سے محبت کرتا تھا...؟"

مجھے یاد ہے 'کیسے تم مجھے چھوڑ گئے اور کس لیے چھوڑ گئے... میں تو تمہاری شکر گزار' ہوں... کاش! کہ تم جان سکتے کہ میں نے نصیحت کے بعد انعام ملنے پر کیسے شکر ادا کیا... تم وہ نصیحت تھے 'جو مجھے وقت نے دی... اور فرزام وہ انعام ہے' جو مجھے خدا نے دیا... تم وہ آزمائش تھے 'جو زندگی میں ہر انسان کو ایک بار تو بھگتنی ہی پڑتی ہے... وہ آزمائشیں جو دھل دھلا کر انسان کا اصل اس کے سامنے لے آتی ہیں... فرزام کا دل دکھا کر میں خدا کی ناشکری کیسے کروں..... ابھی تو فرزام کے ملنے پر اس کا شکر ہی ادا نہیں کر سکی...' اتنی مضبوط آواز افق کی... اتنا کھرا انداز اس کا

فرزام تمہیں چھوڑ گیا ہے افق... اس صدمے سے باہر آ...
...جاؤ...' وہی عدن کا شہر پر مات دینے والا انداز
افق تمہیں دھتکار رہی ہے... اسے اپنی پیشانی پر کند کرا لو...' اس نے عدن کی بچھائی
...بساط ہی الٹ دی
جب جب اپنی شکل دیکھو... تمہیں یہ دکھائی دینا"
"...چاہیے"

مجھے تم دکھائی دیتی ہو افق... ایسی باتیں تو تم کرتی تھیں... اب میں کر رہا ہوں... مجھ"
"...میں تم سما گئی ہو... میں سانس کیسے لوں افق... میری سانسیں تم سے جڑ گئی ہیں"

اس نے بڑھ کر افق کا ہاتھ تھامنا چاہا... افق دو قدم پیچھے ہوئی... وہ اس سے ڈر نہیں رہی تھی... بھاگ تو اب قطعاً نہیں رہی تھی... وہ اب اس سے نہیں بھاگے گی... یہ ڈر... کر بھاگنے کا ہی انجام تھا

پانی آئے تو اونچائی پر چڑھ کر جان بچانی چاہیے... عذاب آئے تو سجدے میں جھک کر..... انسان وبال بن کر آئے تو سامنے سے ڈٹ کر

میں اسے تمہاری اور اپنی ساری باتیں بتا آیا ہوں... تم کتنی بار میرے ساتھ اکیلی "نکلیں... کیسے تم دیوانہ وار مجھ سے محبت کرتی تھیں... ساری خاص باتیں بتا کر آیا ہوں اسے افق.... آخر کو وہ بھی ایک انسان ہی ہے نا.... کتنا بھی اچھا ہو گا 'فرشتہ نہیں ہو گا... وہ تمہاری زندگی میں اب کبھی واپس نہیں آئے گا... تمہاری قسمت میں 'میں لکھا گیا ".... ہوں"

اس کے رد عمل پر وہ چڑ گیا... ورنہ یہ سب نہ کہتا... افق نے اپنے تاثرات بمشکل... دبائے... جن میں پہلا تاثر غیظ و غضب کا تھا

مجھ سے متعلق مشورہ لینے وہ تمہارے پاس نہیں آئے "گا..."

اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ ایسے چلا نہ جاتا... اپنی بیوی کو میرے ساتھ چھوڑ کر.... وہ تمہیں ".... چھوڑ چکا ہے"

".....اگر وہ مجھے چھوڑتا تو خود یہیں رہتا اور مجھے تمہارے ساتھ چلتا کرتا"

"...تم بہت خوش فہم ہو افق"

تھی..... جب تک "امان" نامی آزمائش میں مبتلا رہی... فرزام میرے لیے کوئی جنگلی
جھاڑی نہیں... جسے اکھاڑا اور زمین کسی اور بیل بوٹے کے لیے تیار کر لی... تمہاری بھول
ہے... اگر ایسا کچھ ہوا بھی 'تو بھی وہ میرا ہی ہو
"....گا... کیونکہ میں اسے اپنا ہی رہنے دوں گی

اس آخری بات سے عدن کو بہت تکلیف ہوئی اس کا جی چاہا کہ زوردار تھپڑ افق کے
...گال پر مارے

تم سو سال بھی میری راہ میں کھڑے رہے..... تو بھی تمہیں میری ایک نظر نہیں لے
"....گی... تم افق کو پلٹ کر خود کو دیکھتا نہیں پاؤ گے

کیا ہوا! اگر وہ اس مجسم تور کو گھسیٹے اور اپنے ساتھ لے جائے... کاش! وہ پاکستان میں
...ہوتا.... کاش! وہ نام نہاد دہشت گرد نہ ہوتا

تم افق کو پلٹ کر خود کو دیکھتا نہیں پاؤ گے... "اس کے اندر باہر سائیں سائیں ہونے"
...لگی

...ایک نے اس سے محبت کی تھی.... ایک سے اس نے شادی کی تھی

...افق کو چھوڑ دیا تھا.... ماریہ نے چھوڑ دیا تھا

...ایک کو دھتکارتا تھا... ایک دھتکار رہی تھی

افق نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا... وہ ضرور رخ موڑے اسے دیکھ رہا تھا... اس کی چال میں تھکن اور دکھ ضرور تھا... لیکن اس کی سمت سیدھی تھی... اس کا اٹل انداز بتا رہا تھا... کہ وہ کب تک بنار کے چل سکتی تھی... وہ تا عمر بنار کے چل سکتی تھی

عدن وہیں کھڑا رہ گیا... افق اپنے پیچھے وہ اندھیرے سمیٹ لائی... جو آج ہی کی رات خاص بوسٹن پر اترے

تھے... اس نے خوف زدہ ہو کر سب ہی بتیاں روشن کر دیں... اندھیرا پھر بھی پھیلتا ہی جا رہا تھا

اس نے چاہا 'بھاگ کر جہاں بھر کی روشنی لے آئے... فرزام لے آئے... باہر نکلے اور حلق پھاڑ پھاڑ کر فرزام کو آوازیں دے... وہ اس کی پہلی آواز پر نہ پلٹے تو آخری آواز پر ہی پلٹ آئے... وہ اسے اٹھا کر دریا میں پھینک دے... اسے بچائے بھی نا..... اسے مر... جانے دے..... لیکن اسے چھوڑ کر نہ جائے

"...میرا دل چاہتا ہے 'میں تمہی دریا میں پھینک دوں"

...مجھے....؟" اسے سن کر بھی یقین نہیں آیا

ہاں! تمہیں ہی یار..... تمہیں بہانے سے 'اب سے نظر بچا کر کنارے سے دھکا دے"

"...دوں... پھر جھٹ جیکٹ اتار کر خود بھی کود جاؤں اور تمہیں بچا لاؤں

"... سب سن کر بھی مجھے یقین نہیں آ رہا"

.... سنو.... "تمہیں اوپر لے جاؤں اور دھکا دے دوں شرٹاپ.... تم پھر گئیں پانی میں"
میں بھی کودا پانی میں اور پھر سے تمہیں بچا کر اوپر لے آؤں گا... میں ہیرو بن جاؤں
گا..."

"ہیرو.... بننے کے لیے؟"

"... ہاں! میں بار بار تمہارا ہیرو بننا چاہتا ہوں"

وہ اس بات پر دنوں ہسنی.... اور خوشی سے اسے کئی راتیں نیند نہ آئی... وہ ذہن میں
اپنے دریا میں گرنے کی اور فرزام کے ہاتھوں بچائے جانے کی فلم چلاتی رہی.... ہر بار
اس فلم کو چلاتے اسے بہت اچھا لگتا... ہر بار اسے اس فلم کے ہیرو پر انوکھے انداز میں
... پیار آتا

محبت ان پر بہت سے الگ الگ لمحوں میں وارد ہوئی تھی... جیسے اوس.... بارش کی طرح
نہیں برستی.... نظر بھی نہیں آتی... لیکن گیلا کر دیتی ہے... نرمی سے... محبت کے
لے گائے گئے لوک گیتوں کی طرح بھی... جو ان گنت پتیاں رکھنے والے پھول کی طرح
... الگ الگ جدا ہوئے... لیکن لے اور ردھم ایک ہی رکھتے ہیں
... اگر وہ دریا میں کود جائے تو کیا وہ کہیں سے بھی آ جائے گا

ہاں.... "افق جانتی تھی... ایسا جاننا جس کے ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا... جس" ... یقین کے پیچھے ہی شک چلا آتا ہے

میں تمہیں بہت یاد کرتا رہا... "ایک دن وہ اسے ہر دو منٹ کے بعد فون کر کے کہتا" ... رہا

بارش ہو رہی ہے... بہت بد صورت سی بارش ہے... مجھے تو اچھی نہیں لگ رہی... ہوا" ایسے چل رہی ہے کہ دل بیٹھا جا رہا ہے... جانے کیوں.... اور پھول 'ہاں صرف پھول ... ہی پیارے لگ رہے ہیں... لگتا ہے سارے امریکی گھروں سے باہر نکل آئے ہیں دیکھو! مجھے چلنے کے لیے جگہ نہیں مل رہی... اف! یہ امریکی.... اف! یہ لڑے لڑکیاں.... اف افق.... ہاں! میں بھیگ رہا ہوں.... نہیں! میں آئس کریم نہیں کھاؤں گا... نہیں بیٹھنا مجھے کہیں... مجھے یہ سب نہیں چاہیے اپنا نام تو تم لے نہیں رہیں... میں بھی نہیں لوں گا... نہیں! مجھے اب افق نہیں چاہیے 'وہ دیکھو ذرا.... ایک گندی سی لڑکی نے مجھ جیسے معصوم سے لڑکے پر کولڈ کافی انڈیل دی ہے... وہ اب اسے نہیں چھوڑے گا... وہ اس کا گلا دبا دے گا... اسے اس کا گلا دبا دینا چاہیے... میں ".... تمہارا گلا دبا دوں گا افق.... یاد رکھنا

ہولے ہولے الہام کی سی صورت لیے محبت ان پر اترتی رہی... وہ دونوں ایک دوسرے میں مقید ہونے لگے

وہ اسے فون کر رہی تھی... لیکن اس کا فون بند تھا... اس کے بیڈ روم کی کھڑکی کے
..... ساتھ وہ ٹک کر کھڑی ہو گئی... جس راستے سے اسے آنا تھا اس پر نظریں گاڑے
واقعات تیزی سے رونما ہوئے تھے... لیکن اس سے کیا فرق پڑتا تھا... محبت کا جو معجزہ
رونما ہو چکا تھا... وہ اپنا اثر رکھتا تھا... اسے یقین تھا 'فرزام ضرور آئے گا... ایسا یقین جو خود
کو خود ہی کروایا جاتا ہے... جو پانی پر بنے بلبے سا ہوتا ہے... اس کے پاس یقین کے کئی
دھاگے تھے... وقت ہی ثابت کرنے والا تھا کہ کون سا دھاگہ کتنا مضبوط ہے اور ٹوٹ
..... جانے کے لیے کتنا نازک

وہ بہت زیادہ رونا چاہتی تھی... ہر وہ حربہ آزمانا چاہتی تھی... جس سے اس کی زندگی میں
... فرزام کے ہونے پر آنچ نہ آئے
"... جب وہ امریکا آرہی تھی تو اماں نے کہا... "میری بیٹی بہت خوش قسمت ہے
... امریکا جا رہی ہوں اس لیے؟" وہ مسکرائی
"... تم فرزام کے پاس جا رہی ہو اس لیے"

اس نے اپنے ویزے کے لیے بہت دعائیں کی تھیں... دو بار اس کے ویزے پر مختلف
اعتراضات لگ چکے تھے اور دونوں بار وہ کئی گھنٹے روتی رہی تھی... اس نے فرزام کو نہیں
بتایا تھا کہ وہ روتی رہی ہے... اس مے یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ یہاں آنے کے لیے اس
سے پیکنگ نہیں ہو پا رہی تھی... چیزیں پھسل پھسل کر اس کے ہاتھوں سے گر جاتی

تھیں... اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ فرزام کے پاس آخر کار جا رہی ہے... آخر کار اس کے عین سامنے بیٹھ کر اسے دیکھ سکے گی... اسے سن سکے گی... جہاز میں بیٹھنے تک اسے یقین نہیں تھا... اسے ڈر تھا کہ جہاز کریش ہو جائے گا... وہ مر جائے گی اور آخر کار وہ کبھی بھی فرزام سے نہیں مل سکے گی... بوسٹن ایرپورٹ پر اس کے کاغذات رد کر دیے جائیں گے... ان پر کوئی نیا اعتراض اٹھے گا... اسے وہم تھا کہ اس کے اور فرزام کے 'درمیان ضرور کوئی آئے گا... وہ عدن ہو گا' اسے گمان تک نہ تھا... اس طرح آئے گا... اسے خیال تک نہ تھا

...فرزام....." اس نے سسکی سی سرگوشی کی اور پھر وہ سسکتی سرگوشیاں کرتی رہی "

.....

ایک غیر معروف علاقے... ایک غیر معروف سڑک کے کنارے سے ذرا آگے وہ ایک... ڈھلان نما جگہ پر دونوں گھٹنوں پر بازو ٹکائے بیٹھا تھا

".....فرزام"

آبادی کے نشانات ذرا دور ہی معدوم ہو جاتے تھے... وقفے وقفے سے سڑک پر سے کوئی نہ... کوئی گاڑی معمول کی رفتار سے گزر جاتی تو زندگی کے شواہد زندہ ہو جاتے یہاں بیٹھنے سے پہلے اس نے ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر کھانا کھانے کی کوشش کی... تھی... "افق جائے بھاڑ میں" سوچ کر

اس سے کھانا نہیں کھایا گیا تھا... اس نے کافی پینے کی کوشش کی اور کافی ٹھنڈی ہوتی رہی...

وہ ایک بار میں بھی گیا... وہ خود سے بے خود ہو جانا چاہتا تھا... اس کا دماغ سوچے جا رہا تھا... سوچے جا رہا تھا... وہ اسے سلا دینا چاہتا تھا... جو اس سے ہزاروں طرح کے سوال کر رہی تھی... اسے اکسا رہی تھی... بہلا رہی تھی... تکلیف دے رہی تھی... اتنے سارے سوال جو اس کے اندر اٹھ رہے تھے... اس کے پاس ان سب کا جواب نہیں تھا...

آرڈر دے کر وہ اٹھ گیا... واش روم جا کر وہ بلاوجہ منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے لگا... اسے معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اسے کرنا کیا ہے... وہ کر کیا رہا ہے... کل اس کی زندگی کچھ اور تھی... آج کچھ اور تھی... کل تک ہی جو تھی 'وہی زندگی تھی' اسے افق پر غصہ تھا... وہ اس پر بے حد ناراض تھا... اس کی شوخی جاتی رہی تھی... وہ بدتمیز کی حد تک بد مزاج ہو گیا تھا... یہی تجویز کردہ سزا تھی... اس کی طرف سے افق کے لیے... وہ بد دل بھی ہوا تھا اور افق کو ایک تمپڑ بھی مارنا چاہتا تھا... اور یہ سب بس... یہاں تک ہی تھا... وہ افق کو نکال باہر نہیں کرنا چاہتا تھا

"...بیوی وہ تمہاری ہوگی... محبوبہ وہ میری ہے... وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے"

...ایسے لفظوں کی بازگشت پر وہ اس وقت گھر سے باہر نہ ہوتا تو کہاں ہوتا

میں اس کی جان ہوں... مجھے یقین ہے اتنے سال اس نے میری گمشدگی کا سوگ ہی "منایا ہو گا... اس جیسی لڑکیاں محبت کے نام پر کھیل نہیں کھیلتی... یہ وہ عورتیں "ہوتی ہیں" جو محبت کے نام پر جو پودا لگاتی ہیں اسی کے نیچے اپنی قبر بناتی ہیں

فرزام نے اپنا سر تھام لیا... وہ بار بار اپنا ذہن جھٹک رہا تھا... وہ افق کو سوچنا نہیں چاہتا تھا... وہ کسی پرسکون جگہ پر جا کر اپنے ذہن کو سلا دینا چاہتا تھا... اسے خیال سا آیا... زندگی صرف دو دن پیچھے چلی جائے تو وہ افق کو لے کر کہیں چلا جائے... اس نے اس انسان کی یہ سب باتیں نہ سمی ہوتیں... جو اب اس کے... ہر یقین کو بے یقین کر رہی تھیں

دیکھو! تم میرے لیے کس قدر حقیر ہو... اگر تم اس حال تک نہ پہنچتے... اگر تم اس دنیا کے بادشاہ ہوتے تو بھی افق پلٹ کر تمہیں نہ دیکھتی... تمہیں تمہاری اوقات معلوم ہوئی؟" افق جم کر اس کے سامنے کھڑی تھی... عدن کو واقعی اپنی اوقات ٹھیک ٹھاک... معلوم ہو گئی تھی

فرزام کی نظروں میں مجھے تمہاری اوقات معلوم ہو گئی ہے... "ہمت کر کے آواز کو" مضبوط بنا کر عدن نے کہہ دیا... جبکہ وہ ایسے گرنے والا تھا... جیسے گھن کھایا نہ... جو ذرا سے دباؤ سے دھڑام سے چرمر کر گر پڑتا ہے... اسے کچھ بھی نہ ملا اور وہ گھن کھایا... کھڑا رہا

تمہارا نام ان ناموں میں لکھا ہی نہیں گیا... جن پر محبتیں واجب ہوتی ہیں... اس "حقیقت کو جان جاؤ..." وہ بددعا دے رہی تھی یا سزا سنار ہی تھی... اس نے یہ سب کیسے جان لیا تھا... جیل جانے کے بعد سے وہ بار بار رو پڑتا تھا... اس سے پہلے زندگی میں یہ نوبت کبھی نہیں آئی تھی اس

پر... یہ بات سن کر اسے رونا آیا... اس پر مہینوں روارکھے جانے والے تشدد سے زیادہ... اسے اس وقت صحیح سلامت کھڑے ہو کر آیا

"مجھ پر محبت واجب نہیں ہوئی...؟ بھول گئیں 'کیسے تم سے محبت کرتا تھا...؟"

مجھے یاد ہے 'کیسے تم مجھے چھوڑ گئے اور کس لیے چھوڑ گئے... میں تو تمہاری شکر گزار' ہوں... کاش! کہ تم جان سکتے کہ میں نے نصیحت کے بعد انعام ملنے پر کیسے شکر ادا کیا... تم وہ نصیحت تھے 'جو مجھے وقت نے دی... اور فرزام وہ انعام ہے 'جو مجھے خدا نے دیا... تم وہ آزمائش تھے 'جو زندگی میں ہر انسان کو ایک بار تو بھگتنی ہی پڑتی ہے... وہ آزمائشیں جو دھل دھلا کر انسان کا اصل اس کے سامنے لے آتی ہیں... فرزام کا دل دکھا کر میں خدا کی ناشکری کیسے کروں... ابھی تو فرزام کے ملنے پر اس کا شکر ہی ادا نہیں کر سکی... "اتنی مضبوط آواز افق کی... اتنا کھرا انداز اس کا

فرزام تمہیں چھوڑ گیا ہے افق... اس صدمے سے باہر آ"

... جاؤ..." وہی عدن کا شہر پر مات دینے والا انداز

افق تمہیں دھتکار رہی ہے... اسے اپنی پیشانی پر کند کرا لو... "اس نے عدن کی بچھائی"
... بساط ہی الٹ دی

جب جب اپنی شکل دیکھو... تمہیں یہ دکھائی دینا"
"... چاہیے"

مجھے تم دکھائی دیتی ہو افق... ایسی باتیں تو تم کرتی تھیں... اب میں کر رہا ہوں... مجھ"
"... میں تم سما گئی ہو... میں سانس کیسے لوں افق... میری سانسیں تم سے جڑ گئی ہیں

اس نے بڑھ کر افق کا ہاتھ تھامنا چاہا... افق دو قدم پیچھے ہوئی... وہ اس سے ڈر نہیں
رہی تھی... بھاگ تو اب قطعاً نہیں رہی تھی... وہ اب اس سے نہیں بھاگے گی... یہ ڈر
... کر بھاگنے کا ہی انجام تھا

پانی آئے تو اونچائی پر چڑھ کر جان بچانی چاہیے... عذاب آئے تو سجدے میں جھک
..... کر..... انسان وبال بن کر آئے تو سامنے سے ڈٹ کر

میں اسے تمہاری اور اپنی ساری باتیں بتا آیا ہوں... تم کتنی بار میرے ساتھ اکیلی"
نکلیں... کیسے تم دیوانہ وار مجھ سے محبت کرتی تھیں... ساری خاص باتیں بتا کر آیا ہوں
اسے افق..... آخر کو وہ بھی ایک انسان ہی ہے نا.... کتنا بھی اچھا ہو گا 'فرشتہ نہیں ہو
گا... وہ تمہاری زندگی میں اب کبھی واپس نہیں آئے گا... تمہاری قسمت میں 'میں لکھا گیا
"... ہوں"

اس کے رد عمل پر وہ چڑ گیا... ورنہ یہ سب نہ کہتا... افق نے اپنے تاثرات بمشکل
...دبائے... جن میں پہلا تاثر غیظ و غضب کا تھا

مجھ سے متعلق مشورہ لینے وہ تمہارے پاس نہیں آئے"
"..."

اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ ایسے چلا نہ جاتا... اپنی بیوی کو میرے ساتھ چھوڑ کر.... وہ تمہیں"
"...چھوڑ چکا ہے

".... اگر وہ مجھے چھوڑتا تو خود یہیں رہتا اور مجھے تمہارے ساتھ چلتا کرتا"
"... تم بہت خوش فہم ہو افق"

تمہی.... جب تک "امان" نامی آزمائش میں مبتلا رہی... فرزام میرے لیے کوئی جنگلی"
جھاڑی نہیں... جسے اکھاڑا اور زمین کسی اور بیل بوٹے کے لیے تیار کر لی... تمہاری بھول
ہے... اگر ایسا کچھ ہوا بھی 'تو بھی وہ میرا ہی ہو
".... گا... کیونکہ میں اسے اپنا ہی رہنے دوں گی

اس آخری بات سے عدن کو بہت تکلیف ہوئی اس کا جی چاہا کہ زوردار تمہیں افق کے
... گال پر مارے

تم سو سال بھی میری راہ میں کھڑے رہے.... تو بھی تمہیں میری ایک نظر نہیں لے"
".... گی.... تم افق کو پلٹ کر خود کو دیکھتا نہیں پاؤ گے

کیا ہوا! اگر وہ اس مجسمِ حور کو گھسیٹے اور اپنے ساتھ لے جائے... کاش! وہ پاکستان میں
...ہوتا.... کاش! وہ نام نہاد دہشت گرد نہ ہوتا
تم افق کو پلٹ کر خود کو دیکھتا نہیں پاؤ گے... "اس کے اندر باہر سائیں سائیں ہونے"
لگی...

...ایک نے اس سے محبت کی تھی.... ایک سے اس نے شادی کی تھی
...افق کو چھوڑ دیا تھا.... ماریہ نے چھوڑ دیا تھا
...ایک کو دھتکارتا تھا... ایک دھتکار رہی تھی
افق نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا... وہ ضرور رخ موڑے اسے دیکھ رہا تھا... اس کی چال
میں تھکن اور دکھ ضرور تھا... لیکن اس کی سمت سیدھی تھی... اس کا اٹل انداز بتا رہا تھا
...کہ وہ کب تک بنا رکے چل سکتی تھی... وہ تا عمر بنا رکے چل سکتی تھی
عدن وہیں کھڑا رہ گیا... افق اپنے پیچھے وہ اندھیرے سمیٹ لائی... جو آج ہی کی رات خاص
بوسٹن پر اترے
تھے... اس نے خوف زدہ ہو کر سب ہی بتیاں روشن کر دیں... اندھیرا پھر بھی پھیلتا ہی
...جا رہا تھا

اس نے چاہا! بھاگ کر جہاں بھر کی روشنی لے آئے... فرزام لے آئے... باہر نکلے اور
حلق پھاڑ پھاڑ کر فرزام کو آوازیں دے... وہ اس کی پہلی آواز پر نہ پلٹے تو آخری آواز پر ہی

پلٹ آئے... وہ اسے اٹھا کر دریا میں پھینک دے... اسے بچائے بھی نا..... اسے مر
... جانے دے..... لیکن اسے چھوڑ کر نہ جائے

"...میرا دل چاہتا ہے 'میں تمہی دریا میں پھینک دوں"

...مجھے....؟" اسے سن کر بھی یقین نہیں آیا"

ہاں! تمہیں ہی یار..... تمہیں بہانے سے 'اب سے نظر بچا کر کنارے سے دھکا دے"

"...دوں... پھر جھٹ جیکٹ اتار کر خود بھی کود جاؤں اور تمہیں بچا لاؤں

"...سب سن کر بھی مجھے یقین نہیں آ رہا"

....سنو...." تمہیں اوپر لے جاؤں اور دھکا دے دوں شرٹاپ..... تم پھر گئیں پانی میں"

میں بھی کودا پانی میں اور پھر سے تمہیں بچا کر اوپر لے آؤں گا... میں ہیرو بن جاؤں

"...گا

"ہیرو..... بننے کے لیے؟"

"...ہاں! میں بار بار تمہارا ہیرو بننا چاہتا ہوں"

وہ اس بات پر دنوں ہسنی.... اور خوشی سے اسے کئی راتیں نیند نہ آئی... وہ ذہن میں

اپنے دریا میں گرنے کی اور فرزام کے ہاتھوں بچائے جانے کی فلم چلاتی رہی.... ہر بار

اس فلم کو چلاتے اسے بہت اچھا لگتا... ہر بار اسے اس فلم کے ہیرو پر انوکھے انداز میں

...پیار آتا

محبت ان پر بہت سے الگ الگ لمحوں میں وارد ہوئی تھی... جیسے اوس.... بارش کی طرح
نہیں برستی.... نظر بھی نہیں آتی... لیکن گیلا کر دیتی ہے... نرمی سے... محبت کے
یلے گائے گئے لوک گیتوں کی طرح بھی... جو ان گنت پتیاں رکھنے والے پھول کی طرح
... الگ الگ جدا ہوئے... لیکن لے اور ردھم ایک ہی رکھتے ہیں
... اگر وہ دریا میں کود جائے تو کیا وہ کہیں سے بھی آ جائے گا
ہاں.... "افق جانتی تھی... ایسا جاننا" جس کے ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا... جس "
... یقین کے پیچھے ہی شک چلا آتا ہے

میں تمہیں بہت یاد کرتا رہا... "ایک دن وہ اسے ہر دو منٹ کے بعد فون کر کے کہتا"
... رہا
بارش ہو رہی ہے... بہت بد صورت سی بارش ہے... مجھے تو اچھی نہیں لگ رہی... ہوا"
ایسے چل رہی ہے کہ دل بیٹھا جا رہا ہے... جانے کیوں.... اور پھول 'ہاں صرف پھول
... ہی پیارے لگ رہے ہیں... لگتا ہے سارے امریکی گھروں سے باہر نکل آئے ہیں
دیکھو! مجھے چلنے کے یلے جگہ نہیں مل رہی... اف! یہ امریکی.... اف! یہ لڑے
لڑکیاں.... اف اف.... ہاں! میں بھگی رہا ہوں.... نہیں! میں آئس کریم نہیں
کھاؤں گا... نہیں بیٹھنا مجھے کہیں... مجھے یہ سب نہیں چاہیے اپنا نام تو تم لے نہیں
رہیں... میں بھی نہیں لوں گا... نہیں! مجھے اب افق نہیں چاہیے 'وہ دیکھو ذرا.... ایک

گندی سی لڑکی نے مجھ جیسے معصوم سے لڑکے پر کولڈ کافی انڈیل دی ہے... وہ اب اسے
نہیں چھوڑے گا... وہ اس کا گلا دبا دے گا... اسے اس کا گلا دبا دینا چاہیے... میں
"...تمہارا گلا دبا دوں گا افق.... یاد رکھنا

ہولے ہولے الہام کی سی صورت لیے محبت ان پر اترتی
...رہی... وہ دونوں ایک دوسرے میں مقید ہونے لگے
وہ اسے فون کر رہی تھی... لیکن اس کا فون بند تھا... اس کے بیڈ روم کی کھڑکی کے
..... ساتھ وہ ٹک کر کھڑی ہو گئی... جس راستے سے اسے آنا تھا اس پر نظریں گاڑے
واقعات تیزی سے رونا ہوئے تھے... لیکن اس سے کیا فرق پڑتا تھا... محبت کا جو معجزہ
رونا ہو چکا تھا... وہ اپنا اثر رکھتا تھا... اسے یقین تھا 'فرزام ضرور آئے گا... ایسا یقین جو خود
کو خود ہی کروایا جاتا ہے... جو پانی پر بنے بلبے سا ہوتا ہے... اس کے پاس یقین کے کئی
دھاگے تھے... وقت ہی ثابت کرنے والا تھا کہ کون سا دھاگہ کتنا مضبوط ہے اور ٹوٹ
..... جانے کے لیے کتنا نازک

وہ بہت زیادہ رونا چاہتی تھی... ہر وہ حربہ آزمانا چاہتی تھی... جس سے اس کی زندگی میں
...فرزام کے ہونے پر آنچ نہ آئے
"...جب وہ امریکا آ رہی تھی تو اماں نے کہا... "میری بیٹی بہت خوش قسمت ہے

...امریکا جا رہی ہوں اس لیے؟" وہ مسکرائی۔

"....تم فرزام کے پاس جا رہی ہو" اس لیے۔"

اس نے اپنے ویزے کے لیے بہت دعائیں کی تھیں... دو بار اس کے ویزے پر مختلف اعتراضات لگ چکے تھے اور دونوں بار وہ کئی گھنٹے روتی رہی تھی... اس نے فرزام کو نہیں بتایا تھا کہ وہ روتی رہی ہے... اس مے یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ یہاں آنے کے لیے اس سے پیکنگ نہیں ہو پا رہی تھی..... چیزیں پھسل پھسل کر اس کے ہاتھوں سے گر جاتی تھیں... اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ فرزام کے پاس آخر کار جا رہی ہے... آخر کار اس کے عین سامنے بیٹھ کر اسے دیکھ سکے گی... اسے سن سکے گی... جہاز میں بیٹھنے تک اسے یقین نہیں تھا... اسے ڈر تھا کہ جہاز کریش ہو جائے گا... وہ مر جائے گی اور آخر کار وہ کبھی بھی فرزام سے نہیں مل سکے گی... بوسٹن ایرپورٹ پر اس کے کاغذات رد کر دیے جائیں گے... ان پر کوئی نیا اعتراض اٹھے گا... اسے وہم تھا کہ اس کے اور فرزام کے درمیان ضرور کوئی آئے گا... وہ عدن ہو گا' اسے گمان تک نہ تھا... اس طرح آئے گا... اسے خیال تک نہ تھا

...فرزام....." اس نے سسکی سی سرگوشی کی اور پھر وہ سسکتی سرگوشیاں کرتی رہی"

.....

ایک غیر معروف علاقے... ایک غیر معروف سڑک کے کنارے سے ذرا آگے وہ ایک
...ڈھلان نما جگہ پر دونوں گھٹنوں پر بازو ٹکائے بیٹھا تھا
....."فرزام"

آبادی کے نشانات ذرا دور ہی معدوم ہو جاتے تھے... وقفے وقفے سے سڑک پر سے کوئی نہ
...کوئی گاڑی معمول کی رفتار سے گزر جاتی تو زندگی کے شواہد زندہ ہو جاتے
یہاں بیٹھنے سے پہلے اس نے ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر کھانا کھانے کی کوشش کی
...تھی... "افق جائے بھاڑ میں" سوچ کر

اس سے کھانا نہیں کھایا گیا تھا... اس نے کافی پینے کی کوشش کی اور کافی ٹھنڈی ہوتی
...رہی
وہ ایک بار میں بھی گیا... وہ خود سے بے خود ہو جانا چاہتا تھا... اس کا دماغ سوچے جا رہا
تھا... سوچے جا رہا تھا... وہ اسے سلا دینا چاہتا تھا... جو اس سے ہزاروں طرح کے
سوال کر رہی تھی... اسے اکسا رہی تھی... بہلا رہی تھی... تکلیف دے رہی تھی... اتنے
سارے سوال جو اس کے اندر اٹھ رہے تھے... اس کے پاس ان سب کا جواب نہیں
...تھا

آرڈر دے کر وہ اٹھ گیا... واش روم جا کر وہ بلاوجہ منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے
لگا... اسے معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اسے کرنا کیا ہے... وہ کر کیا رہا ہے... کل اس

...کی زندگی کچھ اور تھی... آج کچھ اور تھی... کل تک ہی جو تھی 'وہی زندگی تھی
اسے افق پر غصہ تھا... وہ اس پر بے حد ناراض تھا... اس کی شوخی جاتی رہی تھی... وہ
بدتمیز کی حد تک بد مزاج ہو گیا تھا... یہی تجویز کردہ سزا تھی... اس کی طرف سے افق کے
یلے..... وہ بد دل بھی ہوا تھا اور افق کو ایک تھپڑ بھی مارنا چاہتا تھا..... اور یہ سب بس
...یہاں تک ہی تھا... وہ افق کو نکال باہر نہیں کرنا چاہتا تھا

"...بیوی وہ تمہاری ہوگی... محبوبہ وہ میری ہے... وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے"
...ایسے لفظوں کی بازگشت پر وہ اس وقت گھر سے باہر نہ ہوتا تو کہاں ہوتا
میں اس کی جان ہوں... مجھے یقین ہے اتنے سال اس نے میری گمشدگی کا سوگ ہی
منایا ہو گا... اس جیسی لڑکیاں محبت کے نام پر کھیل نہیں کھیلتیں..... یہ وہ عورتیں
"...ہوتی ہیں 'جو محبت کے نام پر جو پودا لگاتی ہیں اسی کے نیچے اپنی قبر بناتی ہیں

فرزام نے اپنا سر تھام لیا... وہ بار بار اپنا ذہن جھٹک رہا
تھا... وہ افق کو سوچنا نہیں چاہتا تھا... وہ کسی پرسکون جگہ پر جا کر اپنے ذہن کو سلا دینا
چاہتا تھا... اسے خیال سا آیا..... زندگی صرف دو دن پیچھے چلی جائے تو وہ افق کو لے کر
کہیں چلا جائے... اس نے اس انسان کی یہ سب باتیں نہ سمی ہوتیں... جواب اس
...کے ہر یقین کو بے یقین کر رہی تھیں

...وہ افق کو جانتا تھا... اس جاننے کو وہ اب بھول رہا تھا... وہ افق سے محبت کرتا ہے
اس میں شک نہیں تھا... وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے... اس پر اس کا یقین کھو گیا
...تھا

اسے عدن کی کہی باتیں سچ لگ رہی تھیں... وہ بکواس کر گیا تھا... وہ مکار ہے... وہ افق
کا امان ہے... وہ انہیں برباد کرنا چاہتا ہے... وہ تو صرف حقیقت بیان کر گیا... وہ افق کو
..... چاہتا ہے... وہ افق کی ترجمانی کر گیا ہے... وہ

پہلے کو رد کرتے..... دوسرے سے سر اٹھاتے خیالات اس کے اندر جنگ کی حالت میں
...تھے... اس کی عقل عروج و زوال کے ہنڈولے میں جھول رہی تھی
رومی گئی تو وہ روتا رہا تھا... کئی بار اس کا جی چاہا 'اسے فون کرے اور اسے بتائے' کہ
"...ایسے آکر چلے جانے سے..... ایسے اپنا کر چھوڑ دینے سے کیا کیا ہوتا ہے
لیکن اس نے ایسا نہیں کہا... وہ رومی کی محبت کو رومی سی محبت کو دوبارہ زندگی میں لانا
...نہیں چاہتا تھا

افق جا رہی ہے تو اس کی جان کیوں نکل رہی ہے... اب وہ روئے گا نہیں... اب وہ مر
...جائے گا... کیا نیا ہو گا... جانے کتنے 'چلتے پھرتے اپنی لاش لیے پھرتے ہیں

So good bye

Please! dont cry

(اچھا تو پھر الوداع.... دیکھو رونا نہیں)

کے اس الوداع کا یاد آنا Houston Whitney اسے یہ ساعت منحوس لگی
..... منحوس سا لگا

تو کیا وہ افق کو الوداع کہہ آیا ہے؟ کیا محبتوں میں ایسے الوداع کہہ دینا جائز ہے؟

"I will always love you"

... اس نے افق کا ہاتھ اپنے شانے پر رکھا

(Instrumental) کے انسٹرومینٹل Whitney سائمن کی نیو ایر پارٹی میں
عشق کو بہت سوں نے زندہ جاوید کیا... وہ مہبوت دیکھتا رہا... اس سے پہلے اسے معلوم
نہیں تھا... محبت رقص کی کیفیت میں ایسے بھی فسوں جگاتی ہے... دراصل جس دل
... کے اندر محبت در آنے لگی ہو اسے ہر چیز رقصاں نظر آتی ہے

If i should stay

I would only be

in your way.....

"..... تم مجھے گرا دو گی.... کاش! تم کبھی ایک کام تو میری خوشی کے لیے کر سکو"
... اس نے اس کی کمر میں بازو حمائل کیے... اور اس کے رنگ بدلتے حسن کو دیکھنے لگا

...وہ اپنی جگہ سے جنبش بھی کرنے کے لیے تیار نہیں تھی... وہ کر ہی نہیں سکتی تھی
وہ وہی شہزادی تھی نا' جو سب سے چھپ کر اپنے شہزادے کے لیے میٹھے میٹھے گیت گاتی
ہے' بالکنی میں کھڑی ہوتی ہے' چاند کو دیکھتی ہے اور جنگل میں نکل جاتی ہے..... اپنی
بہترین پوشاک میں

ملبوس..... سارا ہار سنگھار کیے.... میٹھی آواز میں ترنم سے اسے بلاتی ہے... اسے ڈھونڈتی
ہے اور جب اس کا محبوب آجاتا ہے تو چھپنے کے لیے جگہ تلاش کرتی ہے اور اگر وہ اس
کے بالوں کی ایک لٹ کو ہی چھو لیتا ہے تو کانپ کر بھاگ جاتی ہے... اور پھر رات بھر
...مسکراتی رہتی ہے

ایسے ایسے کرنے میں تمہارا کیا جاتا ہے افق؟" وہ اسے دکھا رہا تھا کہ وہ صرف مذاقاً ہی یہ "
...سب کر رہا تھا جبکہ وہ بے حد سنجیدہ تھا
...میں انگریز نہیں ہوں... مجھے ڈانس نہیں آتا..." شہزادی ڈر گئی "
انگریز ہونے سے رقص نہیں آتا.... محبت ہو جانے سے آتا"
ہے... کیا تم نے دیوانوں کو رقص کی کیفیت میں نہیں دیکھا..." وہ اسے کیسے سمجھاتا
...کہ عشق میں جھوم جانے کی کس کیفیت میں وہ تھا

So i'll go but i know

I'll think of you every step

(اور میں چلا ہی جاؤں گا.... اور ہمیشہ ہر موڑ پر تمہیں ہی سوچوں گا)
...وہ بیٹھا تھا... وہ افق کی طرف نہیں جا رہا تھا

So good bye

Good bye

(اچھا تو پھر الوداع..... الوداع)

اس سب کا حساب کرنے میں کہ ان کی زندگیوں میں یہ سب کیا ہو گیا... بہت وقت
... نہیں 'بہت حوصلہ چاہیے تھا... اس میں یہ حوصلہ ابھی نہیں تھا
گمنام سی سڑک کے کنارے بیٹھے 'افق' عدن سے محبت کرتی ہے؟ "سوچ آتے ہی اس
... کا جی چاہا 'کسی کار کے سامنے آ جائے یا خود کو نوچ ڈالے
..... لیکن کیوں؟ جب بات ہی ختم ہو گئی... وہ افق کو چھوڑ دے گا... بس اب ٹھیک
سر کو تھام کر وہ اس "سب ٹھیک" کو لے کر بیٹھا کیوں
ہے... کسی آرام دہ جگہ پر جا کر آرام کیوں نہیں کرتا.... جہاں وہ بیٹھا تھا 'وہ جگہ کھسک
رہی تھی... وہ جانتا تھا 'وہ جہاں جہاں افق کو خود میں سے جھٹک کر کھڑا ہو گا 'زمین اس
کے وجود کے نیچے سے کھسکے گی... افق نہ رہی تو اس کے پاس کیا رہے گا؟ اس نے
... اپنی آنکھیں مسلیں

...افق نے اسے ایک شلوار سوٹ خود ڈیزائن کر کے بھیجا تھا... صرف خاص اس کے لیے جس کے ساتھ سیاہ رنگ کی مردانہ شال بھی تھی... جس الماری میں اس نے وہ شلوار... سوٹ ہینگ کیا تھا... اسے وہ کھول کر دیکھتا تھا... ایسے ہی آتے جاتے دیکھتا رہتا تھا پھر اس نے اپنے کمرے میں کیل ٹھونک کر اسے لٹکا لیا احمد کی تھیم پارٹی میں وہ پہن... نہ سکا... اس پر کچھ بھی گر سکتا تھا

ایک ہندوستانی ہم جماعت کی شادی میں پہننے کے لیے اس نے ایک گھنٹہ لگا کر اچھی طرح استری کیا اور پھر اسے خیال آیا کہ روایتی ہندوستانی کھانوں میں سے اگر اس پر کچھ گر گیا تو.... اس داغ کو کون مٹائے گا.... اگر وہ داغ نہ مٹا تو....؟
جمعہ کے دن سوٹ کو پہن کر وہ کمرے میں ہی بیٹھا پڑھتا رہا... جب وہ کافی بنانے کے لیے اٹھا تو واپس اپنے پرانے لباس میں آگیا... صرف آدھے گھنٹے بعد ہی

پھر اسے وہ سوٹ کب پہننا چاہیے؟ اس نے یہ سوچنا چھوڑ دیا.... بیڈ کے عین سامنے کی دیوار پر وہ افق کے آنے سے پہلے تک لٹکا رہا... اس پر نظر پڑتے ہی اس کے روم روم میں چراغ جل اٹھتے... وہ اس کے لیے دیپک راگ بن گیا... الہامی محبت اسے مکمل... کرتی جا رہی تھی... اپنے احساسات کی مختلف اشکال پر وہ خود ہی فدا ہوتا جا رہا تھا کون ہے 'جو محبوب بننا نہیں چاہتا؟

کون ہے 'جو محبوب کو پانا نہیں چاہتا؟
... محبت کی دھن سب کو ہی نچا ڈالتی ہے

اب جو کچھ اس کے اندر جل چکا تھا... وہ بجھا تو وہ مر جائے گا... کیا ابھی بھی شک
"تھا... ابھی بھی کوئی شک تھا فرزام کو....؟
میں خود چھوڑ دوں گا افق کو....." وہ بلند آواز سے

... بڑبڑایا... تاکہ خود کو پکا کر سکے... اپنی زبان سے اپنے دل کو سن رہا تھا
اس نے ٹھیک کہا تھا... اب اگر کسی رشتے 'تعلق سے اسے صدمہ ملا تو وہ اس کی جان
... لے لے گا... وہ اس کی جان لے رہا تھا
... وہ افق کو چھوڑ دے گا... یعنی اپنی جان دے دے گا

دو بار اس نے رومی کو وقفے وقفے سے فون کیا تھا... شکریہ ادا کرنے کے لیے... وہ بری
... طرح سے چڑ گئی

"... معلوم ہے 'تمہاری بیوی بہت خوب صورت ہے"
غلط معلوم ہے... خدا نے اسے فرصت سے نہیں بنایا... خدا نے اسے اپنی بے پایاں
محبت سے بنایا ہے... یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا... اگر تم مجھے نکال باہر نہ کرتیں... اگر
! تم سب وہ نہ کرتیں تو میں خدا کا تنا شکر گزار نہ ہو پاتا... اب مجھے معلوم ہو گیا ہے رومی
"... خدا کی رحمت کسے کہتے ہیں... مجھ پر وہ افق کے نام سے نازل کی گئی

"...رحمت کو زحمت بنتے دیر نہیں لگتی"
".... تم بد دعا دو تو بھی ایسا نہیں ہو سکتا..... کبھی نہیں"
تم خوش گمان رہو تو بھی ایسا ہو سکتا ہے... بی دنیا ہے... یہاں کچھ بھی ہو سکتا"
".... ہے"

ہو چکا ہے رومی.... کاربن کاپی کے بجائے کائنات کے مصور نے مجھے اصل تصویر تمہارا
دی... اس تصویر کا عنوان "افق" ہے... اس تصویر کا خالق خدا ہے... اس تصویر کا
مالک فرزام کو بنایا گیا ہے... "وہ خوش ہو رہا تھا... ان گزرے سالوں میں وہ بہت خوش
... رہا تھا... کیپلز ڈانس کے دوران اس نے ایسا کو انکار کر دیا
".... میں کسی اور کا انتظار کر رہا ہوں"
".... کس کا.....؟" وہ سمجھی کسی اور ہم جماعت کا"
".... ویل.... کوئی بہت ہی خاص...." وہ آگے بڑھ گئی"
".... وہ بہت ہی خاص" گیارہ ماہ بعد امریکا آ سکی"

جو دل ہوتا ہے نا' یہ مکمل وجود سے پرے' الگ کسی اور ہی مقام پر موجود ہوتا ہے... اسے
فرق نہیں پڑتا باقی کے وجود نے کیا فیصلہ کیا ہے... یہ اپنے فیصلے خود کرتا ہے... اس
... دل کے مقام پر باقی کا وجود چاہ کر بھی نہیں پہنچ سکتا

اس نے یاد کرنا چاہا کہ وہ اس سے محبت کرتا بھی ہے یا نہیں... اسے یاد نہیں آ رہا
...تھا... گہری ہوئی رات میں وہ گہرائی میں ڈوب چکا تھا

...البتہ اسے وہ وقت ضرور یاد آ رہا تھا 'جب وہ ایک پتلا بنی ان کے پاس کام کیا کرتی تھی
ایک ایسا پتلا جسے یہ تو معلوم تھا کہ اسے کام کرنا ہے... لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ
خوش کیسے ہونا ہے... ہونا بھی ہے یا نہیں اور.... ہونا بھی کیوں ہے؟
...وہ ایک سوالیہ وجود تھی... اسے دیکھتے ہی کئی سوال جاگ اٹھتے

وہ اس سے محبت نہیں کرتی... "فرزام کو یقین سا ہوا..... شکوک و شبہات کے پاتال"
...میں وہ پور پور ڈوب چکا تھا... عدن کا زہر اثر دکھا رہا تھا
...ایک گہرا سنٹا پھٹ کر پھیلا... درد کی ایک گہری تیز لہر اس کے وجود میں لہرا کر پھیلی
خود کشی کرنے والا آخری بار تو سوچتا ہی ہو گا.... آخر یہ موت ہی کیوں؟
...مارنے والا نہ جانتا ہو... مرنے والا تو جانتا ہی نا کہ وہ مر رہا ہے

وہ اٹھ کھڑا ہوا.... بوسٹن میں رہنے والے دو لوگوں پر ایک ہی قیامت جدا جدا مقامات پر
...ایک ہی انداز سے گزر رہی تھی

فرزام نے سر کو جھٹکا.... کوشش کر کے بھی وہ دل کو نہ جھٹک سکا... ایسی کوشش
بار بار کرنے سے بھی کامیابی نہیں ہوتی... ایسی کوششیں بار بار کرنے کی کوشش بھی
.... تو نہیں کی جاتی نا

منگنی ٹوٹ جانے پر وہ دس بار رومی کے پاس گیا تھا... محبت کے ٹوٹ جانے پر اسے
...ہزار بار تو جانا ہی چاہیے
...اس نے کار اسٹارٹ کی
اسے تا عمر جاتے رہنا چاہیے... ایک محبت کے لیے..... صرف اتنا کرنے میں کیا جاتا
ہے؟

.....
عدن اپنے فلیٹ تک جانے کے لیے بس میں بیٹھا تھا... پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے وہ بس میں
...بیٹھا ہے... اس کا مطلوبہ اسٹاپ آکر گزر چکا ہے... آخری اسٹاپ ہر اسے اتنا ہی پڑا
اسے پھر معلوم ہوا کہ وہ کتنی دور آچکا ہے... وہ اتنی دور کیسے آگیا... اسے معلوم کیوں
نہ ہوا؟
اسے واپسی کی جلدی نہیں تھی... ایسی جگہ جانے کی... جہاں اس کے سونے کے لیے
...ایک بستر موجود ہے

صرف سونے کے لیے ہی گھروں کو کون جاتا ہے؟
...وہ چلتا جا رہا ہے... کہیں تو وہ رک ہی جائے گا

چند دن پہلے وہ بن ٹھن کر ماریہ کے پاس گیا تھا... وہ اس کے باپ کے پاس بھی جانا
چاہتا تھا... وہ انہیں دکھانا چاہتا تھا کہ وہ باہر آچکا ہے... وہ بے قصور ہے... وہ انہیں ذرا

ساڈا بھی دینا چاہتا تھا کہ اس کے اس طرح جیل جانے پر ان کے رد عمل کو وہ کبھی
... نہیں بھولے گا... کبھی نہ کبھی انہیں چوٹ ضرور پہنچائے گا

... ماریہ تین چار مزید شادیاں تو کر ہی چکی ہو گی... اسے ایسے دیکھ کر ضرور پچھتائے گی
... عدن جیسے قابل ڈاکٹر کو کیوں ہاتھ سے جانے دیا... باہر آ ہی گیا نا.... کیوں طلاق لی
... اس کا باپ ضرور ہاتھ لے گا... نشہ کر کر کے کہیں مر ہی نہ گئی ہو
اس نے زیر لب گالیاں دیں خالصتا ہی گالیاں جو اس پر تشدد کرنے والے دیا کرتے
... تھے... ان گالیوں کے لائق صرف ماریہ ہی تھی

اسے شک تھا کہ وہ اگر زندہ ہوئی تو اسے امریکا میں نہیں لے گی عزیز کا کہنا تھا کہ وہ
ایک لمبے عرصے کے لیے امریکا چھوڑ گئے ہیں... آغا کو اس نے تلاش کیا تھا وہ بوسٹن
... میں ہی تھا... ماریہ سے متعلق کوئی خبر نہیں ملی تھی نیٹ سے
... وہ اپنے اقراس کے گھر گیا... وہ گھر بک چکا تھا... ناچار اسے آغا سے بات کرنی پڑی
اسے پہچان کر وہ چپ ہو
گئے...

"کیا چاہتے ہو؟"

ماریہ سے ملنا چاہتا ہوں... "اس نے ایسے کہا جیسے لگے الیکشن میں وہ گورنر کی سیٹ"
... کے لیے کھڑا ہونے والا ہے... فارغ وقت میں وہ ماریہ سے بھی مل لینا چاہتا ہے

...ذرا دیر خاموشی رہی... وہی اس کے فرعون صفت سابق سسر کی عظیم عادت
...دس منٹ بعد اسے دوبارہ فون کیا گیا... ماریہ کے گھر کا پتا لکھوایا گیا... وہ خوب ہنسا
یعنی اس گری ہوئی لڑکی کو پھر اس کے سامنے کیا جا رہا ہے... پھر سے اسے علاج کی
...ضرورت ہو گی... اس بار وہ اسے اس کا نفیس خلاصہ ضرور سنا آئے گا

...وہ ٹیکسی سے گیا تھا اور گھروں کے نمبرز پڑھ رہا تھا... پھر اسے یہ ضرورت بھی نہ رہی
ایک بڑے گھر کے سامنے بنے کھلے اور وسیع لان میں اسے ماریہ کھڑی نظر آ گئی... وہ
پودوں اور پھولوں کے ساتھ مصروف تھی اور ایسے مصروف تھی... جیسے یہ دنیا کا مقدس
ترین کام ہو... قریب ہی گھاس کاٹنے کی مشین رکھی تھی... جس کے ساتھ ایک دو
...ڈھائی سالہ بچہ زور آزمائی کر رہا تھا
...ماریہ.... "گھر کی روش پر کھڑے ہو کر اس نے آواز دی"

ماریہ پلٹی.... اس کا حسن..... اف! اس کا وہ بے مثال حسن..... عدن نے جھرجھری
لی...

امریکن میگزین میں چھوٹے چھوٹے کپڑے پہننے والی.... ڈانس فلور پر جم کر ناچنے والی
.... کا حسن نہیں تھا وہ.... بار میں کبھی اس کی بانہوں میں 'کبھی اُس کی بانہوں میں
کبھی اس کو نے میں 'کبھی اُس کو نے میں.... یہ وہ حسن نہیں تھا... جس کو دیکھ کر

خباثت سے آنکھ ماری جائے... نہیں..... اب اسے دیکھ کر یہ جرات نہیں کی جا سکتی
...تمھی

اوہ عدن... "وہ فوراً اس کی طرف آئی... سیاہ فام بچہ بھی ماریہ کا ساتھ اس کی طرف"
...لیکا

میرا خیال تھا' تم ایک دو دن میں آؤ گے... پاپا نے فون کیا تھا... آؤ! کہاں بیٹھو"
گے..... آ جاؤ! اندر ہی چلتے ہیں..." پلٹ کر اس نے بے بی کاٹ اٹھایا... جس میں
...اس کی شباهت لیے ایک بچی آنکھیں کھولے دراز تھی
...فلورا...." اندر داخل ہوتے ہی اس نے آواز دی"

...میڈ کچن میں سے نکلی... اس کے ہاتھ میں فیڈر تھا... جو ماریہ نے لے لیا

"...ابراہیم ابھی اور کانٹ چھانٹ کرنا چاہتا ہے آپ اس کے ساتھ رہیے"

...ماریہ اسے اپنے ساتھ لیے سنگ ایریا میں آ گئی

صرف پندرہ منٹ لگیں گے سارہ کو سونے میں.... تمہیں اتنا انتظار تو کرنا ہی پڑے"
...گا

"....ایک سیاہ فام ہے... ایک سفید فام..... کتنے شوہر بدل چکی ہو ماریہ.... یا"
وہ اس کے سامنے صوفے پر آ کر بیٹھی ہی تھی کہ اس نے لفظوں کا پہلا طمانچہ ماریہ کو
...مارا..... نفیس خلاصے کی پہلی سطر

ماریہ کے چہرے کے رنگ بدلے اور صاف نظر آنے لگا کہ وہ خود کو خود کو قابو میں رکھنے کے لیے دل ہی دل میں کچھ دہرا رہی ہے... ذرا سی دیر بعد وہ مسکرائی اور اس کی طرف... کامل اطمینان سے دیکھا

میرا خیال تھا تم مجھ سے ملنے آئے ہو... "وہ پھر ایسے مسکرائی... جیسے عدن کی بیوی" ...ہوتے تو کبھی نہیں مسکرائی تھی

یہ..... "اس نے سامنے کی دیوار کی طرف اشارہ کیا... جس دیوار کو دیکھ کر عدن پہلے" ... ہی منہ موڑ چکا تھا

جس نے بڑا سا ہیٹ پہن رکھا ہے... طلال ہے اور اس کے ساتھ جوینک شرٹ میں " ہے... وہ زکریا ہے... دونوں اس وقت اسکول میں ہیں... ورنہ تم دیکھتے کہ یہ تمہیں کبھی اتنے سکون سے بیٹھنے نہ دیتے... "جن کی طرف وہ اتنے اطمینان سے اشارہ کر رہی تھی... وہ بھی سیاہ فام ہی... تھے... ایک کی عمر قریباً نو سال تھی اور دوسرا سات آٹھ سال کا ہو گا

عدن حیران ہوا... دیوار دس پندرہ تصویروں سے ایک ہی جگہ سے بھری ہوئی تھی... ایک تصویر میں ماریہ اور ایک اسمارٹ سالٹر کا مسکراہٹ دبائے کھڑا تھا... صرف اسی تصویر کو... عدن نے ذرا سی دیر کے لیے دیکھا تھا

ہو گا موجودہ بوائے فرینڈ... "وہ تمسخر سے ہنسا... بچوں کی تصویروں کے بارے میں اس"

... نے کوئی بھی خیال دوڑانے کی کوشش نہیں کی
یہ جمال ہے... "اس نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا... جو گرل فش دم سے پکڑے کھڑا"
... تمہا اور ماریہ کھلا منہ فش کی طرف بڑھا رہی تھی

ریکس کی جگہ اب جمال نے لے لی... "عدن نے ٹانگ پر ٹانگ جمائی اور جیسے باپ بیٹی"
... ٹانگ ہلایا کرتے تھے... ویسے ہی اپنی ٹانگ ہلانی شروع کر دی... مطلب ہش
... ہش

... میرے شوہر... "ماریہ کے انداز میں فرق نہیں آیا تھا"
... "اس وقت یوگنڈا میں ہیں... ورنہ تم ضرور جمال سے مل کر خوش ہوتے"
... شوہر... "اس نے بلند آواز میں بلند قہقہہ لگایا"
... "تم شوہر پالنے کا تردد کیوں کرتی ہو ماریہ؟"
ماریہ کا رنگ فق ہو گیا... عدن نے خوب مڑا لیا اور ہاتھ بڑھا کر فریش جوس کا گلاس اٹھایا
... اور منہ سے لگا لیا

شادی کرنے کا تردد تو میں نے تم سے کیا تھا... شوہر تو مجھے اب ملا ہے... بیوی تو"
... "مجھے اب بنایا گیا ہے

... اسے کب تک چلتا کرو گی ماریہ؟ "عدن پھر سے ہنسنے لگا"

"...اس کی نوبت نہیں آئے گی... ٹوٹے تعلقات ہیں..... محبت نہیں"

...اس بات پر وہ اتنی دیر تک ہنسا کہ تھک کر بے دم ہو گیا

..... محبت..... ماریہ! محبت..... تم محبت لائق چیز نہیں ہو... تم ناچنے گانے"

"...لڑکھڑانے تک ہی ٹھیک ہو

وہ اٹھی اور جمال کی تصویر کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی... "جمال کا کہنا ہے میں وہ صبح

"...ہوں... جو زندگی کے لیے کی گئی

"....ہاہاہا..... اور تم بہل گئیں"

میں ایمان لے آئی... "وہ بھرپور سنجیگی سے بولی "اسے دیکھ چکی تھی.... اسے سن چکی"

"...تمھی... اس لیے ایمان لے آئی

عدن تمسخر سے اسے دیکھ رہا تھا... جیسے مذاق اڑا رہا

...ہو... جیسے کامیڈی ڈراما سمجھ کر ابھی تالیاں بجائے گا

"ہالی ووڈ کی کس فلم کا ہیرو ہے تمہارا یہ موجودہ شوہر؟"

ماریہ اس کے انداز پر ٹھٹکی..... پھر اس نے سمجھا اور جانا کہ وہ کس حد تک جمال کی

...ہتک کرنے والا ہے

امریکا کے بڑے بزنس ٹائیکون کا بیٹا ہے 'جمال.... اس وقت نائیجیریا میں ہے... وہاں"

"...جلدی امراض کی ایک وباء پھوٹی ہے اور وہ ہر صورت وہاں رہنا چاہتا تھا
"اسے بھی تمہاری طرح شہرت کا شوق ہے؟"

وہ چھوت کی بیماریوں کے مریضوں کی دیکھ بھال کرتا ہے... اپنے ہاتھوں سے ان کے
زخم صاف کرتا ہے... وہ تکلیف سے کراہتے بچوں کا اپنی آغوش میں رکھتا ہے... وہ ان
... کے وہ وہ کام کرتا ہے 'جو تم سے قابل ڈاکٹر کرنے سے پہلے ناک ڈھانپ لیتے ہیں
... مجھ سے غیر انسانی لوگ منہ موڑ لیتے ہیں... وہ ناک نہیں ڈھانپتا... ہاتھ نہیں کھینچتا
... تیسری دنیا کا ایک چھوٹا موٹا شہر خرید لینے کی استطاعت جمال یہ سب کرتا ہے عدن
شالیں تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا میرے خوش قسمتی کا.... ایسی قسمت کہ جمال میرا شوہر
ہوتا... ہاتھ جوڑ کر یہ خوش قسمتی میں نے خدا سے مانگی تھی... زخم صاف کرنے والے کی
میں نے جا کر منت کی تھی کہ وہ مجھ سے شادی کر لے... میں نے اسے کہا کہ وہ مجھے
بھی بیمار لاچار ہی سمجھ لے اور میرا زخم 'زخم صاف کر دے... صرف اتنا ہی کہ وہ مجھے
"...اپنے ساتھ رکھ لے... میں نے خدا سے پہلی بار دعا کی کہ وہ مجھے جمال دے دے

نشتے میں بدمست ہو کر ہر بات پر گالی نکالنے والی خدا کا نام لے رہی تھی... دعا کرنا سیکھ
... گئی تھی

عدن پھر ہنسا... اس بار اسے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس پر ہنسا... وہ اس کے گھر میں
بیٹھا تھا... جس کی آرائش گواہی دے رہی تھی کہ یہاں ایک خاندان آباد ہے... یہاں کچھ

لوگ محبت سے رہتے ہیں... گھر خوب صورت تھا... سجا ہوا تھا... لیکن وہ نمائش کی کوئی
...دکان نہیں لگ رہا تھا

...بات ختم کر کے ماریہ خاموشی سے عدن کو دیکھنے لگی

"!لنچ تیار ہے عدن"

وہ چونکا... وہ انکار کر کے اٹھ جانا چاہتا تھا... لیکن وہ سر ہلا کر اٹھ گیا... وہ کچھ دیر اور
...اس گھر میں گزارنا چاہتا تھا

ماریہ 'ابراہیم کو کھلاتی رہی... وہ اتنے نخرے کر رہا تھا کہ عدن کا جی چاہا 'اس کی کرسی
...الٹ دے... وہ اسے ڈسٹرب کر رہا تھا

انہیں کہاں سے اٹھایا ہے؟" عدن نے انگلش میں اتنی بے رحمی سے کہا کہ ابراہیم
...ایک دم چپ ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا... غصے سے ماریہ کا منہ سرخ ہو گیا

"...تمہیں اس انداز میں بات نہیں کرنی چاہیے"

"کیا یہ سچ نہیں.... جگہ جگہ سے اٹھا کر انہیں گھر میں لا رکھا ہے؟"

...ماریہ نے ایک نظر ابراہیم کی طرف دیکھا اور اس کے گال چومے

'یہ ہمارے بچے ہیں صرف.... یہ ہمیں خدا کی خاص رحمت سے ملے ہیں.... وہ توفیق"

"...جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے.... اسی سے

...اتنے کمرارے جواب پر عدن بدمزہ ہو گیا

"تو اب چیرپٹی کر کے سکون حاصل کرتی ہو؟"

جمال مجھے مل چکا ہے..... سکون کی تلاش نہیں ہے"

مجھے..... سکون کی تلاش چند سال پہلے تھی... اسی تلاش کا انعام ہے جمال..... تم

"کب کر رہے ہو سکون کی تلاش؟"

...میرے پاس بہت سکون ہے... "نپکن سے ہونٹ صاف کیے"

...کیا یہ سچ ہے؟" اس نے دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹکا دیں اور اس کی آنکھوں میں دیکھا"

...عدن اس کی آنکھوں میں آنکھیں نہ ڈال سکا

"مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے؟"

'وہ اس پر تھوکنے کے لیے ملنا چاہتا تھا... ایک آخری دھتکار کے لیے... عدن کا جی چاہا

...اپنی حسرت پوری کر ہی لے... ڈرگز کا کیرا اب کیسے بن ٹھن کر بکواس کر رہا تھا

".....اپنے لیے سکون کی تلاش جلد ہی کر لو"

عالمہ بھی بن گئی ہو یا نن..... مجھے تو ٹھیک سے تمہارے مذہب کا بھی نہیں"

معلوم... "یہ بات وہ کہہ رہا تھا... جسے ٹھیک سے اپنے مذہب کے بارے میں معلوم

...نہیں تھا

"....رب العالمین سے اپنے لیے دعا کرو"

"خدا کے نام بھی سیکھ لیے ہیں.....؟"

".... نماز پڑھا کرو"

"... نیک بھی ہو گئی ہو.... اتنا حیران مت کرو"

".... لوگوں پر رحم کیا کرو"

".... تم تو فرشتہ بن گئی ہو"

".... اپنے گناہوں پر توبہ نہیں کر سکتے تو شرمندہ ہونا ہی سیکھ لو"

"شیخ اور رئیس کے علاوہ کتنوں کا نام لے کر توبہ کی تمھی تم نے؟"

"... توبہ کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ تمہیں معاف کر دے گا"

"تم تو حیران کر رہی ہو! ہسکی 'شراب کے ڈاٹھے بھول گئی ہو؟"

حرام سے ہر حال میں بچ کر رہنا.... خدا سے معافی مانگو.... وہ سب دیتا ہے... تیونس"

کے خیراتی اسپتال کے غلیظ سے اسٹور روم میں روتے بھی اس نے مجھے سن لیا... ہر

طرح کے حرام کو چکھ چکی میری زبان بلکتے اس نے مجھے

"... سنا... یقین جانو! ایسا ہوا

...بند کرو اپنا یہ وعظ...." عدن اٹھ کھڑا ہوا"

.... میں اپنا فرض ادا کر رہی ہوں... میرے لیے یہ فرض کبھی کسی اور نے ادا کیا تھا"

افریقہ کے صحراؤں میں.... تمہارے لیے میں ادا کر رہی ہوں... "وہ مسکرائی... مشفق سی

... وہ عدن کو بہت پیاری لگی

وہ اس گھر سے جا رہا تھا... جانا ہی تھا... اور وہ جانا نہیں چاہ رہا تھا... اس کے دل میں آئی کہ وہ یہیں ماریہ کے سامنے بچھ جائے اور رونے لگے... التجا کرے کہ ماریہ اسے کہیں چھپالے... ایسی باتیں کرتی وہ کتنی انہونی لگ رہی تھی... ایرے غیرے کے گلے سے جھول جانے والی

وہ ماریہ کے قریب آیا... اور ہاتھ اس کے گال کی طرف بڑھایا ماریہ دو قدم پیچھے ہوتی حیران ہوئی...

"..... مجھ سے دور رہو"

"تم میرے لیے ایسی کیوں نہ بنیں ماریہ؟"

تم جمال کیوں نہ بنے؟ تم خریدنے والوں میں سے نہیں"

ہو..... صرف محبت ہی ایک مکمل انسان کو خریدنے کا ہنر رکھتی ہے... تم نے یہ ہنر... سیکھا ہی نہیں

عدن اکڑ کر چلتا ہوا ماریہ کے پاس گیا تھا... وہ خود کو گھسیٹتا ہوا وہاں سے نکلا سو میٹر کی "دوڑ میں ریکارڈ بنانے والے سے اب کوئی پوچھے... پیچھے رہ جانا' ہار جانا کسے کہتے ہیں؟

اس نے اگلی کئی راتیں بار میں گزاری... کئی طرح کے افسوس آگے تھے اسے... لیکن وہ ہارنا نہیں چاہتا تھا... یہ باتیں' یہ وعظ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے... الکحل کو اپنے اندر اندر لپیٹتے ہوئے اس نے سب ہار دیا

افق کو کیسے ہار جاتا؟
خالی ہاتھ رہ جانے والا افق کو کیسے جانے دیتا؟
ماریہ..... آخ تھو..... محبت..... جمال..... تھو..... وہ کیا جانے محبت کیا"
ہے... کوئی مجھ سے پوچھے..... بنگلے میں رہتے میں نے ایک معمولی لڑکی سے محبت
کی..... ہے کسی میں یہ حوصلہ..... میں نے کی..... ڈاکٹر عدن نے..... جس کے پیچھے
... ایک عالم پاگل تھا..." وہ بڑبڑاتا رہا
ایسے کیسے افق کو چھوڑ دوں..." کتنا ہی گر جائے کتنا ہی بھگت لے... افق کو کیوں"
چھوڑے وہ؟
... خدا کو مجھے امان دینا ہی ہو گا..." افق بہت بار اسے کہہ چکی تھی"
"تم خدا کو میرے لیے اتنا تنگ کرتی ہو؟"
"... میں تو التجا کرتی ہوں"
... جو ہوتا ہے... اچھا ہی ہوتا ہے..." اس نے انگریزی مثل بیان کی"
"کیا مطلب ہوا" اس بات کا؟"
... وہ دل کھول کر ہنسا... وہ تو اسے تنگ کر رہا تھا
یعنی کہ اگر تمہارے کہنے پر بھی خدا مجھے تمہیں نہ"
".... دے.... تو"

... اتنی بڑی بات..... اتنی بدشگونی.... "وہ رونے لگی"

"..... تو تمہیں کوئی اور مل جائے گا... کوئی رکشہ 'ٹیکائی چلانے والا"

... ایسی منحوس بات..... ایسی..... "وہ بار بار یہی کہہ رہی تھی"

وہ بدشگونی تو اس کے لیے ہوئی تھی... اسے یاد آیا... رونا تو اسے چاہیے تھا..... کاش! وہ

... ایسی بات نہ کرتا..... یہ سب اسی منحوس ساعت کی وجہ سے ہوا

... پاپا! کوئی لڑکی ہے؟" چلتے چلتے اس نے فون نکال کر پاکستان کال کی"

... لڑکی.....؟ کیا ہوا ہے تمہیں؟ تم ٹھیک تو ہو؟" وہ اس کی آواز اور انداز پر گھبرا گئے"

"اب آپ کس سے میری شادی کریں گے؟"

"... تم پہلے پاکستان تو آؤ..... بہت لڑکیاں ہیں"

کیا واقعی بہت ہیں؟ ابھی بھی بہت ہیں؟ کیا ان میں کوئی ایک افق جیسی ہے..... یاد"

".... آئی آپ کو افق..... وہی افق جسے

".... غلام علی نے فون بند کر دیا... "بد ذات

...بند فون کو وہ کان سے لگائے رہا

جانتے ہیں آپ' وہ کتنی بڑی دھوکے باز نکلی... کہتی ہے 'مجھ پر ایک نظر ڈالنا نہیں"

..... چاہتی... کہتی ہے مجھ پر محبت واجب نہیں ہوئی... اس بات کا کیا مطلب ہے پاپا

... ماریہ بھی یہی کہتی ہے..... کچھ ایسا ہی... آپ نے مجھے اس بارے میں بتایا ہی نہیں

اب مجھے معلوم کرنا ہے... میں تو ہمیشہ شان سے جیتا ہوں نا... اب کیسے میں فیل ہو گیا... صرف اسی ایک کھیل میں کیوں..... میں نے تو جم کر کھیلا تھا... پہلے تو افق میری ہر بات کا یقین کر لیتی تھی... اب کیوں نہیں کرتی... میں نے کتنی بار اس سے کہا کہ میں اسے محبت کرتا ہوں... اسے کھونا نہیں چاہتا... پاپا! اسے فرق ہی نہیں پڑا... کیا... اوقات ہے فرزام کی میرے سامنے..... اندھی ہوئی ہے افق..... مجھے سننا نہیں چاہتی ایسی بہری پہلے تو نہیں تھی..... ایسی بہری وہ کب سے ہو گئی؟ وہ نہیں مان رہی... میں..... فرزام کو مجبور کر دوں گا... وہ اسے چھوڑ دے گا... پھر وہ میرے ہی پاس آئے گی فرزام اسے چھوڑ ہی چکا ہے... "سڑک پر چلتے وہ بہت دیر تک بند فون سے باتیں کرتا رہا..... اور پھر ایک بار میں بیٹھ کر بڑبڑانے لگا

"... میں ہر طریقہ آزما لوں گا... میں بہت ذہین ہوں میرے پاس بہت سے راستے ہیں"

اس کی بلند بڑبڑاہٹ پر ایک دو اسے اچنبھے سے دیکھ رہے تھے... لیکن اتنے بھی حیران... نہیں تھے... ایسی فلمیں وہاں ہزاروں بار چل چکی تھیں

عبادت گاہوں میں بڑبڑانے والوں کو عقیدت کی نظریں نصیب ہو ہی جاتی ہیں... انہیں... پاگل بھی سمجھا جاتا ہے تو خاص رتبے کا پاگل سمجھتے ہیں

ایسی جگہوں پر بڑبڑانے والوں کو لوگ مزے سے گالیاں دے جاتے ہیں... ٹھوکر مار جاتے ہیں... یہی ان کا رتبہ ہے

...وہ حلق تک شراب انڈیل چکا تھا... نشہ تھا کہ آکر نہیں دے رہا تھا... ایک ہی نشہ تھا جا کر نہیں دے رہا تھا... افق کے انداز کا.... وہ ماریہ کو گالیاں بک رہا تھا... فرزام کی... شان بیان کر رہا تھا... لیکن افق کی شان میں کوئی گستاخی نہ کر سکا

ٹھیک ہے 'اگر افق چاہتی ہے تو یہی سہی... اگر وہ اس کی راہ میں بچھ جائے.... تو وہ آئے گی اس کے پاس.... اسے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گی..... وہ پہلی محبت ہے افق کی.... وہ پہلا مرد جس کے لیے اس نے اپنی ذات کے دروازے کھولے... افق یہ کیوں بھول رہی ہے کہ امان سے ہی اس کی محبت کی ابتداء ہوئی..... انتہا بھی امان پر... ہی ہونی چاہیے.... ایک مشرقی لڑکی ہے وہ... اس میں ردوبدل کس طرح کر سکتی ہے ایسی محبت کر کے وہ امر ہو جاتی... کسی اور کی زندگی میں جا کر اس نے یہ کڑی کیوں توڑی؟ افق کو تو سزا ملنی چاہیے.... اسے یہ حق کس نے دیا کہ وہ کسی اور سے محبت... کرے؟ اگر اسے یہ حق استعمال کرنا ہی تھا تو پور پور اسے امان میں نہیں اتنا چاہیے تھا... سارا قصور افق کا ہے

...فرزام نامی تعلق کو وہ آگ لگا آیا تھا... دنیا کو وہ آگ لگا دے گا.. اس کی ٹانگ پر بھاری جوتے کی ضرب لگی اور ڈوبتی ابھرتی ایک آواز سنائی دی "تم یہاں سے دفعان کیوں نہیں ہو جاتے؟"

کون تھا جو اس کے کان کے پاس غرا رہا تھا... عدن نے ہوا میں کلمہ لہرائے اس کے

...جبرے پر ایک زوردار گھونسا پڑا... اس نے اٹھنا چاہا اور وہ گر گیا... چھناکے کی آواز آئی
..... شاید بہت کچھ گرا

اس کے پیٹ میں لاتوں کی بارش ہو گئی... وہ بھی ہاتھ پیر ہلا تو رہا تھا... ابھی اس میں
بہمت تھی... وہ مار سکتا تھا... وہ ہاتھ لہرا رہا تھا... گالیاں دے رہا تھا... لیکن اٹھ کر ہر
... بار وہی گر رہا تھا

..... اس میں بہت بہمت تھی ابھی بھی
... وہ مار کھا رہا تھا... اسے پیٹا جا رہا تھا... اس کے کپڑے محلول سے گیلے ہو چکے تھے
جانے کیا کیا کچھ گر گیا تھا اس پر... وہ چلا رہا تھا اور جیسے جیسے اس کے چلانے کی آواز
بلند ہوتی تھی... وہسے ویسے اس کے منہ پر..... پیٹ میں..... کمر میں آکر گھونلے لگتے
تھے... اسے کئی بار گریبان سے پکڑ کر گردن میں ہاتھ ڈال کر کھڑا کیا گیا... گھسیٹا
گیا... وہ لڑکھڑا کر گرتا ہی جا رہا تھا... اسے خفیہ جیک خانہ یاد آ گیا... وہ حلق پھاڑ کر
... چلانے لگا

چھوڑ دو مجھے..... نہیں ہوں میں دہشت گرد..... میں..... پانی دو مجھے..... چھوڑو"

... (کالی) مجھے... "اسے پٹھا گیا

"..... میں دہشت گرد نہیں ہوں"

اس کا سر کسی وزنی چیز سے ٹکرایا... جلتی نبھتی لائٹس اس کے آگے پیچھے رقص کرنے لگیں...

وہ کہاں پڑا ہے؟ فٹ پاتھ پر..... سڑک پر..... یا کسی گندی سی گلی کی غلیظ سی جگہ پر؟ اور پھر اس کی پروا کسے تھی... پروا کرنے والے عدن جیسے نہیں ہوتے... وہ عدن... کی طرح نہیں ہو جاتے

...اس کی جیب میں رکھا فون بج رہا تھا... اس کا باپ اسے فون کر رہا تھا... شاید اب وہ عدن کو کوئی نئی راہ دکھا لے... زندگی گزارنے کا کوئی نیا گھر... نئی مشق اب وہ اسے کسی اور میدان کا رنگ ماسٹر بننے کے لیے کہے گا... شاید اب وہ کئے 'بلیوں سے اوپر کا کوئی اور جانور نما انسان اسے سدھارنے کے لیے اکسائے... وہ عدن کو بتائے... کہ اس کا باپ وہ ہے.... غلام علی غلام..... عدن اس کا باپ نہیں ہے

اس کے سر کے پچھلے حصے سے خون کی ایک پتلی لکیر کنپٹی سے ہوتی ہوئی بدبودار جگہ میں جذب ہو رہی تھی... ایسی ہی ایک لکیر اس کے منہ سے نکل کر اس کے گرمیوں تک... جاری تھی

...اس میں اٹھ کر چلنے کی سکت نہیں اور وہ فرزام کو مار دینا چاہتا تھا... شراب پی کر وہ بے ہوش ہو چکا تھا اور افق کے ساتھ جینا چاہتا تھا.... امریکی عدالت

میں اس کا مقدمہ چل رہا تھا اور وہ ابھی بھی بہت سوں کو پیروں تلے مسل دینا چاہتا تھا...

... اس کے باپ نے اسے کبھی ہارنا نہیں سکھایا تھا... وہ سکندراعظم بنا اوندھے منہ پڑا تھا جن انسانوں کو وہ پکچھاڑنے گیا تھا... ان سے وہ پکچھاڑ آیا تھا... وہ رو رہا تھا... مگر مان نہیں رہا تھا...

... افق میری ہے..... فرزام اسے چھوڑ دے گا... "وہ بڑبڑاتا رہا"

... وہ ضدی ہے.....؟ نہیں

... وہ بدنصیب ہے.....؟ نہیں

وہ قفل زدہ ہے..... وہ قفل جو بددلیتوں پر لگا ہے..... وہی قفل جسے وہ توڑنا ہی نہیں چاہتے

... فرزام گھر آیا تو تیزی سے بلڈنگ کی سیڑھیاں پھلانگتا اوپر آیا تھا... گھر کا دروازہ کھلا تھا اسے خوشی ہوئی..... انجانی خوشی..... رات کے اس پہر..... اس آخری پہر یہ دروازہ ایسے... ہی نہیں کھلا... سارا گھر روشن تھا... جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا... ویسا ہی نہیں..... وہ ویسا بھی نہیں تھا... جس عورت کو وہاں چھوڑ کر گیا تھا... وہ وہاں نہیں تھی اور گھر تک آتے جس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ وہ اسے دروازے پر نظریں... گاڑے ہی لے گی 'وہ وہاں نہیں تھی

اس نے سارا گھر دیکھ لیا... وہ وہاں نہیں تھی... اس نے بار بار دیکھا... حد تو یہ کہ اس نے کپڑوں کی الماری تک کھول کھول کر دیکھی

یہ جو وقت گزر گیا.... یہ صرف ایک وقت نہیں تھا... یہ ایک پیمانہ تھا... جو انہیں بتا گیا... تھا کہ ان کی محبتیں اس پیمانے میں کہاں ہیں..... کس درجے پر ہیں... فرزام نے وہ درجہ دیکھ لیا تھا

یہ صرف ایک رات نہیں تھی..... گھپ رات..... یہ ایک حساب کتاب کی رات... تھی..... وہ اس میں موجود محبت کا حساب کمال انداز سے کر گئی تھی... اسے افسوس ہوا... وہ واپس کیوں آیا... افق تو جا چکی تھی... وہ عدن کے پاس گئی ہے... یا وہ اس سے ناراض ہو کر گئی ہے

اس نے خود سے بھی چھپا کر دعا کی کہ وہ ناراض ہو کر ہی گئی ہو... اس کے سارے اعتراضات ابھی بھی اس پر وہی تھے... لیکن ایک یہ دل ہے... جو اپنے ہی حکم صادر کرتا ہے... الگ ہی کھڑا ہوتا ہے

فرزام کے پاس افق کے لیے وہی دل تھا.... وہی دل جو افق ڈھال گئی تھی اپنی طرز... پر.... وہ بار بار اس کے راستے میں کھڑا ہونے کے لیے تیار تھا... وہ بار بار اس کی منت کرنے..... گرگڑانے کے لیے تیار تھا

...یہ دل جو الگ ہی مقام پر کھڑا ہوتا ہے
...پلٹ کر..... لپک کر..... افق سے لپٹ جانے کے لیے تیار تھا
اعتراضات..... شکوک و شبہات..... غصہ 'نفرت' بے گانگی..... سب ابھی بھی وہیں
تھے... لیکن کیا کیا جائے کہ دل بہت تیز ہوتا ہے..... بہت پھرتیلا..... وہ اس جنگ
...میں فاتح رہا
بہت دیر گزری.... فرزام نے سر اٹھایا... اسے آہٹ سنائی دی تھی... اسے ایسی ہی
آہٹ پہلے بھی بہت بار سنائی دی
...تمھی... سنگ ایریا میں فلور کشن پر بیٹھے میز پر سرٹکائے فرزام نے آنکھوں کو اٹھایا
...وہاں سامنے افق کھڑی تھی... دروازے میں
...گہرے پاتال سے وہ اوپر آیا... یک دم جھٹ سے
...اس کے سارے یقین سچے تھے
...اس کے سارے شکوک جھوٹے تھے
...سب دیپ جل اٹھے... دیکر راگ آب و تاب سے گونجنے لگا
...کہاں تمہیں تم.....؟" اٹھ کر بھاگ کر اس سے لپٹنے سے پہلے اس نے یہ پوچھا"
...اسے جواب چاہیے... ٹھیک وہی 'جو ان دونوں کو بچا سکے... وہی جواب چاہیے
تمہیں ڈھونڈنے؟" اس پر نظر پڑتے ہی وہ شانت ہو گئی اور فرش پر گر کر پھوٹ"

... پھوٹ کر رونے لگی

اتنے بڑے شہر میں وہ اسے ڈھونڈنے نکلی تھی... جبکہ جانتی تھی 'اسے ڈھونڈ نہیں
سکتی... جو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں... وہ ایسے ڈھونڈنے سے نہیں ملتے... پھر بھی وہ اسے
ڈھونڈنے نکلی تھی

"... میں تمہیں ڈھونڈنے نکلی تھی"

"... یہ مجھے ڈھونڈنے نکلی تھی"

... ایک نیا لوک گیت محبت کے لیے لکھا جا رہا تھا
... فرزام چل کر اس کے پاس آیا اور اس کے بالکل پاس نیچے بیٹھ گیا
... میں ہر سانس کے ساتھ تمہاری منت کروں گی... آنسوؤں کا ہر رنگ لیے روؤں گی"
"... فرزام..... میں تمہیں خود کو چھوڑنے نہیں دوں گی
... فرزام نے بڑھ کر اسے خود میں سمیٹ لیا
... لوک گیت لکھا گیا

... اپنی ہیروئن کا ہیرو بننے کے لیے وہ دریائے سین (پیرس) کے آس پاس ٹہل رہا تھا
اسے وہاں کسی کا انتظار نہیں تھا... یہ نوبت نہیں آئی تھی... وہ اس کے ساتھ ہی
... تھی... غضب کا موسم تھا... اچھی ہوا چل رہی تھی... دراصل کافی رومان پرور ہوا تھی

کیا پرس میں ایسی ہی ہوا چلتی ہے 'شاید.... اور شاید یہ صرف محبت کرنے والوں کے
... لیے ہی چلتی ہو... ان ہی پر اثر کرتی ہو

اس کی ہیروئن ایک بہت بڑی آئس کینڈی کھا رہی تھی اور مزے کی بات یہ تھی کہ وہ
اکیلی ہی کھا رہی تھی... وہ اسے دینا نہیں چاہتی تھی... کیونکہ اس کا دایاں ہاتھ کوٹ کی
بائیں جیب میں پھنس چکا تھا... نکل ہی نہیں رہا تھا وہاں سے.... جب تک وہ ہاتھ باہر
نہیں آئے گا... وہ بے رحم ہی بنی رہے گی اس کے ساتھ... وہ آس پاس دیکھنے کی
کوشش کر رہی تھی... لیکن اس کوشش میں ناکام ہو رہی تھی... اس کی نظریں اسی پر
لگی تھیں

... اور وہ ہنس رہا تھا... ہاتھ برآمد نہیں کر رہا تھا... لطف اندوز ہو رہا تھا
وہ تب بھی ہنسا تھا اور عدن کے تاثرات پر لطف اندوز ہوا تھا... جب بہت سے شراب
... خانوں میں سے اسے ڈھونڈ ڈھانڈ اس نے ایک گھونسا جڑا تھا
میں افق کو ضرور چھوڑ دیتا... اگر میں عدن ہوتا... "اس نے کہا تھا... عدن پر جیسے"
سب ہی آسمانی بجلیاں آگریں... اس کی شکل بتا رہی تھی... ایسا ہوا ہے... وہ بری طرح
... سے پٹ چکا ہے

... افق کو آئس کینڈی بالکل مزہ نہیں دے رہی تھی... اسے فرزام پر غصہ بھی آ رہا تھا

(گلوکار) کو گا رہا تھا... یقیناً وہ Jeff Beck گٹار لیے ایک بے حد خوب صورت لڑکے
...اپنے سامنے بیٹھی لڑکی پر ایسا جادو جگانا چاہتا تھا اور یقیناً وہ اسے کچھ اور بتانا چاہ رہا تھا

"I am in love

Oh i am in love"

کوٹ سے ہاتھ برآمد ہو چکا تھا.... ہاتھ مسٹھی بند تھا... یقیناً اس میں کچھ بہت خاص بند
...تھا

I am all shock up

well my knees are shaking.....

my hands are getting weak....

and

Can't seem to stand on my two.....

...مسرت کی ایک تیز لہر افق میں جاگی..... بند مسٹھی کے ساتھ فرزام گھٹنوں کے بل جھکا

پیار کے پہلے شہر میں رہنے والے ایسے مناظر پر جشن مناتے ہیں... آس پاس ارد گرد پھیلے

ہوئے لوگ فوراً متوجہ ہوئے.... وہ اٹھ کھڑے ہوئے.... کچھ صرف گردنیں موڑ کر دیکھنے

...گئے.... وہ جانتے تھے انہیں کیا کرنا ہے

I fear.....

I am in love..... oh

I am in love.....

اس نے بند مٹھی کھولی... انگوٹھی کو دو انگلیوں میں لیا... گستاف ایفل کے ٹاور نے ذرا... سا جھانک کر دیکھا

رولیت زندہ کی جا رہی تھی... محبت کے اظہار کی رسم نبھائی جا رہی تھی... صدیوں پہلے کی..... صدیوں بعد

...کی.... صرف یہی ایک رسم زندہ جاوید کر دینے کے لیے کافی ہے
نامحسوس طور پر نوجوان لڑکے لڑکیوں کا..... بوڑھوں

کا..... بچوں کا ایک دائرہ بن گیا.... اب زیر لب مسکرا رہے تھے... وہ اس بدلیسی کے
کچھ بولنے کے انتظار میں تھے... وہ اس کے سامنے کھڑی لڑکی کی شرملگیں مسکراہٹ کے
...انتظار میں تھے

یہ انگوٹھی تمہاری ہے.... اس انگوٹھی کو تمہارے والا ہاتھ تمہارا ہے... اس ہاتھ کے "
"مالک کا دل تمہارا ہے.... کیا یہ دل ہمیشہ کے لیے تمہارا ہیرو بن سکتا ہے.....؟
...افق نے ایک بلند ققمہ فضا میں چھوڑا

ہاں..... "وہ ذرا سا چلائی... انگوٹھی سے اس کا ہاتھ دکنے لگا..... اور انگوٹھی پر افق"
نے اپنے ہونٹ رکھ دیے... دائرے کی صورت کھینچے لوگوں نے دل کھول کر تالیں

... کا "آئی ایم ان لو..... آئی ایم ان لو" تیز ہو گیا Jeff Beck 'بجائیں
... محبت کی رسم نبھادی گئی..... اور..... محبت مقدس ٹھہری

.....

ختم شد

